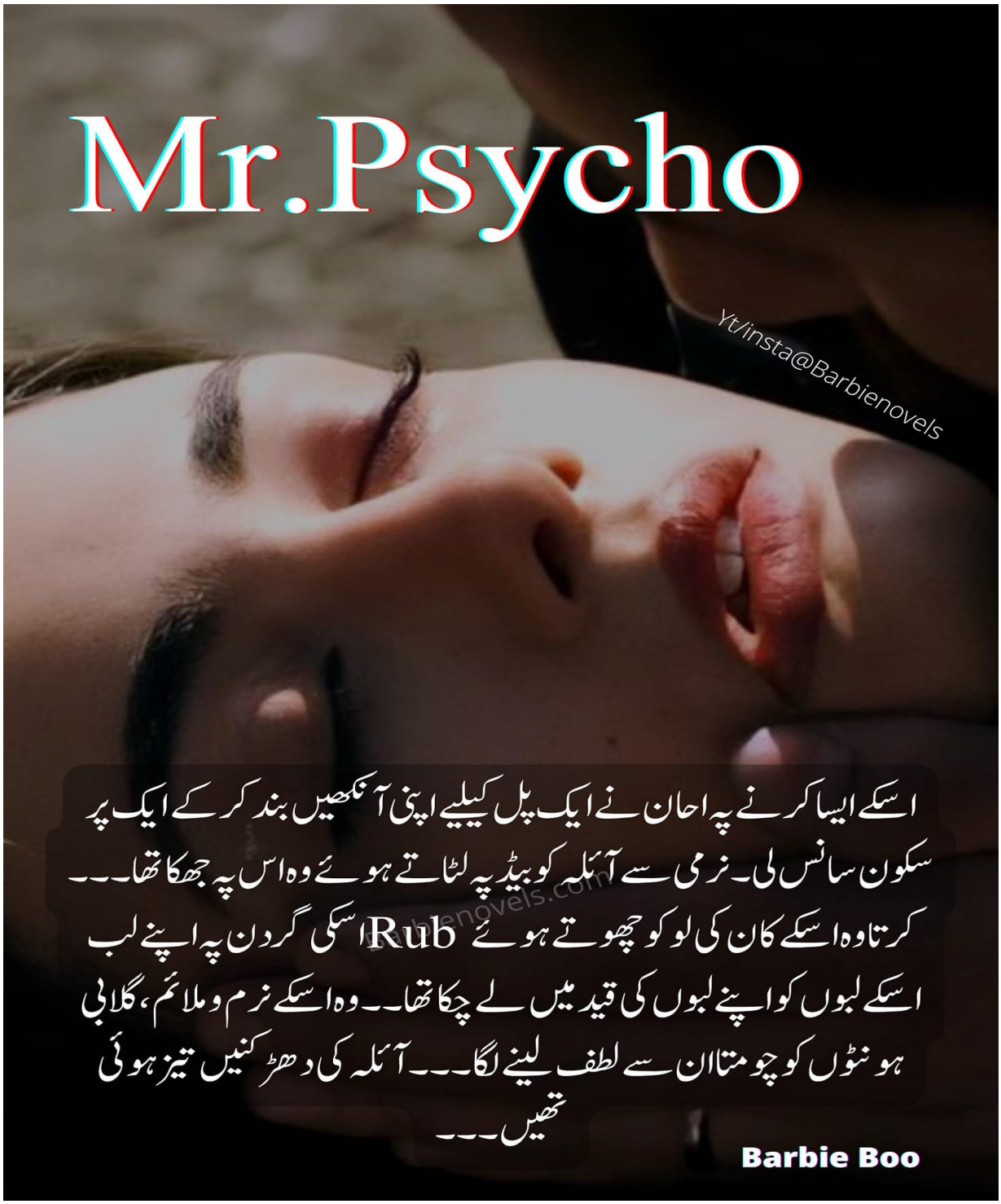
Mr.Psycho
Yt/insta@Barbienovels
اسکے ایسا کرنے پہ احان نے ایک پل کیلیے اپنی آنکھیں بند کر کے ایک پر
سکون سانس لی۔نرمی سے آئلہ کو بیڈ پہ لٹاتے ہوئے وہ اس پہ جھکا تھا۔۔۔
کرتا وہ اسکے کان کی لو کو چھوتے ہوئے Rub اسکی گردن پہ اپنے لب
اسکے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے چکا تھا۔۔وہ اسکے نرم و ملائم، گلابی
ہونٹوں کو چومتا ان سے لطف لینے لگا۔۔۔آئلہ کی دھڑکنیں تیز ہوئی
تھیں۔۔۔
Barbie Boo

"تم ہوش میں تو ہو؟ڈرنک تو نہیں کی ہوئی نا؟"

رمیز نے بہت حیرانی سے پوچھا۔اسے جیسے جھٹکا سا لگا تھا احان کی بات سن کر۔

ہاں! میں نے یہ سب اپنے پورے ہوش و ہواس میں کہا ہے۔تم اتنے حیران کیوں ہو رہے ہو آخر؟ایک عام سی بات تو کہی ہے میں " "نے۔

اِحان صوفے پہ بیٹھتے ہوئے نہایت اطمینان سے بولا۔

عام سی بات؟؟تمہارے لیے یہ سب نارمل ہو گا لیکن میرے لیے نہیں۔تم آخر ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہو؟ایسا خیال آیا بھی کیسے " "!تمہارے دماغ میں؟وہ بھی آئلہ کے بارے میں

رمیز نے تقریباً چیختے ہوئے کہا تھا۔

"ریلیکس یار! اتنا ہائپر کیوں ہو رہے ہو تم؟آرام سے بیٹھ جاؤ۔ "

احان نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آخر کیوں یار! کیوں کر رہے ہو یہ سب؟آئلہ کا خیال اپنے دل۔و۔دماغ سے نکال دو پلیز۔ "

وہ احان کے برابر صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولا۔

نہیں! میں ایسا نہیں کر سکتا! میرا دل میرے قابو میں نہیں رہا۔یہ اب صرف اسی کو پانا چاہتا ہے۔دور ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں " ہوتا۔میں تمہیں بیان نہیں کر سکتا اسے دیکھ کے کتنا سکون ملتا ہے مجھے۔جب وہ پاس ہوتی ہے تو اپنا آپ مکمل لگنے لگتا ہے۔ایسا لگتا ہے جیسے جو چاہیے تھا وہ مل گیا ہو اور اب کسی چیز کی چاہ نہیں رہی۔اس سے دور ہونے کے خیال سے بھی میرے دل کی دھڑکنیں " !رُکنے لگتی ہیں۔میں پاگل ہونے لگتا ہوں۔وہ میری جانم ہے میری "ہنی بنی "میری زندگی،میرا سب کچھ

احان نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے دیوانوں کی طرح کہا تھا۔

"تو سمجھاؤ اپنے دل کو کہ جس کے لیے یہ پاگل ہوئے جا رہا ہے وہ کبھی بھی اسکی نہیں ہو سکتی۔ یہ نا ممکن ہے اور سراسر غلط بھی "
رمیز نے احان کی طرف بغور دیکھتے ہوئے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔
محبت کرنا کب سے غلط ہو گیا؟ تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے میں نے کوئی گناہ کر دیا ہو۔ یار پلیز! تم میرے دوست ہو میرا ساتھ دو۔ "
میں نے تمہیں یہ سب اسلیے نہیں بتایا کہ تم میرے ہی خلاف ہو جاؤ۔ محبت ہو گئی ہے احان عباس کو اور میں اپنی محبت سے شادی کر
" کے ہمیشہ کے لیے اسے اپنا بنانا چاہتا ہوں۔ پتا نہیں اتنی سی بات پہ تم اتنا طوفان کیوں مچا رہے ہو
احان نے رمیز کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ اسے اب رمیز کی باتوں سے کوفت ہو رہی تھی۔
محبت یا شادی کرنا غلط نہیں ہے لیکن اتنی کم عمر لڑکی کے بارے میں ایسا سوچنا غلط ہے۔ وہ بھی تب جب وہ آپ کے پاس کسی اور کی "
امانت کے طور پہ رہ رہی ہو اور ویسے بھی تم نے اس سے جتنی باتیں چھپا رکھی ہیں اگر وہ جان گئی تو وہ خود تم سے دور ہو جائے گی۔
"میں تمہارا دوست ہوں اسی لیے تمہیں سمجھا رہا ہوں۔ سنبھل جاؤ پلیز
رمیز نے بہت فکر مندی سے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ احان کو روکنا نا ممکن تھا لیکن پھر بھی وہ ایک کوشش کرنا چاہتا تھا۔
آج تو تم نے یہ بات بول دی لیکن دوبارہ بھول کے بھی یہ مت کہنا اور میں کبھی بھی آئلہ کو اس بارے میں کچھ پتہ نہیں لگنے دونگا "
"! کبھی بھی نہیں

رمیز کی بات سن کر اسے غصہ آیا تھا۔ احان نے اپنے غصے پہ قابو پاتے ہوئے کہا تھا۔
تو تم آئلہ کے ساتھ بھی وہی کرو گے جو لینا کے ساتھ کیا تھا۔ کیا آئلہ برداشت کر پائے گی؟ وہ تو تمہاری محبت کی شدتوں کو بھی نہیں "
سہہ پائے گی اور تم اسے اذیتیں دینے کا سوچ رہے ہو۔ کیوں اس معصوم لڑکی کی جان لینا چاہتے ہو؟ چھوڑ دو اسے، جانے دو یار! بہت
"چھوٹی ہے وہ
رمیز نہایت سنجیدگی اور بے بسی سے بولا۔ آئلہ کو لینا کی جگہ پہ سوچ کے ہی اسے خوف محسوس ہو رہا تھا کیونکہ وہ احان کے پاگل پن
اور دیوانگی سے واقف تھا اور یہی بات اسے پریشان کر رہی تھی۔

تم سے کتنی بار کہا ہے کہ لینا کا ذکر نہ کیا کرو اور لینا کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا تھا اسکی ذمہ دار وہ خود تھی۔ میرے قریب آنے اور مجھ "
سے دور جانے میں اسکی اپنی مرضی شامل تھی۔ میں نے اسکے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کی تھی۔ اور جہاں تک میری آئلہ کی بات ہے
" تو وہ سیکھ جائے گی سب کچھ۔ میری محبت کی شدتوں کو برداشت بھی کر لے گی اور سکون بھی محسوس کرے گی
لینا کے ذکر پہ احان نے بیزار ہوتے ہوئے کہا تھا جبکہ آئلہ کا ذکر کرتے ہوئے اسکے چہرے پہ ایک گہری مسکراہٹ آئی تھی۔

لینا کے ذکر پہ احان نے بیزار ہوتے ہوئے کہا تھا جبکہ آئلہ کا ذکر کرتے ہوئے اسکے چہرے پہ ایک گہری مسکراہٹ آئی تھی۔

"!ہمم.....! مطلب تم فیصلہ کر چکے ہو۔اور اب پیچھے نہیں ہٹو گے "

رمیز نے ہار مانتے ہوئے کہا۔وہ جانتا تھا کہ اب مزید اس سے بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

"ہاں! میں آئلہ سے شادی کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔"

اس نے مسکراتے ہوئے اپنے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے دوٹوک انداز میں کہا تھا۔

"ٹھیک ہے میرے بھائی! جیسے تمہاری مرضی۔کافی دیر ہو گئی ہے اب چلتا ہوں میں "

رمیز نے اسکے چہرے کو بغور دیکھا اور ایک سرد آہ بھرتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔

رمیز کے جاتے ہی اس نے اپنا موبائل اٹھایا اور گیلری اوپن کر کے آئلہ کی تصویریں دیکھنے لگا اور ایک تصویر پہ اسکا ہاتھ رُکا جس میں آئلہ اور وہ ایک ساتھ تھے۔

کتنے خوبصورت لگ رہے ہیں نا ہم دونوں۔ایسے جیسے ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہیں۔میری "ہنی بنی" تمہیں اندازہ بھی نہیں " ہے کہ تم میرے دل پہ قبضہ کر بیٹھی ہو۔پتہ نہیں کیا جادو کر دیا ہے تم نے۔تمہاری یہ معصومیت یہ کیوٹنس مجھے پاگل کر رہی ہے۔

""میری چھوٹی سی جانم!" ہائے کہیں کچھ ہو ہی نہ جائے تمہارے مسٹر احان کو

احان نے اسکی تصویر سے باتیں کرتے ہوئے موبائل کو اپنے سینے سے ایسے لگایا جیسے آئلہ تصویر سے باہر نکل کر اسکی بانہوں میں آجائے گی۔

*********_____*********

آخر کہاں غائب ہو گئی میری بلیک شرٹ؟یہی پہ تو رکھی تھی۔ہائے! کہیں چوری تو نہیں ہو گئی؟میری پیاری شرٹ کہاں چلی گئی " تم؟اب میں کہاں تلاش کروں گی تمہیں۔ایک بار آواز دی ہوتی مجھے،میں تمہیں بچا لیتی اور پھر تم میرے پاس ہوتی۔کوئی ظالم تمہیں لے گیا۔کہیں تمہارے ساتھ کچھ کر نا دے۔ہائے اللہ جی! پلیز مجھے میری پیاری بلیک شرٹ ڈھونڈنے میں مدد کریں۔وہ "میری فیورٹ تھی

ٹیشاوارڈروب میں کپڑوں کو ادھر اُدھر کرتے اپنی شرٹ نہ ملنے پہ پہلے پریشان ہوئی پھر جاسوسوں کی طرح سوچتے ہوئے خود ہی تکے لگاتے ہوئے اپنی مرضی سے کچھ فرض کیا اور زور زور سے روتے ہوئے بولنے لگی۔

"اففف...!" اتنی صبح کیا سیاپہ ڈالا ہوا ہے تم نے۔ اور یہ کیا بے وقوفوں کی طرح بڑبڑائے جا رہی ہو۔ وہ کیا کوئی انسان یا Pet تھا جو تمہیں آوازیں دیتا اور تم بچا لیتی اُسے۔ ایک بے جان شرٹ ہی تو تھی وہ بھی دو سال پُرانی! اور تم ایسے شور مچا رہی ہو جیسے کوئی بہت قیمتی یا خاص چیز گم ہو گئی ہو"

رونے کی آواز کیارا کے کانوں میں پڑی تو اسکی آنکھ کھلی۔ وہ آنکھیں مسلتی اٹھ بیٹھی اور ٹیشا کو ڈانٹتے ہوئے کہا جو بالوں پہ ہاتھ رکھے ایسے روئے جا رہی تھی جیسے کوئی خزانہ ہاتھ سے نکل گیا ہو۔

"آپی! وہ میری فیورٹ اور لکی شرٹ تھی۔"

ٹیشا بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولی۔

اچھا نا! رونا تو بند کرو۔ کہیں اور رکھی ہو گی مل جائے گی۔ کل دادو نے زرینا سے پورے گھر کی صفائی کروائی تھی تو ہو سکتا ہے انہوں نے کہیں رکھ دی ہو۔ ان سے جا کر پوچھو"

"واٹ! آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ میں ایسے ہی پریشان ہو گئی تھی"

ٹیشا نے اپنے آنسو صاف کرتے منہ بناتے شکوہ کیا۔

"کیسے بتاتی؟ تم جو کچھ سننے سے پہلے ہی زور سے دھاڑیں مار کے رونا شروع کر دیتی ہو"

کیارا غصہ ہوتے ہوئے بولی۔

"!اوکے اوکے! میں جا کر دادو سے پوچھتی ہوں۔ آپ سو جائیں۔ بائے"

وہ کیارا کو غصہ ہوتے دیکھ جلدی جلدی بولتی بیڈ سے اٹھتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

"پتہ نہیں کب سدھرے گی یہ۔"

کیارا جمائی لیتی کمفرٹر میں گھستے ہوئے بولی۔ وہ کچھ دیر اور سونا چاہتی تھی۔

*****

دادو! دادو....." کہاں ہیں آپ؟ "

ٹیشا لاؤنج میں داخل ہوتی زور سے چِلاتے ہوئے چاروں طرف نظر دوڑاتے بولی۔

یااللہ خیر ! کیا ہو گیا لڑکی ؟ سب ٹھیک تو ہے نا؟

رمینا بیگم شور سن کر کچن سے باہر نکلیں اور لاؤنج میں آتے ہی اپنے دل پہ ہاتھ رکھے پریشان ہوتے پوچھا۔

نہیں دادو! خیریت نہیں ہے۔ آپکی پوتی کی فیورٹ شرٹ اسکے وارڈروب سے غائب ہو گئی ہے اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی۔ " چور اس گھر میں داخل ہو چکا ہے وہ اپنا پہلا وار کر چکا ہے اور اب اسکی نظر آپکی پوتی کی قیمتی چیزوں پہ ہے۔ ہمیں ملکر اس چور کا پتہ لگانا ہو گا تا کہ ہم اسکے اس ناپاک مِشن کو ناکام کر سکیں اور اس گھر کو ہر خطرے سے محفوظ کر سکیں۔ بتائیں کیا آپ دیں گی میرا ساتھ ؟ " بولیں دادو۔

ٹیشا نے ہوا میں ہاتھ لہراتے، دادو کے ارد گرد گھومتے ہوئے جاسوسوں کی طرح ایکٹنگ کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

" تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ فلمیں، ڈرامے کم دیکھا کرو۔ تم باز نہیں آؤ گی نا ایسے۔ تمہاری ان حرکتوں سے کسی دن مجھے کچھ ہو جائے گا "

وہ جو اسکی آواز سن کر کچن میں کام ادھورا چھوڑ کے بھاگی بھاگی آئی تھیں کہ شاید کچھ ہو گیا ہے۔ ٹیشا کی اس ایکٹنگ پہ انہیں خوب تپ چڑھی تھی۔ وہ ٹیشا کے کان کھینچتے ہوئے بولیں۔

"!آہ.....! دادو! میرا کان تو چھوڑیں پلیز! پہلے میرا مسئلہ حل کریں نا"

وہ اپنا کان چھڑاتے کسمساتے ہوئے بولی۔

ٹیشا! چھوٹی سی بات کو اتنا بڑا مسئلہ بنا دیتی ہو تم۔ یہ بات آرام سے بھی تو پوچھ سکتی تھی نا پر نہیں تم نے تو دادو کو تنگ کرنے کی قسم " "!کھائی ہوئی ہے نا

رمینا بیگم نے اسکا کان چھوڑتے ہوئے کچھ افسردگی سے کہا۔

" اوکے نا! ایم سوری دادو! میں تو بس تھوڑی سی شرارت کر رہی تھی۔ اچھا چلیں اب بتا دیں کہ میری بلیک شرٹ کہاں ہے ؟؟ "

وہ اپنے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے معصوم شکل بنا کر بولی۔

"کوئی نہیں بتا رہی میں۔ اب یہی تمہاری سزا ہے۔"

دادو نے ٹیشا کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

"!دادو پلیز.....!" بتا دیں نا۔ دوبارہ تنگ نہیں کرونگی آئی پرامس"

ٹیشا نے رونے والی شکل بناتے ہوئے منت کی۔

نا بابا نا! تم ہمیشہ ایسے ہی کہتی ہو اور پھر سے تنگ کرتی ہو۔ اب تمہاری باتوں میں نہیں آنے والی میں۔

انہوں نے دوٹوک انداز میں کہا۔ اور وہاں سے جانے لگیں۔

" دادو رکیں نا! بات تو سنیں اس بار پکا والا پرامس ہے سچی۔"

ٹیشا دادو کا بازو پکڑتے ہوئے منت کرتے بولی۔

اور اگر تم نے پھر سے ایسا کچھ کیا نا تو میں نے تمہارے اِحان بھائی کو بتا دینا ہے کہ تم میری بات نہیں مانتی۔ پھر وہ خود تمہیں سمجھائیں "

"گے۔

دادو نے اسکا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹاتے ہوئے اسے وارننگ دی۔ وہ جانتی تھیں کہ ایک احان ہی ہے جس سے وہ ڈرتی ہے ورنہ کہاں وہ کسی کی بات سنتی تھی۔ تو انہوں نے احان کے نام سے اسے ڈرایا۔

"آپ اتنی چھوٹی سی بات پہ بھائی کو میری شکایت کریں گی؟"

ٹیشا نے میسنی شکل بناتے ہوئے پوچھا۔

نہیں اتنی چھوٹی سی بات نہیں بتاؤں گی۔

میں تو یہ بتاؤں گی کہ کیسے تم نے پورے محلے میں آفت مچائی ہوئی ہے۔ سب سے لڑائیاں کرتی پھرتی ہو اور ڈراتی دھمکاتی ہو۔ روز کوئی نہ کوئی تمہاری شکایت کرنے آجاتا ہے میں تو تنگ آگئی ہوں تمہاری ان حرکتوں سے۔ یہ لاسٹ وارننگ ہے تمہارے لیے اب اگر

"کوئی گڑبڑ کی نا پھر تم سے تمہارا احان بھائی ہی پوچھے گا۔

انہوں نے اسکے کرتوتوں کو گنواتے ہوئے بیزاری سے کہا۔

"ہمم.....! آئندہ نہیں کرونگی دادو۔ آپ پلیز احان بھائی کو کچھ مت بتایے گا"

وہ آہستہ سے بولی۔ اسکے چہرے سے ڈر واضح ہو رہا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ جاؤ جا کر لے لو۔ میرے کمرے میں بیڈ پہ رکھی ہے تمہاری شرٹ۔ اور اپنے پرامس کو یاد رکھنا سمجھی نا۔"

رمینا بیگم نے اسکے چہرے کی ہوائیاں اڑتے دیکھ کر اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سو مچ! اوکے میں ابھی جا کر دیکھتی ہوں۔"

ٹیشا خوشی سے اچھلتے ہوئے بولی اور شرٹ لینے کے لیے دادو کے کمرے کی طرف بھاگی۔

رمینا بیگم اسے بھاگتے دیکھ ہنسنے لگی اور واپس کچن کی طرف چلی گئیں۔

*********_____*********

اف!.....میں تو بہت بور ہو رہی ہوں۔ مسٹر احان آئے کیوں نہیں ابھی تک۔ ہمم..... میسج کر کے پوچھتی ہوں۔

"ہیلو مسٹر احان! کہاں رہ گئے آپ؟ میں پورے ۲۵ منٹ سے ویٹ کر رہی ہوں آپکا۔ آپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں۔ جلدی آجائیں نا!"

آئلہ نے موبائل پہ میسج لکھا اور احان کو بھیجنے کے بعد اسکے جواب کا انتظار کرنے لگی۔

"چلو ٹھیک ہے ایسا کرو کہ کل والی میٹنگ کینسل کر دو۔ اور جو عمیر صاحب سے ڈیل کی تھی اسکا کیا بنا؟ کام شروع ہوا یا نہیں؟"

احان نے کافی کا سِپ لیتے ہوئے رمیز سے پوچھا جو کہ کسی فائل کو پڑھ رہا تھا۔

"ہاں! وہ تو ڈیل ڈن تھی نا اور کام بھی شروع ہو گیا ہے اس پہ۔ لیکن یہ کل والی میٹنگ کینسل کرنے کی کیا وجہ ہے؟"

رمیز نے فائل بند کر کے ٹیبل پہ رکھتے ہوئے کہا۔

وہ جو کافی پینے اور بات کرنے میں مصروف تھا میسج کی آواز پہ جلدی سے کافی کا مگ ٹیبل پہ رکھتے موبائل اٹھا کے میسج پڑھنے لگا۔ احان کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ دیکھ کے رمیز کو اندازہ ہو گیا تھا کہ کس کا میسج ہو گا۔

"۲۵ منٹ!" احان مسکراتے ہوئے بولا۔

کیا مطلب؟ کیا بول رہے ہو؟ ۲۵ منٹ میں کوئی طوفان آنے والا ہے کیا؟؟

رمیز نے اسکی بات سن کر شرارت سے کہا۔

"تمہیں بس ہر وقت مذاق سوجھتا رہتا ہے۔ چلو اٹھو، آج دیر ہو گئی۔ یہ باقی کا کام سٹاف دیکھ لے گا ابھی ہمیں جانا ہو گا۔ آئلہ ۲۵ منٹ سے میرا ویٹ کر رہی ہے"

احان نے کرسی سے اٹھتے ہوئے اپنا موبائل اور کیز ٹیبل سے لیے اور رمیز کو گھورتے ہوئے حکم دیا۔

"آہا.....! تو یہ بات ہے۔ کچھ منٹ ویٹ کر لیا تو کیا ہو گیا۔ ہمیں جو تم گھنٹوں گھنٹوں انتظار کراتے تھے تب تو کوئی فکر نہیں ہوتی تھی تمہیں کہ کوئی راہ تک رہا ہو گا۔ اور آئلہ کے لیے ایسے ری ایکٹ کر رہے ہو جیسے ۲۵ منٹ نہیں بلکہ ۲۵ سالوں سے وہ تمہارا انتظار کر رہی ہو۔"

رمیز نے کرسی سے اٹھتے ہوئے شکوہ کیا۔

"کیونکہ وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔ میری "ہنی بنی" ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ اسے ایک سیکنڈ بھی میرا انتظار کرنا پڑے۔ سمجھے تم!"

احان نے رمیز کے پیٹ میں ہلکا سا مکا مارتے ہوئے کہا اور ہنستے ہوئے روم سے باہر نکل گیا۔

"آہ.....! اس میں مکا مارنے کی کیا ضرورت تھی بھلا۔ مجنوں کہیں کا! اچھا رکو تو سہی میں بھی آرہا ہوں۔"

رمیز نے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھے کراہتے ہوئے احان کو آواز دی اور اسکے پیچھے چل دیا۔

رکو تو سہی۔ کہاں بھاگے جا رہے ہو۔ یار اتنی بھی کیا جلدی ہے۔

رمیز تیز تیز چلتا احان کے برابر پہنچتے ہوئے اپنی پھلتی سانس کو بحال کرتے ہوئے بولا۔

"جلدی سے بیٹھ جاؤ کار میں ورنہ یہی چھوڑ کے چلا جاؤں گا۔"

احان جو تیزی سے چلتا ہوا اپنی کار کے پاس پہنچ چکا تھا۔ رمیز کی بات سن کر بولتے ہوئے کار میں بیٹھ گیا۔

رمیز بھی فرنٹ سیٹ پہ براجمان ہوا اور سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے احان کو گھورا۔

"اب ایسی کھا جانے والی نظروں سے کیوں گھور رہے ہو مجھے؟"

احان اسکے پھولے ہوئے منہ کو ایک نظر دیکھ کر اپنی ہنسی دانتوں میں دباتے ہوئے بولا اور کار سٹارٹ کر دی۔

کافی بدل گئے ہو تم!" رمیز نے پانی کی بوتل کو منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔"

ہاں! محبت کی وجہ سے میں زیادہ ہینڈسم ہوتا جا رہا ہوں نا؟"

احان نے رمیز کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے اس کیطرف دیکھے بغیر ڈرائیو کرتے ہوئے کہا۔

ہاہاہاہاہاہا.....! کیا کہا تم نے، ہینڈ سم ہوتے جارہے ہو؟ تم ہینڈ سم نہیں پاگل ہوتے جارہے ہو۔ مجھے امید نہیں تھی کہ "
" تمہارے منہ سے یہ سب بھی سننے کو ملے گا۔

وہ جس نے پانی کی بوتل منہ سے لگاتے ہوئے ابھی دو گھونٹ ہی بھرے تھے۔ اگلے ہی لمحے سارا پانی فوارے کی شکل میں باہر تھا۔
رمیز نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور ٹشوز سے اپنا منہ اور کار کے شیشے پہ گرے پانی کو صاف کرنے لگا۔

"اتنا ہنس کیوں رہے ہو؟ تمہارا بھائی ہینڈ سم نہیں ہے کیا؟"

احان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ہاں بہت ہینڈ سم پلس ہاٹ! لڑکیاں دیوانی ہیں میرے بھائی کی۔ ہاہاہا"

رمیز نے ہنستے ہوئے کہا۔

!.....ہاہاہا

اسکی بات سن کر احان ہنسا۔

" اچھا بھائی ایک بات کا جواب نہیں دیا تھا تم نے۔ کل کی میٹنگ کینسل کرنے کی وجہ؟"

رمیز نے چپس کا پیکٹ کھولتے ہوئے پوچھا۔

ہمم..... کل کا دن میرے لیے بہت خاص ہے۔ میں "ہنی بنی" سے اپنی محبت کا اظہار کرنے والا ہوں۔ میں کل کا سارا دن صرف
"اسکے ساتھ ہی گزاروں گا

احان نے رمیز کیطرف دیکھتے، مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا؟" اتنی جلدی کیوں؟ مطلب یہ جلدی نہیں؟؟"

وہ جو پیکٹ سے چپس نکالتے ہوئے کھائے جارہا تھا۔ احان کی بات سے اسے جھٹکا لگا اور وہ ہڑبڑاہٹ میں بولا۔

یہ جلدی نہیں ہے اور میں ایک پل بھی دیر نہیں کرنا چاہتا۔ میں نہیں چاہتا کہ اب وہ مزید مجھے "مسٹر احان" کہہ کر پکارے۔ میں "
"اسکے منہ سے اپنے لیے "جان" کا لفظ سننا چاہتا ہوں بالکل ویسے ہی جیسے وہ میری جان ہے اور میں اسے جانم پکارتا ہوں

رمیز کی بات پہ احان نے کار کو بریک لگائی اور اپنا رخ اسکی طرف کرتے ہوئے خوشی سے بولا۔

"اوکے فائن! لیکن ایسے بیچ سڑک پہ کار کیوں روک دی بھائی؟"

رمیز نے حیرت سے پوچھا۔

"کیونکہ میری جانم کا ذکر کرتے وقت مجھے کچھ ہوش نہیں رہتا تو کہیں کسی کو یا کار کو ہی اڑا نہ دوں اسی لیے بریک لگائی ہے "

احان نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے اسے بتایا۔

ہاہاہا.....اس بات پہ تو اب مجھے یقین ہو چکا ہے۔ آج سے پہلے کبھی بھی تجھے اسطرح خوش نہیں دیکھا میں نے۔بس دعا کرتا ہوں کہ "
"تیری خوشی کو کسی کی نظر نہ لگے۔اب کار سٹارٹ کرو بھئی! رات یہی گزارنی ہے کیا؟

رمیز نے اسے خوش دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔

"نا! مجھے رات تو میری جانم کی بانہوں میں ہی گزارنی ہے۔"

اس نے اتنی دھیمی آواز میں کہا کہ رمیز کو سنائی نہ دیا اور کار سٹارٹ کر کے ڈرائیو کرنے لگا۔

اب کیا تم نے خود سے باتیں کرنا بھی شروع کر دی ہیں۔؟"

احان کو مسکراتا دیکھ رمیز نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

نہیں بس کچھ سوچ رہا تھا۔احان نے جواب دیا۔"

"کیا سوچ رہے ہو یہی کہ تمہارے پرپوزل پہ وہ "چھوٹی میٹھی خرگوشنی" کیسے ری ایکٹ کرے گی۔

رمیز چپس کھاتے ہوئے بولا۔

"یہ " چھوٹی میٹھی خرگوشنی" کسے کہہ رہے ہو تم ہونہہ؟"

احان نے غصے سے رمیز کو دیکھتے ہوئے کہا۔

وہی ایک ہی تو ہے تمہاری"

"Little Honey Bunny"

"اسکے بارے میں ہی کہہ رہا ہوں یار۔

رمیز نے اسکا غصہ خاطر میں نہ لاتے ہوئے مزے سے چپس کھاتے جواب دیا۔

وہ کوئی "چھوٹی میٹھی خرگوشنی" نہیں ہے۔ میری "ہنی بنی" ہے۔ سمجھے تم۔ تمیز سے نام لو اسکا ورنہ اس چلتی کار سے باہر پھینک دو گا "
"تمہیں۔

احان نے اب کی بار زچ ہوتے ہوئے رمیز کو وارن کیا۔

دیکھ میرے بھائی! اتنا غصہ نہ کر۔ میں نے تو بس "اردو میں ترجمہ" ہی کیا تھا۔ اور ویسے بھی تو نے نا بہت اچھا نام رکھا ہے اسکا لیکن "
"!اسمیں ایک کمی ہے بس

رمیز نے بہت سنجیدگی سے کہا۔ وہ احان کو تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔

کوئی کمی نہیں ہے اُس میں۔" احان نے قدرے آرام سے کہا۔"

"سمجھ میں آتا ہے کہ وہ چھوٹی ہے Little .... ہمم
"بھی ٹھیک ہے کیونکہ اسکی میٹھی میٹھی باتیں سن کر تو اسکا دیوانہ ہو گیا ہے Honey اور
نام بھی سوٹ کرتا اس پہ کہ وہ گوری چٹی اور کافی کیوٹ ہے۔ بس ایک کمی ہے کہ اسکے دو دانت باہر نہیں نکلے ہوئے Bunny اور
"بنی کیطرح

!.....ہی ہی ہی

رمیز نے اسے تفصیل سے بتاتے ہوئے خرگوش کی طرح اپنے دانت نکالتے ہوئے کہا تو احان کو اسکی اس حرکت پہ ہنسی آئی۔

"اچھا اب بتاؤ بھی کہ کیا لگتا ہے تمہیں وہ کیسے ری ایکٹ کرے گی۔ ہیپی یا اینگری؟ کہیں ناراض ہو گئی تو؟"

رمیز نے پھر سے سوال کیا۔

"آف کورس بہت خوش ہو گی وہ۔ آفٹر آل وہ بھی چاہتی ہے مجھے۔"

احان نے بہت یقین سے کہا۔

ہمم.... اور اگر اس نے شادی کرنے سے انکار کر دیا تو؟"

"وہ انکار نہیں کرے گی۔ میں اسکے دل کی بات جانتا ہوں۔"

رمیز کے ایک اور سوال پہ اس نے پھر سے پر اعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"چلومان لیتے ہیں کہ وہ راضی ہو جائے گی۔ تو پھر آگے کا کیا سوچا ہے؟ اپنے گھر والوں کو کچھ نہیں بتاؤ گے کیا؟ "

رمیز نے پھر سے پوچھا۔

فلحال اس بارے میں، میں نے کچھ نہیں سوچا۔ اور یہ کیا تم سوالوں کی برسات کیے جا رہے ہو۔ چلو کار سے باہر نکلو۔ تمہارا گھر "آ گیا۔

احان نے کار کو بریک لگاتے، اسے گھور کے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوکے گڈ نائٹ! باقی باتیں پرسوں کریں گے کیونکہ کل کا سارا دن تو تم اپنی "چھوٹی میٹھی خرگوشنی" کے ساتھ گزارو گے۔ "

رمیز کار سے باہر نکلتے ہوئے شرارت سے بولا اور اس سے پہلے کہ احان کچھ کہتا وہ وہاں سے فرار ہوتے اپنے گھر میں داخل ہو چکا تھا۔

رمیز کے بچے" احان نے دانت بھینچے۔"

"چھوٹی..... میٹھی..... خرگوشنی"

زیر لب دوہراتے ہوئے وہ خود مسکرایا۔

"اوہو..... یہ کیا بول رہا ہوں میں۔ وہ میری ہنی بنی ہے نا کہ کوئی خرگوشنی۔ اس رمیز کو تو بتاؤں گا میں۔ "

اس نے سر کو جھٹکتے ہوئے سوچا اور کار سٹارٹ کرتے وہاں سے روانہ ہوا۔ وہ فاسٹ ڈرائیو کرتے ہوئے کچھ ہی منٹ میں اپنے گھر کے باہر پہنچ چکا تھا۔ گارڈ نے مین گیٹ کھولا تو احان نے وہی پہ کار روکی اور کار سے باہر نکلتے ہوئے اسکی چابی گارڈ کو پکڑاتے ہوئے اسے پارک کرنے کا کہا اور خود تیزی سے گھر میں داخل ہوا۔

"!..... آ گیا میں میری "ہنی بنی" کہاں ہو تم؟ جانم! ..... آئلہ "

وہ لاؤنج میں داخل ہوتے ہی آئلہ کو پکارنے لگا۔ لیکن آئلہ کی کوئی آواز نہیں آئی۔ پورے گھر میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

وہ روز وہی پہ بیٹھی ہوتی تھی لیکن آج اسے وہاں نہ پا کر اسے فکر ہوئی۔ وہ کچن کیطرف بڑھا لیکن وہ کچن میں بھی نہیں تھی تو وہ اپنے کمرے کیطرف بھاگا کہ شاید وہ وہاں ہو۔

اسکے چہرے کا رنگ اڑ چکا تھا۔ احان کو اپنے دل کی دھڑکنیں رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

_____ ********* _____

کیارا آپی! آپی! اٹھیں نا۔ صبح سے سوئی پڑی ہیں آپ۔ پتہ نہیں کتنی راتوں سے جاگ رہی تھی جو ساری نیند آج ہی پوری کر رہی ہیں۔"

ٹیشا کافی دیر سے اسے جگانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن کیارا نیند کے مزے لے رہی تھی۔ وہ واقعی دو راتوں سے جاگ رہی تھی اسی لیے صبح سے دنیا سے بے خبر نیند میں تھی۔

لگتا ہے یہ ایسے نہیں جاگیں گی۔ کچھ اور کرنا پڑے گا۔ ہی ہی ہی۔

ٹیشا نے شرارتی انداز میں سوچتے ہوئے دانت نکالے۔

"رمیز بھائی! آپ یہاں! دروازے پہ کیوں کھڑے۔ ہیں۔ کمرے میں آجائیں۔"

ٹیشا نے بیڈ کے قریب جا کر اونچی آواز میں بولا تا کہ کیارا سن سکے۔

رمیز کا نام سنتے ہی وہ جھٹکے سے کمفرٹر سے نکلی اور دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔ لیکن وہاں رمیز کو نا پا کر اس نے کمرے کے چاروں طرف دیکھا تو اسے بس ٹیشا ہی نظر آئی جو کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"Mission successful !.....ہی ہی ہی! یاہُو

ابھی جا کر دادو کو بتاتی ہوں کہ کیارا آپی جاگ چکی ہیں تا کہ وہ ڈنر لگوائیں۔ کیونکہ میرے پیٹ میں تو بھوک سے چوہے دوڑ رہے ہیں!"

کیارا کو کمفرٹر سے نکلتے دیکھ کر ٹیشا اچھلتے ہوئے بولی۔ لیکن کیارا کی خونخوار نگاہیں خود پہ پا کر اسکی سانس اٹکی۔ اور اس سے پہلے کہ کیارا اس پہ چیختی وہ اگلے ہی پل وہاں سے بھاگ نکلی۔

کیارا اپنے غصے کو ضبط کرتی ہوئی، کمفرٹر کو سائیڈ پہ کرتی، بیڈ سے اتری اور واش روم کیطرف بڑھ گئی۔

دادو! آپی جاگ گئی ہیں۔ اب جلدی سے کھانا لگائیں نا۔ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔

ٹیشا کچن میں آتے ہی رمینا بیگم کو اطلاع دیتے ہوئے بولی۔

بہت بے صبری ہو تم۔ ابھی کچھ دیر پہلے تو تم نے پلیٹ بھر کے مٹر پلاؤ کھایا تھا۔ اور اب پھر سے بھوک لگ گئی۔

رمینا بیگم نے ٹیشا کو گھورتے ہوئے یاد دلایا۔ جو فریج سے پانی کی بوتل نکال رہی تھی

وہ خود کو سنبھالتے ہوئے، اتھل پتھل ہوتی سانسوں سے اپنے کمرے کی طرف تیزی سے بڑھ رہا تھا۔

"..... جانم.....! میری آئلہ"

احان نے کمرے میں داخل ہو کر اپنے بے قابو ہوتے دل کو سنبھالتے ہوتے اسکو پکارا۔

کمرے میں چاروں طرف دیکھنے پہ بھی اسے آئلہ نظر نہ آئی۔ اسکے دل کی ڈھرکنیں رکنے ہی والی تھیں کہ کسی نے پیچھے سے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

مسٹر احان" کیا ہوا؟ ڈر گئے تھے نا؟ ہی ہی ہی"

آئلہ نے کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے آہستہ سے اسکے کان میں سرگوشی کی۔

احان کا بند ہوتا دل، آئلہ کی آواز سن کر پھر سے تیزی سے دھک دھک کرنے لگا۔ اسکی جان میں جان آئی تھی۔

"جانم.....! آپ نے تو میری جان ہی لے لی تھی۔ مجھے کچھ ہو جاتا تو؟"

احان نے ایک جھٹکے سے آئلہ کا بازو پکڑا اور اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے اپنے سینے سے لگایا، اپنی دونوں بازوؤں کو اسکی کمر کے گرد حائل کرتے اسے اپنی مضبوط گرفت میں لیتے وہ اسکے کان کی لو پہ اپنے لب رکھتے ہوئے دھیمے سے لہجے میں بولا تھا۔

"!.....یہ آپکی سزا تھی" اب دوبارہ اگر لیٹ ہوئے نا تو میں سچ میں یہاں سے چلی جاؤں گی"

وہ اسکی گرم سانسوں کی تپش محسوس کرتی اسکی تیز دھڑکنوں سے لطف لیتے ہوئے اسکے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر پیار سے بولی۔

"ok, My Love! نہیں! ایسی غلطی دوبارہ نہیں ہو گی اور آپ کبھی بھی یہاں سے جانے کی بات مت کریے گا۔"

احان نے اسے اپنے سینے میں چھپاتے ہوئے اسکی گردن پہ اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے ہوئے کہا تھا۔

"ہمم.....! اوکے، آئندہ ایسی بات نہیں کہوں گی۔ میرے مسٹر احان"

وہ اسے ہلکے سے خود سے دور دھکیلتے ہوئے بولی اور شرارت سے اسکی طرف دیکھنے لگی۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہے میری ہنی بنی" کوئی شرارت سوجھ رہی ہے ہو نہہ؟"

"آپکو دیکھ رہی ہوں مسٹر احان"

وہ اس سے دور ہوتی بیڈ کیطرف بڑھتے ہوئے مسکرا کے بولی تھی۔

"مجھے کیوں؟ پیار آرہا ہے کیا مجھ پہ ہاں؟"

احان نے اسکی طرف قدم بڑھاتے ہوئے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

... آپکی حالت دیکھ کے مجھے ہنسی آرہی تھی۔ہاہاہا

آئلہ نے بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے ہنس کے کہا۔

اچھاجی! تو مطلب مجھے تڑپا کے میری جانم لطف اٹھا رہی تھی ہو نہہ۔

وہ بھی اسکے برابر بیٹھتے ہوئے اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

ایکچولی، یس! مجھے بہت مزا آیا۔مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ آپ اتنے پریشان ہو جائیں گے۔ آپکا دل اتنے زور زور سے دھڑک رہا تھا میں تو ڈر ہی گئی تھی کہ کہیں پسلیاں توڑ کے باہر ہی نہ نکل آئے۔"

آئلہ نے اپنا ہاتھ ہوا میں لہراتے ہوئے احان کے دل کیطرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

"اگر اسی پل آپکی آواز نہ سنتا تو یہ دل ہمیشہ کے لیے دھڑکنا بند ہو جاتا۔"

احان نے آئلہ کا ہاتھ تھام کر اپنے دل پہ رکھتے ہوئے کہا۔

"اور آپکی جانم ایسا کبھی نہیں ہونے دے گی۔ سمجھے آپ مسٹر احان"

آئلہ نے اسکے قریب ہوتے ہوئے اپنے لبوں کا لمس اسکے ماتھے پہ چھوڑتے ہوئے کہا تھا۔

اسکے ایسا کرنے پہ احان نے ایک پل کیلیے اپنی آنکھیں بند کر کے ایک پر سکون سانس لی۔نرمی سے آئلہ کو بیڈ پہ لٹاتے ہوئے وہ اس کرتا وہ اسکے کان کی لو کو چھوتے ہوئے اسکے لبوں کو اپنے دہکتے لبوں کی قید میں لے چکا Rub پہ جھکا تھا۔۔۔اسکی گردن پہ اپنے لب تھا۔۔وہ اسکے نرم و ملائم، گلابی ہونٹوں کو چومتا ان سے لطف لینے لگا۔۔۔ آئلہ کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔کمرے کی معنی خیز

خاموشی احان کی شدت کو بڑھا رہی تھی اور وہ بہک رہا تھا۔ چند منٹ بعد وہ دور ہوا۔ اور پھر سے اسکی گردن پہ اپنے لب رکھتے اسے چومنے لگا۔

۔وہ اسکو خود سے دور کرتے اٹھنے لگی تو احان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر واپس خود پر کھینچا تھا وہ احان کے ساتھ ہی بیڈ پر ڈھیر ہو گئی۔ اسکے کالے، گھنے بال احان کے چہرے پر بکھر گئے تھے۔ اور وہ اپنے نرم، گلابی لرزتے لبوں سے اسکے ہوش اڑا رہی تھی۔

آئلہ نے اٹھنا چاہا تھا مگر احان نے اپنا ایک بازو مضبوطی سے اسکی کمر کے گرد حائل کر لیا تھا۔ اور دوسرے سے اسکے کندھے پر سے بال ہٹا کر وہاں اپنے لب رکھے تھے۔ وہ اپنی قربت سے اسے ہلکان کر رہا تھا۔ اسکی سانسیں بہت تیز ہو رہی تھیں۔ آئلہ کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر احان اسکے اوپر سے اٹھتے ہوئے بیٹھ گیا۔ اسکے گالوں پہ ہاتھ پھیرا جو لال ہو رہے تھے۔ جانم....! آپ ٹھیک ہیں نا! اٹھیں پانی پیئں۔ پانی کا گلاس بھرتے اس نے آئلہ کو پکارا۔

میں ٹھیک ہوں مسٹر احان! وہ اپنی سانسیں بحال کرتی اٹھتے ہوئے بیٹھ گئی اور اسکے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیتے ہوئے بولی۔

آپ تو میری ذرا سی قربت بھی تھوڑی دیر برداشت نہیں کر پا رہی تھیں میری جانم! زندگی بھر میری محبت کی شدتوں کو کیسے سہیں " "گی آپ میری ہنی بنی

احان نے آئلہ کے لال ٹماٹر ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے اپنے دل میں سوچا۔ اسے رمیز کی باتیں یاد آ رہی تھیں۔ اسکے ماتھے پہ شکنیں نمودار ہوئیں۔

چلیں اب آپ سو جائیں۔ نیند آ رہی ہو گی نا۔ احان نے آئلہ پہ محبت بھری نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

ہمم..... اور آپ؟ آپکو نیند نہیں آ رہی کیا مسٹر احان؟

اس نے پانی پی کر گلاس کو ٹیبل پہ رکھتے ہوئے پوچھا۔

جانم.....! آپ سو جائیں۔ میں بھی کچھ دیر میں سو جاؤں گا۔

اس نے آئلہ کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔ وہ خود پہ جبر کیے بیٹھا تھا۔ رات اسکی بانہوں میں گزارنا چاہتا تھا مگر اسکی حالت دیکھ کے خود کو روک چکا تھا۔

!اوکے میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔ گڈ نائٹ

وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی اور دروازے کیطرف جانے لگی۔ احان جلدی سے اٹھا۔ اسکے بازو سے پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔ اسے اپنی بانہوں میں بھرتے ہوئے بولا۔

!اپنے کمرے میں کیوں؟؟ آج آپ یہی سو جائیں نا جانم

آہ....یہی؟ اگر میں اس بیڈ پہ سوؤں گی تو پھر آپ کہاں سوئیں گے ہو نہہ؟

وہ بیڈ کیطرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

" !میں بھی یہی اسی بیڈ پہ جانم کے پاس"

وہ بیڈ کیطرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

" !میں بھی یہی اسی بیڈ پہ جانم کے پاس"

No, No, No!

وہ اسے خود سے دور کرتی۔ اپنا سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولی۔

Why Not? My Honey Bunny!

احان نے بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے کچھ اداس سے انداز میں کہا۔

Because I'm not ready for this Mr. Ehan!

آئلہ نے برا سا منہ بنایا۔ احان سے اپنا منہ پھرتے ہوئے کہا تھا۔

Hey, don't worry I'll not do anything with you without your consent, my love. Look at me,

آئلہ کو ناراض ہوتا دیکھ وہ تڑپا تھا۔ اسکا رخ اپنی طرف کرتے پیار سے اسکے گال چھوتے ہوئے اسے مناتے ہوئے بولا۔

Yeah! Even you can't do anything without my consent. And again never try to say this.

وہ اسکی بات کا سچ میں برا مان گئی تھی۔ اس پہ غصہ ہوتے ہوئے وہ سنجیدہ انداز میں بولی تھی۔

احان اسکے اچانک اس برتاؤ پہ کافی حیران ہو گیا تھا۔ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ یہ اسکی وہی ہنی بنی ہے کچھ دیر پہلے ہی جس کے لمس کی تپش سے وہ لطف لے رہا تھا۔

!او... اوکے! آپ پلیز غصہ نہ ہوں۔ جیسا آپ چاہتی ہیں ویسا ہی ہو گا۔ میں دوبارہ ایسا کچھ نہیں کہوں گا۔ ایم سوری

وہ تڑپ کے بولا تھا۔ آئلہ کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اسکے اس طرح ری ایکٹ کرنے پہ اسکی جان جا رہی تھی۔ اس نے ایسی بات بولی ہی کیوں، وہ خود کو کوسنے لگا۔

میں اپنے روم میں جا رہی ہوں۔ بائے۔

وہ اسکی پرواہ نہ کرتے ہوئے سرد لہجے میں بولی اور وہاں سے جانے لگی۔ غصہ ابھی بھی اسکی ناک پہ تھا۔

آئلہ.... جانم پلیز۔۔۔۔ معاف کر دیں نا اپنے مسٹر احان کو۔۔۔۔ پلیز میری جان! ناراض مت ہوں مجھ سے۔۔۔۔ یہ برداشت نہیں کر سکتا میں جانم! ایسا مت کریں نا۔

احان اسکے سامنے آیا اور اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے التجا کرنے لگا۔ وہ پاگلوں کی طرح اسکی منت کر رہا تھا۔

پلیز معاف کر دیں نا! وہ اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے تھامے ان پہ بوسہ دیتے ہوئے بولا تھا۔

احان کی آنکھوں میں نمی اتری تھی۔ وہ اپنی زندگی میں پہلی بار اس قدر تڑپا تھا اور اسکی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔

!ا... اچھا ٹھیک ہے لیکن آئندہ ایسا مت کریے گا۔ اوکے نا مسٹر احان

احان کو اسطرح پاگل ہوتا دیکھ کر اسکا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تھا وہ محبت سے اسے دیکھتے ہوئے پر سکون لہجے میں بولی تھی۔

! کبھی نہیں! بھول کے بھی ایسی غلطی نہیں ہو گی پھر۔ تھینک یو سو مچ! میری جانم

وہ دیوانوں کی طرح اسکے دونوں ہاتھ چومتے ہوئے کہنے لگا۔ اسکے چہرے پہ خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔

احان کو ایسے دیکھ کر وہ مسکرائی تھی۔

اب جاؤں میں اپنے روم میں؟ نیند آ رہی ہے مجھے۔

وہ جمائی لیتے ہوئے بولی۔

!جی جانم! آپ جائیں جا کر سو جائیں! گڈ نائیٹ

وہ اسکے ماتھے پہ بوسہ دیتے ہوئے بولا۔

!گڈ نائیٹ مسٹر احان! صبح ملیں گے

وہ احان کے گال پہ چٹکی لیتے ہوئے بولی اور اسکے روم سے نکلتی اپنے روم کیطرف چل دی۔ کچھ ہی دیر میں وہ نیند کے مزے لے رہی تھی۔ احان ابھی تک اسی حالت میں تھا۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ابھی کیا ہوا تھا۔ آئلہ کا اچانک سے غصہ کرنا وہ سمجھ نہیں پارہا تھا۔ اگر اسے میرے قریب آنے سے کوئی مسئلہ ہوتا تو وہ مجھے پہلے ہی روک سکتی تھی۔ مگر وہ میری قربت میں بہت سکون محسوس کر رہی تھی۔ تو پھر ساری رات میرے پاس رہنے سے منع کیوں کیا اس نے۔ اف! آخر اسے کیا ہوا تھا۔ میری جانم تو کبھی اپنے مسٹر احان پہ غصہ نہیں ہوتی تو آج کیوں پھر؟؟؟

وہ بیڈ پہ لیٹے آنکھیں موندے، خود سے باتیں کیے جارہا تھا۔ اسے پتہ نہ چلا کہ کب نیند نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔

****

صبح اسکی آنکھ کھلی تو رات والا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے لہرانے لگا۔

میری جانم! وہ اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے بولا اور اٹھ کے باتھ روم کیطرف چل دیا۔ آفس کے لیے تیار ہونے کے بعد وہ آئلہ کے روم میں گیا۔ وہ آرام سے سو رہی تھی۔

"!میری پیاری سی ہنی بنی"

آئلہ کے گال چھوتے ہوئے اس نے آہستہ سے کہا۔ اسکے ہاتھوں کی گرم تپش محسوس کرتے وہ کسمسائی تھی۔

بائے جانم! وہ اسکے گالوں پہ بوسہ دیتے ہوئے وہاں سے آفس کے لیے چلا گیا۔

تم یہاں؟ تم تو آج آفس نہیں آنے والے تھے نا؟ اور یہ تمہارا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے؟

احان کو آفس میں داخل ہوتا دیکھ کر رمیز چونکا اور اسکے پاس آتے ہوئے بولا۔

ہمم... کچھ بات کرنی تھی تم سے اسی لیے آنا پڑا۔

وہ آفس روم میں جاتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

کیا ہوا؟ سب خیریت تو ہے نا؟ رمیز نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔ اور اسکے پیچھے ہو لیا۔

میں کافی الجھن کا شکار ہوں۔ اور کچھ عجیب سی بے چینی ہو رہی ہے۔

احان چیئر پہ بیٹھتے ہوئے پیشانی پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

کیا مطلب؟ کس بات کو لے کر؟ آئلہ نے کچھ کہا کیا؟

رمیز نے اسکے برابر پڑی چیئر پہ بیٹھتے ہوئے سوالیہ انداز میں کہا۔

کچھ بولو بھی۔ چپ کیوں ہو؟

احان کو خاموش دیکھ کر رمیز نے پھر سے سوال دوہرایا۔

آئلہ نے پہلی بار مجھ سے بہت روڈلی ہیو کیا۔ وہ اچانک سے غصہ ہونے لگ گئی اور روٹھنے لگی۔ میں کافی حیران ہوا تھا۔ ابھی تک سمجھ نہیں آرہی کہ وجہ کیا تھی۔

وہ پریشانی کے عالم میں ٹوٹے پھوٹے جملوں میں بولا۔

پوری بات بتاؤ کہ ہوا کیا تھا؟

رمیز نے اسکی باتوں کو نا سمجھتے ہوئے پوچھا۔

میں اسکے قریب گیا۔ سب کچھ بالکل ٹھیک تھا۔ پھر جب وہ اپنے روم میں جانے لگی تو میں نے اسے روکا اور کہا کہ آج یہی میرے بیڈ پہ میرے پاس رہو تو وہ ناراض ہو گئی۔ بہت مشکل سے بات سنبھالی اور اسے منایا۔

اسمیں کوئی ناراض ہونے والی بات تھی؟ وہ تو ایسے غصہ کرنے لگ گئی جیسے میں کوئی اجنبی تھا۔

احان نے اسے رات والا واقعہ سنایا۔

ہمم! تو پھر اب؟ کیا تم اپنا فیصلہ بدلنا چاہتے ہو؟

میں تمہیں اپنی پریشانی بتا رہا ہوں اور تم فیصلہ بدلنے کی باتیں کر رہے ہو۔

احان نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

تمہاری باتیں سن کر مجھے لگا تھا کہ شاید وہ شادی کرنے کے لیے تیار ہو جائے گی لیکن اب جو تم نے بتایا وہ سن کر مجھے نہیں لگتا کہ وہ ایسا کچھ چاہتی ہے۔ شاید وہ تم میں انٹرسٹڈ ہی نہیں ہے۔ تم نے کچھ زیادہ ہی خوش فہمیاں پال لی تھیں۔

رمیز نے بہت پر سکون لہجے میں کہا کیونکہ اسے پہلے سے ایسا ہونے کا خدشہ تھا۔

یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟ میں نے کوئی خوش فہمی نہیں پالی تھی۔ اس نے مجھے اپنی محبت سے یقین دلایا تھا۔ اور اگر وہ مجھ میں انٹرسٹڈ نہیں تھی تو کیوں مجھے اپنے قریب آنے دیا؟ کیوں میری قربت میں، میری محبت کی شدت میں پاگل ہو رہی تھی؟ روکا کیوں نہیں؟ کیوں میرے سینے سے لگی رہی؟ پھر آخر کیوں وہ ہمیشہ میری آغوش میں رہ کے سکون محسوس کرتی تھی؟

تمہارے اسطرح غصہ کرنے سے کچھ نہیں ہو گا۔ اپنے غصے کو کنٹرول کرو۔

احان کو طیش میں دیکھ کر وہ ایک سرد آہ بھرتے ہوئے بولا۔

تم جانتے ہو میں اسے کتنا چاہتا ہوں پھر بھی تم ایسی باتیں کہتے ہو۔ آخر کیوں؟

وہ چلایا۔

ریلیکس احان! اوکے ..... فائن! میں بس۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنے اندازے سے بولا تھا۔

اس نے بوکھلاہٹ میں کہا۔

تم آرام سے پیار سے اس سے بات کرنا تو وہ مان جائے گی۔

رمیز نے اسے تسلی دینے کے لیے مزید کہا۔

ہاں آج میں اس سے بات کروں گا۔ وہ میرے جذبات کو ضرور سمجھے گی۔

احان نے ایک لمبی سانس لیکر خود کو پر سکون کرتے ہوئے کہا۔

ہاں ٹھیک کہا۔ وہ تمہاری بات سمجھ جائے گی۔

رمیز نے اسکی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔ وہ مزید کچھ کہہ کر اسکا پارہ ہائی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

احان کچھ کہے بغیر روم سے نکلتے آفس سے باہر جا چکا تھا۔

اسے جاتے دیکھ رمیز نے افسوس کیا۔ اسے آنے والے وقت کا سوچ کے ٹینشن ہو رہی تھی۔

****

ہیلو عادی! تین دن سے کہاں غائب تھے۔ کسی کال، میسج کا جواب کیوں نہیں دیا؟

is everything ok?

ٹیشا کلاس روم میں داخل ہوتی سامنے بیٹھے عادی کو دیکھ کر اسکے پاس جاتے ہوئے بولی۔

تمہیں اس سے کیا؟ تمہیں کونسا میری کوئی فکر ہے۔ اگر ذرا سی بھی پرواہ ہوتی نا تو میرے گھر آ کر پتہ کرتی۔ پر نہیں تم کیوں کرتی ایسا۔ میں تمہارے لیے اہم جو نہیں ہوں۔

عادی جو نوٹ بک پہ سر جھکائے کچھ لکھ رہا تھا۔ ٹیشا کی آواز پہ گردن اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے ناراض لہجے میں بولا۔

اوہو.....! تو تم میرا انتظار کر رہے تھے۔ ہی ہی! لگتا ہے مجھے بہت مِس بھی کر رہے تھے۔ ہیں نا؟؟؟

وہ اسکے برابر ڈیسک پہ بیٹھتی۔۔۔ اپنی کُہنی اسکے بازو پہ مارتے ہوئے۔۔۔۔ شرارت سے کہنے لگی۔

بالکل بھی مِس نہیں کر رہا تھا۔ اور تمہیں ذرا بھی شرم نہیں آتی کیا؟ ایسے ڈھیٹوں کیطرح میرے سامنے آجاتی ہو ہر وقت۔

عادی نوٹ بک بند کرتے ہوئے اسکے سر پہ چپت لگاتے ہوئے بولا۔

اگر میری یاد نہیں آ رہی تھی تو پھر اتنا اکھڑے اکھڑے کیوں لگ رہے ہو۔ اور یہ چہرہ اتنا اترا ہوا کیوں ہے؟

ٹیشا نے اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے پوچھا۔

تمہیں اس سے کیا مطلب؟ وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔

!مجھے تم سے ہی تو مطلب ہے میری جان

ٹیشا نے اس پہ جھکتے ہوئے۔۔۔۔۔ اپنی ناک کو اسکی ناک پہ رگڑتے ہوئے بہت محبت سے کہا۔

اسکے اسطرح قریب آنے پہ عادی کی دھڑکنیں تیز ہوئیں تھیں۔ وہ جلدی سے اٹھا اور کچھ کہے بنا کلاس روم سے باہر چلا گیا۔

افففف..... یہ ہر بار شرما کے بھاگ کیوں جاتا ہے آخر! لڑکے تو لڑکیوں کے قریب جانے کے لیے مرے جا رہے ہوتے ہیں اور ایک یہ لڑکا ہے شرمیلا۔۔۔ ڈرپوک! اسکا ذرا سا ہاتھ پکڑ لو تو یہ ڈر کے بھاگ جاتا ہے۔۔۔۔ اسکا کچھ کرنا ہی پڑے گا۔

وہ منہ بسورتے ہوئے بڑبڑائی۔ اور اسکے پیچھے چل دی۔

!اچھا تو تم یہاں آ کر چھپ گئے ہو۔ تمہیں کیا لگا کہ ٹیشا سے بچ کے بھاگ جاؤ گے ہاں میرے دلبر

وہ لائبریری میں داخل ہوتی اسے ادھر ادھر ڈھونڈتی اسکے پاس پہنچ کر اپنے ہاتھ کمر پہ رکھ کر انکھیں سکیڑتے ہوئے بولی تھی۔

وہ ابھی چیئر پہ بیٹھا ہی تھا کہ اوپر سے وہ آن دمکی۔

تم یہاں بھی آ گئی۔ عادی نے چیئر سے اٹھتے ہوئے کہا۔

ہاں میرے شونا! تم کام ادھورا چھوڑ کے آ گئے نا تو بس وہی پورا کرنے آئی تھی۔ اور یہاں تو کوئی ہے بھی نہیں جو ہمیں ڈسٹرب کرے گا۔ مطلب ہم یہاں کافی وقت گزار سکتے ہیں۔

وہ اسکے قریب جاتے ہوئے اسکے گالوں پہ اپنا ہاتھ پھرتے ہوئے کہنے لگی۔

ٹیشا کی اس بے باکی پہ وہ بت بنے اسے دیکھتا رہ گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا۔

ایک جھٹکے کے ساتھ وہ اسے اپنے بے حد قریب کر چکی تھی۔۔۔۔

ٹیشا کی بازو اپنے کمر کے گرد حائل ہوتے دیکھ وہ اپنی بے تربیت دھڑکنوں سمیت تیزی سے سانس لینے لگا۔

آنکھیں بند کیے وہ اس کے بالوں کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارنے لگی۔۔۔۔ اسکی محبت کی قربت میں اسے بہت سکون مل رہا تھا ۔۔۔۔ اپنے دوسرے ھاتھ سے اس کا چہرہ نرمی سے انچا کرتے وہ اسکے ماتھے کو چومتے ہلکے ہلکے نیچے کو ھونے لگی۔۔۔۔ اس کے چھونے پر عادی کی سانسیں بہت تیزی اختیار کر چکی تھیں۔۔۔۔ دل سینے سے باہر نکلنے کو بے تاب تھا۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں کو چھوتے۔۔۔۔ اس کے گال کو چومتے ھوئے مکمل مدھوش ھو چکی تھی۔ عادی تیزی سے سانس لے رہا تھا۔ وہ اس پر ستم ڈھاتی اسے بے خود کیے جا رہی تھی۔ اگلے ہی پل اسکے اوپر والے ہونٹ کو اپنے لبوں کے درمیان لیے خود کو سیر اب کرنے لگی۔ اسکے ہونٹوں کی نرماہٹ اسے پاگل کر رہی تھی۔

آہستہ آہستہ وہ اپنی بے خودی میں شدت اختیار کرنے لگی۔ وہ کبھی اسکے لبوں پہ بائٹ کرتی۔۔۔۔ کبھی پاگلوں کی طرح چومنے لگتی۔ عادی کی سانسیں رکنے لگی تھیں۔ اور ٹیشا بجائے اس سے دور ھونے کے اپنے عمل میں شدت لائے ایک ھاتھ میں اسکے بال جکڑتے ہوئے خود کی تشنگی مٹانے میں مگن تھی۔ نجانے کب اس کی پیاس بجھتی اور وہ اسے سانس لینے دیتی۔

****

احان عباس ایک امیر کبیر مشہور بزنس مین۔۔۔۔اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا۔۔۔ہینڈسم اور ایک بارعب شخصیت کا مالک ہونے کے ساتھ ساتھ وہ کافی سمارٹ اور ذہین بھی تھا۔جب وہ دو سال کا تھا تو ایک کار ایکسیڈنٹ میں اسکے والدین چل بسے۔تب سے احان کے تایا نے ہی اسکی ذمہ داری لی اور اسکی پرورش کی۔عفیر (احان کے والد عباس کا بھائی) کی دو بیٹیاں ٹیشا اور کیارا تھیں انکا کوئی بیٹا نہیں تھا۔اپنے بھائی، بھابھی کے گزر جانے کے بعد اس نے اور اسکی بیوی کومل نے احان کو اتنی محبت اور توجہ سے پالا کہ اسے کبھی اپنے والدین کی کمی محسوس نہ ہوئی۔

بزنس میں بہت بڑا لوس ہونے پہ اسکے تایا کو ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ زندگی کی بازی ہار گیا۔کومل یہ صدمہ برداشت نہ کر پائی اور کچھ دن بعد وہ بھی چل بسی۔

اس وقت احان پچیس، کیارا پندرہ اور ٹیشا چھے سال کی تھی۔

ساری ذمہ داری احان کے کندھوں پہ آن پڑی۔بزنس میں تو وہ پہلے سے ہی اپنے تایا کی مدد کرتا رہتا تھا لیکن اب سب کچھ اسے ہی دیکھنا تھا۔اس نے دن رات ایک کر کے بزنس کو آگے بڑھایا اور اتنے سالوں میں وہ اپنی پہچان اور اپنا نام بنا چکا تھا۔نہ صرف اپنے ملک بلکہ دوسرے ملکوں میں بھی لوگ اسے جانتے تھے۔اور اسکی ایک وجہ اسکی وجاہت بھری شخصیت بھی تھی۔وہ لمبے قد کا، سنہری آنکھوں والا، کسی بھی لڑکی کو اپنی محبت میں پاگل کرنے کی صلاحیت رکھنے والا مرد تھا۔

احان کا ایک ہی دوست تھا رمیز۔۔۔۔جو کئی سالوں سے اسکے ساتھ تھا۔۔۔وہ دونوں بہت گہرے دوست تھے بالکل بھائیوں جیسے۔۔دونوں ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں چھپاتے تھے۔

آئلہ لندن میں پلی بڑی ایک امیر باپ کی اکلوتی بیٹی۔۔سنہرے بال۔۔۔بڑی بڑی کالی آنکھیں۔۔۔نرم و ملائم، بھرے بھرے گلابی ہونٹ۔۔۔دبلی پتلی ہونے کے ساتھ ساتھ اسکی بولڈنس اور کانفیڈنس اسکے حسن کو مزید چاند چاند لگا دیتے تھے۔

۔ایسی کوئی شے نہ تھی جو اس نے چاہی ہو اور اسے نہ ملی ہو سوائے ماں باپ کے پیار اور توجہ کے۔آئلہ کے ڈیڈ لندن کے مشہور بزنس مین تھے اور اسکی مام ایک ڈاکٹر تھیں۔وہ دونوں اپنے کاموں میں اتنے مصروف رہتے تھے کہ آئلہ کیلیے وقت ہی نہیں نکال پاتے تھے۔آئلہ کو دوست بنانے کی اجازت نہیں تھی اسلیے وہ چاہ کے بھی کسی سے دوستی نہیں کر سکتی تھی۔لیکن تنہائی سے تنگ آ کر اس نے اپنے مام، ڈیڈ سے چھپ کے ایک لڑکے سے دوستی کر لی۔لیکن اسکے ڈیڈ کو اس بات کی خبر ہو گئی اور وہ آئلہ پہ بہت غصہ ہوئے۔جس پہ آئلہ نے گھر چھوڑنے کی دھمکی دی۔اسکے ڈیڈ کو فکر ہوئی کہ کہیں آئلہ کی کسی غلطی کی وجہ سے ان کی بدنامی نہ ہو جائے۔اسی لیے انہوں نے آئلہ کی مام کے ساتھ ملکر آئلہ کو پاکستان بھیجنے کا فیصلہ کیا۔جیک (آئلہ کے ڈیڈ) احان کو سات سالوں سے جانتا تھا۔

وہ آپس میں کافی بزنس ڈیلز کر چکے تھے۔ جیک احان کو پسند کرتا تھا۔ اسے احان پہ پورا بھروسہ تھا۔ اسی لیے اس نے احان سے بات کی کہ وہ آئلہ کو لیکر کافی پریشان ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اسے کچھ ٹائم کے لیے پاکستان بھیج دیں۔ اسطرح وہ وہاں کی سیر بھی کر لے گی اور شاید کچھ سدھر بھی جائے۔

جیک کی بات سن کر احان نے اسے تسلی دی اور کہا کہ یہ ذمہ داری آپ مجھے سونپ دیں۔ جیک نے خوش ہوت ہوئے ہامی بھری کیونکہ وہ ایسا ہی چاہتا تھا اور آئلہ کے معاملے میں وہ احان کے علاوہ کسی اور پہ بھروسہ نہیں کر سکتا تھا۔ آئلہ اس فیصلے پہ چپ چاپ راضی ہو گئی کیونکہ اسکے دماغ میں کچھ اور ہی چل رہا تھا۔

ٹیشا اور کیارا اپنی دادی رمینا بیگم کے ساتھ لاہور میں رہتی تھیں۔ جبکہ احان اسلام آباد میں رہتا تھا کیونکہ اسکا آفس بھی وہی تھا۔ وہ ان سے ملنے کے لیے لاہور جاتا رہتا تھا اور کبھی کبھار وہ احان سے ملنے آجاتی تھیں۔ احان نے آئلہ کو اپنے ساتھ اسلام آباد والے گھر میں ہی رکھا ہوا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ رمینا بیگم اسے اپنے ساتھ رہنے کی اجازت نہیں دیتیں کیونکہ وہ کافی پرانے خیالات کی مالک تھیں۔ وہ اس بات کو برا سمجھتی تھیں۔ اگر انہیں بھنک بھی پڑ جاتی کہ احان اپنے گھر میں اکیلا نہیں بلکہ ایک کم عمر لڑکی کے ساتھ رہ رہا تھا تو انہوں نے ہنگامہ برپا کر دینا تھا۔ اسی وجہ نے احان نے اس بات سے ان سب کو بے خبر ہی رکھا۔

آئلہ کو پاکستان آئے تین مہینے گزر چکے تھے۔ اور ان مہینوں میں صرف ایک بار ہی اسکے ڈیڈ نے احان کو کال کر کے اسکا پوچھا تھا۔ وہ اب آئلہ کیطرف سے بالکل بے فکر ہو چکے تھے۔ انکو فکر تو پہلے بھی نہیں تھی۔ انکو بس اپنے نام، عزت اور شہرت کی پرواہ تھی۔

شروع شروع میں آئلہ نے احان کو بہت تنگ کیا۔ وہ ضد کرتی اور چھوٹی چھوٹی باتوں پہ رونے لگتی۔ چیزیں اٹھا اٹھا کے پھینکتی۔ لیکن وہ اسے کچھ نہ کہتا اور بہت پیار سے پیش آتا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے پیار اور توجہ کی ضرورت تھی۔ اسی لیے وہ اسے بہت توجہ دیتا اور اسکا بہت خیال رکھتا۔۔۔ اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا تھا۔۔۔ وہ اسکے سامنے تھی بھی ایک چھوٹی سی بچی۔

اسکی محبت اور توجہ پا کر آئلہ اسکی دوست بن گئی۔۔۔ اسے مسٹر احان کہہ کر بلانے لگی۔۔۔ اور پھر یہ دوستی محبت میں بدل گئی۔ کیونکہ ان تین مہینوں میں وہ احان سے کافی اٹیچ ہو چکی تھی۔ اسکی محبت کی اسیر ہو چکی تھی۔ دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت بھرے جذبات ابھر چکے تھے۔ لیکن اظہار کرنا ابھی باقی تھا۔

Present_____

کئی گھنٹے سڑکوں پہ کار دوڑانے کے بعد آخر وہ گھر میں داخل ہوا۔

آئلہ کے روم میں گیا تو وہ بیڈ پہ موجود نہ تھی۔ واش روم سے پانی کی آواز پہ اسکا دھیان اس طرف گیا۔ شاید وہ شاور لے رہی تھی۔
-احان نے کچھ سوچتے ہوئے واش روم کیطرف قدم بڑھائے

****

وہ تھکی تھکی سی کمرے میں داخل ہوئی۔ آفس کے کاموں نے اسے کافی تھکا دیا تھا اور پھر ایک ہفتے کی تھکاوٹ بھی تو اتارنی تھی۔ آفس کی امپورٹنٹ میٹنگز کے چکر میں وہ کچھ دنوں سے اپنی نیند پوری نہیں کر پا رہی تھی اب تو بستر پر پڑتے ہی گہری نیند سو گئی۔

نجانے سوتے سوتے کتنا وقت گزر گیا۔ لیکن پھر ایک احساس نے اس کی نیند میں خلل پیدا کیا

اس کے چہرے پر گرم سانسوں کی تپش نے اس کی سانسیں تیز کر دی تھی۔ وہی جانی پہچانی سی دلفریب خوشبو جو اسے پاگل کر دیتی تھی۔

یہ خواب تھا یا حقیقت لیکن اس احساس سے اسے بہت سکون مل رہا تھا۔ اس کے لبوں کی نرماہٹ کو وہ اپنے چہرے کے ایک ایک نقش پر محسوس کر رہی تھی۔

لیکن آنکھیں کھولنے کا دل نہیں کر رہا تھا جیسے وہ آنکھیں کھولے گی اور وہ چلا جائے گا کہ غائب ہو جائے گا وہ خواب بن جائے گا۔ ہمیشہ کی طرح جیسے وہ اسے اپنے خوابوں میں دیکھتی تھی اور آنکھ کھلنے پہ وہ کہیں نظر نہ آتا تھا۔ بالکل ویسے ہی وہ اس وقت اسے ایک حسین خواب سمجھ رہی تھی۔

اب وہ اپنے لبوں پر اس کا لمس محسوس کر رہی تھی۔ سانسیں الجھنے لگی تھی۔ وقت تھم سا گیا تھا وہ اس کے قریب تھا بہت قریب لیکن کیا ابھی بھی خوابوں کی دنیا میں کھوئی ہوئی اسے محسوس کر رہی تھی۔ اور اسکی قربت سے لطف لے رہی تھی۔ بہت راحت محسوس کر رہی تھی۔

وہ اس احساس کو محسوس کر رہی تھی جب اسے محسوس ہوا کیا اس کے پیٹ سے اس کی شرٹ اوپر سرک رہی ہے اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھ کر اسے روکنا چاہا۔

خواب حقیقت بن کر آیا تھا وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی جو اپنی تمام حدیں پار کرنے کے لئے سراپا عشق بن اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

مطلب وہ خواب نہیں بلکہ حقیقت تھا اور نجانے کب سے وہ اسے اپنی قربت سے سرشار کیے جا رہا تھا۔

جاگ گئی میری بے بی! وہ معصومیت سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

ت۔۔۔۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔! کیارا حیرت سے پوچھنے لگی۔

اپنی بے بی کے لمس کو محسوس کر رہا تھا۔اس نے بے ساختہ کہا۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔۔وہ ابھی تک حیرت زدہ تھی۔

کیونکہ تم میری ہو اور میں تمہیں بہت زیادہ مس کر رہا تھا۔پورے دو مہینوں سے تمہیں دیکھنے کے لئے تمہیں چھونے کے لئے تمہیں پانے کے لیے پاگلوں کی طرح ترس رہا تھا۔میں مزید ایک پل بھی خود کو روک نہیں سکتا تھا۔اسی لیے چلا آیا۔۔۔۔

اور میں جانتا ہوں کہ میری بے بی بھی مجھے بہت مس کر رہی تھی۔اسی لیے تو چپ چاپ میرے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔ہے نا بے بی!

وہ اسکی طرف دیکھتے شرارت سے بولا۔

میں تمہیں محسوس نہیں کر رہی تھی وہ صاف مکر گئی۔

اچھا تو تم مجھے مس بھی نہیں کر رہی تھی۔۔۔! دو مہینوں میں ایک بار بھی میری یاد نہیں آئی کیا؟

رمیز سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

بالکل بھی نہیں۔۔۔۔۔۔کیارا نے فوراً جواب دیا۔

اچھا تو اب جب میں تمیں یہاں چھُو رہا تھا تب تم نے روکا کیوں نہیں؟رمیز مسکراتی نظروں سے اس کے سراپے کو دیکھتے ہوئے اسکے چہرے کیطرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ک۔۔۔کب۔۔۔۔۔۔میں تو سو رہی تھی۔۔کیارا نے اس کی نظروں سے گھبرا کر بے ساختہ کہا۔

ابھی جب میں نے تمہاری آنکھوں کو چوما تمہارے گالوں پہ پیار کیا۔اور تمہارے ہونٹوں سے جی بھر کر اپنی پیاس بجھائی لیکن یہ پیاس بجھی نہیں ہے ابھی تو ان دو مہینوں کا حساب چکانا ہو گا تمہیں۔ابھی تو میں بہت آگے کا سوچ رہا ہوں وہ بولڈ انداز میں کہتا اس کے مزید قریب ہوا۔

جبکہ اس کی بے باکی پر کیارا ہکی بکی رہ گئی لیکن وہ اب بھی باز نہ آیا۔

کیا تم سچ میں سو رہی تھی۔ جب میں نے تمہیں چھوا تمہارے ہونٹوں کو اپنی دسترس میں لیا ابھی تو میں آگے جانے کا سوچ رہا تھا وہ کہتے ہوئے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اس کی شرٹ سرکانے ہی والا تھا کہ کیارا نے اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا۔

کتنے بے شرم ہو تم رمیز۔۔۔۔۔ مجھے کچھ نہیں پتا۔۔۔ میں سو رہی تھی اور اب جاؤ یہاں سے وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی۔

نہ میری جان! یہاں سے جانے نہیں والا میں۔۔۔۔ اتنا غصہ کیوں کر رہی ہوں۔۔۔ میں تو بس یہ دیکھ رہا تھا کہ ان دو مہینوں میں کافی سلم اینڈ سمارٹ ہو گئی ہو۔۔۔۔ کہیں مجھے یاد کر کر کے تو تمہارا ویٹ لوس نہیں ہو گیا ہاں؟

اور کیا ہوا اگر تم سو رہی تھی تو چلو اچھا ہے اب تم جاگ رہی ہو۔۔۔ اب میں تمہیں اپنی محبت محسوس کروادوں گا میری جان۔۔۔۔۔۔

وہ شرارت سے بولتے۔۔۔۔۔۔۔ اگلے ہی لمحے میں اسے کھینچ کر اپنے اوپر گراتے ہوئے خود بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔ اور ایک کروٹ لے کر اسے اپنے نیچے کر لیا۔۔۔ کیارب کا دل پہ ترتیب دھڑکنے لگا۔۔۔ اسکی سانسیں تیز ہوئیں۔

رمیز۔۔۔ اسے اپنے ہونٹوں پر جھکتے دیکھ کر وہ چہرہ پھیر گئی۔ رمیز نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیکر سیدھا کیا

اتنا گھبرا کیوں رہی ہو میری جان۔۔۔۔۔۔۔ میں تمہارا رمیز ہوں۔۔۔۔۔ تمہارا جنون تمہاری محبت۔۔۔۔۔۔۔ وہی جسکی قربت میں تم راحت محسوس کرتی تھی۔۔۔۔۔ اب روکو مت مجھے۔۔۔۔۔۔ میں یہ برداشت نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔ ان دو مہینوں میں بہت تڑپا ہوں میں۔۔۔۔۔ اب میں ان تمام دنوں کا حساب پورا کرونگا۔

وہ کہتے ہوئے رکا نہیں تھا بلکہ اب وہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چوم رہا تھا اس کی دیوانگی واضح ہو رہی تھی۔ وہ کافی دیر مزاحمت کرتے اسے روکنے کی کوشش کرتی رہی لیکن اس کے دونوں ہاتھ رمیز کے ہاتھوں میں قید ہو چکے تھے۔

وہ خود کو اس کی پناہوں میں سونپ چکی تھی۔ رمیز پوری طرح سے اس پر حاوی ہو چکا تھا۔۔۔ دل کی دھڑکنیں بے قابو کرتے وہ اسے اپنی محبت کی شدتوں سے ہلکان کر رہا تھا۔۔۔ کیارا آنکھیں بند کیے اسے محسوس کر رہی تھی۔

پانچ منٹ بعد وہ اس سے الگ ہوا۔

کیسا محسوس کر رہی ہو؟ کچھ سکون ملا؟ رمیز نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔

رمیز پلیز اب جاؤ تم۔۔۔ اگر دادو کو پتہ لگ گیا تو وہ قیامت برپا کر دیں گی۔ اور تم گھر میں آئے کیسے وہ بھی دن میں۔۔۔۔۔ کسی نے آتے ہوئے دیکھا نہیں کیا؟

وہ گھبراتے ہوئے کہنے لگی۔

!میں نے جو پوچھا ہے پہلے اسکا جواب دو

وہ اسکے لبوں پہ انگوٹھا پھیرتے ہوئے بولا۔

ک۔۔۔ کی۔۔۔ کیا؟ وہ کپکپاتے ہونٹوں سے بولی۔

دو مہینوں بعد میری قربت میں۔۔۔۔۔ میری سانسوں کی تپش میں۔۔۔۔۔ کیسا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

وہ اسکے گال چھوتے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

ہمم۔۔۔۔۔۔ ا۔۔۔ اچھا۔۔۔ بہت اچھا لگ رہا تھا۔ لیکن۔۔۔۔۔ بہت ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔۔ کہ کہیں کوئی آ نہ جائے۔

کیارا نے اٹک اٹک کے کہا۔

اف۔۔۔ ایک تو تمہارے اس ڈر کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔۔۔۔ اتنا کیوں ڈرتی ہو؟۔۔۔ تم جانتی ہو نا تمہارے اس ڈر کی وجہ سے ہم اسطرح دور رہنے پہ مجبور ہیں۔۔۔ اگر تم تھوڑی سی ہمت کر لو تو ہم ایک ہو سکتے ہیں۔۔۔ اور ہر دن ایک دوسرے کی چاہت میں گزار سکتے ہیں۔۔۔

وہ اپنی بازو کیارا کے کمر کے گرد حائل کرتے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہنے لگا۔ کیارا کا دل بے اختیار دھڑکا تھا۔ اسکی بات کا جواب دیے بغیر وہ اسکے سینے سے لگ گئی۔

کسی سے ڈرنے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے کیارا۔۔۔ میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہوں۔ میرے ہوتے ہوئے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں سب کچھ سنبھال لوں گا وہ اسے اپنے سینے سے لگائے محبت سے کہنے لگا۔

میں نے بہت مس کیا تمہیں رمیز۔۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔۔۔ پر میں کیا کروں۔۔۔۔ دادو کبھی بھی راضی نہیں ہونگی ہمارے لیے۔۔۔۔ انہوں نے سختی سے منع کیا تھا کہ میں کبھی بھی تم سے نہ ملوں۔۔۔ نہ کوئی رابطہ رکھوں۔۔۔۔۔ اسی وجہ سے میں نے رابطہ ختم کر دیا تھا۔۔۔۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ میں ایک پل بھی تمہیں یاد کیے بنا نہیں گزار پائی۔۔۔۔ میں نہیں رہ سکتی تمہارے بنا۔۔۔۔ تمہارے ساتھ ہی رہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔ ہر دن۔۔۔۔ ہر پل۔ تمہاری محبت کے سائے میں گزارنا چاہتی ہوں۔

وہ اسکے سینے سے لگی۔۔ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی۔

رمیز نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے اپنے سامنے کیا۔

تم نے یہ بات پہلے بتائی ہوتی تو یہ دوری نہ سہنی پڑتی ہمیں۔

اپنی محبت کا اظہار پہلے کر دیتی تو اتنے دن میں ایسے تڑپتا تو نہیں۔ایک بار پھر سے کہو کہ محبت کرتی ہو مجھ سے۔

وہ بے چین ہوتے کہنے لگا۔

کیوں؟ہونہہ۔۔۔۔۔وہ نخرے کرنے لگی۔۔۔رمیز کو ایسے بے چین ہوتا دیکھ کو اسے مزہ آرہا تھا۔

کہو نا۔۔۔۔وہ اسے گھورنے لگا۔

نا کہوں تو۔۔۔۔؟وہ آنکھیں گھماتی اسے دیکھنے لگی۔

تو۔۔۔۔۔۔تو پھر۔۔میں تم سے اپنی محبت کا اظہار کروں گا۔۔۔۔اور تم جانتی ہو نا کہ میں اپنی چاہت کا اظہار کیسے کرونگا۔۔۔۔۔
وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہنے لگا۔

کیارا کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں۔

آخری موقع دے رہا ہوں بول دو۔۔۔۔۔۔

وہ چپ رہی۔۔۔

اگلے ہی لمحے رمیز نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا اور اسے بالوں سے پکڑتے ہوئے آپنے بے حد قریب کیا اور اس کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لے لیا۔

رمیز کے اچانک ایسا کرنے پہ وہ سنبھل بھی نہ پائی تھی۔اور وہ اسکی طرف دیکھے بغیر اس کی تیز ہوتی سانسوں کی پرواہ کیے بنا۔۔۔اس پر پوری طرح سے حاوی ہو چکا تھا۔

کیارا نے اسے اپنے ہاتھوں کی مدد سے خود سے دور کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامے اس کے کمر کے پیچھے لے گیا۔لبوں کو تو وہ پہلے ہی قید میں لے چکا تھا اور اب اسکے ہاتھوں کو بھی اپنی مضبوط گرفت میں لے گیا۔

محبت کا یہ سلسلہ نجانے کتنی دیر چلتا کہ اچانک رمیز کا موبائل بج اٹھا۔ اس خلل پہ اسکے چہرے پہ ناگواری چھائی۔ وہ کیارا سے الگ ہوتا موبائل کو کان سے لگا چکا تھا۔۔۔۔ مجھے جانا ہو گا۔۔۔ آفس کا کچھ کام ہے اور میرا وہاں ہونا ضروری ہے۔۔۔۔ ورنہ تم جانتی ہونا۔۔۔ میں اسطرح تمہیں چھوڑ کر کبھی بھی نہیں جاتا۔ پر میں یہ جان چکا ہوں کہ تمہارے قریب آنے کی جتنی بے چینی مجھے تھی اس سے کہیں زیادہ تمہیں بھی تھی۔ اور بہت جلد یہ تڑپ ختم ہو جائے گی۔ تمہیں اپنی محبت میں بھگونے میں دوبارہ آؤں گا۔ تب تک اپنا خیال رکھنا۔

وہ مسکرا کر اس کے لبوں کو چومتا اس کے سرخ چہرے کو نظروں کے حصار میں لے جس رستے سے آیا تھا اسی سے واپس چلا گیا۔

اور وہ اسکے جانے کے بعد بھی کافی دیر تک اسکے لمس کے احساس میں کھوئی رہی۔

****

احان نے واش روم کیطرف بڑھتے قدم روک لیے اور روم سے باہر جانے لگا لیکن دروازے پر پہنچ کر پھر رک گیا۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسے کیا ہو رہا تھا۔۔۔ اسکے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔ دروازے کو لاک کرتے وہ بیڈ پہ آ بیٹھا۔۔۔ اور آئلہ کا ویٹ کرنے لگا۔

وہ ٹوول لپیٹے واش روم سے باہر نکلی تو احان کو سامنے بیڈ پہ بیٹھے دیکھ کر ٹھٹکی۔

آ۔۔۔پ۔۔۔ اپ۔۔۔ مسٹر۔۔۔ احان۔۔۔۔۔۔ اس نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

گھٹنوں تک آتے پنک ٹوول میں نظر آتا اسکا نرم و نازک سفید جسم۔۔۔۔ گیلے بالوں سے گرتے پانی کے قطرے جو اسکی گردن کو چھوتے اسکے کندھے پہ پھسلتے ہوئے اسکے ننگے بازوؤں پہ عیش اڑا رہے تھے۔۔ چمکتا ہوا گلابی چہرہ۔۔۔۔ سب مل کر قیامت ڈھا رہے تھے۔

وہ بت بنے اسے دیکھنے لگا۔

آئلہ اپنا ٹوول سنبھالتی وارڈروب کیطرف بڑھنے لگی۔

احان نے تیزی سے اسکی طرف جاتے ایک جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا اور وہ اسکے سینے سے جا لگی۔

ای۔۔۔۔ح۔۔۔۔ا۔۔۔۔ن۔۔۔۔۔ زبان لکنت زدہ ہوئی تھی اور دل بے قابو ہوا۔۔ بے ہنگم سانسوں میں تیزی آئی تھی اور جسم لرزہ تھا اس کا۔۔۔۔

اس کے لرزتے لفظ سن کر کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کا منہ اپنی طرف کیا تھا احان نے۔

احام کے لبوں پہ مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔۔

کتنا مدہوش کن سراپا تھا اس کا۔۔۔۔۔۔ تیز چلتی سانسیں جیسے اس کا لمس اس نازک لڑکی کے لیے وبال جان ہو۔۔۔

احانکے دل میں کئی جذبوں نے انگڑائی لی تھی۔۔۔اس کے مہکتے وجود کو دیکھ کر۔۔۔

میں خود کو سنبھال نہیں پا رہا جانم۔۔۔۔۔کچھ ہو رہا ہے مجھے۔۔۔۔ آپکا یہ نازک وجود مجھے بہکا رہا ہے۔

آنکھوں میں محبت لیے اس کے کان کی لو پر جھکتے پوری شدت سے اس کے کان کی لو پر بائٹ کرتے وہ اپنی گھمبیر آواز میں اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔۔

آئلہ نے پوری جان سے اس کے چوڑے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کیا تھا۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اس کے نازک سے وجود کو اٹھائے نرمی سے بیڈ پہ لٹا چکا تھا۔۔۔۔

اس نے کروٹ بدلتے اسکو اپنے اوپر کیا تو آئلہ کے بالوں نے اسکے چہرے کو ڈھانپا تھا۔۔۔۔

بازو پر رینگتی اسکی انگلیوں کے لمس سے اس کا بدن کانپ رہا تھا۔۔ آئلہ اسے خود سے دور کرتے وہاں سے اٹھنے لگی تو احان نے واپس اسے کھینچتے ہوئے بیڈ پہ لٹاتے خود کو اس پہ حاوی کیا تھا۔ اسے اپنے کانپتے بدن پہ احان کا بھاری وجود محسوس ہوا۔ وہ بے ترتیب سانسیں لینے لگی۔

اور وہ جنونیت لیے اسکے نازک بدن پہ حکومت کیے جا رہا تھا۔۔۔۔

ای۔۔۔۔ح۔۔۔۔ا۔۔۔۔ن۔۔

پھر سے بولنے کی کوشش کی تھی مگر اسنے سنا ہی کب تھا۔۔۔وہ تو خود بے چین پنچھی بنا پھڑ پھڑا رہا تھا اس کی قربت کے چند لمحوں کے لیے جو اسے آج ملے تھے۔۔۔۔

اس کے چہرے کو ہاتھوں کی گرفت میں لیتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے اس کے ہاتھوں کی نازک انگلیوں میں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں پھنسائیں تھیں۔۔۔۔

صراحدار نازک سی گردن میں منہ چھپاتے اس نے داڑھی کو رب کیا تھا۔۔۔۔

جانم۔۔۔۔۔۔۔ ہنی بنی۔۔۔۔۔۔ آئی لو یو جانم۔۔۔۔۔۔ میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔۔ بے انتہا۔۔۔۔۔ دیوانوں کیطرح چاہتا ہوں اُپکو۔۔۔۔ اپنے ہر دن کا آغاز آپکے لمس کو محسوس کرتے اور ہر رات آپکی بانہوں میں گزارنا چاہتا ہوں۔

اس کے الفاظ اس کے بوجھل لہجے کا بھاری پن۔۔۔ سلگتے چھبن زدہ داڑھی کے لمس نے پل بھر میں روح کھینچی تھی اس کی۔۔۔۔ وہ جو اسکی دسترس سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اسکے اظہار محبت پہ مزاحمت روک دی۔۔۔۔ اسکے بے قابو ہوتے دل کی دھڑکنیں۔۔۔۔ اسکا سانس لینا مشکل کر رہی تھیں۔۔۔۔۔۔ اسکے لبوں پہ ایک گہری مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔

م۔۔۔ مجھ۔۔۔۔ مجھے بھی محبت ہے آپ سے مسٹر احان۔۔۔۔۔ مجھے بھی اُپ سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ میں بھی آپکو چاہنے لگی ہوں۔

وہ احان کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولی تھی۔

اسکے منہ سے یہ سن کر احان کا دل خوشی سے جھوم اٹھا۔۔۔ آئلہ کے لفظوں نے اسکے کانوں میں رس گھولا تھا۔۔۔۔ وہ اپنا چہرہ اٹھا خوشی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔ جیسے یقین کرنا چاہ رہا تھا کہ یہ کوئی خواب نہیں بلکہ حقیقت ہے۔۔۔۔ وہ بے چینی سے کہنے لگا۔۔۔۔

ایک بار پھر سے کہو جو ابھی کہا تھا اُپ نے جانم۔۔۔۔

آئی لو یو ٹو مسٹر احان۔۔۔۔۔ مجھے بھی آپ سے محبت ہو گئی ہے۔ آئی لو یو سو مچ۔۔۔۔۔ وہ خوشی سے اظہار کرنے لگی۔۔۔۔۔ اسکے اسطرح اقرار کرنے پر احان تو جیسے خوشی سے پاگل ہی ہونے والا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کے ہوش اڑاتے سرخ لبوں پر شدت سے جھکا تھا۔۔۔۔

اور خود کے ساتھ ساتھ اس کی سانسوں کو بھی الجھا گیا تھا۔۔۔ اور وہ کوئی مزاحمت کرنے کی بجائے اس کے شدت بھرے لمس سے لطف لیتی اسے محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر جابجا لمس چھوڑتے اس کو اپنی دسترس میں لیے وہ جنونوں کیطرح اس پہ جھکا اسے اپنی محبت کی شدتوں سے آشناہ کر رہا تھا۔

نجانے کتنی دیر وہ اسے اپنی قربت سے ہلکان کرنے والا تھا۔۔۔۔۔ اسے محسوس ہوا آئلہ کا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔۔ اگر وہ مزید ایک پل بھی اس پہ جھکا رہتا تو شاید اسکا سانس بند ہو جانا تھا۔۔۔۔۔ اپنے بھاری وجود کو اسکے نازک بدن سے ہٹاتے وہ جلدی سے اٹھا۔۔۔۔ اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

اسکا بھاری وجود ہٹتے ہی اسکی جان میں جان آئی اور وہ تیزی سے سانس لینے لگی۔۔۔۔۔کتنے بھاری ہیں آپ۔۔۔۔۔تھوڑا ویٹ کم نہیں کر سکتے کیا۔۔۔۔دوبارہ میرے اوپر آنے کی کوشش بھی مت کریے گا۔۔۔۔۔وہ پھولتی سانس کے ساتھ مشکل سے بولی تھی۔

اسکی بات سن کر وہ اپنی ہنسی دانتوں میں دبائے اسکے چہرے کو دیکھنے لگا جو اب سرخ ہو کے لال ٹماٹر بن چکا تھا۔اسکا غصہ یہ انداز اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔وہ بھی اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔یہ بات جان کر ہی اسکا دل پاگل ہوئے جا رہا تھا۔

اوکے جانم۔۔۔۔میں دوبارہ ایسا نہیں کرونگا بلکہ آپکا نازک ہلکا سا وجود خود پہ حاوی کر لونگا۔۔۔۔۔پھر تو ٹھیک ہے نا ہو نہہ؟؟

وہ پھر سے اس پہ جھکتے ہوئے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

دور ہٹیں۔۔۔۔مجھے چینج کرنا ہے۔۔۔۔وہ اسے خود سے دور دھکیلتی اپنا ٹوول سنبھالتی وارڈروب کیطرف جانے لگی۔۔۔

اچھا آپ چینج کر لیں اور پھر باہر آجائیں۔۔۔۔میں ویٹ کر رہا ہوں آپکا۔۔۔۔وہ ایک نظر اس پہ ڈالتے کمرے سے باہر چلا گیا۔اور وہ اپنے لیے ڈریس سیلیکٹ کرنے لگی۔

_____************_____

کبھی بولوں میں کبھی بولے تو

آئی لو یو، لو یو، لو یو

تُو نے مجھ پہ، میں نے تجھ پہ کر دیا جادو

آئی لو یو، لو یو، لو یو

میرا دلبر جانی تُو

ٹیشا نے اسکے لبوں کو اپنے ہونٹوں کی قید سے آزاد کرتے اسکے کان میں سرگوشی کی۔

اسکی اس بے باکی پہ وہ ہکا بکا رہ گیا تھا۔وہ ہنوز بت بنے اسے دیکھے جا رہا تھا۔

کیا ہوا؟ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ایک اور کِس چاہیے کیا؟

وہ اسکے بھیگے ہوئے لبوں پہ دو انگلیاں پھیرتے ہوئے کہنے لگی۔

!ہونہ۔۔۔ نہہ۔۔۔۔۔۔۔ت۔۔۔ تم۔۔۔۔ تم ایسا کیسے کر سکتی ہو

وہ اپنی سانس بحال کرتے اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

پھر سے کر کے دکھاتی ہوں کہ کیسے کیا تھا۔۔۔ وہ اسکے قریب ہوتے اسکے لبوں پہ جھکنے لگی تو عادی سے اسے خود سے دور دھکیلا۔ وہ گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔۔ حیرت سے عادی کو دیکھا۔۔۔۔۔۔ تم پاگل ہو کیا؟؟ تم سمجھتی کیا ہو خود کو ہاں؟؟ تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تمہیں چُھونے کے لیے مرا جا رہا تھا۔۔۔

وہ غصے سے پھنکارا تھا۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اسطرح مجھے دھکا دینے کی۔

وہ اسکا گریبان پکڑتے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔ دونوں کا چہرہ ایک دوسرے کے اتنا قریب تھا کہ صرف کچھ انچ کا ہی فرق تھا۔۔۔۔ گرم سانسوں کا تبادلہ ہوا۔۔۔۔ وہ اپنا ایک ہاتھ اسکے کالر سے ہٹاتی اسکے بالوں میں لے گئی اور اگلے ہی پل اسکے بالوں کو جکڑا۔۔۔۔۔ یہ غلطی دوبارہ مت کرنا۔۔۔۔۔۔ میں معاف نہیں کرتی سزا دیتی ہوں۔۔۔ جانتے ہو نا تم۔۔۔ وہ اپنا دوسرا ہاتھ اسکے گال پہ پھیرتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔

ٹ۔۔۔ٹی۔۔۔ ٹیشا۔۔۔۔ پلیز۔۔۔ یار۔۔۔ مجھے یہ سب پسند نہیں ہے۔۔۔۔ بس اسی لیے غصہ آ گیا تھا۔۔۔ آئم سوری۔۔۔

!ہاں جانتی ہوں تمہیں پسند نہیں ہے۔۔۔۔ لیکن مجھے تو پسند ہے نا۔۔۔۔ یہ سب بھی۔۔۔۔ اور تم بھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکی گردن کے گرد اپنے بازو حائل کرتے ہوئے بولی تھی۔

تم بھی تو پسند کرتے ہو نا مجھے ہو نہہ؟ بولو۔۔۔

۔ہاں پسند کرتا ہوں لیکن اسطرح کھلم کھلا رومانس کرنا پسند نہیں ہے مجھے۔۔۔۔ اور نہ ہی کوئی جلدی ہے۔۔۔ ابھی بہت ٹائم ہے کر لیں گے رومانس بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پر مجھے جلدی ہے۔۔۔ تمہیں اپنا بنانے کی۔۔۔۔ تمہارے قریب آنے کی۔۔۔۔۔۔ تم اپنی آغوش میں لینے کی بہت جلدی ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

یار! تم لڑکی ہو کے ایسی باتیں کیسے کر لیتی ہو۔۔۔ عجیب نہیں لگتا کیا۔۔۔ اور اگر کسی نے سن لیا تو۔۔۔۔ کچھ پتا بھی ہے کہ سب کیا کہیں گے تمہارے بارے میں۔۔۔۔

I don't care.....

تمہیں پرواہ کرنی ہے تو کرو۔۔۔۔ مجھے کسی کا کوئی ڈر نہیں ہے۔۔۔۔ اور رومانس تو میں ایسے ہی کرونگی سمجھے تم۔۔۔ وہ اسکی تھوڑی پہ انگلی رکھتے اسکا چہرہ اوپر کرتے ہوئے بولی تھی۔

!ٹیشا۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ کچھ تو خیال کر لو یار

ہاں خیال کرونگی لیکن میری ایک شرط ہے۔ وہ اپنے سینے پہ ہاتھ باندھتے ہوئے کہنے لگی۔

ہاں ہاں۔۔۔ تمہاری ساری شرطیں قبول ہیں مجھے۔۔۔ بس تم اپنی بات پہ قائم رہنا۔۔۔۔۔

آہا۔۔۔۔ پہلے میری شرط سن تو لو میرے دلبر۔۔۔۔۔

تمہیں مجھے ایک لمبی سی کِس دینی ہو گی۔۔۔۔ وہ ایک ایک لفظ کو لمبا سا کھینچ کر بولی۔۔۔۔

ک۔۔ کی۔۔ کیا۔۔۔۔ ٹیشا۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ یار میں یہ نہیں کر سکتا۔

ہاں تو ٹھیک ہے پھر میں بھی تمہاری بات نہیں مان سکتی۔۔۔۔۔۔ وہ دوٹوک انداز میں بولی تھی۔۔۔۔

اور اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ اگر میں تمہیں کس کر لوں تو تم اپنی بات سے مکرو گی نہیں؟

!نہیں مکروں گی! آئی پرامس

ہمم۔۔۔ اور اگر مکر گئی تو؟؟؟

!تو پھر تمہاری ہر سزا منظور

!پکا

!ہاں پکا

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

اوکے۔۔۔۔۔وہ اسکے لبوں پہ لمس چھوڑتے ہوئے بولا تھا۔

یہ کیا تھا؟ یہ کوئی کِس تھا؟ شاید تم نے سہی طرح سنا نہیں تھا کہ میں نے کیا کہا تھا۔

وہ اسے گھورتے ہوئے کہنے لگی۔

مجھے ایسے ہی آتا ہے بس وہی کیا میں نے۔

وہ اپنے ہونٹ چباتے نظریں چراتے ہوئے بولا تھا۔

اوکے۔۔۔۔پھر میں بھی کوئی بات نہیں ماننے والی۔۔۔

یار پلیز۔۔۔۔تنگ مت کرو نا۔۔۔۔مجھے تمہاری طرح نہیں آتا رومانس کرنا۔۔۔۔۔وہ معصوم شکل بناتے اسکی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔۔مجھے نہیں پتا۔۔۔۔۔وہ جانے لگی تو عادی نے اسے بازو سے پکڑتے اپنی طرف کھینچا اور اسکے لبوں پہ جھکتے ہوئے اسکے ہونٹوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیتے اسکی خواہش پوری کرنے لگا۔۔۔۔اسکی سانسوں کی تپش اپنے چہرے پہ محسوس کرتی وہ مدہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔۔اسکے ہونٹ واقعی بہت نرم تھے۔۔۔۔۔کافی دیر تک اسکی پیاس بجھانے کے بعد وہ اس سے الگ ہوا۔۔۔۔۔دھڑکنیں اتنی تیز ہو رہی تھیں کہ جیسے ابھی دل پسلیوں کو توڑتا باہر نکل آئے گا۔۔۔۔۔وہ اپنی سانس بحال کرتا۔۔۔۔اپنے گیلے ہونٹوں پہ انگلیاں پھیرتے انکو صاف کرتے ہوئے ٹیشا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔جو تیزی سے سانس لیتی مسکرا رہی تھی۔

فائنلی! تم نے ہمت والا کام کر دکھایا! وہ بولی۔

ہمممم۔۔۔۔اب تم اپنی بات پہ قائم رہو گی۔یاد ہے نا؟

ہمممم! چلو اب کینٹین چلتے ہیں مجھے کافی بھوک لگ رہی ہے۔

وہ اسے اشارہ کرتی لائبریری سے باہر چلی گئی۔

جواب تو دیا نہیں میری بات کا! مطلب یہ اسکی چال تھی مجھے سے کِس کروانے کی۔۔وہ بڑبڑاتے ہوئے اسکے پیچھے چل دیا۔

*******_____*******

ہیلو احان! ایک پرابلم ہو گئی ہے۔جلدی پہنچو۔

اوکے میں ابھی پہنچتا ہوں۔ وہ فون پہ بات کرتے ہوئے گھر سے روانہ ہو گیا۔

واؤ۔۔۔۔۔ میں کتنی پیاری لگ رہی ہوں نا۔ ایک دم پری جیسی۔ ہمممم۔۔۔۔۔ کافی کیوٹ ہوں میں تو۔۔۔۔ یہ کلر مسٹر احان کو بہت پسند ہے۔ ابھی جا کر انکو دکھاتی ہوں۔ وہ مرر کے سامنے کھڑی خود کو دیکھتی۔۔۔۔ اپنی تعریفیں کرتی۔۔۔ روم سے باہر چلی گئی۔

بلیک کلر کے شارٹ فراک میں۔۔۔۔۔ ہونٹوں پہ لائٹ پنک لپسٹک لگائے۔۔۔۔۔ بالوں کی اونچی سی پونی بنائے۔۔۔۔ وہ بہت) (حسین لگ رہی تھی۔۔

ہونہہ۔۔۔۔ مسٹر احان کہاں چلے گئے۔۔۔ ابھی تو روم سے باہر آئے تھے۔۔۔۔

وہ پورے گھر میں احان کو تلاش کرتی فکر مندی سے کہنے لگی۔

مالی بابا! آپ نے مسٹر احان کو دیکھا ہے کیا؟ کہیں باہر چلے گئے کیا؟ وہ پوچھنے لگی۔

جی وہ کسی کام سے گئے ہیں۔ آپکو کچھ چاہئیے تھا؟

نہیں کچھ نہیں چاہیئے۔ وہ کہتی اپنے روم میں آ گئی۔

*****_____******

کیا ہوا ہے؟ اتنی ایمرجنسی میں کیوں بلایا تھا۔

وہ روم میں داخل ہوتے رمیز سے پوچھنے لگا۔

کچھ بولو بھی۔۔۔۔ سانپ سونگھ گیا ہے کیا؟

رمیز کو چپ سادھے پریشان حال دیکھ کر وہ اونچی آواز میں کہنے لگا۔

یار۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ لینا۔۔۔۔۔ لینا پریگنٹ ہے۔ وہ اپنے ماتھے پہ ابھرتے پسینے کے قطروں کو پونچھتے ہوئے کہنے لگا۔

ہاں تو؟ یہ لینا کہاں سے آ گئی؟ تم نے یہی بتانے کے لیے مجھے بلایا تھا؟ وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔

ایک منٹ۔۔۔۔۔ پوری بات تو سن لو! رمیز نے کہا۔

ہاں بتاؤ۔ کیا بتانا چاہتے ہو۔ احان چیئر پہ بیٹھتے ہوئے بولا۔

وہ تمہارا بچہ ہے۔۔۔۔۔لینا تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔۔۔اسی وجہ سے اتنے مہینوں سے وہ غائب تھی۔۔۔۔اور تم سمجھے تھے کہ شاید وہ تم سے ڈر کے غائب ہو گئی تھی۔۔۔لیکن اصل وجہ یہ تھی۔اسکے پاس ساری رپورٹس ہیں۔۔۔۔ڈی این اے رپورٹ بھی جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ بچہ تمہارا ہے۔اس نے کہا ہے کہ اگر احان نے مجھ سے شادی نہیں کی تو وہ میڈیا کو بتائے گی کہ تم نے اسکے ساتھ زبردستی کی تھی اور اسے قید کر رکھا تھا۔

واٹ.....! اسکی اتنی ہمت کہ احان عباس کو بلیک میل کرے۔۔۔۔شاید وہ جانتی نہیں ہے کہ اسے اس غلطی کی کتنی بڑی قیمت ادا کرنی ہو گی۔اس وقت اسے زندہ چھوڑ کے ہی میں نے غلطی کر دی تھی۔لیکن اب پھر سے میں ایسا نہیں کر سکتا۔

ابھی اسی وقت وشرام کو بلاؤ۔اس چیپٹر کو تو میں آج ہی کلوز کرونگا۔

وہ غصے سے پھنکارا تھا۔غصے سے اسکی ماتھے کی رگیں تیزی سے پھڑ پھڑا رہی تھیں۔

ک۔۔۔کی۔۔۔کیا مطلب۔۔۔۔۔تم کیا کرنے والے ہو؟احان دیکھو کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے یہ بات اپنے ذہن میں رکھنا کہ اسکے پیٹ میں تمہارا بچہ ہے۔۔۔اگر تم لینا کو نقصان پہنچانے کی کوشش کروگے تو وہ ننھی، معصوم جان بھی بلاوجہ تکلیف سہے گی۔وہ سیون منتھس پریگنٹ ہے۔

وہ احان کو آپے سے باہر ہوتا دیکھ کر کہنے لگا۔

مجھے نہ اسکی پرواہ ہے اور نہ اس بچے کی۔سمجھے تم۔۔۔۔۔لینا نے مجھے دھمکی دی ہے نا۔۔۔۔احان عباس کو ڈرانے کی کوشش کی ہے اس نے۔۔۔۔۔اب اسکو پتہ چلے گا کہ مجھ سے پنگا لینے کی کیا سزا ہے۔۔۔

وہ دہاڑا تھا۔اس پہ رمیز کی باتوں کا کوئی بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

احان دیکھو۔۔۔۔غلطی لینا کی ہے اور سزا بھی اسے ملنی چاہیے۔۔۔۔اس بچے کو بیچ میں مت لاؤ یار۔۔۔۔کچھ وقت کی بات ہے ۔۔جیسے ہی وہ بچہ اس دنیا میں آجائے گا تو تم لینا کے ساتھ جو کرنا چاہو وہ کر لینا۔۔۔۔لیکن پلیز ابھی اسے کچھ مت کہو۔

رمیز نے التجا کی۔اسی وقت کسی نے دروازے پہ دستک دی۔

آجاؤ۔۔۔۔

سر! وشرام آگیا ہے۔آپکے روم میں بھیج دیں؟

ہاں اسے میرے پاس بھیجو۔

احان۔۔۔واپس بھیج دو اسے۔۔۔۔۔اتنے ظالم مت بنو یار۔۔۔۔اسکی جان مت لو۔

اسکی جان نہ لوں؟تا کہ وہ مجھے بدنام کرتی پھرے۔۔۔کل کو جب بچہ ہو جائے تو اسے میرے خلاف استعمال کرے۔۔۔اور میں انتظار کروں اپنی بربادی کا؟یہی چاہتے ہو تم؟

وہ شدید غصے سے بولا۔

وہ بچہ۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ہے وہ میرا بچہ۔۔۔۔۔یہ لینا کی ایک چال تھی بس۔۔۔ایک مہرہ۔۔۔۔۔۔۔جو وہ میرے خلاف استعمال کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔اور میں ایسا کبھی نہیں ہونے دونگا۔۔۔۔پھر چاہے اسکے لیے مجھے اسکی جان ہی کیوں نہ لینی پڑے۔

رمیز کی بات کاٹتے وہ پھر سے طیش میں آتے کہنے لگا۔

جی سر! حکم کریں! وشرام ڈور نوک کرتے روم میں داخل ہوتے ادب سے بولا تھا۔

ہاں وشرام! ابھی اسی وقت جاؤ اور لینا کو اٹھالاؤ۔اور خالی ہاتھ مت آنا۔۔۔مجھے کسی بھی حال میں وہ میرے سامنے چاہیئے۔سمجھے تم۔

اس نے حکم دیا۔

جی سر! جیسا آپکا حکم۔۔۔میں اسے لے کے آتا ہوں۔وہ سر جھکائے جواب دیتا روم سے چلا گیا۔

رمیز چپ سادھے اسے دیکھے جا رہا تھا جو اس وقت کسی ظالم کیطرح برتاؤ کر رہا تھا۔احان کو روکنے کا اسے بس ایک ہی راستہ نظر آرہا تھا۔اور اب وہ وہی استعمال کرنے والا تھا۔

_____*********_____

ٹیشا بس بھی کرو اور کتنا کھاؤ گی؟ہم آلریڈی کافی لیٹ ہو گئے ہیں اب اٹھو بھی۔مجھے آج ڈیڈ کے ساتھ گاؤں بھی جانا ہے۔

اسے دیکھتے رمیز خفگی سے کہنے لگا۔

گاؤں؟لیکن کیوں؟وہ جو سموسے کے مزے اڑا رہی تھی۔رمیز کی بات پہ چونکتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

چلو شکر ہے اٹھی تو سہی تم۔اب جلدی سے آؤ۔

. وہ اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے جانے لگا۔ اور وہ اسکے پیچھے چل پڑی

تم نے بتایا نہیں کہ گاؤں کیوں جانا ہے۔

وہ اس پہ نظریں ٹکاتے ہوئے پوچھنے لگی۔

ڈیڈ نے کسی کام سے جانا تھا اور وہ چاہتے ہیں کہ میں بھی انکے ساتھ جاؤں۔

اچھا۔۔۔ تم اپنے گھر میں کب بات کرو گے ؟

کونسی بات ؟ وہ انجان بنتے کہنے لگا۔

ہماری شادی کی بات۔ وہ گھورتے ہوئے بولی۔

اچھا کار میں بیٹھو بتاتا ہوں۔ وہ کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہنے لگا۔

اب بتاؤ۔ وہ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھتی۔۔۔ سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے بولی۔

ابھی بات نہیں کی۔ ابھی گھر والے ہمارے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ سٹڈیز کمپلیٹ ہو جائے تو پھر بات کرونگا۔

وہ کار سٹارٹ کرتے ہوئے بولا تھا۔

کیا مطلب بات نہیں کی۔ تو کب بات کرو گے۔ تین سال تو ہو چکے ہیں ہمارے ریلیشن کو۔ میں مزید ویٹ نہیں کر سکتی۔ تم آج ہی جا کر اپنی فیملی سے بات کرو ورنہ۔۔۔۔۔۔۔

اس نے بات ادھوری چھوڑی۔

ورنہ۔۔۔۔ ؟ ورنہ کیا؟؟ وہ اس کی طرف دیکھنے لگا۔

ورنہ پھر یہ سب یہی ختم سمجھو۔ وہ دوٹوک انداز میں بولی تھی۔

واٹ؟؟ کیا مطلب ختم سمجھو؟؟؟؟ اسے جھٹکا لگا۔

جو تم نے سنا۔ میں اب کوئی بہانہ نہیں سنوں گی۔

اس نے غصے سے کہا۔

ٹیشا۔۔۔ میری سیچویشن کو سمجھنے کی کوشش کرو۔۔ ڈیڈ نہیں مانیں گے یار۔ وہ منمنایا۔

تو مناؤ اپنے ڈیڈ کو۔ یہ میرا پرابلم نہیں ہے۔

مجھے کچھ ٹائم چاہیے۔ میں ڈیڈ کو منالوں گا۔

اس نے اداسی سے کہا۔

ایک ہفتہ! صرف ایک ہفتہ ہے تمہارے پاس۔۔۔۔۔ اگر تم اپنی فیملی کو نہیں منا پائے تو پھر بھول جانا مجھے۔

اس نے اپنا فیصلہ سنایا۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ باقی کا راستہ خاموشی سے کٹا۔ گھر کے قریب پہنچ کر اس نے گاڑی روکی تو وہ کچھ کہے بغیر گاڑی سے اتری اور اپنے گھر میں داخل ہو گئی۔ اور عادی نے گاڑی کا رخ اپنے گھر کیطرف کیا اور ڈرائیو کرنے لگا۔

لگتا ہے مام، ڈیڈ سے بات کرنی ہی پڑے گی۔ کہیں ٹیشا مجھ سے دور نہ ہو جائے۔ میں اسے کھونا نہیں چاہتا۔۔۔۔ تین سالوں سے چاہتا ہوں اسے۔۔۔۔۔ کتنی مشکل سے ہمت کر کے اس سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا اور اب تو وہ بھی مجھے بہت چاہنے لگی ہے۔۔۔۔ مجھے اپنے گھر میں بات کرنی ہی ہو گی۔

وہ خود سے باتیں کرتے۔۔۔۔۔ ڈرائیو کرتے گھر پہنچ چکا تھا۔

کہاں رہ گئے تھے تم۔۔۔۔ اتنی دیر لگادی۔ تمہارے ڈیڈ کب سے ویٹ کر رہے تھے تمہارا۔۔۔۔ تانیا عادی کو دیکھتے ایک ہی سانس میں سب کہہ گئی۔

سوری مام! وہ دوستوں کی وجہ سے کچھ لیٹ ہو گیا۔ ڈیڈ کہاں ہیں؟ وہ تانیا کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہنے لگا۔

اپنے روم میں ہیں۔ جاؤ، جلدی سے ورنہ ڈانٹیں گے۔

وہ اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔۔۔ عادی اپنے ڈیڈ کے روم کیطرف چل پڑا۔ ڈور نوک کرتے روم میں داخل ہوا۔۔۔۔

تمہیں کہا تھا نا کہ آج جلدی آجانا۔۔۔۔۔ پھر دیر کیوں لگادی؟

خلیل امیر نے اسے دیکھ کر غصے سے استسفار کیا۔

سوری ڈیڈ۔۔۔۔۔ دوبارہ ایسا نہیں ہو گا۔ وہ سہم کر بولا۔

چلو اب۔۔۔ پہلے ہی ہم تمہاری وجہ سے کافی لیٹ ہو چکے ہیں۔

انہوں نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے روم سے باہر جاتے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔اور وہ چپ چاپ انکے پیچھے چل پڑا۔

_____*******_____

ہیلو! کیاہوامیری جان؟روکیوں رہی ہیں؟کچھ ضروری کام تھا۔اسی لیے آناپڑا۔بس کچھ دیر میں واپس آجاؤ گا جانم! بس پانچ منٹ !میں آجاؤں گا۔۔۔پلیز چپ ہو جائیں نا! رونا بند کریں مائی ہنی بنی

وہ تڑپ کے کہہ رہا تھا۔اسکے رونے کی آواز اسے تکلیف دے رہی تھی۔

آپ بتائے بغیر چلے گئے۔اب آنے کی ضرورت نہیں ہے۔اور نہ مجھ سے بات کریے گا۔مجھ سے زیادہ ضروری آپکے کام ہیں نا تو وہی کریں آپ۔بہت برے ہیں آپ مس۔۔۔مسٹر احان! اس نے روتے ہوئے شکوے کیے اور احان کی بات سنے بغیر کال کاٹ دی۔

یار۔۔۔۔۔۔۔۔میری جانم! کیسے سمجھاؤں آپکو؟ابھی میں کچھ نہیں بتا سکتا۔میری ہنی بنی! پلیز مجھے معاف کر دینا۔

وہ تڑپتے ہوئے اپنے بال نوچتے ہوئے کہنے لگا۔

سر! اس لڑکی کو لے آئے ہیں۔سٹور روم میں بند کر دیا ہے۔ابھی بے ہوش ہے وہ۔۔۔کیا کرنا ہے اسکا؟؟

وشرام نے آکر اسے اطلاع دی۔

بس ٹھیک ہے آگے میں خود دیکھ لوں گا۔تمہارا کام ختم ہو گیا۔اب تم جاؤ۔

جی ٹھیک ہے! وشرام ہاں میں سر ہلاتے وہاں سے چلا گیا۔

ل۔۔۔ی۔۔۔۔ن۔۔۔ا۔۔۔مائی ڈیئر! ۔اپنی آخری سانسیں لینے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔لمبے عرصے بعد جا کر آئلہ کی شکل میں میری زندگی میں کوئی خوشی آئی تھی اور تم اسطرح آکر میری خوشی برباد کرنا چاہتی تھی۔۔۔میری جانم اور میرے بیچ آنے کی کوشش کرنے والے ہر تیسرے شخص کو میں موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔۔۔۔۔۔۔

احان نے اپنی کنپٹیوں کو سہلاتے ہوئے جنونیت سے کہا تھا۔وہ شدید غصے میں تھا۔۔اتنا کہ شاید آج لینا کی جان لے کے ہی دم لیتا۔

****

پتہ نہیں کیوں لیکن عادی کو کچھ عجیب سا لگ رہا تھا۔جیسے کچھ برا ہونے والا تھا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ شرما رہے ہو کیا؟

اسکے کزن نے اسکے پاس آتے ہوئے شرارت سے کہا۔

بس ایسے ہی دل گھبرا رہا تھا تو تازہ ہوا لینے آ گیا۔ میں نے کس بات پہ شرمانا ہے؟

وہ نہ سمجھنے والے انداز میں کہنے لگا۔

!اب اتنے انجان بھی مت بنو دلہے میاں! دل میں تو لڈوں پھوٹ رہے ہونگے نا

سہیل آنکھ مارتے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

کی۔۔۔ کیا مطلب؟؟ کیا کہہ رہے ہو تم؟؟ مذاق کر رہے ہو؟

وہ کچھ پریشان ہوتے کہنے لگا۔

کیا واقعی تمہیں کچھ نہیں پتا؟ اس نے حیرت سے دیکھا۔

کیا نہیں پتہ مجھے؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا کہنا چاہ رہے ہو تم۔

وہ سہیل کو سوالیہ نظروں سے گھورنے لگا۔

تمہاری شادی کی بات کر رہا ہوں۔ انکل نے تمہارا رشتہ پکا کر دیا ہے عینی کے ساتھ اور آج شام کو ہی تم دونوں کا نکاح ہے۔

اس نے عادی کے سر پہ جیسے بم پھوڑا تھا۔

واٹ دا ہیل؟ تم مذاق کر رہے ہو نا؟

اس نے حیرت سے اسے دیکھتے جیسے اسکی کہی بات کی تصدیق کرنا چاہی۔

آف کورس! میں جھوٹ کیوں بولوں گا۔ اسی لیے تو انکل تمہیں اپنے ساتھ لائے تھے۔

یہ نہیں ہو سکتا۔ ڈیڈ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔ نو! می۔۔۔ میں کوئی نکاح نہیں کرنے والا۔ کبھی نہیں۔

وہ اپنے بال نوچتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں کہنے لگا۔

کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ تم ٹھیک ہو؟ سہیل نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے پوچھا۔

سہیل تم جاؤ۔ جا کر ہال کی ڈیکوریشن کرواؤ۔ مجھے عادی سے بات کرنی ہے۔

خلیل امیر کی آواز پہ سہیل نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور ہاں میں سر ہلاتے وہاں سے چلا گیا۔

ڈیڈ! میں عینی سے نکاح نہیں کرونگا۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ اتنا بڑا فیصلہ مجھ سے پوچھے بغیر کیسے کر سکتے ہیں۔

وہ بھرائی ہوئی آواز میں اپنے آنسو روکتے بہت بے بسی سے کہہ رہا تھا۔

کیوں نہیں کر سکتے نکاح؟ عینی ایک بہت سمجھ دار، پڑھی لکھی اور سلیقہ مند لڑکی ہے۔۔۔ اور ہمیں ہمارے گھر کے لیے بالکل ایسی ہی بہو چاہیے تھی۔ تمہاری کوئی فضول بات نہیں سنوں گا میں۔۔۔۔ میں فیصلہ کر چکا ہوں۔۔۔ آج شام کو ہی تمہارا نکاح ہو گا وہ بھی عینی کے ساتھ۔۔

وہ غصے سے دوٹوک انداز میں بولے تھے۔

میں یہ نکاح نہیں کرونگا کیونکہ میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں اور اسی سے ہی شادی کرونگا۔ میں وعدہ کر چکا ہوں اب پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔

وہ اپنے ڈر پہ قابو پاتے آخر اپنے دل کی بات زبان پہ لے ہی آیا۔۔۔۔ یہ جانے بغیر کہ اس بات کا انجام کیا ہو گا۔۔۔

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔۔۔۔۔ اور نہ تم اس بات کا ذکر کسی اور سے کرو گے سمجھے تم۔

انہوں نے سختی سے اسے حکم دیتے کہا تھا۔

ڈیڈ پلیز! آپ میری بات تو سنیں۔۔۔۔ میں ٹیشا سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔۔ اسکے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔۔ پلیز آپ یہ ظلم نہ کریں۔۔۔۔۔ ورنہ میں اپنی جان دے دوں گا۔۔۔۔۔

تڑاخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگلے ہی پل اسکے گال پہ ایک زور دار تھپڑ پڑا تھا۔

خبر دار! جو تم نے ایسی کوئی بات کہی تو۔۔۔۔۔ تم ہمارے اکلوتے وارث ہو۔۔۔۔ اور پتہ نہیں کون ہے وہ لڑکی جسکی خاطر تم اپنے ڈیڈ کے سامنے آ کھڑے ہوئے۔۔۔۔ وہ غصے سے پھنکارے تھے۔

ڈی۔۔۔ ڈیڈ۔۔۔۔۔ میں ٹیشا کے بغیر نہیں رہ سکتا ڈیڈ۔۔۔۔۔ پلیز مجھے اس سے دور نہ کریں۔۔۔۔

اسکے آنسو اسکے ضبط کو توڑتے اب بہتے ہوئے اسکے گال بھگو رہے تھے۔۔۔وہ نڈھال ہوتے اپنے ڈیڈ کے کندھے پہ تقریباً گرتے ہوتے گڑگڑا رہا تھا۔۔۔

خلیل امیر کو جیسے دھچکا سا لگا تھا۔۔۔۔انہیں بالکل بھی اس بات کی توقع نہیں تھی کہ انکا فرمانبردار بیٹا جس نے آج تک انکے ہر فیصلے کے آگے سر جھکایا تھا۔کسی کی محبت میں گرفتار ہو چکا تھا اور اپنے باپ کے سامنے اپنی محبت کے لیے گڑگڑا رہا تھا۔بچوں کی طرح بلک بلک کے رو رہا تھا۔

انکا دل ڈر گیا تھا کہ کہیں عادی واقعی میں خود کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔لیکن نہ وہ اپنی دی ہوئی زبان سے پیچھے ہٹ سکتے تھے اور نہ ہی اپنے اکلوتے بیٹے کو کھونا چاہتے تھے۔پر فیصلہ تو کرنا ہی تھا۔اور کسی ایک کو چننا تھا۔

چپ ہو جاؤ۔۔۔۔تم اتنے کمزور نہیں ہو۔۔۔۔ایسے بچوں کی طرح رونا بند کرو۔۔۔تم خلیل امیر کے بیٹے ہو۔۔۔ایسے کمزور نہیں پڑ سکتے۔۔۔ٹھیک ہے تم۔۔۔تم جس سے چاہتے ہو میں اسی سے تمہاری شادی کرواؤں گا۔میرے لیے میرا بیٹا اہم ہے۔۔۔تمہاری مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو گا۔

وہ اسے سنبھالتے اسکے آنسو صاف کرتے بہت نرمی اور محبت سے اسے یقین دلاتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں ناڈیڈ۔وہ اپنے ماتھے پہ آئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے پوچھنے لگا۔

ہاں بالکل۔۔۔اب دوبارہ میں تمہیں ایسے روتے ہوئے نہ دیکھوں اور نہ ہی خود کو نقصان پہنچانے کے بارے میں کبھی سوچنا۔سن رہے ہو نا تم عادی۔

اب کی بار وہ کچھ سختی سے مخاطب ہوئے تھے۔

ج۔۔جی جی ڈیڈ۔۔۔۔آپ جیسا کہیں گے میں ویسا ہی کروں گا۔۔بس آپ میری یہ ایک خواہش پوری کر دیں۔

وہ بچوں کیطرح خوش ہوتے ہوئے کہنے لگا۔

ہمم۔۔۔جاؤ تم گاڑی نکالو۔ہم ابھی واپس جا رہے ہیں۔

اوکے ڈیڈ۔۔۔وہ خوشی سے بولتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔

بھائی صاحب! میں فلحال کچھ الجھا ہوا ہوں۔۔۔۔ابھی جذبات میں آکر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا میں۔۔۔ورنہ اسمیں ہمارے بچوں کا ہی نقصان ہو گا۔۔۔میں نے عادی کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی کے لیے پاگل ہو چکا ہے۔۔۔اگر ہم نے اسکے ساتھ

کوئی زور زبردستی کرنے کی کوشش کی تو وہ اپنی جان لینے سے بھی گریز نہیں کرے گا۔۔۔اسلیے بہت سوچ سمجھ کے فیصلہ کرنا ہو گا ہمیں۔

وہ اپنے بڑے بھائی کے سامنے سر جھکائے انکو صورت حال سے آگاہ کر رہے تھے۔

ہمم۔۔۔اور اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم اس معاملے کو سنبھال لو گے ؟اگر تم اسے اس لڑکی سے دور نہیں کر پائے تو؟؟تم جانتے ہو کہ میں اپنی بیٹی کی خوشی کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں۔۔۔۔مجھے امید ہے کہ تم جلد ہی عادی کو سمجھا لو گے اور عینی سے شادی کے لیے راضی کر لو گے۔اب تم جا سکتے ہو۔اور اگلی بار بارات لے کر ہی آنا۔

ولید امیر غضب ناک لہجے میں کہتا اسے جانے کا اشارہ کر چکا تھا۔ خلیل سر جھکائے انکی بات سنتے وہاں سے چلا گیا۔عادی نے انہیں ایک بہت بڑی مشکل میں ڈال دیا تھا۔

_____*******_____

کبھی سوچا نہیں تھا کہ ایسا دن بھی آئے گا۔۔۔تم تو مجھ سے محبت کے بہت دعوے کرتی تھی۔۔۔تو پھر تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو۔۔۔۔مجھ سے چالاکی کرنے کا سوچا تھا تم نے۔۔۔۔احان عباس کو بلیک میل کرو گی۔۔۔۔۔۔بائے بائے مائی ڈیئر ایکس !لور

وہ اسکی گردن پہ چاقو رکھے اسکے چہرے کیطرف دیکھتے کہہ رہا تھا۔اس نے چاقو کی نوک اسکی گردن پہ چبھوئی تو وہاں سے قطروں کی شکل میں خون بہنے لگا تھا۔چبھن اور درد کے احساس سے وہ کراہتے ہوئے ہوش میں آئی۔

آہ.....ی۔۔۔یہ کیا کر رہے ہو تم ا۔حا۔۔۔ن۔۔۔۔وہ درد سے کراہتے ہوئے کہنے لگی۔

تمہیں درد سے آشناہ کرا رہا ہوں۔۔۔ابھی تو ہلکا سا زخم بھی نہیں دیا میں نے اور تم ہمت ہارنے لگ گئی۔۔۔۔نانانا۔۔۔۔اتنی آسانی سے نہیں۔۔۔۔۔۔بہت تڑپانے کے بعد تمہاری جان لوں گا میں۔۔۔۔۔۔وہ چاقو کی نوک کو اسکے گال پہ پھیرتے ۔۔۔۔۔بے رحم ظالم شخص بنے اس پہ غضب ڈھا رہا تھا۔اور وہ خوف سے کانپ رہی تھی۔لینا کو بلکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنا ظالم ہو سکتا تھا۔۔۔وہ سمجھی تھی کہ شاید وہ بچے کا سن کر اسے اپنا لے گا۔۔۔اسکا دل پگھل جائے گا لیکن۔۔۔۔۔۔۔وہ تو اسکی جان لینے پہ آ گیا تھا۔۔۔وہ پچھتا رہی تھی اپنی غلطی پہ۔۔۔لیکن اب پچھتانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔۔۔شاید اب بات بہت آگے جا چکی تھی۔۔۔۔

احان۔۔۔۔احان پلیز۔۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔۔مجھے جانے دو۔۔۔ میں یہاں سے کہیں دور چلی جاؤں گی۔۔۔۔میرے بچے کی جان بخش دو۔۔۔۔وہ روتے ہوئے اسکی منتیں کرنے لگی۔ لیکن اُس وقت احان پہ اسکے آنسو اسکی باتیں کچھ بھی اثر نہیں کر رہے تھے۔

اسی پل دروازے کو زور سے دھکا دیتے رمیز کمرے میں داخل ہوا۔

احان۔۔۔۔میری بین کی تمہارے فون پہ کال آئی تھی۔ تم اپنا فون باہر صوفے پہ ہی چھوڑ آئے تھے۔وہ کہہ رہی تھی کہ آئلہ دروازہ نہیں کھول رہی ہے۔وہ کافی دیر سے ڈور نوک کر رہے ہیں پر وہ کوئی رسپونس نہیں کر رہی۔کمرے سے کچھ ٹوٹنے کی آوازیں بھی آ رہی تھیں۔

وہ اسے فون پکڑاتے ایک ہی سانس میں بولتا چلا گیا۔

ک۔۔کی۔۔کیا؟ کیا ہوا میری جانم کو؟ میں ابھی جا کر دیکھتا ہوں۔

اسکے چہرے کا رنگ اڑ چکا تھا۔وہ ہڑبڑاہٹ میں وہاں سے نکلا تھا۔ گاڑی تک پہنچا تو ایک پل رکا اور گارڈ کو بلاتے۔۔۔لینا پہ نظر رکھنے کا حکم دیتے وہ وہاں سے تیزی سے کار میں بیٹھتے۔۔۔فون ڈیش بورڈ پہ رکھتے۔۔۔ گاڑی دوڑانے لگا۔۔۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ اڑ کے آئلہ کے پاس پہنچ جائے۔۔۔بار بار اپنے ماتھے پہ ابھرتے پسینے کے قطروں کو وہ ہاتھ سے صاف کر رہا تھا۔۔۔۔پریشانی اسکے چہرے سے واضح ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

_____*******_____

گردن سے بہتے خون کے قطروں کی رفتار اب تیز ہو چکی تھی۔رمیز نے اس کے زخم پہ پٹی کی اور اسکے ہاتھوں اور ٹانگوں کو رسیوں کی قید سے آزاد کیا۔

وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔رمیز نے پانی کی بوتل اسکی طرف بڑھائی۔

تم ٹھیک ہو نا؟ وہ اس طرف دیکھنے لگا۔

پلیز مجھے بچا لو۔۔۔۔احان مجھے مار ڈالے گا۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔۔۔۔پلیز احان کو کہو کہ مجھے معاف کر دے۔۔۔

وہ پانی کے دو گھونٹ بھر کے روتے ہوئے اس سے التجا کرنے لگی۔

لینا۔۔۔کیا یہ بچہ سچ میں احان کا ہے؟؟ وہ کھوجتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

ہاں۔۔۔۔یہ سچ ہے۔۔۔۔اور یہی میرا قصور ہے۔۔۔۔۔میری غلطی کیوجہ سے اپنے ساتھ ساتھ اس بچے کی جان بھی خطرے میں پڑ گئی ہے۔۔۔۔رمیز پلیز مجھے یہاں سے جانے دو۔۔۔۔میں کبھی واپس نہیں آؤں گی۔۔۔۔نہ کبھی رابطہ کرنے کی کوشش کروں گی۔۔۔۔پلیز میری ہیلپ کرو۔

وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے۔۔۔۔آنسو بہاتے۔۔۔اس سے مدد کی بھیگ مانگنے لگی۔

رمیز کو اسکی حالت پہ افسوس ہو رہا تھا۔۔۔لیننہ سہی لیکن وہ بچہ۔۔۔۔اسے اس معصوم جان کی فکر تھی۔۔۔۔۔اور وہ بچہ تھا بھی تو اسکے بھائی جیسے دوست کا۔۔۔۔۔تو بھلا وہ کیسے فکر مند نہ ہوتا! وہ لمبی سی سانس لیتے کچھ سوچنے لگا۔

_____*********_____

آئلہ۔۔۔۔آئلہ۔۔۔۔۔کیا ہوا میری جانم کو؟ وہ بھاگتا ہوا آئلہ کے روم کیطرف آیا۔تو میری بین کو وہاں کھڑے دیکھ کر اس سے پوچھنے لگا۔اور ساتھ ہی زور زور سے دروازہ بجانے لگا۔

!آئلہ۔۔۔۔۔جانم۔۔۔۔۔۔اوپن داڈور! ہنی بنی! پلیز دروازہ کھولیں! کیا ہوا ہے؟ کچھ بولیں نا

وہ پاگلوں کیطرح دروازہ پیٹتے ہوئے بول رہا تھا۔اگلے ہی لمحے دروازہ کھل گیا۔اور وہ تیزی سے روم میں انٹر ہوا۔

کمرے میں چاروں طرف چیزیں بکھری پڑی تھیں۔وہ چاروں طرف نگاہ دوڑاتے آئلہ کیطرف بڑھا جو اب بیڈ پہ اپنا سر گھٹنوں میں چھپائے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔مطلب وہ سخت ناراض تھی اس سے۔۔۔۔اور پتہ نہیں اس بار وہ اسے منانے کے لیے کیا کرنے والا تھا۔

یہ کیا طریقہ ہے؟ کوئی ایسے پریشان کرتا ہے کیا؟

وہ تیزی سے قدم بڑھاتے بیڈ کے پاس پہنچتے کچھ غصے سے بولا تھا۔آئلہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔اور بیڈ سے اترتی روم سے باہر جانے لگی۔

کہاں جا رہی ہیں آپ؟ کچھ پوچھا ہے میں نے۔۔۔جواب دیں مجھے۔

وہ ایک جھٹکے سے اسکا بازو اپنے مضبوط ہاتھ میں جکڑتے اسے روکتے ہوئے غصے سے کہنے لگا۔اتنے دنوں میں آج پہلی بار احان کو آئلہ کی امیچورٹی پہ غصہ آرہا تھا۔وہ پہلے ہی لینا کیوجہ سے پریشان تھا اور اب آئلہ وہ اپنی نادانیوں سے اسے غصہ دلا رہی تھی۔

کیوں دوں جواب؟ نہیں دونگی کوئی جواب۔میرا بازو چھوڑیں اور جائیں یہاں سے۔

وہ بھی اسے گھورتے ہوئے کہنے لگی۔

جانم!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں پریشان ہو گیا تھا۔ آپ تنگ کرنے لگ گئی ہیں نا مجھے۔ آئم سوری نا! پلیز ایسا مت کیا کریں۔ میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتا۔ پہلے بھی بتا چکا ہوں آپکو۔

وہ اسکے بازو پہ گرفت ڈھیلی کرتے اپنے لہجے کو نرم کرتے پیار سے بولا تھا۔ اس وقت وہ کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا تھا اور اپنی جانم سے تو وہ جیت بھی نہیں سکتا تھا۔ اس لیے فورا اپنا لہجہ بدلا تھا اس نے۔

تو کیا آپ مجھ سے تنگ آ گئے ہیں؟ مجھے بھی تو غصہ آتا ہے نا۔۔۔ جب آپکا دل چاہتا ہے چلے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ نہ کچھ بتاتے ہیں۔۔۔ بس اپنی مرضی ہے آپکی۔۔۔۔ اور پھر مجھے کہتے ہیں کہ میں تنگ کرتی ہوں۔۔۔۔۔ آپ بھی تو تنگ کرتے ہیں نا اسکا کیا؟؟ اسکا جواب کون دے گا؟

وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے۔۔۔۔۔۔ اونچی آواز میں کہنے لگی۔

غصہ تو مجھے کرنا چاہیے۔ الٹا آپ مجھ پہ غصہ کر رہی ہیں۔

وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

غلطی آپکی ہے۔ اور غصہ بھی آپ کریں گے؟

دیکھیں مسٹر احان! یہ سب ایسے نہیں چل سکتا۔ اور اس وقت میں بہت غصے میں ہوں۔ کوئی بات نہیں کرنا چاہتی آپ سے۔۔ فلحال آپ جائیں یہاں سے۔۔۔

وہ منہ پھلاتی بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بہت بے رخی سے بولی۔

تو بلایا کیوں تھا پھر؟ اگر واپس ہی بھیجنا تھا تو؟ ہونہہ؟ کتنی بری بات ہے یہ۔۔۔۔ بالکل بچوں جیسی حرکتیں ہیں آپکی۔۔۔۔ مجھے لگا تھا کہ کچھ سمجھ دار ہوتی جا رہی ہیں۔۔۔۔ پر نہیں۔۔۔۔ مجھے غلط لگا تھا۔۔۔۔ آپ تو ابھی بھی وہی نا سمجھ۔۔۔ بے وقوف۔۔۔۔ ضدی۔۔۔ بدتمیز لڑکی ہیں۔۔۔۔۔ کبھی نہیں سدھر سکتی آپ۔۔۔۔۔ نہ کچھ سمجھنا چاہتی ہیں اور نہ کچھ سنتی ہیں۔۔۔ بس ہر وقت آپکو لاڈ کرنے ہیں۔۔۔ شرارتیں کرنی ہیں۔۔۔۔ آپکو بس اپنی فکر ہے۔۔۔۔ میری کوئی پرواہ نہیں۔۔۔۔۔ کہنے کو اپنا بیسٹ فرینڈ کہتی ہیں۔۔۔ بہت محبت کرتی ہیں۔۔۔ پر اب آپکی حرکتیں دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ وہ ساری باتیں بھی آپ نے اپنے بچپنے میں کی تھیں۔۔۔۔ شاید میری اٹینشن پانے کے لیے۔۔۔۔۔

وہ جو اپنا لہجہ نرم کر چکا تھا کہ آئلہ رونانہ شروع کر دے۔۔۔اسکی باتیں سن کر پھر سے غصے سے آگ بگولہ ہوتے کہنے لگا۔

وہ چپ چاپ سر جھکائے اسکی باتیں سنتی رہی۔کچھ پل کے لیے کمرے میں خاموشی چھا گئی۔۔۔اور اگلے ہی لمحے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

_____*******_____

ہائے ٹیشا! میں نے ڈیڈ کو ہمارے بارے میں بتا دیا ہے۔اور وہ ہماری شادی کے لیے مان گئے ہیں۔

اسے رمیز کا میسج ملا۔میسج کے لاسٹ میں بہت سارے ہارٹ اور کس ایموجیز دیکھ کر اسے ہنسی آئی۔

کیا واقعی؟وہ مان گئے؟اس نے ریپلائی کیا۔

ہاں! مجھے خود بھی یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔پر یہ سچ ہے۔اور میں بتا نہیں سکتا کہ میں کتنا خوش ہوں۔

ہاں! تمہاری خوشی کا اندازہ مجھے ہو رہا ہے۔۔اس نے لافنگ ایموجی کے ساتھ ریپلائی کیا۔

اب تو تم خوش ہو نا ٹیشا؟؟اب تو ریلیشن ختم کرنے کی بات نہیں کرو گی نا؟اس نے سیڈ ایموجی بھیجا۔

نہیں کرونگی۔۔۔۔۔۔بس اب تم جلدی سے اپنے گھر والوں کو لیکر آؤ۔

ہاں میں مام ڈیڈ سے بات کروں گا۔۔۔اور بہت جلد انکو لیکر آؤں گا۔

ہمم۔۔۔اوکے۔۔۔۔۔پھر بات کریں گے۔۔۔کچھ کام کر رہی ہوں میں۔۔۔۔۔۔ٹیشا نے بات ختم کرنے کے لیے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے بائے! ٹیک کیئر! بہت سارے لو ایموجیز کے ساتھ اسکا میسج آیا۔اور وہ کافی دیر سکرین کو تکتی رہ گئی۔

کیا تک رہی ہو موبائل سکرین پہ؟کیارا روم میں آتی اسے گم صم دیکھ کر بولی۔

ک۔۔۔کچ۔کچھ نہیں۔۔۔۔ایسے ہی! وہ جلدی سے موبائل کی سکرین آف کرتے کہنے لگی۔

سب ٹھیک ہے نا؟کچھ پریشان لگ رہی ہو۔۔۔وہ اسے دیکھنے لگی۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔۔آپ سوئی نہیں ابھی تک؟وہ بات بدلتے ہوئے کہنے لگی۔

نہیں نیند نہیں آ رہی تھی تو تمہیں دیکھنے آ گئی۔۔۔۔تم کیوں جاگ رہی ہو ابھی تک؟وہ پوچھنے لگی۔

مجھے بھی نیند نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

کچھ چھپا رہی ہو تم؟ بتاؤ اگر کوئی بات ہے تو۔۔۔ تمہاری بہن ہوں میں۔۔۔۔۔ وہ اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے بولی۔

نہیں آپی! ایسی کوئی بات نہیں! بس ایگزام آنے والے ہیں نا تو پوری طرح تیاری نہیں کی انکی۔۔۔ اسی وجہ سے کچھ پریشان تھی۔۔۔۔۔ وہ اپنا سر کھجاتے بہانہ بناتے ہوئے بولی تھی۔

اوہو۔۔۔ اگر تیاری نہیں ہے تو مت دو ایگزام نیکسٹ ٹائم دے دینا۔۔۔ اسمیں اتنا اپ سیٹ ہونے والی کیا بات ہے۔۔۔ چلو اب آرام سے سو جاؤ۔۔۔۔ وہ اسکے بالوں پہ ہاتھ پھیرتی بہت پیار سے کہتی اسکے روم سے چلی گئی۔

جب سب کو پتہ لگے گا تو کیا ہو گا۔۔۔ اگر دادو نے انکار کر دیا تو۔۔۔ جیسے رمیز بھائی کو کیارا آپی کے لیے انکار کیا تھا۔۔۔ رمیز بھائی تو احان بھائی کے دوست تھے۔۔۔ اتنے اچھے سے جانتے تھے سب انکو۔ آپی سے محبت بھی کرتے تھے۔۔۔ کیارا آپی کو بھی تو اچھے لگتے تھے وہ۔۔۔۔ پھر بھی دادو نے انکی شادی نہیں ہونے دی اور رمیز بھائی کا یہاں آنا جانا ختم کرا دیا۔۔ عادی کو تو جانتے ہی نہیں یہ۔۔۔۔۔ پتہ نہیں کیا جواب دیں گی دادو۔۔۔۔۔ کہیں انکار نہ کر دیں۔۔۔۔۔ نہیں میں صاف صاف بول دونگی کہ مجھے !عادی پسند ہے۔۔۔ اور اسی سے شادی کرنی ہے۔۔۔۔ میں کیارا آپی کیطرح اپنی محبت کی قربانی نہیں دونگی۔۔ بالکل نہیں

وہ سوچتے سوچتے سو گئی۔

****

یہ کیا کر دیا میں نے؟ یار.....! کیا ہو گیا تھا مجھے۔۔۔ ایسے ہی اس پہ اتنا غصہ کیا۔۔۔۔ دراصل بے وقوف وہ نہیں بلکہ میں ہوں۔۔۔ میری غلطی ہے جو میں اس چھوٹی سی بچی سے سمجھداری کی امید لگائے بیٹھا تھا۔۔۔۔ آخر عمر ہی کیا ہے اسکی جو وہ میرے مسئلے سمجھتی۔۔۔۔ اف۔۔۔ میں کیسے بھول جاتا ہوں آخر کہ وہ اٹھائیس سال چھوٹی ہے مجھ سے۔۔۔۔ آف کورس میری اٹینشن اور پیار ہی چاہے گی۔۔۔۔۔ سب کچھ بالکل ٹھیک تھا لیکن یہ لینا نے آکر سب خراب کر دیا۔۔۔۔ اسکو تو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔ لیکن پہلے اپنی ہنی بنی کو تو منالوں میں۔۔۔۔

وہ اپنا ہاتھ زور سے دیوار پہ مارتے خود کو کوستے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔

کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔۔۔ وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ آئلہ کارپٹ پہ بیٹھی کچھ پیپرز دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسکے قدموں کی آہٹ سن کر اسکی طرف دیکھا اور واپس پیپرز دیکھنے لگی۔ وہ اسکے پاس جا کر اسکے قریب ہی بیٹھ گیا۔

یہ کس چیز کے پیپرز ہیں ہنی؟ وہ اسکی طرف دیکھتے آہستہ سے بولا۔

اس نے کوئی جواب نہ دیا۔اور پیپر پہ کچھ لکھنے لگی۔۔۔لکھنے کے بعد لاسٹ میں اپنا سائن کیا اور وہی پیپر اسکی طرف بڑھایا

اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں اس گھر میں آپکے ساتھ رہوں تو اس پیپر پہ سائن کر دیں۔

وہ اسکی طرف پیپر بڑھاتے ہوئے سنجیدگی سے کہنے لگی۔

احان نے کچھ بولے بنا وہ پیپر لیا اور پڑھے بغیر چپ چاپ اس پہ سائن کر کے اسے واپس دے دیا۔

پڑھے بغیر ہی سائن کر دیا آپ نے۔۔۔ایک بار پڑھ تو لیتے کہ میں نے کیا لکھا تھا۔

وہ منہ بناتے ہوئے دبے دبے غصے سے اسے دیکھنے لگی۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ اس گھر میں رہیں میرے ساتھ۔۔۔اور اس کے لیے مجھے آپکی ہر شرط منظور ہے۔

وہ اسکے چہرے کیطرف محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

وہ بھی اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔کچھ پل کے لیے خاموشی چھا گئی۔

جانم! مجھے معاف کر دیں۔اس وقت میں نے آپ سے بہت برا برتاؤ کیا تھا۔آئم سوری۔

احان نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا۔جبکہ آئلہ کی نظریں اب اسکے ہاتھ میں موجود پیپر پہ ٹکی ہوئیں تھیں۔

جانم! کیا سوچ رہی ہیں؟اس نے پوچھا۔

ہمم۔۔۔۔۔اسمیں جو لکھا ہے وہ آپ پڑھ لیں۔۔۔۔۔اگر ان میں سے ایک بھی رول آپ نے فالو نہیں کیا تو پھر میں یہاں نہیں رہوں گی اور نہ آپ مجھے روکیں گے۔۔۔۔یہ بھی لکھا ہے اسمیں۔

وہ ناک سکیڑتے ہوئے بولی۔

اور کیا کیا لکھا ہے؟وہ اس روٹھے ہوئے انداز میں بولتی بہت کیوٹ لگ رہی تھی احان کو۔

اسمیں دس پوائنٹس ہیں۔۔۔صرف تین بار رعایت ملے گی اگر چوتھی بار آپ نے کوئی غلطی کی تو کوئی رعایت یا معافی نہیں ملے گی۔۔۔۔۔پھر ہمیں ایک دوسرے کو الوداع کہنا ہو گا۔۔۔۔۔۔سمجھ گئے نا آپ؟

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہنے لگی۔

الوداع کا لفظ سن کر احان کے چہرے سے ایک کرب کی لہر آ کر گزری تھی۔

اور یہ دس پوائنٹ کیا ہیں؟وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔

_پوائنٹ نمبر ون

آفس کے علاوہ کہیں بھی جانے سے پہلے آپکو مجھے بتانا ہو گا۔اور یہ بھی بتانا ہو گا کہ کہاں جا رہے ہیں۔اور کب واپس آئیں گے۔

_پوائنٹ نمبر ٹو

آپ دوبارہ کبھی مجھ پہ شاؤٹ نہیں کریں گے۔چاہے کوئی بھی سیچویشن ہو۔

_پوائنٹ نمبر تھری

آپکو میری ہر کال اور میسج کا جواب دینا ہو گا۔چاہے آپ کتنے بھی مصروف کیوں نہ ہوں۔

_پوائنٹ نمبر فور

ہفتے میں ایک پورا دن آپ میرے ساتھ گزاریں گے۔نہ کسی کی کال سنیں گے نہ کسی اور سے بات کریں گے۔۔۔۔۔آپ میرے لیے کھانا بھی خود بنائیں گے اور اپنے ہاتھوں سے کھلائیں گے۔اور۔۔۔۔۔۔

ویٹ ویٹ۔۔۔۔۔! پورا دن ساتھ گزاریں گے نا تو کھانا ریسٹورنٹ میں جا کر کھا لیں گے نا۔۔۔۔ہنی مجھے کھانا بنانا نہیں آتا تو میں کیسے بناؤں گا جانم۔۔۔۔

وہ اسکی بات بیچ میں کاٹتے ہوئے سوالیہ انداز میں بولا تھا۔

مجھے کوئی بہانہ نہیں سننا۔۔۔یہ کوئی مشکل کام تو نہیں ہے۔۔۔یوٹیوب سے دیکھ کر بنا لیجیے گا نا۔۔۔میں نے بھی وہی سے سیکھا تھا۔۔۔۔

وہ آنکھیں گھماتے ہوئے بولی۔

آپکو کوکنگ آتی ہے؟ آپ نے بتایا نہیں تھا۔وہ اسے گھورنے لگا۔

ہونہہ۔۔۔ہاں میں بہت اسمارٹ ہوں مجھے سب آتا ہے۔

وہ بچوں کیطرح چہک کر کہنے لگی۔

کون کون سی ڈیشیز بنانی آتی ہیں آپکو؟اس نے سوال کیا۔

چکن میکرونی اور چکن نوڈلز بہت اچھے بناتی ہوں میں۔باقی بھی ساری ڈیشیز بنانی آتی ہیں مجھے۔لیکن یہ دونوں زیادہ پسند ہیں۔

اچھا تو چکن میکرونی کیسے بناتے ہیں؟ آپکو پسند ہے نا تو اسی لیے پوچھ رہا ہوں۔۔۔پھر یہ بنا کے کھلاؤں گا آپکو۔

وہ اس کے گال چھوتے ہوئے بولا۔

زیادہ مشکل تو نہیں ہے۔۔۔سب سے پہلے چکن کو واش کرنا ہے۔اور پھر۔۔۔۔۔

وہ احان کی طرف دیکھنے لگی جو بہت غور سے اسکی باتیں سن رہا تھا۔

اور پھر آگے کیا کرنا ہے؟ چکن کو واش کرنے کے بعد۔۔۔۔ اس نے سوال کیا۔

اور پھر میکرونی کو واش کرنا ہے۔ پھر چکن اور میکرونی کو آئل میں فرائی کر کے مصالحہ ڈالنا ہے اور ریڈی ہو گئی چکن میکرونی۔

وہ اتراتے ہوئے بول رہی تھی جیسے کوئی بہت بڑی شیف ہو۔ اسکو اتنا کانفیڈنس سے بولتے دیکھ کر احان نے اپنی ہنسی دانتوں میں دبائی تھی۔

اور کچھ پوچھنا ہے؟ وہ کہنے لگی۔

بس ایک بات کنفرم کرنی تھی۔ چکن کے ساتھ ساتھ میکرونی کو بھی واش کرنا ضروری ہے کیا۔

وہ اپنی ہنسی روکے اس سے پوچھنے لگا۔ جبکہ ہنسی ضبط کرنے کیوجہ سے اسکا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا۔

آف کورس! اتنا بھی نہیں پتا کیا آپکو! کچھ بھی پکانے سے پہلے اسے اچھی طرح واش کیا جاتا ہے۔ تاکہ ہم بیمار نہ ہوں۔ یہ بات تو سب جانتے ہیں۔ پر آپکو تو کچھ معلوم ہی نہیں ہے۔

(وہ اپنے چہرے پہ آتے بالوں کو ہاتھوں سے پیچھے کرتے ہوئے بولی تھی۔ (اس پل بہت کیوٹ لگ رہی تھی وہ

اوکے! تھینک یو سو مچ ہنی! مجھے سمجھ آگئی ہے۔۔۔۔ اب آپکو چکن میکرونی بنا کے کھلاؤں گا میں۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔

ہمم۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اب آگے کے پوائنٹس بھی سن لیں۔

جی جی بولیں جانم! وہ سینے پہ ہاتھ باندھتے ہوئے بولا تھا۔

باقی کے سکس پوائنٹس یہ ہیں کہ

آپ مجھ سے کوئی بات نہیں چھپائیں گے۔

کوئی جھوٹ نہیں بولیں گے۔

میرے ساتھ لویل رہیں گے۔

اپنا سارا پیار، اٹینشن اور وقت صرف مجھے دیں گے۔

ڈیلی مارننگ اور نائٹ کس دیں گے۔

اگر آپ نے ان باتوں پہ عمل نہیں کیا اور جان بوجھ کے بار بار مجھے ہرٹ کیا تو پھر میں واپس چلی جاؤں گی اور آپ مجھے روکیں گے نہیں سمجھے نا۔ یہی سب سے اہم اور لاسٹ پوائنٹ ہے مسٹر احان!

وہ آخری لائن بہت دھیمے لہجے میں بولی تھی۔

میری جانم! مجھے آپکی ساری شرطیں منظور ہیں۔اینڈ آئی پرامس اگین میں آپکو ہرٹ نہیں کروں گا۔۔۔میں آپکا بہت خیال رکھوں گا۔۔۔ کہیں بھی جانے سے پہلے آپکو بتاؤں گا۔۔۔ آپکے ہر مسیج،کال کا جواب دونگا۔۔۔ہفتے میں ایک بار آپکو آپکی فیورٹ ڈش اپنے ہاتھوں سے بنا کے کھلاؤں گا۔۔۔شاوٹ بھی نہیں کرونگا۔۔۔میرا سارا وقت،پیار اور اٹینشن صرف آپکی ہو گی۔۔۔ آپکے ساتھ ہمیشہ لویل رہوں گا۔۔۔ کبھی کوئی جھوٹ نہیں بولوں گا اپنی جانم سے!

وہ اسے اپنے قریب کرتے اپنی بانہوں کے گھیرے میں لیتے ہوئے بہت محبت سے کہہ رہا تھا۔

اور ایک پوائنٹ رہ گیا وہ بھی بولیں۔وہ لاڈ کرتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولی۔

کونسا پوائنٹ رہ گیا ہنی؟ وہ اسکے بالوں پہ اپنے لب رکھتے ہوئے کہنے لگا۔

یہی کہ آپ مجھ سے کوئی بات نہیں چھپائیں گے۔۔۔اپنی ساری باتیں مجھ سے شیئر کیا کریں گے بالکل ویسے ہی جیسے میں کرتی ہوں مسٹر احان!

وہ اسکے چوڑے سینے میں چھپتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"چھپا تو بہت کچھ رکھا ہے میں نے آپ سے جانم۔۔۔۔بہت باتیں۔۔۔کئی راز جو میں چاہ کے بھی آپکو نہیں بتا سکتا۔۔۔ابھی آپکو کچھ سمجھا نہیں پاؤں گا اور نہ آپ سمجھ سکتی ہیں ابھی۔۔۔میں سہی وقت آنے پہ ساری باتیں بتادوں گا آپکو۔۔۔مجھے امید ہے تب آپ سمجھ بھی جاؤں گی اور مجھے معاف بھی کر دو گی۔"

مسٹر احان۔۔۔۔۔۔۔احان! بولیں بھی۔

آئلہ کی آواز کانوں میں پڑی تو وہ اپنے خیالوں سے باہر آیا۔

جی جانم! میں کوئی بات نہیں چھپاؤں گا آپ سے۔۔۔۔میں اب سے اپنی ساری باتیں شیئر کروں گا۔اور ہم ساتھ رہیں گے اور بہت خوش رہیں گے۔ٹھیک ہے نا؟

وہ اسے اپنے بازوؤں کی مضبوط گرفت میں لیتے ہوئے کہنے لگا۔

اوکے ڈن! وہ اسکے مضبوط حصار سے نکلتے ہوئے بولی تھی۔

ایک منٹ۔۔۔۔۔۔۔۔ویٹ ویٹ۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا؟ وہ چونکی۔

مجھے لگتا ہے ایک پوائنٹ اور بھی تھا جو میں نے مس کر دیا۔ وہ شہادت کی انگی اپنی تھوڑی پہ رکھے سوچنے والے انداز میں اسے شرارت سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

کونسا پوائنٹ؟ سارے پورے تو ہو گئے۔ وہ اسکی بات نہ سمجھتے ہوئے کہنے لگی۔

وہ شاید کچھ۔۔۔۔۔ کس والا پوائنٹ۔۔۔۔ ڈیلی۔۔۔ مارننگ اینڈ نائٹ۔۔۔۔۔ کچھ ایسا ہی تھا نا؟

وہ ایک ایک لفظ آہستہ سے کہتے اسکے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔

کتنی رات ہو گئی ہے نا۔۔۔۔ ساری باتیں اب کلیئر ہو گئی ہیں۔۔۔ اب آپ جائیں مسٹر احان۔۔۔۔ مجھے بھی سونا ہے۔

وہ بات کا رخ بدلتے۔۔۔ اٹھتے ہوئے بیڈ کیطرف جانے لگی تو اس نے آئلہ کا بازو پکڑتے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔ وہ گرنے ہی والی تھی کہ احان نے اسے اپنی بانہوں میں بھرتے ہوئے سنبھال لیا۔

ہاں۔۔۔ میں بھی تو وہی کہہ رہا ہوں نا جانم۔۔۔۔ بہت رات ہو گئی ہے۔۔۔ اب جو باتیں ہمارے بیچ طے ہوئی ہیں اس پہ ابھی سے عمل کرنا پڑے گا۔۔۔۔ اور جیسا کہ آپ نے لکھا تھا کہ مجھے ڈیلی اُپکو مارننگ اینڈ نائٹ کس دینی ہو گی۔

!تو اب رات ہو گئی ہے۔۔۔۔ جلدی سے اپنی نائٹ کس لیں اور سو جائیں۔۔۔۔ پھر مجھے بھی جا کر آرام کرنا ہے نا

وہ اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامے اسکے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔

وہ سب کل سے شروع ہو گا۔۔۔ اور ویسے بھی میں ناراض ہوں آپ سے۔ شاید آپ بھول گئے ہیں کہ ابھی تک آپکی سوری ایکسپٹ نہیں کی میں نے۔

وہ اسکی مضبوط گرفت سے اپنے نازک ہاتھوں کو چھڑانے کی ناکام کوشش کرتی دبے دبے غصے سے بول رہی تھی۔ اسکی اس ہلکی پھلکی مزاحمت پہ احان کو ہنسی آ رہی تھی۔

!اچھا تو! ابھی تک ناراض ہیں آپ! تو بتائیں آپکی ناراضگی کو ختم کرنے کے لیے کیا کرنا ہو گا مجھے۔ کیسے مناؤں اپنی چھوٹی سی جانم کو

وہ اسکا ایک ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان لیے اسے مضبوطی سے تھامے اسکے چہرے پہ نظریں ٹکاتے ہوئے کہنے لگا۔

وہ میں کل بتاؤں گی۔۔۔۔ ابھی مجھے نیند آ رہی ہے۔

وہ اپنا ہاتھ چھڑاتے۔۔۔ پیپرز ہاتھوں میں پکڑتی اٹھی۔۔۔۔ پیپرز کو دراز میں رکھا اور بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولی۔

"!اوکے! یہ بھی منظور ہے لیکن نائٹ کس دینے کے بعد ہی میں یہاں سے جاؤں گا میری ہنی"

وہ کارپٹ سے اٹھتے اسکے برابر بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے شرارت بھرے انداز میں کہہ رہا تھا۔ اسکے اس شریر انداز پہ آئلہ کے گال سرخ ہوئے تھے۔

اوکے ! گال پہ ایک کس کریں اور جائیں۔

وہ جان چھڑاتے ہوئے بولی۔

لیکن یہ بات تو مینشن نہیں تھی کہ کس گال پہ کرنی ہے۔

وہ اسکی تھوڑی پہ ہاتھ رکھے اسکا چہرہ اوپر کرتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولا تھا۔

ت۔۔تو۔۔۔۔اب بتا رہی ہوں نا میں۔۔۔۔اس وقت بھول گئی تھی لکھنا۔۔۔۔

اب بھول گئی تھی یا جان بوجھ کے نہیں لکھا۔۔کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔اب جو بھی لکھا ہے ہمیں اسی پہ عمل کرنا ہو گا جانم۔۔۔۔آفٹر آل ہم دونوں نے سائن کیے ہیں تو اب پیچھے تو نہیں ہٹ سکتے نا ہو نہہ ؟

وہ اسکے گال پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

ہاں تو؟ تو کیا کرنا ہے ؟ وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔ جو پہلے ہی اسکی بڑی سی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

آپکی آنکھیں

بڑی گہری، بہت ہی خوبصورت ہیں

اجازت ہو تو میں کچھ دیر ان میں جھانک کر دیکھوں

کہ مجھکو چاند کی مانند

جھیلوں میں اترنا

!لطف دیتا ہے... اور آپ تو ہیں بھی میری چاند سی خوبصورت دلربا جانم

وہ اسکے چہرے پہ جھکتے محبت بھرے انداز میں سرگوشی کر رہا تھا۔ اسکی گرم سانسوں کی تپش محسوس کرتے اسکی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں تھیں۔

کوئی رات میرے آشنا مجھے یوں بھی تو نصیب ہو

نہ خیال ہو لباس کا وہ اتنا میرے قریب ہو

بدن کی گرم آنچ سے میری آرزو کو آگ دے

میرا جوش بھی بہک اٹھے میرا حال بھی عجیب ہو

تیرے چاشنی وجود کا میں سارا رس نچوڑ لوں

پھر تو ہی میرا مرض ہو، پھر تو ہی میرا طبیب ہو

وہ اسکے چہرے پہ جھکتے پہلے اسکے گال پہ اور پھر اسکے لبوں پہ لمس چھوڑتے اس سے الگ ہوا۔

!میری جانم! جیسی آپکی مرضی۔۔۔ہم کل سے ہی آپکے بنائے ہوئے رولز فالو کریں گے۔ گڈ نائٹ

وہ اسکے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے اسکے روم سے نکلتے اپنے روم میں چلا گیا۔

وہ مسکراتے ہوئے بیڈ پہ لیٹی اور گہری نیند سو گئی۔

اس کی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی یقیناوہ اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہی تھی. یاشاید سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی .

..وہ نفی میں سر ہلاتے۔۔۔اس کے قریب سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ احان نے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا

دور رہیں مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے میرا آپ سے۔۔۔۔میں نے آپ سے کہا تھا کہ جھوٹ نہیں بولنا۔۔کوئی بات نہیں چھپانی مجھ سے۔۔۔اور آپ نے کیا کیا؟

آپ نے مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائی۔۔۔۔اتنے سارے جھوٹ بولے۔۔۔۔۔آخر کیوں؟؟؟مجھے اب ایک سیکنڈ بھی آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔میں یہاں نہیں رہ سکتی ایک پل بھی نہیں۔۔۔۔

دھوکا دیا ہے آپ نے مجھے۔۔۔چیٹ کیا آپ نے۔۔۔۔۔مجھے نفرت محسوس ہو رہی ہے آپ سے۔۔۔۔وہ غصے سے اسے دھکا دیتی کمرے سے باہر نکلنے لگی تھی کہ اچانک احان کی آنکھ کھل گئی اس کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔وہ جلدی سے اٹھ بیٹھا۔۔۔لائٹ آن کی۔۔۔ٹائم دیکھا تو رات کے دو بج رہے تھے۔۔۔۔۔پانی پیا۔۔۔۔اور آئلہ کے روم کیطرف بڑھا۔۔۔آہستہ سے ڈور اوپن کرتے وہ اسکے روم میں انٹر ہوا۔۔۔وہ سکون سے سو رہی تھی۔۔۔احان اسکے بیڈ کے قریب جا کر کچھ دیر اسے دیکھتا رہا اور پھر وہی اسکے پاس ہی لیٹ گیا۔

اس کے بالکل قریب وہ گہری نیند میں سو رہی تھی اس نے ایک پر سکون سانس لیا۔اور آئلہ کے قریب ہوتے ہوئے اسے اپنی بانہوں میں بھر کر اپنے سینے سے لگا لیا۔۔

!مسٹر احان

اسکا لمس محسوس کرتی۔۔۔اسکے بے قابو ہوتے دل کی دھڑکنوں کو سنتے۔۔۔۔اس کے سینے پر اپنا نازک سا ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بے حد مدہم آواز میں بولی۔احان نے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ اسکی طرف دیکھنے لگی۔اور اس کے چہرے پہ آیا پسینہ دیکھ کر وہ بھی پریشان ہو گئی تھی۔

کی۔۔کیا ہوا مسٹر احان! آپ ٹھیک ہیں نا؟

وہ سٹپٹائی۔

جانم! دل گھبرا رہا تھا اس لیے آپکے پاس آ گیا۔۔۔۔اب کچھ سکون مل رہا ہے۔

کیا میں باقی کی رات آپکے پہلو میں گزار سکتا ہوں؟۔۔۔وہ اسے اپنے مزید قریب کرتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولا۔۔۔آئلہ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اس کے سینے سے لگایا اور اس کے گرد بانہیں پھیلاتے ہوئے اس سے لپٹ گئی۔

سو جائیں مسٹر احان! وہ اسکے سینے پہ لب رکھتے ہوئے بولی تھی۔

ایک پل کے لیے لگا تھا کہ جیسے آپ دور چلی گئی ہیں مجھ سے۔۔۔۔اس کے چہرے پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑتا وہ کہنے لگا۔۔

ایسا کیوں لگا آپکو؟ میں تو یہی ہوں آپکے پاس۔۔۔۔آپکے بہت قریب۔۔۔۔وہ اسکے کان کے قریب دھیمے سی آواز میں بولی۔

مجھ پر کتنا یقین کرتی ہیں جانم؟اس کے نازک وجود کے گرد اپنی بانہیں پھیلاتے ہوئے وہ اس سے سوال کرنے لگا۔۔۔

مجھے خود سے زیادہ آپ پر یقین ہے مسٹر احان! آپکو پتہ ہے آپ میری زندگی میں آنے والے پہلے مرد ہیں جس پہ میں آنکھیں بند کر کے بھروسہ کرتی ہوں اور بے حد محبت کرتی ہوں۔۔۔میرے بیسٹی بھی آپ ہیں اور میرے۔۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے چپ ہوئی۔

اور۔۔۔۔اور کیا ہنی؟اس نے پوچھا۔

اور ہو سکتا ہے کہ میرے لائف پارٹنر بھی آپ ہی ہوں۔۔اگر آپ نے میری ساری باتیں مانیں تو۔۔۔۔۔! ورنہ میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔۔۔۔وہ اسکے سینے پہ انگلیاں پھیرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

!ہمم۔۔۔ساری باتیں مانو گا نا جانم! آپ بس مجھ پہ یقین رکھیے گا ہنی! میرے ساتھ رہیے گا پلیز

اوکے نا مسٹر احان! کیوں پریشان ہو رہے ہیں آپ؟ہم ساتھ رہیں گے ڈونٹ وری۔

وہ بند آنکھوں سے بولی لائٹ بلب کی روشنی میں وہ اس کا معصوم سا چہرہ دیکھتے ہوئے اسے اپنے آپ میں قید کر گیا۔۔

میں بہت محبت کرنے لگا ہوں آپ سے جانم بہت زیادہ۔آپ کے بنا رہ نہیں پاؤں گا اب میں۔۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔آپ جان ہیں میری۔۔۔لیکن نہ جانے کیوں مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ آپ مجھے چھوڑ کر چلی جائیں گی یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا اور اس کے ساتھ

ساتھ آپکا مسٹر احان بھی ختم ہو جائے گا وہ اسے دیکھتے ہوئے بے حد اداسی سے بول رہا تھا جب اچانک ہی آئلہ نے اس کے لبوں پر اپنا نازک سا ہاتھ رکھ دیا۔

مسٹر احان! کیوں کر رہے ہیں ایسی باتیں؟ ایسا مت کہیں پلیز۔ میں بھی محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔ میں دور نہیں جاؤں گی آپ سے۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کیا کیا سوچتے رہتے ہیں آپ۔۔۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا اور کبھی نہیں ہو گا سمجھے آپ۔۔۔۔۔ اس کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے وہ سختی سے بولی تو احان نے اسے خود سے لگاتے ہوئے اس کے ماتھے کو چوما اور خود بھی آنکھیں بند کر گیا۔

آسان نہیں تھا اسے کچھ بھی بتانا وہ چھوٹی سی نازک سی لڑکی ٹوٹ کر بکھر جاتی۔۔۔۔ پہلی بار وہ کسی مرد پہ اعتبار کرنے لگی تھی۔۔۔۔ اگر اسکا اعتبار ٹوٹ گیا تو شاید احان اسے کبھی بھی جوڑ نہ پاتا یہ محبت و اعتبار کا رشتہ تھا۔ اور وہ اس رشتے کو خراب نہیں ہونے دے سکتا تھا اسے یہ سب کچھ بہت سوچ سمجھ کر ہینڈل کرنا تھا۔ وہ بہت الجھن کا شکار ہو رہا تھا۔

اسکی جانم اسے چھوڑ جائے گی یہ خیال بھی اس کے لئے موت جیسا تھا

اسے کھونے کے خیال سے بھی وہ ڈرنے لگا تھا ان کچھ مہینوں میں ہی وہ اسے اتنا زیادہ چاہنے لگا تھا کہ اس سے دور جانے کا خیال بھی اسکی سانسیں روکنے لگتا تھا۔ وہ اسے کچھ بھی نہیں بتا سکتا تھا۔ لیکن وہ آخر کب تک اس سے یہ سب چھپانے والا تھا۔۔۔ ایک نہ ایک دن تو اسے حقیقت سے آگاہ کرنا ہی تھا۔۔۔ اور پتہ نے آئلہ کیسے ری ایکٹ کرے گی یہ سوچ سوچ کے ہی اسکی جان جا رہی تھی۔

وقت اور حالات کے ساتھ وہ اسے سب کچھ بتا دے گا تو وہ ضرور اسکو سمجھے گی اور اس پہ یقین کرے گی۔

******_____******

صبح کے تقریباً دس بجے اسکی آنکھ سانس تنگ ہونے کے سبب کھلی تھی۔۔ وہ نیند میں ڈوبی خمار آلود بوجھل آنکھیں کھولتی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی مگر اس پر پھیلے احان کے بھاری وجود نے اس کی کوشش ناکام بنائی تھی۔

افف! مسٹر احان آپ نے تو مجھے اپنا تکیہ ہی سمجھ لیا ہے۔۔ سارا بیڈ چھوڑ کر میرے اوپر پھیلے ہوئے ہیں۔۔ ہائے میری سانس بند " ہو رہی ہے۔۔ مسٹر احان پیچھے ہوں نا"۔

وہ اس کے بھاری بازو خود پر سے ہٹانے کی تگ و دو میں ہلکان ہوتی بڑبڑا رہی تھی۔۔

احان کی ساری رات آنکھوں میں کٹی تھی۔۔ وہ ساری رات اس کے نقش نقش کو جذبے لٹاتی نگاہوں سے دیکھتا اپنے دل میں اتارتا رہا تھا۔

صبح کہیں جا کر اس کی آنکھ لگی تھی تبھی اس وقت تک بے خبر پڑا سو رہا تھا۔

احان۔۔۔ ہٹیں نا۔۔۔۔۔ بہت بھاری ہیں آپ۔۔۔۔۔ پیچھے ہوں نا۔۔۔۔"

وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی بمشکل بول رہی تھی۔۔

وہ اسے کسی تکیے کی مانند خود میں دبوچے سو رہا تھا۔۔ سوتے وقت میں بھی اس کی پکڑ اتنی مضبوط تھی کہ آئلہ مسلسل کوششوں کے بعد بھی نکل نہ پائی تھی۔

وہ اسکے مضبوط جسم کے مقابلے میں ایک کمزور نازک سی جان تھی۔

وہ مکمل طور پر حواسوں میں بیدار ہوتی اس کے کان کے قریب جھکتی زور سے بولی تھی۔

!اونہوں۔ کیا ہوا جانم۔۔۔۔ پلیز سونے دیں نا"

وہ اسے مزید خود میں بھینچے خمار آلود بھاری آواز میں بولتا پھر سے نیند کی لپیٹ میں جانے لگا۔

"

مسٹر احان۔۔۔ آپ نے آفس نہیں جانا کیا؟ اور اگر آپ نے نہیں بھی جانا تو تو پلیز مجھے تو چھوڑیں۔۔ اٹھنے دیں نا۔۔۔ کیونکہ اگر میں کچھ دیر مزید اسی طرح رہی نا تو سانس بند ہو جائے گی میری۔

وہ احان کے سینے میں چھپی گھٹی گھٹی آواز میں کہہ رہی تھی۔۔ اس کی آواز سنتے نیم بیدار احان کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

نہیں۔۔۔۔ پلیز کچھ دیر اور سونے دیں جانم۔۔۔ بہت سکون مل رہا ہے۔"

وہ مکمل طور پر ہوش میں لوٹتا اس کے بالوں میں منہ دیے گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔۔ اس کی زو معنی بات اور حرکتیں بھانپتی آئلہ کے ہوش اڑے تھے۔

چپ کیوں ہو گئی ہیں جانم۔۔۔ بولتی رہیں۔۔۔۔ اچھا لگ رہا تھا۔ آپکی پیاری پیاری، معصومانہ باتیں سن کر بہت اچھا لگتا ہے مجھے۔ "

وہ اس کے گرد حصار تنگ کرتا شرارتاً بولا۔۔

اسکی خاموشی پہ اسے خود سے الگ کر کے خود بھی اٹھ بیٹھا۔۔

کیا ہو گیا میری چھوٹی سی ہنی بنی کو؟

وہ اس کی چھوٹی سی ناک پر انگلی رکھتا اس سے پوچھنے لگا۔

رات کو کیا ہوا تھا آپکو؟ کوئی برا خواب دیکھا تھا کیا آپ نے؟

وہ فکر مندی سے بولی۔

ہاں۔۔۔ بہت برا خواب تھا۔۔۔۔ میں بہت ڈر گیا تھا۔۔۔ اسی لیے آپکے پاس آ کے لیٹ گیا۔

اس کے دونوں بازو اپنے ہاتھ میں جکڑتے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا تھا۔

تو کیا میرے پاس آ کر آپکا ڈر ختم ہو گیا تھا؟

وہ اس کی گردن میں منہ چھپائے کہنے لگی۔

ہاں۔۔۔ آپکو دیکھ کر سارے ڈر ختم ہو گئے تھے۔۔۔۔ آپکو دیکھ کر بہت پر سکون ہو گیا تھا میں۔۔۔۔۔ بہت زیادہ۔

وہ اس کی کمر کے گرد اپنے دونوں حمائل کئے نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

اب ٹھیک ہیں نا آپ؟ اب تو ڈر نہیں لگ رہا نا؟

وہ بچوں کیطرح معصوم انداز میں پوچھ رہی تھی۔۔۔ اسکا اسطرح فکر کرنا احان کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔

جی میری جانم۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں اور اب ڈر بھی نہیں لگ رہا مجھے۔۔۔ زیادہ پریشان مت ہوں آپ۔۔۔۔

وہ ایک ہاتھ سے اسکا گال سہلاتے۔۔۔ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

چلیں پھر جائیں نا اپنے روم میں۔۔۔ دیکھیں کتنا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔۔

وہ گھڑی کیطرف اشارہ کرتے بولی۔

ہاں۔۔۔ آج لیٹ ہو گیا میں۔۔۔ چلیں میں جا کے فریش ہوتا ہوں پھر اکٹھے ناشتہ کریں گے۔۔۔

وہ بیڈ سے اترتے ہوئے کہتا۔۔۔ روم سے نکلا اور اپنے روم میں داخل ہوتے۔۔۔ واش روم گھس گیا۔

وہ بھی اپنے کپڑے لیے واش روم چلی گئی۔

_____ ****** _____

ہیلو۔۔۔ بے بی! کیا حال ہیں؟

وہ کچن میں داخل ہوتے ہوئے شوخ لہجے میں بولا تھا۔

را۔۔۔ رمیز! تم یہاں؟ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ اس وقت؟ کیوں آئے ہو یہاں؟

وہ رمیز کو اپنے سامنے دیکھ کر ٹھٹکی تھی۔

تمہیں کہا تھا نا کہ اپنی محبت نچھاور کرنے دوبارہ آؤں گا۔۔۔ اور یار یہ تم اتنا ڈرنے کیوں لگ جاتی ہو آخر ہو نہہ؟

وہ اس کے بے حد قریب کھڑا اپنی بات کرتے ہوئے اس کی جانب مڑا اور اس کے بالوں کی لٹ کو انگلی میں لپیٹتے ہوئے وہ آہستہ سے اس کے کان کے پیچھے کرتا۔۔۔ اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا تھا

لی۔۔۔لیکن۔۔۔دادو۔۔۔اسے اپنے بے حد قریب محسوس کرتے ہوئے وہ سرگوشی نما آواز میں بولی تو رمیز کے لبوں پر مسکراہٹ آکر غائب ہو گئی۔۔۔

تمہاری دادو گھر پہ نہیں ہیں اور تم بھی آفس نہیں گئی۔۔۔اور ٹیشا بھی کالج گئی ہوئی ہے۔۔۔اسکا مطلب کہ ہمارے علاوہ یہاں کوئی نہیں ہے۔۔۔۔اس بار وہ باقاعدہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے بولا تھا

لیکن۔۔۔تمہیں کیسے پتہ لگا یہ سب۔۔وہ اسے ایسے دیکھ کر کافی پریشان ہوئی تھی۔

تم نہیں بتاؤں گی تو کیا کچھ پتہ نہیں لگے گا مجھے۔۔۔۔۔تمہارے ایک ایک پل کی خبر رکھتا ہوں میں۔۔۔وہ اس کی تھوڑی کو اپنی انگلی سے اوپر کرتے ہوئے۔۔انگوٹھے سے اس کے نازک گلابی لبوں کو چھوتا خمار آلود آواز میں بولا۔

اس کا بہکتا لہجہ اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا تھا اس کی ریڑھ کی ہڈی بری طرح سنسنائی تھی۔۔

وہ لرز کر اس سے دور ہٹی تھی۔چہرہ جیسے خون چھلکنے کو تیار تھا اس کا گھبرایا سا روپ رمیز آنکھوں سے اپنے دل میں اتار رہا تھا۔

اس کی باتیں سنتے ہی کیارا کے چہرے پر ایک شرمیلی سے مسکراہٹ آگئی تھی

چلیں؟اسے شرماتا دیکھ کر رمیز نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا۔

کہ۔۔کہاں؟؟وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

روم میں! وہ اسے معنی خیز نظروں سے دیکھتا مسکرا رہا تھا۔

کیوں؟اس نے نہ سمجھتے ہوئے سوال کیا۔

چھم چھم کھیلیں گے۔۔۔چلیں؟وہ اسکی نا سمجھی پہ تپ کر بولا۔وہ اسکی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے اپنے بے تکے سوال پہ دل ہی دل میں خود کو کوسنے لگی۔

[redacted]

وہ اسکے چہرے پہ جھکتے پہلے اسکے گال پہ اور پھر اسکے لبوں پہ لمس چھوڑتے اس سے الگ ہوا۔

!میری جانم! جیسی آپکی مرضی۔۔۔ہم کل سے ہی آپکے بنائے ہوئے رولز فالو کریں گے۔گڈ نائٹ

وہ اسکے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے اسکے روم سے نکلتے اپنے روم میں چلا گیا۔

وہ مسکراتے ہوئے بیڈ پہ لیٹی اور گہری نیند سو گئی۔

اس کی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی یقیناوہ اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہی تھی. یاشاید سمجھناہی نہیں چاہتی تھی .

..وہ نفی میں سر ہلاتے۔۔۔اس کے قریب سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ احان نے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا

دور رہیں مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے میرا آپ سے۔۔۔۔میں نے آپ سے کہا تھا کہ جھوٹ نہیں بولنا۔۔۔کوئی بات نہیں چھپانی مجھ سے۔۔۔اور آپ نے کیا کیا؟

آپ نے مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائی۔۔۔۔اتنے سارے جھوٹ بولے۔۔۔۔۔آخر کیوں؟؟؟مجھے اب ایک سیکنڈ بھی آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔میں یہاں نہیں رہ سکتی ایک پل بھی نہیں۔۔۔۔

دھوکا دیا ہے آپ نے مجھے۔۔۔چیٹ کیا آپ نے۔۔۔۔۔مجھے نفرت محسوس ہو رہی ہے آپ سے۔۔۔۔وہ غصے سے اسے دھکا دیتی کمرے سے باہر نکلنے لگی تھی کہ اچانک احان کی آنکھ کھل گئی اس کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔وہ جلدی سے اٹھ بیٹھا۔۔۔لائٹ آن کی۔۔۔ٹائم دیکھا تو رات کے دو بج رہے تھے۔۔۔۔۔پانی پیا۔۔۔۔اور آئلہ کے روم کیطرف بڑھا۔۔۔آہستہ سے ڈور اوپن کرتے وہ اسکے روم میں انٹر ہوا۔۔۔۔وہ سکون سے سو رہی تھی۔۔۔احان اسکے بیڈ کے قریب جا کر کچھ دیر اسے دیکھتا رہا اور پھر وہی اسکے پاس ہی لیٹ گیا۔

اس کے بالکل قریب وہ گہری نیند میں سو رہی تھی اس نے ایک پر سکون سانس لیا۔اور آئلہ کے قریب ہوتے ہوئے اسے اپنی بانہوں میں بھر کر اپنے سینے سے لگا لیا۔۔

!مسٹر احان

اسکا لمس محسوس کرتی۔۔۔اسکے بے قابو ہوتے دل کی دھڑکنوں کو سنتے۔۔۔۔اس کے سینے پر اپنا نازک سا ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بے حد مدہم آواز میں بولی۔احان نے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ اسکی طرف دیکھنے لگی۔اور اس کے چہرے پہ آیا پسینہ دیکھ کر وہ بھی پریشان ہو گئی تھی۔

کی۔۔کیا ہوا مسٹر احان! آپ ٹھیک ہیں نا؟

وہ سٹپٹائی۔

جانم! دل گھبرا رہا تھا اس لیے آپکے پاس آ گیا۔۔۔۔اب کچھ سکون مل رہا ہے۔

کیا میں باقی کی رات آپکے پہلو میں گزار سکتا ہوں؟۔۔۔وہ اسے اپنے مزید قریب کرتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولا۔۔۔آئلہ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اس کے سینے سے لگایا اور اس کے گرد بانہیں پھیلاتے ہوئے اس سے لپٹ گئی۔

سو جائیں مسٹر احان! وہ اسکے سینے پہ لب رکھتے ہوئے بولی تھی۔

ایک پل کے لیے لگا تھا کہ جیسے آپ دور چلی گئی ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔اس کے چہرے پر جابجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑ تا وہ کہنے لگا۔۔

ایسا کیوں لگا آپکو؟ میں تو یہی ہوں آپکے پاس۔۔۔۔ آپکے بہت قریب۔۔۔۔وہ اسکے کان کے قریب دھیمے سی آواز میں بولی۔

مجھ پر کتنا یقین کرتی ہیں جانم؟ اس کے نازک وجود کے گرد اپنی بانہیں پھیلاتے ہوئے وہ اس سے سوال کرنے لگا۔۔۔

مجھے خود سے زیادہ آپ پر یقین ہے مسٹر احان! آپکو پتہ ہے آپ میری زندگی میں آنے والے پہلے مرد ہیں جس پہ میں آنکھیں بند کر کے بھروسہ کرتی ہوں اور بے حد محبت کرتی ہوں۔۔۔میرے بیسٹی بھی آپ ہیں اور میرے۔۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے چپ ہوئی۔

اور۔۔۔۔اور کیا ہنی؟ اس نے پوچھا۔

اور ہو سکتا ہے کہ میرے لائف پارٹنر بھی آپ ہی ہوں۔۔اگر آپ نے میری ساری باتیں مانیں تو۔۔۔۔۔! ورنہ میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔۔۔۔وہ اسکے سینے پہ انگلیاں پھیرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

!ہمم۔۔۔ساری باتیں مانو گا نا جانم! آپ بس مجھ پہ یقین رکھیے گا ہنی! میرے ساتھ رہیے گا پلیز

اوکے نا مسٹر احان! کیوں پریشان ہو رہے ہیں آپ؟ ہم ساتھ رہیں گے ڈونٹ وری۔

وہ بند آنکھوں سے بولی لائٹ بلب کی روشنی میں وہ اس کا معصوم سا چہرہ دیکھتے ہوئے اسے اپنے آپ میں قید کر گیا۔۔

میں بہت محبت کرنے لگا ہوں آپ سے جانم بہت زیادہ۔ آپ کے بنا رہ نہیں پاؤں گا اب میں۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔ آپ جان ہیں میری۔۔۔ لیکن نہ جانے کیوں مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ آپ مجھے چھوڑ کر چلی جائیں گی یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ آپکا مسٹر احان بھی ختم ہو جائے گا وہ اسے دیکھتے ہوئے بے حد اداسی سے بول رہا تھا جب اچانک ہی آئلہ نے اس کے لبوں پر اپنا نازک سا ہاتھ رکھ دیا۔

مسٹر احان! کیوں کر رہے ہیں ایسی باتیں؟ ایسا مت کہیں پلیز۔ میں بھی محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔میں دور نہیں جاؤں گی آپ سے۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کیا کیا سوچتے رہتے ہیں آپ۔۔۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہو گا اور کبھی نہیں ہو گا سمجھے آپ۔۔۔۔۔اس کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے وہ سختی سے بولی تو احان نے اسے خود سے لگاتے ہوئے اس کے ماتھے کو چوما اور خود بھی آنکھیں بند کر گیا۔

آسان نہیں تھا اسے کچھ بھی بتانا وہ چھوٹی سی نازک سی لڑکی ٹوٹ کر بکھر جاتی۔۔۔۔پہلی بار وہ کسی مرد پہ اعتبار کرنے لگی تھی۔۔۔۔اگر اسکا اعتبار ٹوٹ گیا تو شاید احان اسے کبھی بھی جوڑ نہ پاتا یہ محبت و اعتبار کا رشتہ تھا۔اور وہ اس رشتے کو خراب نہیں ہونے دے سکتا تھا اسے یہ سب کچھ بہت سوچ سمجھ کر ہینڈل کرنا تھا۔وہ بہت الجھن کا شکار ہو رہا تھا۔

اسکی جانم اسے چھوڑ جائے گی یہ خیال بھی اس کے لئے موت جیسا تھا

اسے کھونے کے خیال سے بھی وہ ڈرنے لگا تھا ان کچھ مہینوں میں ہی وہ اسے اتنا زیادہ چاہنے لگا تھا کہ اس سے دور جانے کا خیال بھی اسکی سانسیں روکنے لگتا تھا۔وہ اسے کچھ بھی نہیں بتا سکتا تھا۔لیکن وہ آخر کب تک اس سے یہ سب چھپانے والا تھا۔۔۔ایک نہ ایک دن تو اسے حقیقت سے آگاہ کرنا ہی تھا۔۔۔اور پتہ نے آئلہ کیسے ری ایکٹ کرے گی یہ سوچ سوچ کے ہی اسکی جان جا رہی تھی۔ وقت اور حالات کے ساتھ وہ اسے سب کچھ بتا دے گا تو وہ ضرور اسکو سمجھے گی اور اس پہ یقین کرے گی۔

******_____******

صبح کے تقریباً دس بجے اسکی آنکھ سانس تنگ ہونے کے سبب کھلی تھی۔۔وہ نیند میں ڈوبی خمار آلود بوجھل آنکھیں کھولتی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی مگر اس پر پھیلے احان کے بھاری وجود نے اس کی کوشش ناکام بنائی تھی۔

افففف! مسٹر احان آپ نے تو مجھے اپنا تکیہ ہی سمجھ لیا ہے۔۔سارا بیڈ چھوڑ کر میرے اوپر پھیلے ہوئے ہیں۔۔ہائے میری سانس بند " ہو رہی ہے۔۔مسٹر احان پیچھے ہوں نا"۔

وہ اس کے بھاری بازو خود پر سے ہٹانے کی تگ و دو میں ہلکان ہوتی بڑبڑا رہی تھی۔۔

احان کی ساری رات آنکھوں میں کٹی تھی۔۔وہ ساری رات اس کے نقش نقش کو جذبے لٹاتی نگاہوں سے دیکھتا اپنے دل میں اتارتا رہا تھا۔

صبح کہیں جا کر اس کی آنکھ لگی تھی تبھی اس وقت تک بے خبر پڑا سو رہا تھا۔

احان۔۔۔۔ہٹیں نا۔۔۔۔۔بہت بھاری ہیں آپ۔۔۔۔۔پیچھے ہوں نا۔۔۔۔"

وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی بمشکل بول رہی تھی۔۔

وہ اسے کسی تکیے کی مانند خود میں دبوچے سو رہا تھا۔۔سوتے وقت میں بھی اس کی پکڑ اتنی مضبوط تھی کہ آئلہ مسلسل کوششوں کے بعد بھی نکل نہ پائی تھی۔

وہ اسکے مضبوط جسم کے مقابلے میں ایک کمزور نازک سی جان تھی۔

وہ مکمل طور پر حواسوں میں بیدار ہوتی اس کے کان کے قریب جھکتی زور سے بولی تھی۔

!اونہوں۔ کیاہوا جانم۔۔۔۔ پلیز سونے دیں نا"

وہ اسے مزید خود میں بھینچے خمار آلود بھاری آواز میں بولتا پھر سے نیند کی لپیٹ میں جانے لگا۔

"

مسٹر احان۔۔۔ آپ نے آفس نہیں جانا کیا؟ اور اگر آپ نے نہیں بھی جانا تو تو پلیز مجھے تو چھوڑیں۔۔ اٹھنے دیں نا۔۔۔ کیونکہ اگر میں کچھ دیر مزید اسی طرح رہی نا تو سانس بند ہو جائے گی میری۔

وہ احان کے سینے میں چھپی گھٹی گھٹی آواز میں کہہ رہی تھی۔۔ اس کی آواز سنتے نیم بیدار احان کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

نہیں۔۔۔۔ پلیز کچھ دیر اور سونے دیں جانم۔۔۔ بہت سکون مل رہا ہے۔ "

وہ مکمل طور پر ہوش میں لوٹتا اس کے بالوں میں منہ دیے گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔۔ اس کی زو معنی بات اور حرکتیں بھانپتی آئلہ کے ہوش اڑے تھے۔

چپ کیوں ہو گئی ہیں جانم۔۔۔ بولتی رہیں۔۔۔۔ اچھا لگ رہا تھا۔ آپکی پیاری پیاری، معصومانہ باتیں سن کر بہت اچھا لگتا ہے مجھے۔ "

وہ اس کے گرد حصار تنگ کرتا شرارتاً بولا۔۔

اسکی خاموشی پہ اسے خود سے الگ کر کے خود بھی اٹھ بیٹھا۔۔

کیا ہو گیا میری چھوٹی سی ہنی بنی کو؟

وہ اس کی چھوٹی سی ناک پر انگلی رکھتا اس سے پوچھنے لگا۔

رات کو کیا ہوا تھا آپکو؟ کوئی برا خواب دیکھا تھا کیا آپ نے؟

وہ فکر مندی سے بولی۔

ہاں۔۔۔ بہت برا خواب تھا۔۔۔۔ میں بہت ڈر گیا تھا۔۔۔ اسی لیے آپکے پاس آ کے لیٹ گیا۔

اس کے دونوں بازو اپنے ہاتھ میں جکڑتے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا تھا۔

تو کیا میرے پاس آ کر آپکا ڈر ختم ہو گیا تھا؟

وہ اس کی گردن میں منہ چھپائے کہنے لگی۔

ہاں۔۔۔۔ آپکو دیکھ کر سارے ڈر ختم ہو گئے تھے۔۔۔۔۔ آپکو دیکھ کر بہت پر سکون ہو گیا تھا میں۔۔۔۔۔ بہت زیادہ۔

وہ اس کی کمر کے گرد اپنے دونوں حمائل کئے نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

اب ٹھیک ہیں نا آپ؟ اب تو ڈر نہیں لگ رہا نا؟

وہ بچوں کیطرح معصوم انداز میں پوچھ رہی تھی۔۔۔اسکا اسطرح فکر کرنا احان کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔

جی میری جانم۔۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں اور اب ڈر بھی نہیں لگ رہا مجھے۔۔۔۔زیادہ پریشان مت ہوں آپ۔۔۔۔۔

وہ ایک ہاتھ سے اسکا گال سہلاتے۔۔۔مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

چلیں پھر جائیں نا اپنے روم میں۔۔۔۔دیکھیں کتنا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

وہ گھڑی کیطرف اشارہ کرتے بولی۔

ہاں۔۔۔آج لیٹ ہو گیا میں۔۔۔۔چلیں میں جا کے فریش ہوتا ہوں پھر اکٹھے ناشتہ کریں گے۔۔۔

وہ بیڈ سے اترتے ہوئے کہتا۔۔۔روم سے نکلا اور اپنے روم میں داخل ہوتے۔۔۔۔واش روم گھس گیا۔

وہ بھی اپنے کپڑے لیے واش روم چلی گئی۔

******

ہیلو۔۔۔۔بے بی! کیا حال ہیں؟

وہ کچن میں داخل ہوتے ہوئے شوخ لہجے میں بولا تھا۔

را۔۔۔رمیز! تم یہاں؟تم یہاں کیا کر رہے ہو؟اس وقت؟کیوں آئے ہو یہاں؟

وہ رمیز کو اپنے سامنے دیکھ کر ٹھٹکی تھی۔

تمہیں کہا تھا نا کہ اپنی محبت نچھاور کرنے دوبارہ آؤں گا۔۔۔۔اور یار یہ تم اتنا ڈرنے کیوں لگ جاتی ہو آخر ہو نہہ؟

وہ اس کے بے حد قریب کھڑا اپنی بات کرتے ہوئے اس کی جانب مڑا اور اس کے بالوں کی لٹ کو انگلی میں لپیٹتے ہوئے وہ آہستہ سے اس کے کان کے پیچھے کرتا۔۔۔اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا تھا

لی۔۔۔لیکن۔۔۔دادو۔۔۔اسے اپنے بے حد قریب محسوس کرتے ہوئے وہ سرگوشی نما آواز میں بولی تو رمیز کے لبوں پر مسکراہٹ آ کر غائب ہو گئی۔۔۔

تمہاری دادو گھر پہ نہیں ہیں اور تم بھی آفس نہیں گئی۔۔۔اور ٹیشا بھی کالج گئی ہوئی ہے۔۔۔اسکا مطلب کہ ہمارے علاوہ یہاں کوئی نہیں ہے۔۔۔۔اس بار وہ باقاعدہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے بولا تھا

لیکن۔۔۔تمہیں کیسے پتہ لگا یہ سب۔۔وہ اسے ایسے دیکھ کر کافی پریشان ہوئی تھی۔

تم نہیں بتاؤں گی تو کیا کچھ پتہ نہیں لگے گا مجھے۔۔۔۔۔تمہارے ایک ایک پل کی خبر رکھتا ہوں میں۔۔۔وہ اس کی تھوڑی کو اپنی انگلی سے اوپر کرتے ہوئے۔۔انگوٹھے سے اس کے نازک گلابی لبوں کو چھوتا خمار آلود آواز میں بولا۔

اس کا بہکتا لہجہ اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا تھا اس کی ریڑھ کی ہڈی بری طرح سنسنائی تھی۔۔
وہ لرز کر اس سے دور ہٹی تھی۔ چہرہ جیسے خون چھلکنے کو تیار تھا اس کا گھبرایا سا روپ رمیز آنکھوں سے اپنے دل میں اتار رہا تھا۔
اس کی باتیں سنتے ہی کیارا کے چہرے پر ایک شرمیلی سے مسکراہٹ آگئی تھی
چلیں؟ اسے شرماتا دیکھ کر رمیز نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا۔
کہ۔۔ کہاں؟؟ وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔
روم میں! وہ اسے معنی خیز نظروں سے دیکھتا مسکرا رہا تھا۔
کیوں؟ اس نے نہ سمجھتے ہوئے سوال کیا۔
چھم چھم کھیلیں گے۔۔۔ چلیں؟ وہ اسکی نا سمجھی پہ تپ کر بولا۔ وہ اسکی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے اپنے بے تکے سوال پہ دل ہی دل میں خود کو کوسنے لگی۔

[redacted]

حکایات لب و رخسار سے آگے نہیں جاتی
تمنا کیا جو تیرے پیار سے آگے نہیں جاتی
کئی طوفان اس منجدھار سے آگے بھی ہیں لیکن
نگاہ ناخدا منجدھار سے آگے نہیں جاتی
میں اکثر سوچتا رہتا ہوں تیرے سامنے جا کر
تمنا کیوں لب اظہار سے آگے نہیں جاتی
نگاہ و دل کی وسعت میں ہمیں ترمیم کرنی ہے
نظر کیا ہے جو حسن یار سے آگے نہیں جاتی

عجب اہل محبت ہیں کبھی تیری محبت ہیں

بڑھی گر بات بھی تو دار سے آگے نہیں جاتی

تو آپ چاہتے ہیں کہ میں آپکو جان کہہ کر پکاروں؟ ہونہہ؟

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

ہاں! ایسا ہی چاہتا ہوں میں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے جانم؟

وہ اسکے ہاتھ کو اپنے گال پہ سہلاتے ہوئے اپنی خواہش کا اظہار کر رہا تھا۔

ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔ مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے۔۔۔ بلکہ یہ تو بہت کیوٹ لگے لگا۔۔۔۔ مسٹر احان۔۔۔ میری جان۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔ کتنا پیارا لگ رہا ہے نا۔۔۔۔

وہ محبت سے اسے پکارتے ہنستے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔

بہت پیارا۔۔۔ اور پے حد خوبصورت۔۔۔۔ دل کو سکون مل گیا آپکے منہ سے یہ لفظ سن کر۔

وہ محبت سے سرشار لہجے میں کہتا اسکے گال چومتے ہوئے بولا تھا۔

واقعی؟ کیا اتنا اچھا لگا آپکو؟ تو آپ نے پہلے کبھی کیوں نہیں کہا ایسا؟ آپ مجھے پہلے بتا دیتے تو میں آپکو جان یا پھر جاناں کہہ کر ہی پکارتی۔۔۔۔ آپکو سن کر اچھا لگ رہا تھا تو مجھے بھی بہت اچھا لگا۔۔۔۔

وہ اسکی ناک کو اپنی چھوٹی سی انگلی سے چھوتے ہوئے بولنے لگی۔

مجھے لگا کہیں آپ برا نہ مان جائیں اسلیے۔۔۔۔ آئی مین۔۔۔۔ کہیں ایسا نہ لگے آپکو کہ میں اتنا بڑا ہوں آپ سے اتنا میچور ہوں اور پھر بھی ایسی فرمائشیں کر رہا ہوں۔۔۔ تو بس اسی وجہ سے۔۔۔۔۔

وہ پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

کیا کہنا چاہتے ہیں آپ؟ آپکا مطلب ہے کہ آپ میچور ہو اور میں نہیں ہوں؟ مطلب آپ مجھے بے وقوف سمجھتے ہیں؟

وہ رونی شکل بناتے بولی۔

ارے نہیں۔۔۔ نہیں جانم۔۔۔۔ بالکل بھی نہیں میری ہنی۔۔۔

ایسا کچھ نہیں کہا میں نے۔۔۔۔۔ میں تو اپنی بات کر رہا تھا۔۔۔ اسکو منہ بسورتے دیکھ وہ گھبرایا تھا کہ کہیں رونا ہی شروع نہ کر دے وہ۔

مطلب میں سمجھ دار ہوں؟ ہے نا؟ وہ اگلے ہی پل لاڈ کرنے لگی۔۔۔۔ وہ موڈی تھی۔۔۔ پل پل اسکا موڈ بدلتا رہتا تھا۔۔۔۔ کب کس بات کو لیکر رونا شروع کر دے اور کس بات پہ خوش ہو جائے کچھ پتہ نہیں لگتا تھا۔۔۔ اسی لیے اب احان بولنے وقت احتیاط کرتا تھا کہ اسکا موڈ خراب نہ ہو جائے کسی بات پہ۔

!جی میری ہنی بنی بہت سمجھ دار ہے۔۔۔۔ بہت پیاری ہے۔۔۔ ٹو مچ کیوٹ اور میری لاڈلی ہے۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے نا جانم

وہ اسکا بازو نرمی سے پکڑتے اسے اپنی طرف کھینچتے اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے۔۔۔۔ اپنی بانہیں اسکے گرد حائل کرتے۔۔۔۔ اسکے کندھے پہ اپنی تھوڑی رکھتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

!آپ بھی کافی ہینڈسم ہیں جاناں

اپنے پیٹ پہ موجود اسکے مضبوط ہاتھوں پہ وہ اپنے چھوٹے نازک سے ہاتھ رکھتے ہوئے بول رہی تھی۔

یہ آپکے چھوٹے سے ملائم ہاتھ مجھے بہت پسند ہیں جانم۔۔۔۔ بہت پیارے ہیں۔۔۔۔۔ اور بہت نازک بھی۔

وہ اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے۔۔۔۔ ہلکے سے سہلاتے ہوئے کہنے لگا۔

ہاں ابھی کچھ چھوٹی ہوں نا آپ سے۔۔۔۔ اسلیے میرے ہاتھ بھی چھوٹے ہیں۔۔۔۔ میری ہائٹ بھی کم ہے آپ سے۔۔۔۔ ویسے آپ مجھ سے کچھ سال ہی بڑے لگتے ہیں۔۔۔۔۔ بہت فٹ ہیں نا آپ اسلیے۔۔۔۔۔۔۔ میں بھی جب بڑی ہو جاؤں گی تو بہت فٹ !رہوں گی آپکی طرح تاکہ میں بھی بہت ینگ لگوں۔۔۔ آپ اپنی ڈائٹ مجھے بتا دینا میں نوٹ کر لوں گی انکے جاناں

وہ اپنی دھن میں بولتی رہی۔ اور وہ چپ چاپ اسکی باتیں سنتا مسکراتا رہا۔

آپ سے ایک بات پوچھوں؟ وہ اپنی گردن اسکی طرف گھماتی اپنے ہاتھوں کو اسکی گردن کے پیچھے کرتی بولی۔

جی پوچھیں۔ وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہنے لگا۔

کیا آپکی کوئی گرل فرینڈ تھی؟ مجھ سے پہلے؟ آپ نے اب تک شادی کیوں نہیں کی؟ کیا آپکو کوئی لڑکی پسند نہیں آئی کیا؟

وہ ایک ہی سانس میں سارے سوال پوچھ بیٹھی۔

میری جانم۔۔۔۔۔ میرے لیے اب سب کچھ آپ ہیں۔۔۔۔۔ میرا پاسٹ جو بھی تھا وہ اب گزر گیا۔۔۔۔ میں بس اپنے پریزنٹ اور فیوچر کی پرواہ کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔ اور وہ آپ ہیں۔۔۔۔ میرے لیے آپ کیا معنی رکھتی ہیں یہ میں بیان نہیں کر سکتا آپکو۔۔۔۔۔ بس اتنا جان لیں کہ یہ جو احان عباس کا دل دھڑک رہا ہے اور سانسیں چل رہی ہیں۔۔۔۔۔۔ یہ تب تک ہے جب تک آپ میرے ساتھ ہیں اگر آپ دور ہوئیں نا تو میرا یہ دل دھڑکنا بند ہو جائے گا اور یہ سانسیں بھی رک جائیں گی

جانم۔۔۔۔۔۔ آپکے بغیر اب جینے کا تصور بھی نا ممکن ہے۔۔۔۔۔۔۔میں جینا چاہتا ہوں آپکے ساتھ۔۔۔۔اپنی باقی کی ساری زندگی میں آپکے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ صرف آپکے ساتھ۔

وہ آئلہ کو اپنے سینے میں چھپاتے اسکی کمر کے گرد گرفت مضبوط کرتے۔۔۔۔اسکی گردن میں منہ چھپاتے ہوئے دھیمی سی آواز میں اسے اپنے دل کی باتیں بتا رہا تھا۔

آپ نے آفس نہیں جانا کیا؟

وہ اسکے کندھے پہ اپنا سر ٹکاتے ہوئے بولی۔

!جی جانم۔۔۔۔۔۔بس نکلتا ہوں ابھی! اپنا بہت سارا خیال رکھیے گا۔۔۔۔۔لو یو

وہ اسکے لبوں پہ اپنا لمس چھوڑتے۔۔۔نرمی سے اسے الگ کرتے۔۔۔۔ آفس کے لیے چلا گیا۔

!لو یو مور مسٹر احان، میری جان

وہ اسکا لمس محسوس کرتے سرگوشی کے انداز میں کہتی شرمانے لگی۔

****

لینا کہاں ہے؟ میں نے پوچھا کہاں ہے وہ؟

تمہیں کہا تھا نا کہ نظر رکھنا اس پہ۔۔۔تو پھر کہاں غائب ہو گئی وہ۔

وہ غصے سے چیخا تھا۔

جواب دو۔۔۔۔۔کچھ پوچھ رہا ہوں میں۔۔۔۔وہ گلاس کو دیوار پہ مارتے ہوئے بولا۔

وہ۔۔۔وہ رمیز۔۔۔۔رمیز سر اسے لے گئے تھے آپکے جانے کے کچھ دیر بعد۔۔۔۔ملازم نے ڈرتے ڈرتے بتایا۔

کیا؟؟ یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟ رمیز؟ رمیز لیکر گیا ہے؟

کیا بکواس کر رہے ہو یہ؟

ج۔۔جی۔۔۔۔میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔وہ سہم کر بولا۔

جاؤ یہاں سے۔۔ احان نے خود پہ قابو پاتے اسے جانے کا اشارہ کیا۔وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

رمیز۔۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔ آخر کیوں؟ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو تم؟ تم نے یہ اچھا نہیں کیا رمیز۔۔۔۔بالکل بھی اچھا نہیں کیا۔۔۔۔۔ تمہیں معاف نہیں کرونگا میں۔۔۔۔۔۔

اسکا خون کھول رہا تھا۔۔۔۔۔اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ رمیز ایسا کر سکتا تھا۔۔۔۔وہ کیسے لینا کو لے گیا۔۔۔وہ اسکی دشمن ہے یہ جانتے ہوئے بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہی خیال اسکا غصہ بڑھا رہا تھا۔

_____****_____

کہاں رہ گئے تھے تم؟کب سے ویٹ کر رہی تھی تمہارا۔

وہ عادی کو آتا دیکھ کر دوڑتے ہوئے اسکے گلے سے جا لگی۔

سوری تھوڑا سا لیٹ ہو گیا۔وہ ہر بار کی طرح اسے خود سے دور کرنے کی بجائے اس بار اسے قریب کرتے محبت سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

اچھا اب آؤ اور جلدی سے بتاؤ کہ کیا بنا؟

وہ اسے بازو سے پکڑتے ایک سائیڈ پہ لیکر جاتے ہوئے کہنے لگی۔

بتاتا ہوں۔۔۔۔۔بہت جلدی ہو رہی ہے تمہیں سننے کی۔۔۔۔۔

وہ دیوار سے ٹیک لگاتے ہوئے شرارت سے بولا۔

ہاں بہت جلدی ہے اب بتاؤ بھی۔۔۔۔۔۔

وہ عادی کے لبوں پہ انگوٹھا پھیرتے ہوئے معنی خیز نظروں سے دیکھتے کہنے لگی۔

عادی نے اسے بازو سے پکڑتے دیوار سے لگایا۔۔۔اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کرتے ہوئے اسکے چہرے پہ جھکا۔۔

کیا کر رہے ہو عادی؟کوئی آ جائے گا۔۔۔۔وہ اچانک اسکی اس حرکت پہ گھبرائی تھی۔

تم تو ٹیشا ہو نا۔۔۔۔۔جو کسی سے نہیں ڈرتی۔۔۔۔جو محبت کا اظہار بہت دلیری سے کرتی تھی۔۔۔۔تو پھر آج کیا ہوا۔۔۔گھبرا کیوں رہی ہو؟

وہ اسکے نرم گال پہ اپنے لب رگڑتا اسکے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔

کوئی فریاد ترے دل میں دبی ہو جیسے

تو نے آنکھوں سے کوئی بات کہی ہو جیسے

ہر ملاقات پہ محسوس یہی ہوتا ہے

مجھ سے کچھ تیری نظر پوچھ رہی ہو جیسے

راہ چلتے ہوئے اکثر یہ گماں ہوتا ہے

وہ نظر چھپ کے مجھے دیکھ رہی ہو جیسے

اس طرح پہروں تجھے سوچتا رہتا ہوں میں

میری ہر سانس ترے نام لکھی ہو جیسے

عادی ابھی کالج کا ٹائم ہے کسی نے دیکھ لیا تو پرابلم ہو جائے گی۔۔۔پلیز ہٹو۔۔۔۔وہ اپنی تیز ہوتی سانسوں کو ترتیب دیتے بمشکل بول پائی تھی۔

لیکن وہ اسکی بات سن ہی کب رہا تھا۔۔۔۔پہلی بار وہ ایسے مدہوش ہو رہا تھا۔۔۔۔ٹیشا کے جسم سے آتی بھینی بھینی خوشبو جو اسے اسکے قریب کھینچ رہی تھی اور وہ بہک رہا تھا۔وہ یہ بھول گیا تھا کہ وہ اس وقت کالج میں تھے۔۔۔۔۔

عادی پلیز دور ہٹو۔۔۔۔۔کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔۔ابھی میم کالج کا راؤنڈ لگانے آئیں گی۔۔۔۔اگر ہمیں اسطرح یہاں دیکھ لیا تو بہت بڑی پرابلم ہو جائے گی۔۔۔۔

وہ اسکے مضبوط جسم کو خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔کہ عادی اپنی گرفت کو اور مضبوط کرتے ہوئے اس پہ جھکتے اسکے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے گیا۔ایک پل کو وہ سہمی تھی۔۔۔۔اور اگلے ہی پل مدہوش ہونے لگی۔۔۔۔۔ان دونوں کی مدہوشی کا نشہ تب ٹوٹا جب غصے اور سختی سے بھری ایک زوردار آواز انکے کانوں میں پڑی۔

_____*********_____

ہر روز امتحاں سے گزارا تو میں گیا

تیرا تو کچھ نہیں گیا مارا تو میں گیا

جب تک میں تیرے پاس تھا بس تیرے پاس تھا

تو نے مجھے زمیں پہ اتارا تو میں گیا

یہ طاق یہ چراغ مرے کام کے نہیں

آیا نہیں نظر وہ دوبارہ تو میں گیا

شل انگلیوں سے تھام رکھا ہے چٹان کو

چھوٹا جو ہاتھ سے یہ کنارا تو میں گیا

اپنی انا کی آہنی زنجیر توڑ کر

دشمن نے بھی مدد کو پکارا تو میں گیا

تیری شکست اصل میں میری شکست ہے

تو مجھ سے ایک بار بھی ہارا تو میں گیا

رمیز ہوش میں آؤ۔۔۔۔۔۔کیا ہو گیا ہے تمہیں؟

وہ لڑکی کافی دیر سے اسے جگانے کی کوشش کر رہی تھی پر رمیز نے کچھ زیادہ ہی ڈرنک کر لی تھی اسی لیے نشے میں دھت بے ہوش پڑا تھا۔

لگتا ہے یہ صبح تک ہوش میں نہیں آنے والا۔

وہ رمیز کے چہرے پہ اپنا خوبصورت سا ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنے لگی۔

تمہیں کس بات کا غم ہے بھلا۔۔۔۔دولت۔۔۔شہرت۔۔۔عزت۔۔۔اور یہ تمہارا مضبوط وجود۔۔۔۔۔۔سب کچھ تو ہے تمہارے پاس۔۔۔۔۔پتہ نہیں پھر کس دکھ سینے سے لگا بیٹھے ہو۔

وہ اسکے سینے پہ اپنا سر رکھتے آنکھیں بند کر گئی۔

==========

کیا حرکت تھی یہ؟کچھ خیال ہے تم لوگوں کو؟ذرا بھی تمیز نہیں ہے کیا؟

ابھی تم دونوں کے گھر والوں کو بلواتی ہوں میں۔۔۔۔انکو بھی تو پتہ لگے نا کہ پڑھائی کے نام پہ کالج میں رومانس کرنے آتے ہیں انکے بچے۔

وہ اس وقت پرنسپل کے آفس میں ہاتھ باندھے، سر جھکائے کھڑے تھے۔پرنسپل صاحبہ نے نہایت غصے سے کہا اور فون پہ نمبر ڈائل کرنے لگی۔

میم پلیز۔۔۔۔گھر والوں کو کال مت کریں۔۔۔۔ہم سے غلطی ہو گئی ہے پلیز ہمیں معاف کر دیں۔۔۔۔دوبارہ ایسا نہیں ہو گا۔

ٹیشا رونی شکل بناتے التجا کرنے لگی۔

جی میم۔۔۔۔دوبارہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔آپ گھر والوں کو نہیں بلائیں۔۔۔۔اگر انکو کچھ پتہ لگا تو بہت بڑی پرابلم ہو جائے گی۔

عادی بھی گڑگڑایا۔

تم دونوں کو ذرا سی بھی فکر تھی اگر کالج میں سے کوئی سٹوڈنٹ دیکھ لیتا تو کیا ہوتا؟ میرے کالج کی ریپوٹیشن خراب کرنا چاہتے تھے تم دونوں۔ وہ غصے اور سختی سے بولی۔

نو میم۔۔۔ وی آر سوری! پلیز ایک بار معاف کر دیں۔ وہ دونوں یک زبان بولے۔

تم دونوں کی یہ رونی شکلیں دیکھ کے یہ پہلا اور آخری موقع دے رہی ہوں میں۔ اگر اگین ایسا کچھ ہوا نا تو تم دونوں کے گھر والوں کو بھی انفارم کروں گی اور تم دونوں کو کالج سے بھی نکال دوں گی۔۔۔ سمجھے تم۔ دونوں۔۔۔ جاؤ اب یہاں سے!

وہ غصے سے وارننگ دیتے کہنے لگی۔

اوکے میم! وہ دونوں آفس سے باہر نکلے۔

دیکھ لیا تم نے میری بات نہ ماننے کا نتیجہ۔۔۔۔۔ ٹیشا عادی پہ غصہ ہونے لگی۔

اچھا یار۔۔۔ آئم سوری! عادی بے بسی سے بولا۔

اسکی جان پہ بن آئی تھی یہ سوچ کے ہی کہ کہیں گھر والے کالج نہ آجائیں میم کی کال پہ۔۔۔ اگر ایسا ہوتا تو ڈیڈ کبھی بھی ٹیشا سے اسکی شادی نہ ہونے دیتے۔۔

اداس مت ہو اب۔۔۔۔ بچ گئے ہیں ہم۔۔۔ بس آئندہ خیال رکھیں گے۔۔۔

عادی کو اداس دیکھ کر وہ پیار سے بولی۔

ہاں۔۔۔۔۔! اس نے سر ہلایا۔

چلو اب کینٹین چلتے ہیں۔۔۔ اتنی بے عزتی کے بعد تو کچھ ٹھنڈا پیتے ہیں تاکہ کچھ ریلیکس ہو جائیں۔ وہ سرد آہ بھرتے ہوئے کہنے لگی۔

چلو۔۔۔ وہ اسکے ساتھ کینٹین کیطرف بڑھا۔

****

اپنے سینے پہ کسی کا نازک جسم محسوس کرتے اس نے آنکھیں کھولی۔

ایک پل کے لیے لگا جیسے کیارا اسکی بانہوں میں تھی پر اسے یاد آیا کہ کیسے اسکی محبت کی تذلیل کر کے کیارا نے اسے نکالا تھا۔

وہ اسکے کمزور سے جسم کو خود پر سے ہٹاتے اٹھا۔

یہ کون ہے؟ اور کہاں ہوں میں؟

وہ آنکھیں مسلتے ہوئے بولا۔

میرے فلیٹ میں ہیں آپ۔۔۔۔روڈ پہ نشے کی حالت میں ملے تھے آپ۔۔۔۔۔اسی لیے آپکو یہاں لے آئی تھی۔۔۔۔۔آپکا موبائل لاک تھا اس لیے کسی کو اطلاع نہیں دے پائی۔۔۔۔۔امید ہے آپ کچھ غلط نہیں سمجھیں گے۔

اسکی آواز پہ وہ جاگ گئی اور اسے بتانے لگی کہ کیسے وہ اسے اپنے فلیٹ میں لے کے آئی تھی۔

ہمم۔۔۔۔۔شکریہ آپکا! وہ بولا اور اٹھتے ہوئے روم سے باہر جانے لگا۔

میرا نام صنم ہے۔اور آپکا نام کیا ہے؟

اسے جاتے دیکھ کر وہ تیزی سے اٹھی اور اسکے سامنے جا کر بولی۔

رمیز! سرد لہجے میں کہتا اگلے ہی پل وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

!رمیز! کافی پیارا نام ہے! رمیز

وہ زیر لب دوہراتے کافی دیر مسکراتی رہی۔

ڈرائیو کرتے مسلسل اسے کیارا کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔۔۔۔وہ اسے یاد نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔نہ اسکی شکل دیکھنا چاہتا تھا پر اس دل کا کیا۔۔۔۔۔۔وہ کہاں کچھ سمجھنے والا تھا۔۔۔۔

رابطہ نہ رکھنے سے

یہ تو مان سکتا ہوں

گفتگو نہیں ہو گی

گفتگو نہ ہونے سے

کیا یقین ہے تم کو

آرزو نہیں ہو گی؟؟

جستجو نہیں ہو گی؟

کیا تمہیں یہ لگتا ہے

دل تمہیں بھُلا دے گا

کوئی بد دعا دے گا

دل تمہارا ہو کر بھی

اور کو جگہ دے گا؟

کیا تمہیں یہ لگتا ہے ؟
وقت کی روانی میں
اس جہانِ فانی میں
تُو نہیں تو لاکھوں ہیں
جن کو دیکھ کر یہ دل
پھر سے مسکرائے گا؟
تم کو بھول جائے گا؟
یاد بھی نہیں ہو گا
کوئی ایک ایسا تھا
جس میں جان تھی اپنی
جس پہ جان دیتے تھے
جو کسی کا ہو کر بھی
! بس فقط ہمارا تھا
تم اگر سمجھے ہو
گفتگو نہ ہونے سے
کچھ بھی ایسا ممکن ہے
! یہ تمہاری غلطی ہے
! پیار کی کتابوں میں
عشق کے صحیفوں میں
اک مثال بھی ایسی
تم نہیں دکھا سکتے
! جو دلیل دیتی ہو
! سلسلہ محبت کا

!... رابطوں سے قائم ہو

_____*******_____

کہاں تھے تم؟ وہ جیسے ہی آفس میں آتے اپنے روم میں انٹر ہوا۔۔۔ سامنے احان کو غصے میں بھرا دیکھ کر وہ ایک پل کو ٹھٹکا۔ اسے ساری باتیں یاد آنے لگی۔ کہ وہ کیسے لینا کو یہاں سے لے جا کر کسی سیف جگہ چھوڑ آیا تھا۔ اور اب تک احان کو اس بات کی خبر ہو چکی تھی۔

!کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے

وہ چیئر سے اٹھتے اسکے قریب آتے بولا۔

!اتنے غصے میں کیوں ہو یار

وہ انجان بنتے کہنے لگا۔

رمیز! تم جانتے ہو میں غصے میں کیوں ہوں۔ اسلیے پلیز۔۔۔ مجھے مزید غصہ مت دلاؤ تم۔۔۔ جو پوچھا ہے اسکا جواب دو۔

وہ تپ کر بولا۔

!اس بات کو رہنے دو احان

وہ چیئر پہ بیٹھتے کہنے لگا۔

کہاں چھپایا ہے لینا کو؟

وہ اپنے بازو سینے پہ لپیٹتے ہوئے پوچھنے لگا۔

میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔ اور بہتر ہے کہ تم لینا کو اپنے ذہن سے نکال دو۔۔۔۔۔ بھول جاؤ اسے۔۔۔ وہ اب کبھی تمہیں نظر نہیں آئے گی۔

رمیز نے سنجیدگی سے کہا۔

میں نے تم سے پوچھا کہ لینا کو کہاں چھپایا ہے تم نے؟

دیکھو رمیز۔۔۔ تم جانتے ہو کہ اگر تم نہیں بتاؤ گے تو پھر بھی میں اسے ڈھونڈ لوں گا۔۔۔ اسی لیے بہتر ہے کہ تم خود مجھے بتا دو۔

احان نے دوٹوک انداز میں بولتے جیسے اسے دھمکی دی۔

!تو ٹھیک ہے پھر۔۔۔ ڈھونڈ لو تم خود ہی

وہ بھی اسی انداز میں بولا تھا۔

احان نے غصے سے اسکی طرف دیکھا۔

میں جانتا ہوں تمہیں بہت غصہ آرہا ہے۔۔۔ لیکن تم یہ نہیں سمجھ رہے کہ یہ سب تمہارے لیے کر رہا ہوں میں۔ تمہارا وہ بچہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ہے وہ میرا بچہ۔۔۔۔۔۔۔ اسکی بات بیچ میں کاٹتے غصے سے اسکی طرف بڑھتے رمیز کا گریبان پکڑتے وہ بہت سختی سے بول رہا تھا۔

تم اس معاملے سے دور ہی رہو تو بہتر ہے۔۔۔۔۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ ہماری یہ دوستی بھی ختم ہو جائے۔

خود پہ قابو پاتے۔۔۔ رمیز کا گریبان چھوڑتے وہ کچھ نرمی سے کہہ رہا تھا۔

بہتر تو یہ ہے کہ تم اس بات کو یہی ختم کر دو۔۔۔ تمہیں آئلہ سے محبت ہے نا تو اسکی فکر کرو۔۔۔۔ کیوں تم لینا کے پیچھے پڑ گئے ہو۔

رمیز نے اسے سمجھانا چاہا۔

مجھے میری ہنی کی فکر ہے اسی لیے میں یہ سب کر رہا ہوں۔۔۔۔ اور تم مجھے مت سمجھاؤ کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہیں۔

وہ بیزاری سے کہنے لگا۔

ہمم۔۔۔۔ میں میٹنگ روم میں جا رہا ہوں۔۔۔۔ تم بھی آجاؤ۔۔۔ کافی کام پینڈنگ ہے وہ کر لیتے۔

وہ بات بدلتے بولا۔ وہ جانتا تھا کہ احان اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹنے والا۔۔ اور یہ بھی جانتا تھا کہ وہ آگے کیا کرنے والا تھا۔۔۔ اور اسکے لیے رمیز نے پہلے سے ہی تیاری کر رکھی تھی۔ وہ احان کی رگ رگ کے واقف تھا۔ اسی لیے خاموش ہوتے وہاں سے چلا گیا۔

اسکے جانے کے بعد احان نے وشرام کو کال کی۔

!لینا کو ڈھونڈو اور اس بار اسے میرے پاس لانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ اسے ختم کر دینا۔۔۔۔۔ سمجھے تم

وہ غضب ناک لہجے میں حکم دیتے فون بند کر چکا تھا۔

اور اگلے ہی پل میٹنگ روم کیطرف بڑھ گیا۔

_____ ****** _____

یہاں پر تو کچھ نہیں مل رہا۔

وہ اداسی سے کہہ رہی تھی۔

احان کے جانے کے بعد وہ اسکے روم میں گھُسی نہ جانے کیا ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ پورے کمرے کی تلاشی لے چکی تھی اور اب احان کے وارڈروب میں سر دیے چیکنگ کر رہی تھی کہ شاید کچھ مل جائے۔

یہ کیا ہے؟ یہ تو بچپن کی تصویر ہے؟ کس کی ہو گی؟

آئی تھنک مسٹر احان کی ہو گی۔۔۔۔۔ بالکل ان سے ملتی جلتی شکل ہے۔

آخر اسکے ہاتھ ایک باکس آیا۔۔۔ اسے کھولتے دیکھنے لگی۔

واؤ! چلو کچھ تو ملا مجھے۔ وہ خوش ہوتے ہوئے باکس ہاتھوں میں تھامے احان کے بیڈ پہ بیٹھ گئی اور باکس کو بیڈ پہ پلٹ دیا۔

کچھ بچپن کی تصویروں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ آئلہ کا منہ بن گیا۔

اسمیں بھی کچھ خاص نہیں ملا۔

بس مسٹر احان کی بچپن کی کچھ تصویریں ہی ہیں۔

چلو اب انکو ہی دیکھ لیتی ہوں۔

وہ احان کی تصویر ہاتھ میں لیے غور سے دیکھنے لگی۔

یہ تو بچپن سے کافی ہینڈسم تھے۔۔۔۔۔ اور جوانی میں کتنے زیادہ ڈیشنگ ہونگے نا۔۔۔۔۔۔۔ لڑکیاں مرتی ہونگی ان پہ۔۔۔۔۔ وہ جیلس ہو رہی تھی۔ اسکا موڈ خراب ہو رہا تھا۔۔۔

تصویروں کو واپس باکس میں رکھتے۔۔۔۔ اسکی جگہ واپس رکھ آئی اور بیڈ پہ لیٹتے آنکھیں موندے سوچنے لگی۔

کیا وہ واقعی مجھ سے محبت کرتے ہیں یا نہیں؟

مام ڈیڈ تو پیار ہی نہیں کرتے مجھ سے۔۔۔۔۔۔ میرے پاس دوست بھی نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔ میں کتنی اکیلی ہوں۔۔۔۔۔۔ اگر مسٹر احان بھی مجھ سے پیار نہ کرتے ہوئے تو؟ شاید وہ بس ایسے ہی کہتے ہوں۔۔۔۔۔ اگر انہوں نے مجھے واپس بھیج دیا تو۔۔۔۔۔۔ مجھے بہت برا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔ میں اپ مزید ایسے گھر میں نہیں رہ سکتی۔۔۔۔ بہت بور ہو جاتی ہوں میں۔۔۔۔۔ میں ان سے بات کروں گی کہ مجھے اپنی فیملی کے ساتھ رکھیں۔۔۔۔ یا مجھے آفس لے کے جایا کریں۔۔۔۔ یا پھر مجھے سکول میں ایڈمیشن کروا دیں۔۔۔۔۔۔ ہاں ایسا ہی کہوں گی میں۔

وہ الٹے سیدھے خیالوں کو جھٹکتے۔۔۔۔ خود سے باتیں کرتے کرتے سو گئی۔

وہ روم میں انٹر ہوا تو حیران رہ گیا۔ ساری چیزیں بکھری پڑی تھیں۔۔۔۔۔ کوئی بھی چیز اپنی جگہ پہ نہیں تھی۔۔۔۔۔۔ یہاں تک کہ اسکا وارڈروب بھی کھلا ہوا تھا اور اسکی شرٹ نیچے پڑی تھی۔

اور آئلہ آدھی بیڈ پہ تھی اور اسکی ٹانگیں بیڈ سے نیچے۔۔۔ صبح والی پنک ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں۔۔۔۔۔ بال چہرے پہ بکھرے ہوئے تھے اور وہ بے خبر سو رہی تھی۔

لگتا ہے آج میری جانم نے کافی کام کیا ہے اسی لیے تھک کر سو گئی ہیں۔

وہ ایک نظر کمرے کے چاروں طرف دیکھتے۔۔۔ مسکراتے ہوئے بیڈ کیطرف بڑھنے لگا۔

اسے بانہوں میں لیکے بیڈ پہ سیدھا لٹایا اور کمفرٹر اسکے اوپر ڈالا۔ اسکے چہرے پہ آتے بالوں کو نرمی سے ہٹایا۔۔۔ لائٹ آف کی اور وہی اسکے پاس بیٹھے اسے دیکھنے لگا۔

ادھ کھلی کھڑکی سے چاند کی روشنی کمرے میں پڑ رہی تھی۔ وہ پلک جھپکے بغیر اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے پھر شاید کبھی نہ دیکھ پائے گا۔

میں ہوں، تیرا خیال ہے

اور یہ حسین رات ہے

جانم! تمہارے لیے میرا

دل محبت سے سرشار ہے

مجھے آپ سے بے حد پیار ہے۔

وہ نرمی سے اسکے گالوں کو انگلیوں کی پوروں سے سہلاتے سرگوشی کر رہا تھا۔

آپکے گال بہت سوفٹ ہیں جانم۔۔۔۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ کوئی اتنا بھی حسین ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ آپ اسطرح میری زندگی بن جائیں گی۔۔۔۔

آج سے پہلے کبھی زندگی اتنی خوبصورت نہیں لگی جتنی اب لگنے لگی ہے۔۔۔

وہ اسکے نرم گالوں کو سہلاتے۔۔۔ اسے محبت سے دیکھے جا رہا تھا۔ مدھم لائٹ میں بھی اسکا چہرہ چمک رہا تھا۔۔۔ اسکی چھوٹی سی ناک۔۔۔۔ گھنی پلکیں۔۔۔۔ خوبصورت سی شیپ میں بنے ہوئے آئی برو۔۔۔ نرم گال۔۔۔ اور اسکے گلابی بھرے بھرے ہونٹ۔۔۔۔۔

وہ دو انگلیوں سے اسکے چہرے کے ایک نقش کو نرمی سے چھوتے ہوئے اسکے لبوں پہ انگلیاں رکھتے رکا۔۔۔۔ اسکے ہونٹ خشک ہو رہے تھے۔۔۔۔

سائیڈ ٹیبل پہ رکھے جگ میں سے پانی کو گلاس میں انڈیل کر ایک انگی پانی میں ڈبو کے گیلی کی۔۔۔ اور آئلہ کے لبوں پہ پھیرنے لگا۔۔۔۔ گہری مسکراہٹ احان کے لبوں پہ پھیلی تھی۔

میری جانم تو بہت گہری نیند سوتی ہیں۔۔۔ جاگ جائیں نا ورنہ مجھے اپنے طریقے سے جگانا پڑے گا آپکو۔

وہ انگلی سے اسکے لبوں پہ ہلکا سا دباؤ دیتے اسکے کان میں سرگوشی کی سی آواز میں کہہ رہا تھا۔

آئلہ نے کروٹ بدلی اور کمفرٹر کو اتنے اوپر تان دیا۔ اسکی پیٹھ احان کی طرف تھی۔ وہ ابھی بھی نیند میں ہی تھی۔

لگتا ہے نیند پوری نہیں ہوئی جانم کی۔

وہ ایک بازو اسکے پیٹ کے گرد حائل کرتے اپنے لبوں کو اسکی گردن پہ رکھتے آنکھیں بند کر گیا۔

اسکی گرم سانسوں اور لمس کی تپش کو محسوس کرتے وہ فوراً سے جاگ گئی۔ اور کروٹ بدلتے سیدھی ہوئی تو احان پیچھے کو ہوا۔

جاگ گئی میری ہنی" ۔ وہ اسکے ماتھے پہ ہاتھ پھیرتے مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

رات ہو گئی ہے کیا؟ میں سو گئی تھی؟ کمرے میں اندھیرا دیکھ کر وہ آنکھیں مسلتے ہوئے اٹھتے بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگاتے پوچھنے لگی۔

احان نے لائٹ آن کی۔ اور اسکے قریب ہوتے اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔

!بہت تھک گئی تھی میری جانم؟ لگتا ہے میرے روم میں کچھ ڈھونڈ رہی تھیں آپ! مجھے سے پوچھ لیتی جانم

وہ ایک ہاتھ کی انگلیوں کو اسکی انگلیوں میں پھنساتے اپنے ہونٹوں کے قریب لیکے جاتے اس پہ کس کرتے ہوئے شرارتا کہہ رہا تھا۔

*****_____********

کیا ہوا جانم خاموش کیوں ہیں؟

وہ آئلہ کو چپ دیکھ کر چہرے پہ سنجیدگی لاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

بتائیں نا ہنی! کیا ہوا ہے؟ کچھ چاہئیے آپکو؟

وہ ہنوز خاموش تھی اور احان کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔

نہیں۔۔۔۔ وہ اداسی سے بولی۔

تو اتنی چپ چپ کیوں ہیں میری جانم! نیند سے جگا دیا اس لیے اچھا نہیں لگ رہا کیا؟

وہ اسے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ہمم۔۔۔ میں شاور لے لوں! وہ اس سے دور ہوتی بیڈ سے اتری اور باتھ روم میں چلی گئی۔

کیا ہوا ہے؟ میں تو ٹائم پہ آیا تھا آج۔۔۔ کوئی ایسی بات بھی نہیں کی میں نے تو پھر میری ہنی بنی اتنی اداس کیوں لگ رہی ہے۔۔۔ شاید شاور لے کر کچھ اچھا فیل کرے۔

احان تھوڑا پریشان ہوا تھا۔ وہ سوچتے ہوئے بیڈ پہ لیٹ گیا۔

شاور لینے کے بعد اس نے ٹوول لینا چاہا تو بے بی پنک کی بجائے وائٹ ٹوول دیکھ کر اس پہ چھائی ساری نیند پل بھر میں غائب ہوئی تھی۔

اُئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کیا؟ یہ تو مسٹر احان کا باتھ روم ہے۔۔۔۔۔اونو۔۔۔۔۔۔میرے کپڑے تو میرے روم میں ہیں۔۔۔۔۔اب کیا کروں؟

اس نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبایا اور سر پہ ہاتھ مارتے سوچنے لگی۔

وائٹ ٹوول سے خود کو ڈھانپا اور مرر میں خود پہ ایک نظر ڈالی۔ٹوول کافی بڑا تھا۔۔۔گھٹنوں سے نیچے تک آرہا تھا۔۔۔آہستہ سے ڈور اوپن کرتے اس نے باہر جھانکا تو سامنے احان بیڈ پہ آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا تھا۔

!جاناں! ۔۔۔۔۔۔۔۔جاناں۔۔۔۔۔۔۔۔مسٹر احان

دو بار آواز دینے پہ بھی جب وہ نہیں اٹھا تو اس نے اونچی آواز میں اسے پکارا۔

اسکی آنکھ لگ گئی تھی شاید۔۔۔۔۔آئلہ کی آواز پہ وہ جلدی سے اٹھا اور باتھ روم کیطرف بھاگا۔

کیا ہوا جانم! سب ٹھیک ہے؟ وہ پریشان ہوتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

وہ میرے کپڑے۔۔۔۔۔۔۔میں بھول گئی تھی کہ یہ آپکا روم ہے۔۔۔۔میرے روم سے میرے کپڑے تو لا دیں پلیز۔

وہ ذرا سا دروازہ کھولے ایک بازو ڈور پہ رکھے گردن باہر کو نکالے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔اسکے گیلے بال اور اسکی چمکتی ہوئی سفید گردن نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔پانی کے قطرے اسکے بالوں سے گرتے اسکی صراحی دار گردن سے ہوتے ہوئے اسکی نرم و نازک سینے کیطرف رینگتے جارہے تھے۔۔۔۔وہ اسکے مدہوش کن سراپے میں کھو گیا تھا۔

جاناں۔۔۔۔۔۔لے کے آئیں نا میرے کپڑے۔

آئلہ کی آواز پہ وہ واپس ہوش میں آیا۔اور اس پر سے نظریں ہٹائیں۔

جج۔۔۔جی جانم میں ابھی لے کے آتا ہوں۔وہ روم سے نکلتے آئلہ کے روم میں گیا۔

ہر بار اُئلہ کے حسین سراپے کو دیکھ کے وہ ایسے پاگل ہونے لگتا تھا جیسے پہلی بار اسے دیکھ رہا ہو۔۔۔۔۔وہ کم عمر۔۔۔۔۔۔بے حد خوبصورت نازک سے جسم کی مالک تھی۔۔۔۔ہر دن اسکی جوانی کے شباب کو بڑھا رہا تھا۔۔۔۔۔وہ دن بہ دن اور حسین ہوتی جارہی تھی۔۔۔اور اسکا یہی حسن احان کو پاگل کر رہا تھا۔۔۔اور کون اتنا بے وقوف ہو گا جسکی جھولی میں آئلہ جیسی لڑکی ڈال دی جائے اور وہ اس پہ مر نہ مٹے۔۔۔۔۔اس پہ سب کچھ قربان نہ کر دے۔۔۔۔۔

مرد کو تو محبت ہی چاہیئے ہوتی ہے اور اگر محبت ایسی نازک سی دلربا حسینہ سے مل جائے تو اسے پاگل ہونے میں دیر نہیں لگتی۔۔۔اس سے بڑھ کر اور کیا خوش نصیبی ہو سکتی تھی اسکی کہ عمر کے اس دورانیے میں احان کو آئلہ کی مکمل محبت مل گئی تھی۔

روم میں انٹر ہوتے وہ وارڈروب کی طرف بڑھا اور آئلہ کے کپڑے نکالنے لگا۔۔۔۔ لیکن جیسے ہی اس نے وارڈروب کھولا تو ایک مدہوش کرنے والی خوشبو اسکی سانسوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔

یہ خوشبو۔۔۔۔۔ یہ وہی خوشبو تھی جو اسے آئلہ کے قریب جانے پہ محسوس ہوتی تھی۔۔۔ پاگل کر دینی والی خوشبو۔۔۔۔۔۔

وہ آئلہ کے کپڑوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔ ایک ایک فراک پہ نرمی سے بہت محبت سے ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔ وہ ایسے چھو رہا تھا جیسے کوئی بہت خاص۔۔۔ قیمتی چیز ہو۔۔۔۔۔

بلیک فراک پہ ہاتھ رکھتے وہ رکا تھا۔

!جانم۔۔۔۔۔ یہ فراک جانم پہ بہت سوٹ کرتا ہے۔۔۔۔۔ بہت پیاری لگتی ہیں اس میں میری ہنی

وہ فراک کو ہاتھوں سے پکڑے اپنے چہرے کے قریب لاتے اسکی خوشبو پاگلوں کی طرح اپنی سانسوں میں اتارتے مسکرا رہا تھا۔

وہ بھول گیا تھا کہ وہ آئلہ کے لیے کپڑے لینے آیا تھا۔۔۔۔ اسے خود بھی پتہ نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہا تھا۔

اتنی دیر ہو گئی ہے ابھی تک آئے کیوں نہیں مسٹر احان۔

کافی دیر تک جب احان واپس نہ آیا تو آئلہ کو فکر ہوئی۔۔۔ وہ باتھروم سے باہر نکلی اور روم سے نکلتے اپنے روم کیطرف چل پڑی۔

مسٹر احان! کیا کر رہے ہیں آپ؟ اتنی دیر لگا دی تھی آپ نے تو مجھے خود ہی آنا پڑا۔۔۔ وہ روم میں آتے احان کو وارڈروب میں سر گھسائے دیکھ کر بولی۔

آئلہ کی آواز پہ وہ اپنے خیالوں سے نکلتے ہوئے ہوش میں آیا تھا۔ جلدی سے سر باہر نکالا اور ہڑبڑاہٹ میں کہنے لگا۔

وہ۔۔۔ میں۔۔۔۔ بس آ ہی رہا تھا جانم۔۔۔ کپڑے کون سے لاؤں سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔

اسکے ماتھے پہ پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے۔۔۔ وہ تھوڑا شرمندہ ہو رہا تھا کہ کہیں آئلہ نے دیکھ نہ لیا ہو اسے پاگلوں والی حرکت کرتے۔

اف او۔۔۔۔۔ اتنا ٹائم لگا دیا تھا آپ نے۔۔۔ مجھے تو فکر ہی ہونے لگ گئی تھی۔۔۔۔

وہ اپنا ٹوول سنبھالتی احان کے قریب آتے بتانے لگی۔

وہ جو ابھی ابھی ہوش میں آیا تھا۔۔۔۔ پھر سے اسے دیکھ کے پاگل ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔۔ خود کو سنبھالتے اس نے وہ فراک آئلہ کو پکڑائی اور خود ذرا سائیڈ پہ ہوتے اپنے زوروں سے دھڑکتے دل کو قابو کرنے کی کوشش کرنے لگا جو بہکنے کو تیار تھا۔

یہ فراک سیلیکٹ کی ہے آپ نے۔۔۔۔۔ یہ مجھے بھی پسند ہے۔۔۔۔ چلیں میں چینج کر کے آتی ہوں۔

وہ فراک دیکھتے کہہ رہی تھی۔

اسے وائٹ ٹوول میں اپنے اتنے قریب دیکھ کر احان کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں۔ اسکا دل کیا کہ اسے کہیں چھپا لے۔
اسکے گلابی لب دیکھ اسے اپنا گلا سوکھتا ہوا محسوس ہوا۔ اسکی پیاس شدت اختیار کر گئی تھی جو شاید اسکی جانم کے لبوں کی نرماہٹ محسوس کر کے ہی مٹنی تھی۔
اسنے فوراً نظریں ہٹائیں مگر لمحے کی دیر میں نظریں پھر اس حسین دلربا کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔۔
کمبخت دل اسکو پانے کی چاہ میں تڑپ رہا تھا۔ وہ لاکھ پہرا بٹھا رہا تھا مگر دل ڈھول کی طرح سینے میں بج رہا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیسے دل کو سنبھالے جو پاگل ہوئے جا رہا تھا اسے اپنی دسترس میں لینے کے لیے۔۔۔۔
وہ باتھ روم کی طرف جانے لگی تو احان نے اسکا بازو پکڑا۔
کیا ہوا؟ وہ اسکی طرف مڑتے ہوئے چونک کر پوچھنے لگی۔
بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔۔۔ اسکے ہاتھ سے فراک لیتے بیڈ پہ اچھالتے ہوئے وہ محبت سے لبریز انداز میں کہہ رہا تھا۔
تھینک یو! وہ شرماتے ہوئے بولی۔
اگلے ہی پل احان اسے اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے آنکھیں بند کر گیا۔
آئی لو یو جانم! اسکی خمار آلود آواز آئلہ کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔
احان کی بازوؤں کی مضبوط گرفت کو اپنے نازک جسم پہ محسوس کرتی وہ کپکپا رہی تھی۔ اسی تھوڑا سا عجیب لگ رہا تھا۔ احان کی گرفت میں بہت سختی تھی۔۔۔۔ وہ اسکی تیز سانسوں کی تپش اپنی گردن پہ محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔ احان کے بے لگام ہوتے دل کی تیز دھڑکنیں سنتی وہ کچھ سہم گئی تھی۔
آئلہ کا کوئی جواب نہ سن کر وہ اسکے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے اسے دیکھنے لگا۔
ڈر لگ رہا ہے؟ اسے سہما ہوا دیکھ کر وہ پوچھنے لگا۔ تو آئلہ نے ہاں میں سر ہلایا۔ احان کے لبوں پہ گہری مسکراہٹ آ کے غائب ہوئی۔
سوری۔۔۔۔۔ اپنی جانم کو ڈرانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔ بس یہ دل تھوڑا سا پاگل ہے نا۔۔۔۔ آپکو دیکھنے کے بعد یہ میرے قابو میں نہیں رہتا۔۔۔۔۔ کچھ ہوش نہیں رہتا کہ کیا کر رہا ہوں۔
وہ نرمی سے اسکے گال سہلاتے۔۔۔۔۔ اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے۔۔۔۔ اسے بتا رہا تھا۔
اسکی باتیں سن کر آئلہ کے چہرے پہ مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔
مسکراتے ہوتے کتنی دلکش لگتی تھی وہ۔۔۔۔۔۔۔ اسکے رس بھرے گلابی ہونٹ احان کو بہکا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

میں چینج کر کے آتی ہوں۔۔۔۔پھر ہم باتیں کریں گے اوکے۔

وہ اسکے ہاتھوں کو اپنے کندھوں سے ہٹاتے ہوئے بولی۔

!رہنے دیں ناجانم! ویسے بھی اب تو کافی رات ہو گئی ہے نا

وہ اسکے ہاتھوں کو تھامتا اسکے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔

لیکن۔۔۔۔۔۔

لیکن کیا جانم! یہاں ہم دونوں کے سوا کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔اور یہ ٹوول بھی تو کافی بڑا ہے نا۔۔۔۔۔آپکے چھوٹے سے نازک سے جسم کو چھپا تو رکھا ہے اس نے۔۔۔۔۔

وہ اسکی کمر کے گرد ایک بازو حائل کرتے۔۔۔۔۔کمر کو سہلاتے کہنے لگا۔

آئلہ نے اسکی آنکھوں میں جھانکا جہاں اپنے لیے بے حد محبت اور دیوانگی دیکھ کر اسکا دل خوشی سے اچھلا تھا۔وہ مسکرا دی۔

احان اسے بانہوں کی مضبوط گرفت میں لیے بیڈ کیطرف بڑھا۔نرمی سے اسے لٹایا۔اور کمفرٹر اس پہ ڈالتے۔۔۔۔خود بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کر گیا۔

اپنا ایک ہاتھ آئلہ کے ماتھے پہ رکھے۔۔۔اور دوسرے میں اسکا چھوٹا ملائم سا ہاتھ لیے۔۔۔۔اپنے سینے سے لگائے کچھ دیر ایسے ہی بیٹھا رہا۔۔۔۔

دل تھا کہ شور مچائے جا رہا تھا۔۔۔۔۔وہ خود پہ قابو پانے کی کوشش کیے جا رہا تھا۔۔۔۔۔اور دل اسے بہکائے جا رہا تھا۔۔۔۔۔آخر وہ ہارا اور اسکے دل کی جیت ہوئی۔۔اس نے آنکھیں کھولی۔۔۔۔۔۔۔اور آئلہ کے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنی آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔۔۔۔

محبت بھری نظر اس پہ ڈالتے وہ مسکرایا اور اس پر جھکا۔۔۔۔

پہلے اپنے سلگتے لبوں سے اسکی آنکھوں کو معطر کیا پھر اسکی چھوٹی سی ناک اور پھر ضبط کا بندھن توڑتے ہوئے اس کے ہوش اڑاتے رس بھرے گلابی لبوں پر شدت سے جھکا تھا اور سانسوں کا تبادلہ کرنے لگا۔۔۔

وہ جو آنکھیں بند کیے سونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔اچانک سے اسکے لبوں کی گرماہٹ محسوس کرتے اپنی آنکھیں کھول گئی۔

تو آج پھر سے وہ احان کی قربت کی شدتوں کو سہنے والی تھی۔۔۔۔جب اس سے سانس نہ لی گئی تو اسنے احان کو جھنجوڑا جو کسی اور ہی جہاں میں جا چکا تھا اب اسے کہاں کسی کی پرواہ تھی۔۔۔۔وہ کتنی دیر سے خود کو روکے بیٹھا تھا۔۔۔۔اپنی پیاس بجھائے بغیر اب کہاں اسے چھوڑنے والا تھا۔

جب آئلہ کی سانس پھولنے لگی تو وہ زرا سا اٹھ کر اس کے سرخ ہوتے چہرے پر اپنی قربت کے رنگ دیکھنے لگا۔۔۔
آج دل بے قابو ہو چکا تھا۔۔۔ اور شاید ساری حدیں پار کرنے کو پاگل ہوئے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔ احان بھی آج خود کو روکنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ اب پوری طرح اسے اپنی محبت کی پناہوں میں لینا چاہتا تھا۔۔۔۔ اپنی قربت کے ہر رنگ کو اسکے چہرے پہ آتے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے وہ اس پہ جھکا تھا۔
پھر اسکے لبوں کو شدت سے چومتے ہوئے۔۔۔۔۔ اپنے ساتھ ساتھ آئلہ کی سانسیں بھی بے ترتیب کر گیا تھا وہ۔۔۔۔۔
اپنے سلگتے ہونٹوں کو اسکے سرخ ہوتے لبوں پہ رگڑتے وہ پوری طرح مدہوش ہو چکا تھا۔
اسکی گردن میں منہ چھپاتے وہ اسکے نازک وجود کو اپنی مضبوط بانہوں کے حصار میں لیتے۔۔۔۔ اپنے بھاری جسم پہ حاوی کرتے۔۔۔۔ پوری طرح اسے اپنی قید میں لے چکا تھا۔
رات گہری ہونے کے ساتھ ساتھ احان کی شدتیں بھی عروج پر تھیں۔۔۔۔ جن سے کبھی وہ نازک جان گھبرا جاتی تو کبھی مدہوش ہونے لگتی۔۔۔۔۔
ہر گزرتے پل کے ساتھ ساتھ احان آئلہ کی روح میں اترتا چلا گیا اور دو جسم ایک جان بن گئے۔۔۔۔ ایک دوسری کی روح کے ساتھی۔۔۔۔۔
آخر عشق کے فراق میں تڑپتی دو روحوں کا ملن ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ وہ اسے پوری طرح اپنا بنا چکا تھا۔۔۔۔۔ اب جدائی ناممکن تھی انکے بیچ۔۔۔۔۔۔۔ (ایسا احان کو لگ رہا تھا کہ اب آئلہ ہمیشہ کے لیے اسکی ہو چکی ہے)
مگر احان اس بات سے بے خبر تھا کہ آنے والے وقت میں کیا ہونے والا تھا۔

******

اگلی صبح بہت حسین تھی خاص کر احان کے لیے۔۔۔۔۔ آئلہ کسمسا کر اٹھی تو اپنے آپ کو احان کی بانہوں کی مضبوط گرفت میں پایا۔ اس نے پہلے اپنے گرد احان کی مضبوط گرفت دیکھی اور پھر ایک نظر احان کو جو خود سکون سے اسے تکیہ سمجھ کے اتنے زور سے سینے میں بھینچ کر سویا ہوا تھا۔۔۔۔ وہ ایسے سو رہا تھا جیسے کئی دنوں بعد اسے نیند آئی ہو۔۔۔۔۔ سکون اسکے چہرے سے واضح ہو رہا تھا۔۔۔۔۔
وہ محبت سے اسے دیکھتے مسکرا دی۔
اسنے اٹھنا چاہا تو احان نے گرفت اور مضبوط کر دی۔ اسنے ترچھی آنکھوں سے احان کو دیکھا کہ آیا وہ سچ میں سویا ہے یہ جان بوجھ کے اسے تنگ کر رہا ہے۔

مگر اسکے چہرے کی وجاہت دیکھ وہ کھو ہی گئی تھی۔

اس نے پہلے کبھی احان کو اتنے غور سے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ مگر آج۔۔۔۔۔۔ آج خود میں وہ کچھ تبدیلی محسوس کر رہی تھی۔۔۔ دل خوشی سے جھوم رہا تھا اور اسے اچھا لگ رہا تھا پر وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ایسا کیوں ہو رہا تھا۔

بند آنکھوں پر گھنی پلکیں۔

کتنی پیاری پلکیں ہیں۔۔۔۔ میری پلکیں بھی لمبی اور گھنی ہیں۔۔۔ مطلب مسٹر احان کی اور میری پلکیں سیم سیم ہیں۔۔۔ میرے مسٹر احان!

اسنے سوتے ہوئے احان کی پلکوں کو ہلکے سے چھو کر محسوس کرتے اس پہ اپنے لب رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ کے گال بھی سوفٹ ہیں۔۔۔ میرے گالوں کی طرح۔۔۔

اپنے نرم چھوٹے سے ہاتھوں کو احان کے گالوں پہ پھیرتے ہوئے وہ دھیمی آواز میں کہہ رہی تھی۔

احان کے دل میں گدگدی سی ہوئی۔ وہ جاگ رہا تھا اور اپنی جانم کی کاروائیوں کو اپنی ترچھی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

آئلہ کی باتیں سن کے اس نے اپنی ہنسی دانتوں میں دبائی تھی۔۔۔۔ (میری جانم میری تعریفیں کم اور اپنی زیادہ کر رہی ہیں۔۔۔ اب اگر یہ بات انکو کہوں گا تو غبارہ کی طرح منہ پھلا گیں گی یہ۔۔۔۔ بچوں جیسی باتیں)

جاناں۔۔۔۔۔۔ جاناں۔۔۔۔۔۔ کیا آپ جاگ رہے ہیں؟

وہ اپنے ہونٹوں کو احان کے کان کے پاس کرتے بہت ہی دھیمی آواز میں بول رہی تھی۔

اسکی پیاری سی آواز سنتے۔۔۔ اسکی گرم سانسوں کو اپنے کان کی لو پہ محسوس کرتے اسکا دل روز سے دھڑکا تھا۔۔۔۔ پر وہ چپ چاپ آنکھیں بند لیے لیٹا رہا۔۔۔

لگتا ہے گہری نیند سو رہے ہیں۔

احان کے وجود میں کوئی حرکت نہ ہوتے دیکھ کر وہ بولی۔

وہ پھر سے اسے دیکھنے میں مصروف ہو گئی اسکی نظر احان کے لبوں پر گئی تھی جو سختی سے بند تھے۔۔۔

مسٹر احان! جاناں! پتہ نہیں کیوں بہت اچھے لگ رہے آج آپ۔۔۔ بہت پیار آ رہا ہے آپ پہ۔۔۔ دل چاہ رہا ہے زور سے آپکے گال پہ بائٹ کر لوں۔۔۔ پر آپ سو رہے ہیں نہ۔۔۔ آپکی نیند خراب ہو جائے گی۔۔۔ اسی لیے رہنے دیتی ہوں۔۔۔۔ آئی جسٹ وانا سے۔۔۔ آئی لو یو جاناں!

اسکے لبوں پہ ہلکے سے انگوٹھا پھیرتے وہ اس پہ جھکی تھی۔

آئلہ نے اپنے نرم ہونٹوں سے اسکے لبوں کو چوما اور

اسکے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر, اپنے ہاتھوں پر ٹھوڑی ٹکاتے اسے جان نثار نظروں سے دیکھتے کہا۔۔۔

اسکے منہ سے اپنے لیے اتنی محبت بھری باتیں سن کے اسے بے حد سکون ملا تھا۔۔۔ایک ڈر جو اسکے دل میں تھا آج وہ بھی ختم ہو چکا تھا۔۔۔

وہ مزید خود پہ قابو نہیں پا سکتا تھا۔۔۔اس نے آنکھیں کھولتے۔۔۔ آئلہ کی پتلی سی کمر کو گرفت میں لیتے کروٹ بدلتے اس کے اوپر آیا تھا۔

تو جانم میرے گال پہ زور سے بائٹ کرنا چاہتی ہیں ہونہہ ؟

وہ اس کے وجود پہ حاوی ہوتے ہوئے۔۔۔اسکی کان کی لو کو اپنے لبوں میں لیے سرگوشی کر رہا تھا۔

وہ اچانک اسکے جاگنے پہ اور اس طرح اسے اپنے حصار میں لینے پہ ہڑبڑائی تھی۔

وہ۔۔۔میں۔۔۔۔۔

وہ کیا جانم ؟

وہ اسکی گردن پہ لب رکھتے۔۔۔۔اپنے دانتوں کا ہلکا سا دباؤ دیتے۔۔۔خمار آلود آواز میں کہہ رہا تھا۔۔۔

احان کی داڑھی اسکی نازک سی گردن میں چبھی تھی۔

دور ہٹیں نا۔۔۔۔۔ آپکی بیئرڈ چبھ رہی ہے مجھے۔۔۔

وہ اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتے بول رہی تھی۔

آئلہ کی بات سنتے وہ اپنا نچلا ہونٹ دانتوں کے نیچے دباتے مسکرایا تھا۔

اور اسکی گردن سے ہونٹ ہٹاتے اسکے لبوں کو شدت سے اپنی دسترس میں لیا جبکہ وہ اسکا کندھا دبوچ کر رہ گئی۔۔۔

کچھ ہی منٹوں میں اسنے آئلہ کی سانس سوکھا دی تھی۔۔۔

وہ ہٹا تو آئلہ گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔

رات کو تو ایک بار بھی نہیں کہا تھا آپ نے کہ میری بیئرڈ چبھ رہی تھی آپکو۔

احان نے اسکے سر کے ساتھ سر ٹکراتے دھیمے سے کہا تو وہ اسکے سینے میں چھپ گئی جس پر احان نے زیرِ لب مسکراتے اسکے بالوں کو چوما۔۔۔

چلیں اٹھیں جانم ! فریش ہو جائیں۔ آج آپکو کہیں لے کر جانا ہے۔"

کہاں جانا ہے ؟وہ اسکی چہرے کیطرف دیکھتی معصومانہ انداز میں پوچھ رہی تھی۔

آج میں جانم کو کہیں گھمانے کے لیے لیکر جاؤں گا۔۔۔۔۔بہت ساری شاپنگ بھی کروادوں گا۔۔۔۔

وہ اسکے گال سہلاتے اسے بتانے لگا۔

اوکے۔۔۔۔۔آئی ایم سوہیپی! وہ بچوں کیطرح خوش ہونے لگی۔

می ٹو۔۔۔۔۔میری جانم! وہ محبت سے لبریز لہجے میں کہہ رہا تھا۔

احان اپنے روم میں گیا اور فریش ہوکے واپس آئلہ کے روم میں آیا تو وہ فریش ہوکے تیار کھڑی تھی۔

آئلہ نے نے ہلکے جامنی رنگ کا شارٹ فراک زیبِ تن کیا تھا, کانوں میں ہلکے سے جھمکے اور لائٹ پنک لپسٹک لگائے بالوں پر چھوٹی سی پنز لگائے وہ تیار تھی۔

ایک تو وہ پہلے ہی چھوٹی تھی پھر جب شارٹ فراک پہنتی تھی تو اور بھی اپنی عمر سے کم لگتی تھی بالکل بارہ تیرہ سال کی ایک چھوٹی سی بچی۔۔۔۔۔۔۔

وہ بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔کہ اسکے دماغ میں اسے ایک آواز سنائی دینے لگی۔۔۔۔۔وہی آواز جس سے وہ جان چھڑوانا چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو! غور سے دیکھو اسکو۔۔۔۔کتنی چھوٹی ہے یہ۔۔۔۔کتنی معصوم ہے۔۔۔۔۔بہت نادان اور دنیا سے بالکل بے خبر۔۔۔۔۔)

لیکن تم خود کو دیکھو۔۔۔۔تم ایک بڑی عمر کے مرد ہو۔۔۔۔تم تو سمجھ دار ہو نا۔۔۔۔تمہارا ایک نام ہے۔۔۔۔لوگ تمہیں جانتے ہیں۔۔۔۔۔کیا کہو گے تم دنیا کو؟؟کیا جواب دو گے؟؟۔۔۔۔۔۔۔تمہیں ذرا بھی شرم نہیں آئی ایک پندرہ سال کی لڑکی سے تعلق رکھتے ہوئے۔۔۔۔۔سوچو اگر کسی کو پتہ چل گیا کہ تم اتنی کم عمر لڑکی کے ساتھ فزیکلی انوالوڈ ہو چکے ہو۔۔۔۔تو کیا عزت رہ جائے گی تمہاری۔۔۔۔۔تم نے اسے بہکایا ہے۔۔۔۔تم نے ریپ کیا ہے اس کا۔۔۔۔۔تم ایک ریپسٹ ہو احان عباس۔۔۔۔تم ریپسٹ ہو۔۔۔۔۔۔۔)

نہیں.....نہیں۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔مم۔۔۔میں۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔میں نے نہیں بہکایا۔۔۔۔۔جھوٹ بولنا بند کرو۔۔۔۔۔میں ریپسٹ نہیں ہوں۔۔۔۔۔نہیں ہوں میں ریپسٹ۔۔۔۔۔۔

احان اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھے زور سے چلایا تھا۔وہ پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔۔۔۔سانسیں تیز ہو رہی تھیں۔۔۔۔اسکا جسم کانپ رہا تھا۔۔۔۔

آئلہ بھاگ کے اسکی طرف آئی تھی۔۔۔۔

کیاہوا آپکو؟ آپ سنبھالیں خود کو پلیز۔۔۔۔۔ جاناں۔۔۔۔۔۔۔

جانم۔۔۔۔ جانم۔۔۔۔ میں نے۔۔۔۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا جانم۔۔۔۔۔ میں نے آپکو نہیں بہکایا۔۔۔۔ پلیز مجھے چھوڑ کے مت جایے گا۔۔۔۔ پلیز مجھے چھوڑ کے مت جایے گا۔

وہ آئلہ کا ہاتھ اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں میں لیکر بمشکل بول پایا تھا۔۔۔ اور فرش پہ گرتے بے ہوش ہو چکا تھا۔

مسٹر احان! کیاہوا آپکو آنکھیں کھولیں۔

احان کو بے ہوش پڑے دیکھ کے وہ اسکے پاس بیٹھی اسکا ہاتھ تھامے روتے ہوئے بول رہی تھی۔

کوئی ہے؟ کوئی ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔۔۔ وہ روئے جارہی تھی۔۔۔۔ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کرے۔۔۔۔ اچانک رمیز کا خیال آیا تو فورا اسے کال کی۔۔۔ کچھ ہی دیر میں رمیز ڈاکٹر کو لیے آچکا تھا۔

پتہ نہیں کیاہوا ہے مسٹر احان کو۔۔۔۔۔۔ گر گئے تھے۔۔۔۔۔ مجھے نہیں پتہ کہ کیاہوا۔۔۔

رمیز کو دیکھ کے بھاگ کے اسکے گلے لگتے وہ روتے ہوئے بتارہی تھی۔ رونے کی وجہ سے اسکی ناک بہت سرخ ہورہی تھی۔

آئلہ۔۔۔۔ ڈونٹ وری۔۔۔۔ پریشان نہ ہوں آپ۔۔۔۔ ڈاکٹر چیک کررہا ہے نا۔۔۔۔ ریلیکس۔

وہ اسے سنبھالتا اسکے گالوں پہ پھسلتے آنسوؤں کو صاف کرتے تسلی دے رہا تھا۔

روتے روتے اسکی ہچکی بندھ گئی تھی۔

یہاں آئیں۔ یہاں بیٹھیں آپ۔ یہ لیں پانی پیئں۔

وہ اسے کندھوں سے پکڑے۔۔۔۔ صوفے پہ بٹھاتے۔۔۔ پانی کا گلاس اسکے ہاتھ میں پکڑاتے بول رہا تھا۔

وہ گلاس پکڑے پانی پینے لگی۔

وہ اسکے سامنے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ نجانے یہ کیسی کشش تھی اسمیں کہ نہ چاہتے ہوئے بھی نظریں بار بار اسکے چہرے کا طواف کرنے لگتی تھی۔

کتنی پیاری ہے یہ۔۔۔۔ واقعی اب سمجھ آرہا ہے کہ احان اتنا دیوانہ کیوں بنا پھر رہا تھا۔

اس سے پہلے کہ کوئی اور خیال اسکے دل میں جاگتا۔۔۔ ڈاکٹر کی آواز پہ وہ دوسری طرف مڑا تھا۔

کیاہوا تھا؟میرا بھائی ٹھیک تو ہے نا؟

رمیز فکر مندی سے کہنے لگا۔

جی۔۔۔پریشان نہ ہو آپ۔۔۔۔پینک اٹیک ہوا تھا انکو۔۔۔۔آپ بس خیال رکھیں کہ کوئی سٹریس نہ لیں وہ۔۔۔

اوکے تھینک یو ڈاکٹر۔

رمیز ڈاکٹر کو باہر تک چھوڑنے گیا۔اور آئلہ روم میں جاتی احان کے بیڈ کی سائیڈ پہ بیٹھتے ہوئے ایک ہاتھ اسکے سینے پہ اور ایک اسکے ماتھے پہ رکھے محبت بھری نظروں سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔

مسٹر احان! کیاہوا ہے آپکو۔۔۔۔کتنے خوش تھے آپ۔۔۔پتہ نہیں اچانک کیاہوا تھا۔

وہ اسکے چوڑے سینے کو ہاتھ سے سہلاتے سرگوشی کر رہی تھی۔۔۔۔

رمیز دروازے پہ کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔وہ سمجھتا تھا کہ صرف احان ہی آئلہ سے محبت کرتا تھا۔۔پر اب اپنی آنکھوں سے آئلہ کو احان کے لیے روتے دیکھ کر اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ محبت یک طرفہ نہیں بلکہ دو طرفہ بن چکی تھی۔

دل میں کہیں ہلکی سی چبھن محسوس ہوئی تھی رمیز کو۔۔۔۔۔خیالوں کو جھٹکتے وہ کمرے میں داخل ہوتے بیڈ کیطرف بڑھا تھا۔

ٹھیک ہے وہ۔۔۔۔۔فکر نہیں کرو۔رمیز بیڈ کے قریب جاتے آئلہ کے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے بولا تھا۔

تھینک یو۔۔۔۔آپ آ گئے۔۔۔۔میں بہت ڈر گئی تھی۔۔۔۔وہ رمیز کا ہاتھ پکڑتے آنکھوں میں نمی لیے کہنے لگی۔

مجھے تو آنا ہی تھا۔۔۔۔میرا بھائی ہے یہ۔۔۔اور آپکو بھی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے۔کوئی بھی بات ہو بلا جھجک کسی بھی وقت آپ مجھے فون کر سکتی ہیں میں فورا آ جاؤں گا۔

وہ اپنا ہاتھ چھڑاتے کہہ رہا تھا۔اسکے دل میں کچھ عجیب سی فیلنگز جاگ رہی تھی۔۔وہ نظریں آئلہ سی بجائے احان پہ ٹکائے ہوئے تھا۔

ٹھیک ہے میں چلتا ہوں ابھی آفس جانا ہے۔۔۔احان کو کچھ دیر میں ہوش آ جائے گا۔۔۔آپ پریشان نہیں ہونا۔۔۔۔۔میں شام کو پھر سے آؤں گا۔۔۔۔کسی کی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے فون کر دینا۔۔اور میں مالی بابا کہہ کے جاؤں گا کہ وہ یہی پہ رہیں جب تک میں آ نہ جاؤں۔۔۔ٹھیک ہے نا۔۔۔۔ڈر تو نہیں لگے گا نا آپکو۔جاؤں میں؟

وہ اسے تاکید کر رہا تھا۔۔۔ نجانے آخری بات کیا سوچ کے کہی تھی اس نے۔۔۔۔۔شاید یہ سوچتے کہ وہ رکنے کا کہے گی اسے یا پھر کچھ اور جو وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

جی ٹھیک ہے۔وہ آہستہ سے کہتی احان کے سینے پہ ہاتھ رکھے پھر سے اسکی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

رمیز ایک نظر احان پہ اور ایک نظر آئلہ پہ ڈالتے۔۔۔۔اپنے خشک ہوتے لبوں پہ زبان پھیرتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلا تھا۔

آفس جانے کی بجائے اس نے گاڑی اپنے فلیٹ کیطرف بڑھائی تھی۔۔۔۔دل میں عجیب سی ہلچل ہو رہی تھی۔۔۔۔وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔۔فلیٹ میں داخل ہوتے۔۔۔وہ تیزی سے باتھ روم کیطرف بڑھا تھا۔۔۔کافی دیر ٹھنڈے پانی سے نہانے کے بعد بھی اسے اپنے جسم سے ہلکی سی بھینی بھینی خوشبو آتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔وہ مرر میں خود کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔سانسیں تیز ہو رہی تھی۔۔۔۔اور دل بے اختیار ہو رہا تھا۔۔۔باتھ ٹوول لپیٹے وہ باتھ روم سے باہر نکلا۔۔۔۔ماتھے پہ آئے بالوں کو ہٹاتے اسے یاد آیا کہ جب آئلہ اسکے گلے لگی تھی تو اسکے جسم سے یہ خوشبو آ رہی تھی۔۔۔۔اسکا نرم لمس یاد آتے ہی اسکی ریڑھ کی ہڈی میں جیسے سنسناہٹ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اف او۔۔۔۔یہ کیسے خیال آ رہے ہیں میری دماغ میں۔۔۔۔۔

وہ سر جھٹکتے دانت بھینچنے لگا تھا۔۔۔۔۔وہ صوفے پہ بیٹھا ہی تھا کہ ڈور نوک ہوا۔۔۔۔۔اس وقت کون ہے؟

وہ منہ کے زاویے بگاڑتے دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتا تھا پر شاید کچھ اور ہی ہونے والا تھا۔

اس نے ڈور اوپن کرتے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔

وہ بھی اسے باتھ ٹوول میں دیکھ کے نظریں جھکا گئی تھی۔

اندر آ جاؤ۔۔۔۔کہتے ہوئے رمیز دروازے کے سامنے سے ہٹا۔۔۔وہ انٹر ہوئی تو رمیز نے ڈور لاک کیا۔اور اسکی طرف متوجہ ہوا۔

_____*****_____

جاناں! وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے بیٹھی تھی۔ کبھی اسکے چہرے کو دیکھتی کبھی اسکے ہاتھوں کو۔

پتہ نہیں کب ہوش میں آئیں گے مسٹر احان۔ کتنی دیر ہو گئی ہے۔

وہ اسکے گال پہ نرمی سے بوسہ دیتے سوچ رہی تھی۔

ایک گہری سانس لیتے احان کا ہاتھ اسکے سینے پہ رکھا اور وہ ڈریسنگ ٹیبل کیطرف بڑھی۔

مرر میں خود کو دیکھتے ہوئے وہ اداس ہوئی تھی۔۔۔۔ سرخ گالوں پہ آنسوؤں کے نشان واضح ہو رہے تھے۔۔۔۔ جھمکے اتارتے ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھے اور پھر بالوں پہ لگی پنز بھی اتار دیں۔۔۔۔ واش روم جا کے فریش ہوئی اور باہر نکلی تو اپنے فراک پہ نظر پڑی۔۔۔۔۔۔ فوراً سے چینج کرتے اس نے لائٹ پرپل سلیولیس شرٹ اور ٹراؤزر پہنی اور بیڈ پہ احان کے پاس بیٹھتے اسے دیکھنے لگی۔

کافی دیر اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔ اور پھر اسکے سینے پہ سر رکھے اسکی بانہوں کے گرد اپنی بازوؤں کو لپیٹتے وہ آنکھیں بند کر گئی۔

سینے پہ سانسوں کی گرماہٹ اور نرم لمس کا احساس احان کو جگا چکا تھا۔ اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔ وہ اسکے سینے سے لگی اس میں سمٹی ہوئی تھی۔۔۔۔

!ہنی

آئلہ کی کمر پہ ہاتھ رکھتے وہ آہستہ سے بولا تھا۔

اسکے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی تو احان نے نرمی سے اسکی کمر کے گرد بازو کی گرفت بناتے کروٹ بدلی اور اسے سیدھا کرتے اسکا سر تکیے پہ رکھتے ہوئے اسکے چہرے اور ہونٹوں کو چھوتے بالوں کو ہٹایا تھا۔

بال کان کے پیچھے کرتے اس نے غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔ جھمکے اور پنیں غائب تھیں۔۔۔۔ کپڑے بھی تبدیل۔۔۔۔۔۔۔ احان کو افسوس ہوا تھا۔۔۔۔ وہ نیند میں تھی پھر بھی اداسی اسکے چہرے سے جھلک رہی تھی۔۔۔۔

!میری وجہ آج بہت پریشان ہونا پڑا آپکو۔۔۔۔۔۔ آئی ایم سوری

وہ اسکے گال پہ اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے ہوئے اداسی سے کہہ رہا تھا۔

ایک بازو اس کے گرد حائل کرتے اپنا سر اسکے کندھے پہ ٹکاتے وہ آنکھیں بند کر چکا تھا۔

گرم سانسوں کی تپش محسوس کرتے وہ جاگی تھی۔۔۔ احان کو اپنے قریب دیکھ کے کروٹ بدلتے اسکی طرف رخ کیا اور اسکے بازو پہ

Mr.psycho written by barbie boo اپنا نازک سا ہاتھ رکھا۔

مسٹر احان! آپ جاگ گئے! آپ ٹھیک ہیں نا؟

وہ اسکا بازو سہلاتے فکر مندی سے پوچھ رہی تھی۔

ٹھیک ہوں جانم۔۔۔ آپ سے کہا تھا نا میں نے۔۔۔۔جب تک آپ میرے پاس ہیں تب تک کچھ نہیں ہو سکتا مجھے۔۔۔۔۔وہ آئلہ کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگاتے کہنے لگا۔

میں بہت ڈر گئی تھی۔اسکی آنکھیں نم ہوئیں۔

ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔میری ہنی بنی بہت بریو ہے۔۔۔۔۔اوکے۔۔۔۔ہے نا بریو؟

وہ اسکی پلکوں کو چھوتے پیار سے بول رہا تھا۔

ہمم۔۔۔۔پر پھر بھی بہت پریشان ہو گئی تھی میں۔

وہ اسکے سینے میں سمٹتے ہوئے کہنے لگی۔

میری جانم! اب ٹھیک ہے سب۔۔۔۔۔۔اب بے فکر ہو جائیں آپ۔کچھ دیر ایسے ہی آپکے پاس رہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکی گردن میں منہ چھپائے اسے خود میں قید کر چکا تھا۔

ڈر تو میں گیا تھا۔۔۔۔بہت ڈر گیا تھا۔۔۔ایسا لگ رہا تھا کوئی آپکو چھین کے لے جائے گا مجھ سے۔۔۔۔۔کیسے نکالوں اس خوف کو دل سے۔۔۔۔آپکے اتنے قریب ہونے کے باوجود بھی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔دل بے چین ہو رہا ہے ایسے جیسے بہت دور ہوں آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آپ کو نہیں بتا سکتا کہ میں کس کشمکش کا شکار ہوں۔۔۔۔۔۔اس ڈر کو ختم کرنے کا مجھے کوئی نہ کوئی طریقہ ڈھونڈنا ہی ہو گا۔۔۔۔ایسے روز روز خوف سے نہیں جی سکتا میں۔

وہ اپنے خیالوں میں کھوئے۔۔۔سوچتے سوچتے سو گیا تھا۔

_____*******_____

Mr.psycho written by barbie boo

ہاں تو مس صنم! یہاں کیسے آنا ہوا؟اور یہاں کا ایڈریس کیسے ملا آپکو؟

وہ بازوؤں کو سینے پہ لپیٹتے اسکی آنکھوں میں جھانکتے سپاٹ لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

رمیز کا یہ انداز صنم کو اچھا لگا تھا۔۔۔۔

چلیں شکر ہے آپکو میرا نام تو یاد ہے۔۔۔ورنہ میں تو یہی سوچ سوچ کے پریشان ہو رہی تھی کہ کہیں آپ مجھے پہچاننے سے انکار ہی نہ کر دیں۔

وہ شوخ لہجے میں بولی۔

اب آپ یہاں آنے کی وجہ بتائیں گی؟ زیادہ ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔۔۔

وہ تلخ لہجے میں کہنے لگا۔

ایسے ہی بس آپ سے ملنے آگئی تھی۔

رمیز کے لہجے کی تلخی محسوس کرتے۔۔۔اسکے ہونٹوں پہ پھیلی مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی تھی۔

دیکھیں محترمہ! آپ نے میری مدد کی تھی اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ آپکا جب دل چاہے ایسے منہ اٹھا میرے فلیٹ میں آجائیں یا مجھ سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈیں۔۔۔۔مجھے آپ میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔اور جو آپکا احسان ہے مجھ پر وہ بھی بہت جلد اتار دوں گا میں۔۔۔لیکن تب تک مہربانی کر کے آپ مجھ سے دور ہی رہیں اور دوبارہ یہاں مت آیے گا۔پلیز جائیں اب۔

رمیز غصے سے کہتے ڈور اوپن کرتے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا تھا۔(دل کی بھڑاس کہیں نہ کہیں تو نکالنی ہی تھی اب صنم کی قسمت خراب تھی جو وہ اس پل یہاں آپہنچی تھی)

اتنی بے رخی دیکھ کے اسکی آنکھیں بھر آئی تھیں۔۔۔آنسو صاف کرتے تیزی سے اسکے فلیٹ سے نکلی تھی وہ۔۔

رمیز ڈور کلوز کرتے اپنے روم میں گیا اور تیار ہو کے پھر سے آفس کیطرف روانہ ہو چکا تھا۔

وہ جو رمیز کو باتھ ٹوول میں دیکھ کے بے اختیار ہوتے دل کو سنبھالے۔۔۔۔اسے محبت کی نظر سے دیکھتے خوش ہو رہی تھی۔۔۔اگلے ہی پل اسکے لہجے کی کڑواہٹ سے اسکی خوشی ہوا ہوئی تھی۔۔۔۔بے عزتی ہونے کے باوجود اسکا دل رمیز کو دیکھنے کی ضد کیے جا رہا تھا اور وہ دل کے ارمانوں کو کچلتی اپنے فلیٹ میں واپس جا چکی تھی۔۔۔آئی ہیٹ یو! وہ کارپٹ پہ بیٹھی صوفے سے سر ٹکائے روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

ہر کسی کو بس اپنے دل کی فکر ہوتی ہے کہ کچھ بھی ہو جائے بس ہمارا دل نہ ٹوٹے۔۔۔۔چاہے اس ایک دل کو ٹوٹنے سے بچانے کے لیے کئی اور دلوں کو بھی کیوں نہ توڑنا پڑے۔۔۔محبت میں خود غرض سے ہونے لگتے ہیں۔۔۔۔دل ہوتا ہے جو ایک نہیں سنتا۔۔۔جو بس محبوب کی محبت کے سائے میں رہنا چاہتا ہے۔۔۔۔ایک بار بھی یہ خیال نہیں آتا کہ جس محبوب کو پانے کے لیے تڑپے جا رہے ہیں۔۔۔اگر اس محبوب کا بھی کوئی محبوب ہوا تو کیا ہو گا؟؟؟؟

Mr.psycho written by barbie boo

_____******_____

Episode 17

رمیز سر! آپ جا رہے ہیں؟ یہ ایک فائل رہ گئی تھی اس پہ آپکے سائن چاہیئے تھے۔۔۔۔

اچھا لاؤ سائن کر دیتا ہوں۔۔۔اس نے لڑکے سے فائل لیتے اس پہ سائن کرتے واپس اسکے ہاتھ میں پکڑائی تھی۔

ڈرائیو کرتے راستے میں ایک جگہ گاڑی روکی اور پھولوں کا گلدستہ اور چاکلیٹس لیں۔اور گاڑی احان کے گھر کو جاتی روڈ کیطرف موڑ دی۔

گلدستہ اور چاکلیٹس ہاتھوں میں تھامے وہ گھر میں داخل ہوا۔۔۔۔خاموشی دیکھ کے ایک پل رکا۔۔۔اور احان کے روم کیطرف بڑھا۔۔۔۔کمرہ خالی دیکھ کر وہ آئلہ کے روم کیطرف بڑھنے لگا تھا۔۔۔ہلکی سی نوک کی اور دھیرے سے ذرا سا ڈور اوپن کیا۔۔۔اسکے بڑھتے ہوئے قدم وہی رکے تھے۔

احان آئلہ کو اپنی بانہوں کے مضبوط حصار میں لیے ایسے سو رہا تھا جیسے اسکی حفاظت کر رہا ہو۔۔۔اور وہ بھی اسمیں سمٹی ہوئی اسکے سینے سے چپکی سکون سے سو رہی تھی۔۔۔۔دونوں کتنے خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔۔کتنی محبت سے ایک دوسرے کے جڑے ہوئے بے خبر سو رہے تھے۔۔۔۔رمیز کے دل میں جیسے سوئیاں چبھنے لگی تھیں۔۔۔اسکے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔۔۔وہ ڈور کلوز کرتے۔۔۔لاؤنج میں آیا تھا۔۔۔چاکلیٹس اور پھول ٹیبل پہ رکھتے۔۔۔۔صوفے پہ گرا تھا وہ۔۔۔۔تیز تیز سانسیں لیتے۔۔۔اپنے بال نوچتے وہ آنسوؤں کو روکنے کی تگ و دو کر رہا تھا۔۔۔۔دل زور زور سے دھڑکتے سینے سے باہر نکلنے کو مچل رہا

تھا۔۔۔اس سے پہلے کہ اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہوتا۔۔۔اور وہ کچھ غلط کر بیٹھتا۔۔۔۔۔ تیزی سے اٹھتے گھر سے باہر نکلا اور گاڑی میں آتے جیسے اسکا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔۔ آنسو اسکی آنکھوں سے بہنے لگے تھے۔۔۔وہ گاڑی کو دوڑاتے واپس اپنے فلیٹ Mr.psycho written by barbie boo پہنچا۔

فلیٹ میں آتے اس نے اپنی شرٹ اتاری اور دور پھینکی۔۔۔۔۔ آنسو آنکھوں سے بہتے ہوئے اسکے گالوں سے پھسلتے اسکے سینے کو تر کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔دل تھا کہ پھٹنے کو بے تاب ہو رہا تھا۔۔۔۔ جسم جیسے تپ رہا تھا۔۔۔وہ دیوار سے ٹیک لگائے زمین پہ بیٹھتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔۔۔۔ آخر کیوں جیلس ہوا تھا میں۔۔۔۔۔میرا دل اتنا تڑپ کیوں رہا ہے۔۔۔ آخر کیوں، کیوں اتنا برا لگ رہا ہے مجھے۔۔۔۔

وہ اپنے بال نوچتے سسکیوں میں رو رہا تھا۔۔۔۔بار بار وہ منظر اسکی آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا۔۔۔۔احان اور آئلہ کے چہرے پہ چھایا سکون۔۔۔۔۔۔۔۔رمیز کا سکون تباہ کر چکا تھا۔۔۔۔

میں ایسا تو نہیں تھا۔۔۔۔ نہیں تھا میں ایسا۔۔۔کیارا۔۔۔

کیارا تم نے توڑ دیا مجھے۔۔۔تم نے بیچ راہ میں چھوڑ کے کہیں کا نہیں چھوڑا مجھے۔۔۔۔۔

کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا؟

آخر کیا غلطی ہوئی تھی مجھ سے۔۔۔۔ جسکی اتنی بڑی سزا دی تم نے۔۔۔۔

وہ غصے سے اٹھتے چیزیں اٹھا اٹھا کے کبھی دیوار پہ مارتا تو کبھی فرش پہ پھینک رہا تھا۔

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ سب کچھ تباہ کر دے۔۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں انتقام کے شعلے بھڑک رہے تھے۔۔۔۔

معاف نہیں کروں گا میں۔۔۔۔۔ کسی کو معاف نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔۔ جتنی تکلیف مجھے ملی ہے اس سے زیادہ تم سب کو بھی ملے گی۔۔۔۔ میں حساب لوں گا کیارا تم سے۔۔۔۔سب سے پہلے تم سے۔۔۔۔

وہ ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو آنکھوں پہ رگڑتے۔۔۔۔ آنسو صاف کرتے غصے اور نفرت سے کہہ رہا تھا۔

کافی دیر تک شاور لینے کے بعد بھی وہ پر سکون نہیں ہوا تھا۔۔۔باتھ ٹوول لپیٹے وہ باتھروم سے باہر نکلا اور بیڈ پہ لیٹ لیٹے چھت کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

سینے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔دل اب اپنی نارمل رفتار میں آنے لگا تھا۔۔۔۔آنکھیں بند کیں تو آئلہ کا روتا چہرہ نظر آیا اس نے جلدی سے آنکھیں کھولی تھی۔۔۔۔

آئلہ۔۔۔۔۔چھوٹی۔۔۔۔میٹھی۔۔۔۔خرگوشنی۔۔۔۔۔وہ زیر لب دہراتے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی ایک پل کو۔۔۔۔۔پیاری سی۔۔۔۔۔تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔میں تمہیں ہرٹ نہیں کرونگا۔۔۔۔۔تم تو بہت انوسینٹ ہو۔۔۔۔۔تمہیں کوئی کیسے ہرٹ کر سکتا ہے۔۔جانم۔۔۔۔

میری جانم ہے وہ۔۔۔۔۔میری چھوٹی سی جانم۔۔۔۔۔رمیز ساتم نے۔۔۔۔۔۔وہ صرف میری ہے صرف میری۔۔۔۔۔۔۔

احان کی خوشی اور محبت سے لبریز آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی۔۔۔۔

ہاں وہ تمہاری جانم ہے۔۔۔۔وہ تمہاری ہنی ہے۔۔۔۔وہ صرف تمہاری ہے احان۔۔۔۔۔میں بھلا کیسے اسکے بارے میں ایسا کچھ سوچ سکتا ہوں۔۔۔۔۔میں تمہیں بھی ہرٹ نہیں کر سکتا بھائی۔۔۔۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دینا۔۔۔۔۔میں خود کو نہیں سمجھا پا رہا۔۔۔مجھے معاف کر دینا احان۔

وہ ایک ہاتھ میں بیڈ شیٹ جکڑتے اور دوسرے سے اپنے بال نوچتے بہت رنج سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔آنسوؤں کی ندیاں پھر سے بہتے ہوئے اس کے چہرے کو تر کرتے بیڈ شیٹ میں جذب ہوتی جا رہی تھیں۔

ہے دل خوامخواہ پریشان بڑا

Mr.psycho written by barbie booاسکو کوئی سمجھا دے ذرا

عشق میں فنا ہو جانا ہے دستور یہی

جس میں ہو صبر کی فطرت وہ عشق ہی نہی

سمجھ بھی جا اے دل میرے کیا ہے یہ ماجرا

****

ڈیڈ آپ نے کہا تھا نا کہ آپ ٹیشا کے گھر چلیں گے۔۔۔۔پلیز ڈیڈ چلیں نا رشتہ لیکر۔

عادی اپنے مام ڈیڈ کے سامنے کھڑے منت بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ایک نظر بیٹے پہ ڈالی جو اپنی شادی کے لیے بے تابی ظاہر کر رہا تھا۔

ہاں ٹھیک ہے یاد ہے مجھے۔۔۔۔۔تم پہلے اس لڑکی سے پوچھ لو۔۔۔کہیں ایسا نہ ہو اسکے گھر والے منع کر دیں۔۔۔

خلیل امیر نے بیٹے کو حامی بھرتے ہوا کہا۔

میں پوچھ لوں گا۔۔۔پھر ہم کب جائیں گے ؟

وہ خوش ہوتے ہوئے بولا تھا۔

کل جائیں گے۔وہ سنجیدہ لہجے میں بولے تھے۔

رئیلی ؟تھینک یو سو مچ ڈیڈ! وہ بے یقینی سے کہتے انہیں گلے لگاتے۔۔۔۔روم سے باہر نکلا اور ٹیشا کو میسج کرنے لگا۔

دل کی نمازیں جا کے پہنچی فلک سے آگے

تو جا کے پایا تجھ کو میرے رہنما

بانہوں سے آگے تیری دنیا نہیں ہے میری

رکھ لے یہی تو مجھ کو میرے رہنما

عادی کا میسج ریڈ کرتے وہ مسکرا دی تھی۔

تو کیا پا لیا تم نے مجھے ؟

ٹیشا نے ریپلائی کیا۔

!ہاں! بہت جلد پا لوں گا

ہم کل آرہے ہیں تمہارا رشتہ مانگنے۔۔۔۔اور تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنا بنانے۔۔

سچ میں ؟

ہاں سچ میں ! تمہارے گھر والے منع تو نہیں کریں گے نا؟

عادی نے سوال کیا۔

نہیں۔کوئی منع نہیں کرے گا۔اس نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے۔۔۔کل کا ویٹ کرو پھر۔۔۔بائے۔

بائے۔۔۔اس نے مسکراتے لاسٹ میسج سینڈ کیا تھا۔

دادو مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔

وہ لاؤنج میں آتے بولی تھی۔

جہاں کیارا اور اسکی دادو کوئی بات کرنے میں مصروف تھیں۔

ہاں ہاں آجاؤ میری گڑیا۔کیا بات کرنی ہے؟

وہ اسے اپنے پاس بلاتے ہوئے کہنے لگی۔

ہاں میں ایک لڑکے کو پسند کرتی ہوں۔۔۔۔اسکا نام عادی ہے۔۔۔وہ کل اپنی فیملی کو لائے گا رشتہ کے لیے۔۔۔آپ انہیں وہ سپاٹ لہجے میں کہتی آرام سے صوفے پہ بیٹھ گئی۔r کر دیجیے گا۔۔۔بس یہی کہنے آئی تھی میں۔

کیا کہا؟تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟تم اتنی بڑی ہو گئی ہو کہ خود فیصلے کرنے لگ گئی ہو۔۔۔۔۔چپ چاپ اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔۔۔کوئی نہیں آئے گا یہاں رشتہ لیکر۔۔۔

ٹیشا کی بات سن کر ان دونوں کے ہوش اڑے تھے۔۔۔کتنے آرام سے اتنی بڑی بات بول دی تھی اس نے۔۔۔۔۔کیارا نے دل میں۔ایک سرد آہ بھری کہ اتنی ہمت تو وہ نہیں کر پائی تھی آج تک۔

دادو پلیز۔۔۔میں کوئی چھوٹی بچی نہیں ہوں۔۔۔اپنی زندگی کے فیصلے خود کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔مجھے کس سے اور کب شادی کرنی ہے اسکا فیصلہ بھی میں خود کروں گی۔۔۔اور اگر آپ نے کوئی زبردستی کی تو میں کورٹ میرج کر لوں گی۔۔۔اب آگے آپکی مرضی۔۔۔

دوٹوک انداز میں اپنا فیصلہ سناتے وہ آناًفاناً وہاں سے غائب ہوتی اپنے روم میں جا چکی تھی۔

یہ کیا ہو گیا ہے اس لڑکی کو۔۔۔۔پتہ نہیں کس کی باتوں میں آگئی ہے۔۔۔۔ابھی احان کو فون کر کے بتاتی ہوں۔۔۔۔

ٹیشا کی بے باکی پہ انکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔جبکہ کیارا دل ہی دل میں ٹیشا پہ رشک کر رہی تھی۔۔۔۔کاش اس نے بھی اتنی ہمت کی ہوتی اور اپنی محبت کے لیے سٹینڈ لیا ہوتا تو آج حالات کچھ اور ہوتے۔۔۔۔

_____*******_____

بھوک سے پیٹ میں چوہے دوڑتے محسوس ہوئے تو آئلہ کی آنکھ کھلی۔۔۔۔گھڑی پہ نظر پڑی تو رات کا ایک بج رہا تھا۔۔احان کو دیکھا وہ سکون سے اسے اپنے مضبوط حصار میں لیے سو رہا تھا۔

آج مجھے یہ رات سجانے کی اجازت دے دو

جاناں اپنے عشق میں مجھے قید کر لو

آج جان تم پر لٹانے کی اجازت دے دو

وہ دھیمے سے اسکی گردن میں منہ چھپاتے کہہ رہی تھی۔

اسکے لبوں کی نرمی گردن پہ محسوس کرتے وہ مسکرایا تھا۔

اجازت ہے میری جانم کو! ہر بات کی اجازت ہے میری جان کو۔۔۔۔۔۔۔اپنے عشق میں قید کرنے دیں مجھے۔۔۔۔۔۔۔کیونکہ آپ اپنے مسٹر احان کو تو اپنے عشق میں پہلے ہی قید کر چکی ہیں۔اب آپکو قید کر لوں میں خود میں ؟

وہ اسکے گرد حصار مضبوط کرتے اسکے کندھے پہ لب رکھے شرارتاً کہہ رہا تھا۔

مسٹر احان۔۔۔۔بہت بھوک لگ رہی ہے مجھے۔۔۔۔

وہ نڈھال ہوتی آواز میں بولی تھی۔

اوکے اوکے میری ہنی۔۔۔۔میں ابھی کچھ لاتا ہوں آپکے لیے۔۔۔۔پہلے جانم کو کچھ کھلاؤں گا اور پھر ہم آرام سے اس بارے میں بات کریں گے ٹھیک ہے نا؟

وہ اسکا ماتھا چومتے اٹھا تھا۔۔۔اسکے گال پہ ہاتھ پھیرتے شرارت کے کہتے ایک نظر اسکی سرخ ہوتے چہرے پہ ڈالی اور بیڈ سے اترتے باہر کیطرف بڑھ گیا۔

لاؤنج سے گزرتے کچن میں جاتے ہوئے اسکی نظر ٹیبل پہ رکھے پھولوں۔اور چاکلیٹس پر گئی۔۔۔

یہ سب۔۔۔ہمم ضرور رمیز لیکے آیا ہو گا۔۔۔یہ پھول میرے لیے اور یہ چاکلیٹس میری ہنی کے لیے۔۔۔لیکن مجھ سے ملے بغیر ہی واپس چلا گیا۔۔۔شاید سوتے ہوئے دیکھ کے جگانا مناسب نہیں سمجھا ہو گا اس نے۔۔۔چلو کل مل کے پوچھ لوں گا۔

اس نے چاکلیٹس اٹھائی اور کچن کیطرف گیا۔۔۔فریج میں سے بریانی نکالی۔۔گرم کی اور روم میں واپس آیا۔

وہ بیڈ پہ بیٹھی اسکا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔۔احان کو آتے دیکھ کر خوشی سے اسکا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔

واؤ۔۔۔۔۔چاکلیٹس۔۔۔۔۔۔اور بریانی بھی۔۔۔مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے پلیز جلدی سے دیں مجھے۔۔۔

وہ احان کی طرف بچوں کی طرح ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولی۔

ایک منٹ ایک منٹ میری جان! میں اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں گا جانم کو۔

وہ ٹرے بیڈ پہ رکھتے خود بھی اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

اسکے ہاتھ میں چاکلیٹ پکڑائی اور خود اسے بریانی کھلانے لگا۔وہ اپنا چھوٹا سا منہ کھولتی بریانی کھاتی اور چاکلیٹ کھولنے میں مصروف ہو جاتی۔

جانم! پہلے آرام سے کھانا کھالیں۔۔۔چاکلیٹ بعد میں ہم مل کے کھائیں گے۔احان کی بات پہ اس نے اسکی طرف دیکھا۔

مسٹر احان! آپ نے بھی تو کچھ نہیں کھایا صبح سے۔۔۔آپکو بھوک نہیں لگ رہی کیا؟

وہ چاکلیٹ سائیڈ پہ رکھتی اب فکر مند ہو رہی تھی۔

میری جان! پہلے آپ پیٹ بھر کے کھالیں۔۔۔پھر میں بھی کھالوں گا۔چلیں۔اب بس چپ چاپ کھانا کھائیں۔

وہ اسکے ہونٹوں کو چھوتی بالوں کی لٹ کو پیچھے کرتے کہنے لگا۔

نہیں آپ بھی کھائیں میرے ساتھ مسٹر احان۔

وہ منہ بناتے بولی۔

اچھا میں بھی کھاتا ہوں۔۔۔۔چلیں آپ منہ کھولیں پہلے یہ فنش کریں۔

اچانک اسکی نظر آئلہ کے بازو پہ گئی تھی۔۔۔سلیولیس شرٹ پہنی ہوئی تھی اس نے اسکا بازو سرخ ہو رہا تھا جیسے دباؤ پڑنے کیوجہ

سے ہوا تھا۔۔۔ پرپل کلر کیوجہ سے اسکا رنگ اور بھی نکھرا نکھرا لگ رہا تھا۔

احان نے اسکے بازو کو اپنے ہاتھوں میں لیتے غور سے دیکھنے لگا۔۔۔۔ شاید میری گرفت کی سختی کیوجہ نشان پڑ گیا ہے۔۔۔ وہ سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

کیا ہوا؟ اسے پریشان دیکھ کے وہ گویا ہوئی۔

کچھ نہیں۔۔۔۔ بس دیکھ رہا تھا کہ میری جانم کتنی زیادہ حساس ہیں۔۔۔۔ وہ اسکے بازو پہ اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے محبت سے کہنے لگا۔

وہ مسکرا دی۔ کھانا کھا کے اس نے ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھا۔

چلیں اب چاکلیٹ کی باری ہے۔ آئلہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے بولی۔

ہاں۔ اب چاکلیٹ کی باری ہے۔۔۔۔ آپ اپنی چاکلیٹ کھائیں۔ اور میں اپنی چاکلیٹ کھاؤں گا۔

وہ اسکی گردن کے گرد بازو حائل کرتے شرارت سے کہہ رہا تھا۔

!لیکن آپکی چاکلیٹ کہاں ہے؟ ہمارے پاس تو یہی ایک ہی چاکلیٹ ہے نا

وہ نا سمجھتے ہوئے اسکی طرف دیکھنے لگی۔

یہ تو آپکی چاکلیٹ ہے۔۔۔ میری چاکلیٹ بھی میرے پاس ہی ہے۔

وہ اسکی معصومیت دیکھ اپنی ہنسی دانتوں میں دبائے بولا تھا۔

کہاں ہے؟ اس نے سوال کیا۔

!یہ ہے میرے سامنے۔ میری چاکلیٹ

وہ اپنے سر سے آئلہ کی طرف اشارہ کرتے اسے معنی خیز نظروں سے دیکھنے لگا۔

میں چاکلیٹ تو نہیں ہوں۔. وہ منہ بناتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

!ہیں نا! میری پیاری سی، چھوٹی سی، سوفٹ سوفٹ میٹھی سی چاکلیٹ

وہ اپنی شہادت کی انگلی کو اسکے گال اور لبوں سے رینگنے کے انداز میں لے جاتے ہوئے گردن پہ پھیرتے اسکی آنکھوں میں جھانکتے

مدہوش کن آواز میں کہہ رہا تھا۔

وہ چاکلیٹ کی بائٹ لیتی۔۔۔۔اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔شاید اسے احان کو بات کا مطلب ابھی بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔

وہ چاکلیٹ کے چھوٹے چھوٹے بائٹ لیتی اسکی آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔اور وہ مسکراتے ہوتے اسے دیکھ رہا تھا۔

آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں مجھے؟ وہ بولی۔

ایسے کیسے؟ وہ دانتوں تلے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہنے لگا۔

جیسے آپ دیکھ رہے ہیں۔۔ایسے مت دیکھیں۔وہ جھنجلا کے بولی تھی۔

کیوں نہ دیکھوں اپنی جانم کو؟ وہ اسکی گود میں سر رکھتے کہہ رہا تھا۔

کیونکہ۔۔۔۔بس ایسے ہی۔۔۔مجھے نی پتہ۔

وہ منہ بناتے ہوئے اسکی طرف دیکھنے لگی۔

پھر تو میں دیکھوں گا۔۔۔۔۔اسکے عریاں بازو پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا۔

نہیں کریں نا۔۔۔۔۔۔اسکے ہاتھ کا لمس بازو پہ محسوس کرتے اسکے بدن میں سنسناہٹ ہوئی تھی۔وہ اسکا ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولی۔

یہ بھی نہیں کروں۔۔۔۔آپکو دیکھوں بھی نا۔کیوں؟ احان نے اداسی سے کہا۔

مجھے گدگدی ہوتی ہے۔وہ برا سا منہ بناتے ہوئے کہہ رہی تھی۔اسکی بات سن کر احان کو ہنسی آتی تھی پر اس نے منہ پہ ہاتھ رکھتے اپنی ہنسی چھپالی۔

کہاں گدگدی ہوتی ہے؟ وہ دانتوں تلے ہنسی دبائے شرارتا اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

اسکی بات پہ آئلہ نے منہ پھلایا تھا۔۔اور اپنی چاکلیٹ کی آخری بائٹ لیتے اسے گھورنے لگی۔

بتائیں نا! وہ اٹھتے ہوئے بیٹھ گیا اور اسکے چہرے کے قریب ہوتے دھیمی آواز میں کہتا آئلہ کی سانسیں بے ترتیب کر رہا تھا۔

مسٹر احان! گڈ نائٹ! وہ اسے خود سے دور کرتی۔۔۔۔کمفرٹر میں گھسی تھی۔

ہمارے لیے مارننگ ہے یہ۔۔۔۔چلیں اٹھ جائیں جانم۔۔۔۔۔۔ہم پہلے ہی کافی دیر سو چکے ہیں اب اور نہیں سونا۔۔۔۔۔۔

وہ کمفرٹر کے اوپر سے اسکے قریب ہوتے کہہ رہا تھا۔

مجھے نیند آرہی ہے۔وہ بولی۔

اچھاتو یہ چاکلیٹ میں کھالوں پھر؟اس نے کہا۔

کونسی چاکلیٹ؟. وہ کمفرٹر اتارتی جلدی سے اٹھی تھی۔

یہ والی چاکلیٹ؟احان آئلہ کے قریب ہوتے اسے اپنی بانہوں میں دبوچتے ہوئے اسکے کان میں سرگوشی کرتے کہنے لگا۔

آہ۔۔۔۔مسٹر احان! . آپ نے جھوٹ بولا۔

وہ اسکے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے بول رہی تھی۔

!جھوٹ تو نہیں بولا۔۔۔۔میری جان

تو پھر کہاں ہے چاکلیٹ؟وہ دبے دبے غصے کے کہہ رہی تھی۔

میری بانہوں میں۔۔۔۔وہ اسکے کان کی لو کو اپنے لبوں میں لیے دھیمے سے کہہ رہا تھا۔

مجھے نیند آرہی ہے۔سونے دیں مجھے۔وہ سپاٹ انداز میں بولی۔

اچھاجانم۔۔۔مجھے یہ ذراسی چاکلیٹ ہی کھانے دیں۔

وہ اسکے نچلے ہونٹ پہ لگی ذراسی چاکلیٹ پہ انگلی رکھتے بولا۔

یہ کھانی ہے آپکو؟ابرو اچکا کے پوچھنے لگی۔تو احان نے ہاں میں سر ہلایا۔

ٹھیک ہے یہ لیں کھالیں۔اور اب مجھے سونے دیں۔تنگ مت کریں۔

وہ اپنی پتلی سی انگلی سے ہونٹ پہ لگی چاکلیٹ کو ہٹاتے احان کیطرف کرتے ہوئے بولی تھی۔

اوکے۔۔۔اگر جانم ایسے ہی چاہتی ہیں تو میں ایسے ہی کھالوں گا۔

آئلہ کی اس حرکت پہ اس نے ہونٹ دانتوں تلے دبایا تھا۔اور اسکی چھوٹی سی انگلی پہ زبان پھیرتے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے گیا۔

یہ بھی کھالوں؟اسکے ہاتھ پہ لب رکھتے وہ شرارت بھرے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

نہیں۔۔۔اب گڈ نائٹ۔

وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی سونے لگی تو احان نے اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے سینے میں چھپاتے اسکی گردن پہ لب رکھتے لمس چھوڑا اور پر اسکے نازک کندھے پہ دانت گاڑھے تھے۔

وہ ہلکے سے چیخی تھی۔اور ایک جھٹکے سے اسے دور دھکیلا۔

کیا ہوا ہنی؟وہ بوکھلایا۔

آپ سے کہانا ایسا مت کریں۔ وہ غصے سے بولی۔

جانم۔۔۔ یہ لو بائٹ تھی۔۔۔ غصہ کیوں ہو رہی ہیں۔

احان کے چہرے کا رنگ اڑا تھا۔

نہیں چاہیئے مجھے لو بائٹ۔ وہ چلائی۔ آنسو اسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ کرتے اسکے گال بھگو رہے تھے۔

آپ پلیز روئیں مت جانم۔۔۔۔ اوکے میں اگین نہیں کروں گا ایسا۔۔۔

اسے روتے دیکھ کے اسے برا لگا تھا۔ اسکے قریب ہوتے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھے وہ کہنے لگا۔

آپ جائیں یہاں سے۔۔۔ اپنے روم میں جائیں آپ۔

اسکے ہاتھ کو جھٹکتے وہ بے رخی سے بولی۔

احان کے چہرے پہ اداسی چھائی تھی۔ وہ بیڈ سے اترتے روم سے نکلتے اپنے روم میں پہنچا۔

آئلہ اپنے آنسو پونچھتی۔۔۔ کمفرٹر اپنے اوپر ڈالتے سو گئی۔

جب بھی مجھے لگتا ہے کہ اب میں اسے سمجھنے لگا ہوں تب ہی وہ ایسے برتاؤ کرنے لگتی ہے۔۔۔۔ کیا مسئلہ ہے آخر۔۔۔ ایک لو بائٹ ہی تو تھی۔۔ اتنا برا کیوں مان گئی تھی۔

وہ بیڈ پہ بیٹھتے سوچتے ہوئے سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھا کے چیک کرنے لگا۔

اتنی کالز اور میسجز۔

وہ دادو اور کیارا کی کالز دیکھ کے پریشان ہوا۔ اور میسج ریڈ کرنے لگا۔

احان بھائی! کیسے ہیں آپ؟ ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔۔۔ ٹیشا کسی لڑکے کو پسند کرتی تھی۔۔۔ کل وہ لوگ رشتہ لے کے آ رہے ہیں۔۔۔ ٹیشا نے دھمکی دی ہے کہ اگر انکو انکار کیا تو وہ کورٹ میرج کر لے گی۔۔۔ وہ ایک ہفتے میں شادی کرنے کی ضد کر رہی ہے۔۔۔ دادو بہت غصے میں ہیں۔۔۔ آپ پلیز صبح تک گھر آ جائیں۔"

ہمممم۔۔۔۔ گھر تو مجھے آنا ہی تھا میری جانم کو جو ملوانا ہے آپ سب سے۔۔۔۔ چلو یہ موقع سہی ہے۔۔۔ جانم کو بھی ساتھ لے جاؤں۔۔۔ جانم کا موڈ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ ہمممم!

اس نے فون ٹیبل پہ رکھتے بیڈ پہ لیٹتے آنکھ بند کیں۔

****

مسٹر احان! آئم سوری جاناں۔

وہ اسکے گال پہ لب رکھتے سرگوشی کر رہی تھی۔

اسکا لمس محسوس کرتے احان نے آنکھیں کھولی۔

گڈ مارننگ جاناں! وہ چہک کر بولی۔

ہاف وائٹ کلر کی شارٹ فراک میں، بالوں کی اونچی پونی بنائے وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔

گڈ مارننگ میری جانم! وہ اٹھتے ہوئے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے بولا۔

کیا ہوا؟ احان کو اسکے گال پہ ہاتھ رکھے دیکھ کے وہ پوچھنے لگی۔

پتہ نہیں۔۔۔ کیا ہوا؟ گال بہت گرم ہو رہا ہے۔ اور آواز بھی سنائی دے رہی ہے۔

وہ شوخ لہجے میں کہتا اسکی طرف دیکھنے لگا۔ جو نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے اپنی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی۔

وہ۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ رات کو آپ پہ غصہ کیا تھا نا میں نے۔۔۔ اسکے لیے آئم سوری۔

وہ نظریں جھکائے بولی۔

جب کس کر لیا تھا تو سوری بولنے کی ضرورت نہیں تھی جانم۔

وہ سینے پہ بازو لپیٹتے محبت بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

تھینک یو۔ وہ مسکرائی تھی۔

چلیں میں فریش ہو جاؤں پھر آپکو اپنی فیملی سے ملوانے کے لیے لے جاؤں گا۔

وہ بیڈ سے اترا۔۔ اسکے ماتھے پہ پیار کیا۔۔ اور واش روم کیطرف بڑھتے ہوئے بولا تھا۔

اوکے۔۔۔۔۔۔ وہ خوش ہوئی تھی۔

فریش ہو کے وہ آیا تو دونوں نے ناشتہ کیا اور لاہور کی طرف روانہ ہو گئے۔

میری ہنی بنی خوش ہے نا؟ احان نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔

یس۔۔۔۔۔ بہت خوشی ہو رہی ہے مجھے۔۔۔

وہ چہکتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

وہ گھر میں داخل ہوا تو رمینا بیگم اور کیارا سامنے ہی موجود تھے۔

ہیلو بھائی! کیسے ہیں؟ کیارا اسکے قریب آتے ہوئے بولی تھی۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ میری بہنا کیسی ہے؟ احان نے کیارا کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

کیسی ہیں آپ دادو! رمینا بیگم کا ہاتھ چومتے وہ ادب سے بولا تھا۔

میرا بیٹا! ٹھیک ہوں میں۔ تم کیسے ہو۔۔۔۔ کتنے ٹائم ہو گیا ملنے ہی نہیں آتے تم۔

وہ اسکا ماتھا چومتے شکوہ کر رہی تھیں۔

بس دادو! کام میں مصروف ہوتا ہوں نا تو اسلیے۔

احان نے کہا۔

یہ لڑکی کون ہے؟ رمینا بیگم نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے آئلہ کی طرف دیکھا تھا۔ کیارا بھی حیرت سے اس چھوٹی سی من موہ لینے والی گڑیا کو دیکھے جا رہی تھی۔

یہ آئلہ ہے میرے بزنس پارٹنر کی بیٹی ہے۔۔۔۔ پاکستان گھومنے کے لیے آئی ہوئی ہے تو میں اپنے ساتھ لے آیا۔ آپ سب سے ملوانے۔

احان نے آئلہ کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اسکا تعارف کروایا تھا۔ جبکہ رمینا بیگم کو اسکا آنا پسند نہیں آیا تھا۔

ہیلو آنٹی۔ آئلہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

چلو ٹھیک ہے تم جا کے ٹیشا کو سمجھاؤ۔ میری تو کوئی بات نہیں سن رہی وہ۔

آئلہ کو نظر انداز کرتے وہ احان سے مخاطب ہوئی تھیں۔

جی بھائی۔۔ آپ جائیں۔۔۔ میں اسکو اپنے روم میں لے جاتی ہوں۔

کیارا نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

جی۔۔۔۔ میں جا کے ٹیشا سے بات کرتا ہوں۔۔۔۔ آئلہ آپ تب تک کیارا کے ساتھ رہیں۔

احان آئلہ کو کہتے ٹیشا کے روم کی طرف چلا گیا۔

ہائے۔ آئلہ نے کیارا کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

ہائے۔۔۔۔ کیارا نے اسکا چھوٹا سا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔

آجاؤ۔۔۔۔ وہ اسے اپنے ساتھ لیے کمرے کی طرف بڑھی تھی جبکہ رمینا بیگم نے ابرو اچکا کے اسے دیکھا تھا۔

کیا ہوا ہے میری گڑیا کو۔ احان روم نوک کرتے انٹر ہوتے ہوئے بولا تھا۔

بھائی۔۔۔۔ٹیشا احان کو دیکھ کے خوشی سے کھل اٹھی تھی۔

مجھے پتہ تھا آپ ضرور آئیں گے۔وہ بولی۔

جی مجھے تو آنا ہی تھا نا۔۔۔میری چھوٹی سی بہن اب اتنی بڑی ہو گئی ہیں کہ شادی کا فیصلہ کر چکی ہے تو اکلوتا بھائی ہونے کے ناطے مجھے تو آنا ہی تھا نا۔

وہ اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتے محبت سے کہہ رہا تھا۔

تو آپکو کوئی پرابلم نہیں ہے کیا؟غصہ نہیں کریں گے کیا؟

وہ ڈرتے ڈرتے بولی تھی۔

مجھے کیوں کوئی پرابلم ہو گی۔۔۔۔اگر لڑکا اچھا ہے اور تمہیں پسند بھی ہے تو ہم شادی کر دیں گے ہماری گڑیا کی۔

وہ اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے کہنے لگا۔

تھینک یو سو مچ احان بھائی۔

وہ خوشی سے بولی۔

چلیں اب باہر چلیں آپ۔۔۔۔اور میں جا کے دادو سے بات کرتا ہوں۔

وہ اسے کہتا روم سے نکلتے لاؤنج کیطرف بڑھا تھا جہاں رینا بیگم اسکا ویٹ کر رہی تھیں۔

دادو۔۔۔آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔۔میں لڑکے والوں سے مل کے ہی کوئی فیصلہ کرونگا۔

اسکی بات سن کے رینا بیگم کچھ نہ بولی تھیں۔

*****

عادی کے گھر والوں سے ملکر احان کو تسلی ہوئی تھی۔۔۔اسے ٹیشا کے لیے عادی اچھا لگا تھا۔۔۔بہت سادہ اور سلجھا ہوا لڑکا۔

عادی اور ٹیشا کی خواہش پہ ایک ہفتے میں ہی شادی طے کر دی گئی جبکہ رینا بیگم کو یہ بات ناگوار گزری تھی۔۔۔پر وہ احان کے فیصلے کے خلاف نہیں بول سکتی تھیں اسی لیے چپ ہی رہیں۔

آئلہ کیارا اور ٹیشا کے ساتھ کافی گھل مل گئی تھی اور بہت خوش تھی۔۔۔۔وہ دونوں بھی اسے چھوٹی بہنوں کی طرح پیار کر رہے تھے۔۔۔احان آئلہ کو خوش دیکھ کے کافی پر سکون ہوا تھا۔

کہاں غائب ہو تم؟نہ کوئی کال نہ میسج۔

رمیز فون پہ احان سے پوچھ رہا تھا۔

ہاں میں تمہیں کال کرنے ہی والا تھا۔۔۔میں لاہور ہوں اور تم بھی آجاؤ۔۔۔ٹیشا کی شادی ہے۔۔۔کافی کام ہیں۔۔۔میں آئلہ کو بھی اپنے ساتھ لے آیا ہوں اور۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں بس روانہ ہوتا ہوں ابھی۔۔۔وہی پہنچ کے بات کرتے ہیں پھر۔۔۔

وہ جو اس گھر میں کبھی نہ جانے کا ارادہ کر چکا تھا۔۔ آئلہ کا نام سن کے فوراہاں کہہ دی تھی۔

****

شادی کی تیاریاں عروج پر تھی۔۔

ساری شاپنگ ٹیشا اور عادی نے مل کے کی تھی مایوں سے لے کر بارات تک کے ڈریس دونوں نے اپنی پسند سے لیے تھے دونوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

رمیز بھی آچکا تھا۔۔۔رمینا بیگم کو اسکا آنا سخت ناگوار گزرا تھا۔۔۔جبکہ کیارا کے دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ رمیز سے معافی مانگ لے گی۔

آج مہندی تھی زیادہ دور دراز کے رشتے دار نہیں بس قریبی رشتے داروں کی ہی بلایا تھا انہوں نے۔۔

شادی کی ساری تیاریاں احان اور رمیز ہی دیکھ رہے تھے گھر کی لائٹس سے لے کر ہوٹل کی بوکنگ کھانا گھر کے چھوٹے موٹے کام سب دونوں مل کر ہی دیکھ رہے تھے۔گھر کی پہلی شادی تھی اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی بھی کمی ہو۔

*****

ٹیشا مہندی کا ڈریس پہنے تیار ہوئے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

کیارا اور آئلہ لہنگے پہنے بے حد حسین لگ رہی تھیں دونوں کے لہنگے مختلف کلر اور سٹائل کے تھے۔۔

کیارا ملٹی کلر کا لہنگا پہنے اوپر ہاف بلاوز پہنے جس کے بازو سلیولس تھے۔۔۔لائٹ میک اپ کیے، جھمکے پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

اور آئلہ بے بی پنک کلر کا لہنگا پہنے وائٹ ہاف بلاوز پہنے جس کے بازوں سلیولس تھے اس ڈریس میں اس کا دودھیاں جسم چمک رہا تھا کانوں میں ہلکے سے جھمکے پہنے ہلکے سے میک اپ میں قیامت ڈھا رہی تھی اوپر سے اسکی بڑی بڑی کالی آنکھیں جو اس کے خوبصورتی میں چار چاند لگا رہی تھیں۔۔۔

دونوں تیار ہوئے لان میں بنائے گئے سٹیج پر ٹیشا کے پاس آئیں۔

احان اور رمیز پہلے ہی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔

آئلہ کو دیکھ کے دونوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئ۔۔وہ اتنی زیادہ پیاری لگ رہی تھی کہ دونوں کو اپنی نظر ہٹانا مشکل لگ رہا تھا ۔۔۔جبکہ رمیز نے اپنی نظریں جھکائی تھیں۔اور احان بت بنے اسے دیکھے جا رہا تھا۔

رمیز نے اسے جھنجھوڑا تو وہ ہوش میں آیا۔

کچھ دیر میں عادی کی فیملی بھی آچکی تھی۔۔۔عادی کو ٹیشا کے ساتھ بٹھایا گیا۔

مہندی کی رسم شروع ہو چکی تھی سب باری باری آکر ان کو مہندی لگا رہے تھے اور ڈھیروں دعائیں بھی دے رہے تھے۔۔۔

ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے ٹیشا کا ہاتھ بار بار عادی کے ساتھ ٹچ ہوتا۔۔۔عادی کی دھڑکن کو بڑھا رہا تھا دل نے پلٹی کھالی تھی اس کے بس سے بے قابو ہوتا جا رہا تھا اک الگ ہی قسم کے جذبات اس کے اندر پیدا ہو رہے تھے جسے سمجھنے سے وہ قاصر تھا۔۔۔

وہ بار بار ٹیشا کو دیکھ رہا تھا جیسے یقین کر رہا ہو کہ یہ کوئی خواب نہیں بلکہ حقیقت ہے۔

اسکی نظریں خود پہ پا کے ٹیشا نے اسے گھورا۔

کیا دیکھ رہے ہو؟

دیکھ رہا ہو کوئی اتنا خوبصورت کسی کو کیسے لگ سکتا ہے۔۔۔بے حد خوشی ہو رہی ہے۔۔۔اور آج تم کچھ زیادہ ہی پیاری لگ رہی ہو۔

عادی نے پیچھے سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے دباؤ ڈالا تھا۔

ٹیشا کے جسم میں سرد سی لہر دوڑی اور ہڑبڑا کر آگے پیچھے دیکھنے لگی کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔

عادی کیا کر رہے ہو چھوڑوں مجھے ٹیشا سامنے دیکھے مسکراتے ہوئے بولی تاکہ کسی کو شک نہ ہو۔۔

میں تو نہیں چھوڑنے والا کر لو جو کرنا ہے

آریان کا ہاتھ بے باک ہوتا ٹیشا کی پوری کمر پر رینگتا ہوا بے باکیاں کرنے لگا ٹیشا کی جان ہوا ہوئی تھی۔۔

تم دونوں میں سے پہلے مہندی کون لگائے گا؟

کیارا اسٹیج پہ دونوں سے پوچھنے لگی۔۔میں لگواوں گی۔ٹیشا جلدی سے کھڑی ہوئی اس میں عادی کی بدمعاشیاں سہنے کہ ہمت نہیں تھی اس وقت۔۔۔پر بعد میں وہ اسکا بدلہ ضرور لینے والی تھی۔۔

عادی اس کی گھبراہٹ دیکھ ہلکے سے مسکرا گیا۔۔۔اسے اچھا لگا تھا ٹیشا کا یہ اسطرح شرمانا۔

******

رات کے تقریبا ایک بجے فنکشن ختم ہوا۔

آئلہ تھکی ہاری کمرے میں داخل ہوئی اور اپنا ڈوپٹہ سر سے اتارے بیڈ پر پھینک کے بالوں کی چوٹی کھولے انہیں اپنے شانے پر پھیلا

گئ۔۔

وہ اپنے دھیان میں لگی اپنی جیولری اتار رہی تھی تھکن سے اتنی چور ہو گئ تھی کہ اب بس سونا چاہتی تھی۔۔۔

وہ بہت خوش بھی تھی کیونکہ یہ سب اسکے لیے بالکل نیا تھا وہ انجوائے کر رہی تھی۔

احان دروازے کی اوٹ میں چھپا اس کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا ڈوپٹے سے بے نیاز اس کا وجود احان کے دل پر بجلیاں گرا رہا تھا اوپر سے اس کی خمار آلودہ آنکھیں احان آرام سے دروازہ بند کرتے ہوئے اس کی کمر میں بازوں حائل کئے اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگا گیا۔۔

آ۔۔۔ آآ۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ڈر کے مارے اچھلی تھی۔۔۔

کیا ہوا جانم۔۔۔۔ ڈر گئ آحان اس کے کان میں گھمبیر سرگوشی کئے اس کی کان کی لو کو دانتوں میں دبا گیا۔۔

آئلہ ساکت ہو گئ احان اس کے گرد گھیرا مزید تنگ کرتے ہوئے اسے خود میں بھینچنے لگا۔۔۔

آئلہ کی جان لبوں پہ آئی۔۔

مسٹر احان کیا کر رہے ہیں؟

وہ اپنی آنکھیں بند کئے اس کے لمس کو اپنی گردن پر محسوس کرتے اس کے بازوں کو اپنے پیٹ سے ہٹانے کی ناکام کوشش کرنے لگی ۔۔۔

پیار کر رہا ہو اپنی ہنی بنی سے جو دن بہ دن مجھے اپنا اسیر بنائے جا رہی ہے۔

احان اس کے بلاوز کو کندھے سے نیچے کئے اپنے لب وہاں رکھ گیا۔۔ آئلہ کی سانسیں ایک دم سے بھاری ہوئیں۔ احان اس کے بازوں پر اپنی گرفت مضبوط کر گیا۔۔۔

احان اس کی گردن پر جھکا اپنے لبوں سے اس کی خوبصورتی کو سہرانے لگا۔۔

مسٹر احان۔۔۔۔ کوئی آجائے گا۔۔۔۔ یہ ہمارا گھر نہیں ہے۔

تو آجانے دو۔۔۔ آپکے مسٹر احان کو نسا ڈرتے ہیں کسی سے۔

احان آئلہ کو سیدھا کئے اس کی کمر پر اپنے بازوں رکھ گیا اور اس کے بالوں کو پیچھے کئے اس کے جھمکے اتراتا ہوا وہاں اپنے لب رکھ گیا۔۔۔ اسکے منہ سے "ہمارا گھر" سن کے احان کے لبوں پہ ایک گہری مسکراہٹ ابھری تھی۔

مسٹر احان! میں بہت تھک گئ ہوں۔۔ مجھے نیند آرہی ہے

ابھی آپکی ساری تھکن دور کر دیتا ہوں احان اس کا چہرہ تھوڑی سے اوپر کئے پوری شدت سے اس کے لبوں پر جھکا اس کے عمل میں

اتنی شدت تھی کہ آئلہ اپنے آپ کو سنبھالنے کے لیے اس کے گردن کے گرد اپنے بازوں کا گھیرا بنا گئ۔۔۔

احان اس کی کمر پر دباو بڑھاتے اسے مزید اپنے نزدیک کر گیا۔۔

مجھے سچ میں نیند آرہی ہے۔

آئلہ اسے اپنے گال پر ناک رگڑتا دیکھ اپنے آپ کو چھڑوانے لگی۔۔۔

پر وہ تو پہلے ہی پاگل ہوا اس کے جسم سے آتی بھینی بھینی خوشبو میں کھو چکا تھا۔۔اب وہ کہاں کچھ سننے والا تھا۔

مسٹر احان۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے لبوں کو اپنے بیوٹی بون پر محسوس کرتے وہ تڑپ گئ تھی۔

احان اس کی تڑپ دیکھ ایک جھٹکے سے اس سے علیحدہ ہوا اور اگلے ہی پل اسے بانہوں میں بھرتے بیڈ پہ لٹا چکا تھا۔

ٹھیک ہے جانم۔۔۔آج آپ آرام کریں۔۔۔پر کل میں کوئی بہانہ نہیں سنوں گا۔۔

اسکے ماتھے پہ پیار کرتے۔۔۔کان میں سرگوشی کرتے وہ روم سے باہر نکلا تھا۔

****

کیارا کنفیوز سی رمیز کے کمرے کے باہر کھڑی ہاتھ مسلنے لگی۔۔

جو بھی تھا آج اسے ہر حال میں اس سے بات کرنی تھی۔۔وہ دروازہ نوک کئے اندر بڑھی سامنے ہی رمیز صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ میں کچھ دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

کیارا کو اپنے روم میں دیکھ وہ لیپ ٹاپ بند کئے کھڑا ہوا۔۔

کیارا چلتی ہوئی اس کے سامنے کھڑی ہو گئ۔

مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی رمیز۔۔

کیا بات کرنی تھی؟

اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملی۔۔

میں تم سے معافی مانگنے آئی ہوں۔

وہ سر جھکائے بے بسی سے بولی تھی۔

رمیز غور سے اسے دیکھ رہا تھا شاید کچھ سوچ رہا تھا۔

ہمم۔۔۔۔ٹھیک ہے جاؤ تم۔

وہ بے رخی سے بولا اور واپس صوفے پہ بیٹھ گیا۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے اسکے روم سے باہر نکلی تھی۔

رمیز کے لبوں پہ مسکان ابھری تھی اور اسکے دماغ میں کئی خیال آ رہے تھے۔۔

_____*****_____

آخر کا وہ دن آن پہنچا جسکے لیے اتنے دنوں سے تیاریاں کی جا رہی تھیں۔

ٹیشا وائٹ فیری لہنگا پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی فل لہنگے پر گولڈن موتیوں کا کام ہوا تھا ہاف بلاوز پہنے جس کے فل بازوں پر بہت خوبصورتی سے گولڈن موتیوں کا کام ہوا تھا سر پر ریڈ ہیوی ڈوپٹہ لیے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھے ماتھے پر بھاری ماتھا پٹی سجائے گلے اور کانوں پر بھی بھاری جیولری پہنے چہرے کو میک اپ سے سجائے بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔

کیارا نے بھی بے حد خوبصورت سا لائٹ میرون لہنگا پہنا ہوا تھا پر اسکی آنکھوں میں بہت اداسی جھلک رہی تھی۔۔۔لائٹ میک اپ کیے اور ہلکی کی جیولری پہنے وہ کافی حسین لگ رہی تھی۔

آئلہ بھی گولڈن لہنگا پہنے ہوئے تھی۔۔۔ہاف بلاوز پہنے جس کے بازوں سلیولس تھے بلاوز کو ڈوریوں کی مدد سے باندھا گیا تھا۔۔ہلکی جیولری پہنے تیار ہوئی نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

واؤ آئلہ۔۔۔۔تم بہت پیاری لگ رہی ہو تمہارے لہنگے کا کلر بھی کافی پیارا ہے۔۔۔بہت سوٹ کر رہا ہے تم پہ۔۔۔۔

اسے اتنا خوبصورت لگتا دیکھ کیارا بولی۔۔

کچھ ہی دیر میں م احان مولوی صاحب کو لیے برائیڈل روم میں داخل ہوا۔۔نکاح کی رسم شروع ہوئی۔۔۔ٹیشا کے دل میں تو جیسے لڈو پھوٹ رہے تھے۔۔۔اور عادی کا بھی کچھ یہی حال تھا۔

سب کی دعا سے نکاح اپنے تکمیل کو پہنچا تھا نکاح کے بعد سب مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔۔

فوٹو شوٹ کروایا گیا۔۔سب کام خیر وعافیت سے ہو گئے تھے اب رخصتی کا ٹائم ہو گیا تھا۔۔

ٹیشا کیارا اور دادو کے گلے سے لگ کر خوب روئی تھی۔

وہ سب سے ملتے ہوئے اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھے روانہ ہوئے۔۔

آئلہ یہ سارا منظر غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔کبھی حیران ہوتی کبھی خوش ہوتی تھی۔۔۔اور رمیز کی نظریں بار بار آئلہ کی طرف اٹھ رہی تھیں۔۔۔۔دل شور مچا رہا تھا۔۔۔اسے دیکھ دیکھ کے ایک عجیب سی خوشی مل رہی تھی۔۔۔۔

****

عادی اپنے روم میں داخل ہوا تو ٹیشا بیڈ کے بیچھوں بیچھ بڑا سا گھونگھٹ نکالے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے عادی کا دل دھڑکا گئی۔۔

عادی اپنا کوٹ اتارتا ہوا اس کے پاس آیا اس کے مہندی لگے پاؤں کو چھو کر محسوس کرنے لگا۔۔

ٹیشا کے جسم میں لرزش پیدا ہوئی تھی۔۔

وہ اپنے پاوں پیچھے کر گئی۔۔۔

عادی مسکراتا ہوا اس کا گھونگھٹ اٹھانے لگا تھا کہ ٹیشا نے اپنے گھونگھٹ پر گرفت مضبوط کر لی۔۔۔

عادی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

ایسے کیسے میرا گھونگھٹ اٹھا سکتے پہلے میری منہ دیکھائی تو دو۔

ہاں ضرور۔یہ لو۔

عادی نے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھامتے اسکی انگلی میں ڈائمنڈ رنگ پہنائی تھی۔

تھینک یو۔

وہ شرمائی تھی۔

عادی نے ہلکے سے اسکا گھونگھٹ اٹھایا۔

بہت حسین لگ رہی ہو۔۔۔وہ گھمبیر آواز میں بولا تھا۔اور اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے اسے اتار گیا۔۔

ٹیشا اسے شرٹ کے بغیر دیکھ اپنا حلق تر کرنے لگی اپنے سکھے لبوں پر زبان پھیر گئی۔۔۔

بے شک وہ بہت بولڈ ظاہر کرتی تھی خود کو پر اندر سے وہ وہی نازک،ڈرپوک سی ہی لڑکی تھی۔

عادی اسے گھبراتا دیکھ کھینچ کر اپنے قریب کر گیا۔

عادی۔۔۔۔۔۔ٹیشا سرگوشی میں بولی۔

ہاں بولو سویٹ ہارٹ۔۔۔۔۔

عادی اس کے بال کھولے اس کی تمام جیولری اتارے اس کے ہونٹوں پر جھکا اپنے پیاسے لبوں کی پیاس بجھانے لگا ٹیشا مضبوطی سے اس کی گردن کے گرد حصار بنا گئی۔

عادی اس کے ہونٹوں پر جھکا اس کی سانسوں کو خود میں منتقل کرتا ہوا اس کی شہ رگ پر اپنے لب رکھ گیا اسے آرام سے بیڈ پر لیٹائے خود اس پر سایہ کئے اس کے گلے میں خوبصورت سے چین نکالتے اس کے بلاوز کو کندھے سے ہٹائے اپنے لب رکھتا ہوا اپنے دانت

گاڑھ گیا۔۔

آہہ۔۔۔ آٹیشا کی دبی سی چیخ نکلی جسے ٹیشا اپنے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبائے روک گئی۔۔

آہستہ آہستہ عادی اس پہ جھکتے۔۔۔ اپنا پورا وزن اس کے وجود پر ڈالے اس کی جان پر آ گیا۔۔

ٹیشا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے مضبوطی سے بیڈ شیٹ کی چادر کو اپنے ہاتھوں میں دبوچا تھا اس نے۔۔۔۔

عادی اس کی گردن سے ہوتا ہوا اپنے ہونٹ اس کے سینے پر رکھے گہرا سانس بھرتے ہوئے اس کی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا۔۔

دونوں کی سانسیں پورے کمرے میں گونج رہی تھی

ٹیشا کی جان تو تب ہوا ہوئی جب اس کے لب اپنے پیٹ پر محسوس کئے وہ ہل بھی نا پائی۔

ٹیشا آنکھیں بند کئے بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں بینچھے مدہوش ہونے لگی۔۔۔ عادی ایک بار پھر اس کے ہونٹوں کو اپنی دسترس میں لے گیا۔۔۔ ٹیشا بیڈ شیٹ کو چھوڑ اس کی گردن کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار بنا گئی اور اس کے جنون میں اس کا ساتھ دینے لگی دونوں کے وجود میں سکون کی ایک لہر اتری تھی۔۔۔

****

سارے کام نمٹا کے احان آئلہ کے روم کی طرف بڑھا۔۔۔

اسکے روم میں انٹر ہوا تو وہ بیڈ پہ بیٹھی موبائل پہ مصروف تھی۔

اس نے ڈور لاک کیا اور مسکراتے ہوئے اسکی طرف بڑھنے لگا۔

احان کو دیکھ کر اس نے موبائل سائیڈ ٹیبل پہ رکھا۔

تو میری جانم کیا کر رہی تھیں۔

وہ بیڈ پہ اسکے قریب بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

وہ ابھی بھی اسی لہنگے میں تھی۔۔۔۔ اسے دیکھ کے احان کا خود پہ قابو پانا مشکل ہو رہا تھا۔

احان اسے اپنی طرف کھینچ کے اس کے خوبصورت سراپے کو دیکھنے لگا۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہیں جانم۔۔۔۔۔۔ بیان نہیں کر سکتا میرے دل کی کیا حالت ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ وہ اپنے ہوش کھوتے ہوئے اس کے سراپے میں ڈوبنے لگا۔۔

تھینک یو۔۔۔ آپ بھی کافی ہینڈسم لگ رہے ہیں۔

وہ اسکی بیئرڈ پہ ہاتھ رکھتی مسکرا کے کہہ رہی تھی۔

احان انہیں ہاتھوں پر اپنے لب رکھے اس کے نرم ملائم لپسٹک سے سجے ہوئے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔

قطرہ قطرہ اس کی سانسوں کو اپنے اندر اتارنے لگا اپنے شدتیں اپنی بے قراریاں بیان کرنے لگا چند سیکنڈ میں ہی اسے نڈھال کئے بیڈ پر ڈالے خود اس کے اوپر جھک گیا۔۔۔

ایک نظر اسکے چہرے پہ ڈالی اور اس کی گردن پر جھکا اپنا لمس چھوڑنے لگا۔۔۔ آئلہ اس میں سمٹنے لگی۔۔۔۔

اس کے لبوں پر جھکے اس کے پیٹ کو سہلانے لگا جس سے آئلہ کے جسم میں سرد سی لہر دوڑی تھی۔۔۔۔

احان پوری طرح اس پہ حاوی ہوتے اس کی جان لینے کے در پر تھا۔۔

آئلہ اپنا آپ اسے سونپے سکون سے آنکھیں بند کر گئی۔۔

جیسے ہی وہ آنکھیں بند کرنے لگی تو اسکی نظر ڈور کے ساتھ والی کھڑکی پہ پڑی تھی۔۔۔ جہاں اسے کسی کا سایہ محسوس ہوا تھا۔۔۔ اور پل بھر میں پھر غائب ہوا۔۔۔۔ جیسے کوئی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ پر کون؟؟؟ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سوچتی۔۔۔۔ احان کے لمس کو محسوس کرتے مدہوش ہوئی تھی۔

****

ساری رات جاگنے کی وجہ سے رمیز کی آنکھیں سوجھی ہوئی تھیں۔ فریش ہو کے وہ روم سے باہر نکلنے لگا تھا کہ کیارا سامنے آگئی۔

گڈ مارننگ۔ وہ چہرے پہ مسکان سجائے بولی۔

گڈ مارننگ۔ رمیز نے نظریں ادھر ادھر گھماتے کہا۔

تم ٹھیک ہو۔ وہ روم میں انٹر ہوتے ہوئے کہنے لگی۔

ہمم۔۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔۔ پوچھنے کے لیے شکریہ۔

وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

رمیز کیا تم معاف نہیں کر سکتے مجھے۔۔۔۔ پلیز معاف کر دو نا! ایک موقع دے دو۔۔۔۔

وہ اسکا بازو پکڑتے اسکی آنکھوں میں جھانکتے نم آنکھوں سے بولی تھی۔

اسکی آنکھوں میں آتے آنسو دیکھ کے رمیز کو پھر سے آئلہ کا چہرہ نظر آنے لگا تھا۔۔۔ کیارا کو وہ آئلہ سمجھ رہا تھا۔

نہیں رومت۔۔۔۔ آنسو نہیں۔۔۔۔ ان خوبصورت آنکھیں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا میں۔۔۔۔۔ بالکل نہیں جانم۔

وہ اسکے آنسوؤں کو لبوں سے چنتے اسے اپنے سینے سے لگا گیا۔

کیارا کا دل خوشی سے زوروں سے دھڑکا تھا۔۔۔وہ اسکی چوڑی چھاتی میں سمٹی تھی۔

!کیارا آپی۔۔۔۔۔۔۔

آئلہ کیارا کو ڈھونڈتے ہوئے رمیز کے کمرے تک پہنچی تھی اور ان دونوں کو یوں ایک ساتھ دیکھ کے اسکے قدم وہی رکے تھے۔

آئلہ کی آواز کانوں میں پڑتے ہی رمیز جھٹکے کے کیارا سے الگ ہوا تھا۔۔۔اسکے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا تھا جبکہ کیارا شرماتی ہوئی ایک نظر رمیز کو دیکھتی روم سے باہر چلی گئی۔۔۔۔

آئلہ رمیز کو دیکھتے نظریں جھکا گئی اور کیارا کے پیچھے چل پڑی۔

رمیز نے سختی سے آنکھیں بند کیں تھیں۔

****

ناشتہ کرتے وقت رمیز کی نظریں آئلہ کے ٹکرائیں تھیں۔۔۔اور ہر بار وہ نظریں جھکا رہی تھی۔۔۔۔

کیارا بہت خوش لگ رہی تھی۔جبکہ رمینا بیگم آئلہ کو ترچھی نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔۔انہیں آئلہ کا یوں کچھ دنوں میں بے تکلف ہو جانا ایک آنکھ نہ بھایا تھا۔اور احان کا آئلہ کو محبت بھری نظروں سے دیکھنا انکو شک میں مبتلا کر رہا تھا۔

یہ واپس کب جائے گی؟اور کسی ہوٹل میں رکی ہوئی ہے کیا؟

رمینا بیگم نے احان سے پوچھا۔

جی۔۔۔جی۔۔۔۔! چلیں اب ہم چلتے ہیں۔۔۔کافی دن ہو گئے ہیں۔۔۔۔بہت کام پینڈنگ پڑا ہے۔۔۔اٹھو رمیز۔۔۔۔آئلہ۔

احان رمینا بیگم کی بات کو ٹال مٹول کرتے بات کا رخ بدلتے اٹھا تھا۔۔۔اور رمیز اور آئلہ کو بھی اٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔جس پہ وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

ارے۔۔۔۔کچھ دن اور رک جاؤنا۔۔۔۔

ہاں بھائی۔۔۔۔مزید کچھ دن رک جائیں۔۔۔

رمینا بیگم بولیں تو کیارا بھی کہنے لگی۔

پھر چکر لگالوں گا۔۔۔ابھی نہیں رک سکتا۔

احان نے موبائل ڈائننگ ٹیبل سے اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔

چلیں پھر۔۔۔۔آئلہ کو یہی چھوڑ جائیں۔۔۔۔کیوں آئلہ رکو گی یہاں؟

کیارا نے آئلہ سے پوچھا۔

مسٹر احان رکیں گے تو ہی میں رکوں گی۔

وہ ماتھے پہ آتے بالوں کو پیچھے کرتے بچوں کی طرح بولی تھی۔۔۔ جس پہ احان مسکرا دیا تھا۔

دیکھو تو ذرا اسکو کوئی تمیز ہی نہیں ہے۔۔۔ کیسے بے شرمی سے نام لے رہی ہے۔۔۔ عمر میں کتنا بڑا ہے وہ تم سے۔۔۔ انکل نہ سہی تو کم سے کم بھائی ہی بول دیتی۔۔۔ حد ہو گئی یہ تو۔۔۔ باہر والی لڑکیوں کے بھی نا یہ الگ ہی چونچلے ہیں۔

رمینا بیگم تلخی سے کہہ رہی تھیں۔ انکی بات پہ احان کا منہ بنا تھا جبکہ رمیز نے اپنی ہنسی دانتوں تلے دبائی تھی اور آئلہ نہ سمجھنے والے انداز میں انکو دیکھے جا رہی تھی۔

!اوکے اللہ حافظ

احان نے فوراً سے کہا اور باہر کی طرف بڑھا۔۔۔ اسے برا لگا تھا رمینا بیگم کا وہ سب کہنا۔۔۔ آئلہ اور رمیز بھی اسکے پیچھے آ گئے۔ کیارا رمیز کو جاتے دیکھ کے ہلکے سے مسکرائی تھی یہ سوچ کے کہ وہ پھر سے ملنے آئے گا پہلے کی طرح۔

سفر خاموشی سے کٹا تھا۔۔۔ آئلہ فون پہ گیم کھیلنے میں مصروف تھی۔۔۔ احان فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے آنکھیں بند کیے خیالوں میں گم تھا اور رمیز ڈرائیو کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ آئلہ کو ایک نظر دیکھ لیتا۔

آئلہ کو احان کے گھر چھوڑنے کے بعد وہ دونوں آفس چلے گئے تھے اور کئی دنوں سے پڑا پینڈنگ کام کرنے لگے۔۔۔۔

وہ کام میں مصروف تھے کہ احان کا فون بجا۔۔۔ اس نے کال ریسیو کرتے فون کان سے لگایا۔

ہاں وشرام بولو۔ ہاں تو کال کیوں کی ہے۔۔ میں نے کہا تھا نا کہ جیسے ہی ملے وہ۔۔ اسے ختم کر دینا۔۔۔۔ میرے پاس لانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ختم کر دو اسے۔

احان نے اسے حکم دیتے کال کاٹی تھی۔ رمیز ترچھی نظروں سے اسے دیکھتے ہلکے سے مسکرا رہا تھا۔

******

آئلہ کی آنکھ کھلی تو شام کے سات بج رہے تھے۔ صوفے پہ بیٹھے فون پہ گیمز کھیلتے کھیلتے اسکی آنکھ لگ گئی تھی۔

جمائی لیتے اٹھی اور ٹی شرٹ وٹراؤذر لیے فریش ہونے چلی گئی۔۔

کافی دیر تک شاور لیتی رہی پھر باہر نکلی۔۔۔۔ بیڈ پہ بیٹھی اور موبائل پہ شادی میں بنائی گئی تصویریں دیکھنے لگی۔۔۔

ساری پکچرز میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے سکرول کرتی دیکھی جا رہی تھی۔۔۔ کیارا کی تصویر دیکھ کے اسے رمیز اور کیارا والی بات ذہن میں آئی تھی۔

وہ سوچنے لگی۔ رمیز نے اسے منع کیا تھا کہ وہ احان کو اس بارے میں کچھ نہ بتائے۔۔۔ ورنہ کیارا کے لیے مسئلہ بن جائے گا اور یہ بھی

کہ احان یہ بات برداشت نہیں کرے گا اور نہ وہ کیارا کے لیے اسے پسند کرتا ہے بلکہ وہ دوستی بھی ختم کر دے گا رمیز سے۔۔۔۔۔

رمیز نے آئلہ اور احان کے درمیان غلط فہمی پیدا کرنے کے لیے جان بوجھ ایسی باتیں کہی تھی آئلہ کو۔۔۔وہ جانتا تھا کہ ابھی آئلہ میں اتنی سمجھ نہیں ہے اسے آسانی سے اپنی باتوں میں لگایا جا سکتا تھا اور رمیز وہی کر رہا تھا۔

مسٹر احان! لگتے تو نہیں ہیں ایسے۔۔۔لیکن رمیز انکا سب سے گہرا دوست ہے بھلا وہ کیوں کوئی جھوٹ بولے گا وہ تو اچھی طرح جانتا ہے نا مسٹر احان کو۔۔۔

وہ سائیڈ ٹیبل پہ فون رکھتے سوچنے لگی۔

****

یار میٹنگ کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں ہم۔۔۔جلدی سے ڈھونڈو فائل کو۔

رمیز احان کو کہتے بالوں پہ ہاتھ پھیرتا اسے دیکھ رہا تھا۔جو کافی دیر سے فائل ڈھونڈ رہا تھا۔

مجھے لگتا ہے فائل گھر پہ ہے۔

احان نے ماتھے پہ آئے پسینے کے قطروں کو ٹشو سے صاف کرتے کہا۔

اب پھر؟. فائل کا ہونا تو بہت ضروری ہے۔۔۔کسی کو کہو کہ لے آئے۔

رمیز نے چیئر پہ بیٹھتے اسے مشورہ دیا۔

فائل میرے روم کی سائیڈ ٹیبل میں رکھی ہے۔۔۔اور اس وقت کوئی فری نہیں ہے آفس میں جو لے کے آئے۔۔۔اور میں تو جا نہیں سکتا پانچ منٹ میں میٹنگ شروع ہو جائے گی۔۔۔ایسا کرو تم لے آؤ۔۔

احان نے رمیز کو کہا۔

میں؟ رمیز نے چونک کے کہا۔

ہاں تم۔۔۔ایسے حیران کیوں ہو رہے ہو۔۔جیسے پہلے کبھی میرے گھر نہیں گئے تم۔

احان نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے میں جاتا ہوں۔۔۔تب تک تم میٹنگ میں جاؤں۔۔۔

ہاں جلدی آنا۔۔۔

احان نے رمیز کو جاتے دیکھ کے کہا تھا۔

رمیز ابھی اُدھے راستے میں پہنچا تھا کہ احان کی کال آگئی۔

ہاں کیا ہوا؟ واپس آ جاؤں کیا؟

رمیز نے کال ریسیو کرتے پوچھا۔

ارے نہیں۔۔۔۔ میں نے اس لیے کال کی ہے کہ آئلہ کے لیے آئس کریم اور چاکلیٹ لیتے جانا وہ خوش ہو جائے گی۔

ہاں ٹھیک ہے میرے بھائی۔

احان کی بات سن کے رمیز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا اور فون بند کرتے ڈیش بورڈ پہ رکھا۔

اگر تم نہ کہتے تو پھر بھی میں لے کے جانے ہی والا تھا۔

رمیز نے ڈرائیو کرتے سرد آہ بھرتے کہا تھا۔

*****

وہ گھر میں داخل ہوا اور احان کے روم سے فائل لینے کے بعد آئلہ کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

ڈور نوک کرتے وہ روم میں انٹر ہوا۔ آئلہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سوچوں میں گم تھی۔۔۔

ہیلو آئلہ! رمیز نے بیڈ کی طرف جاتے ہوئے مسکراتے کہا تھا۔

رمیز کی آواز پہ وہ چونکتے ہوئے سیدھی ہوئی تھی۔

میں فائل لینے آیا تھا تو تمہارے لیے یہ چاکلیٹ اور آئس کریم بھی لیتا آیا۔۔۔ وہی دینے آیا تھا تمہیں۔

وہ بیڈ کے قریب کھڑے چاکلیٹ اور آئس کریم اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تھا۔

اچھا۔۔۔ تھینک یو۔

وہ ہلکے سے مسکرائی تھی۔

کیا ہوا اتنی اداس کیوں لگ رہی ہوں؟

وہ بیڈ پہ بیٹھتے اسکی آنکھوں میں جھانکتے کہہ رہا تھا۔

نہیں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ وہ سٹپٹا کے بولی۔۔۔ رمیز کا اسطرح دیکھنا اسے عجیب لگ رہا تھا۔۔۔ دل کی دھڑکن بڑھ رہی تھی اسکی۔۔۔

گھبراؤ نہیں۔۔۔ میں احان کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔۔۔ تم یقین کر سکتی ہو مجھ پہ۔۔۔

وہ آئلہ کے قریب ہوتے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتا خود پہ یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اسکے اسطرح ٹچ کرنے پہ آئلہ کو کرنٹ سا لگا تھا جیسے۔۔۔ ایک نئے لمس کا احساس اسکے جسم میں جیسے چیونٹیاں رینگی تھیں ایک

پل کو۔۔۔

نہیں۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی نیند سے اٹھی ہوں نا تو اس لیے آپکو ایسا لگ رہا ہو گا۔

وہ اسکا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتے۔۔۔۔خشک ہوتے لبوں پہ زبان پھیرتے بول رہی تھی۔۔۔

رمیز اس پہ نظریں ٹکائے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔۔اسکے چہرے کا ایک ایک نقش وہ دل میں اتار رہا تھا۔۔۔۔۔۔بے حد خوبصورت اور نازک۔۔۔۔۔وہ بے لوث محبت سے اسے دیکھتے سوچ رہا تھا۔پر اسے محسوس ہوا کہ آئلہ گھبرا رہی تھی اسکی نظروں کا حصار خود پہ پا کے۔۔۔۔

کہیں تمہیں ڈر تو نہیں لگ رہا نا مجھ سے؟

وہ فائل کو سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے اسکے قریب ہوتے بولا تھا۔

آئلہ کی سانس اٹکی تھی۔

مسٹ۔۔۔مسٹر احان کہاں ہیں؟انہیں برا لگے گا۔۔۔آپ جائیں یہاں سے۔۔۔

وہ اپنی بے ترتیب سانسوں کو سنبھالتی مشکل سے بول پائی تھی۔

احان آفس میں ہے۔۔۔میٹنگ میں ہو گا اب۔۔۔۔اسے پتہ نہیں چلے گا۔۔۔۔ڈرو نہیں۔۔۔۔میں کچھ نہیں کہہ رہا تمہیں۔

رمیز اپنے لب اسکے کان کے پاس کرتے گھمبیر آواز میں کہتا اسکی ہارٹ بیٹ بڑھا گیا تھا۔آئلہ کا جسم کپکپایا تھا۔

آئلہ کو چپ دیکھ کے رمیز کے لبوں پہ گہری مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

آئلہ کے ہاتھ سے آئس کریم اور چاکلیٹ لے کے بیڈ کی سائیڈ پہ رکھے تھے رمیز نے۔۔۔۔اسکے نازک کمزور بازوؤں کو اپنے ہاتھوں کی مضبوط گرفت میں لیتے وہ اسے اپنے قریب کر گیا۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔مسٹر احان کو برا لگے گا۔۔

آئلہ نے پھر سے وہی بات دوہرائی تو رمیز نے اسے اپنی طرف کھینچتے اسے اپنے بے حد قریب کیا تھا۔۔۔اتنا قریب کہ دونوں کا ماتھا اور ناک ایک دوسرے سے ٹچ ہو رہے تھے۔

احان کی فکر نہ کرو۔۔۔تم بتاؤ۔۔۔تمہیں کیسے لگ رہا ہے۔

وہ اپنی بھاری آواز میں سرگوشی کر رہا تھا۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔۔

آئلہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

اسکے منہ سے ایسی بات سن کے رمیز کا خون کھولا تھا۔۔۔۔اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ آئلہ اسطرح صاف صاف انکار کر دے گی۔

!آنسو نہیں۔۔۔۔تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں آنے چاہیئے۔۔۔۔بالکل چپ

وہ اپنے غصے پہ قابو پاتے اسکے لبوں پہ انگلی رکھتے سختی سے کہہ رہا تھا۔۔ آئلہ کی سانسیں سوکھی تھیں۔

پلیز آپ جائیں یہاں سے۔۔۔۔میں مسٹر احان کو بتاؤں گی۔

وہ سسکیوں میں روتے کہہ رہی تھی۔

ششش۔۔۔۔۔خبردار جو ایسا کچھ سوچا بھی تو۔۔۔۔۔۔۔بھول کے بھی احان سے اس بات کا ذکر نہیں کرنا۔۔۔۔میں احان کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔۔۔۔اگر اسے پتہ لگا کہ تم میرے قریب آئی تھی۔۔۔۔اتنا قریب۔۔۔یا مجھے خود کو ٹچ کرنے دیا تھا۔۔۔۔تو وہ یہ بات برداشت نہیں کر پائے گا۔۔۔۔یا تو تمہاری جان لے لے گا یا پھر وہ اپنی۔۔۔۔۔

رمیز نے آئلہ کے بالوں کو ایک ہاتھ میں زور سے جکڑتے۔۔۔دوسرے ہاتھ کو اسکی کمر کے گرد حائل کرتے۔۔۔۔اسے اپنے سینے سے لگائے بہت سخت لہجے میں ڈرا رہا تھا۔

وہ اسکی باتوں سے ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔رمیز اسکی جان پہ بن گیا تھا۔۔۔۔آئلہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔۔۔۔۔وہ بری طرح کانپ رہی تھی اسکے مضبوط حصار سے نکلنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی وہ۔۔۔۔دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔سانسیں تیز ہو رہی تھیں۔۔۔۔اور رمیز تھا کہ اسے اپنے سینے میں بھینچے آنکھیں بند کیے اسکی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارے جا رہا تھا۔۔۔۔اسکی حالت سے بے خبر بس اسکی قربت کے ان پلوں میں ڈوبا اسے محسوس کر رہا تھا۔رمیز کے دل میں ایک گہرا سکون اترا تھا جیسے سارا دن کا تھکا ہارا شخص اپنے گھر لوٹنے پہ سکون محسوس کرتا ہے بالکل ویسے۔۔۔۔

اگر محبت احساس ہے

تو وہ احساس تم ہو

اگر محبت جذبات ہے

تو وہ جذبات تم ہو

اگر محبت پھول ہے

تو وہ پھول تم ہو

اگر محبت خوشبو ہے

تو وہ خوشبو تم ہو

اگر محبت شاعری ہے

تو وہ شاعری تم ہو

اگر محبت گیت ہے

تو وہ گیت تم ہو

اگر محبت ساز ہے

تو وہ ساز تم ہو

اگر محبت آواز ہے

تو وہ آواز تم ہو

اگر محبت راز ہے

تو وہ راز تم ہو

اگر محبت سکون ہے

تو وہ سکون تم ہو

اگر محبت جنون ہے

تو وہ جنون تم ہو

عادی نے ٹیشا کے قریب آتے اسکے کان میں دھیمی سی آواز میں کہا تھا۔اور اسکے چہرے پہ محبت بھری نظریں ٹکائے ہوئے تھا۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی عادی کی انگلیوں کی گستاخیاں محسوس کرتے شرمائی تھی۔

عادی کی انگلیاں سرکتے سرکتے اسکے چہرے سے ہوتی اسکی خوبصورت زندگی سے بھرپور آنکھوں پر ٹھہر چکی تھیں۔۔۔۔

یہ آنکھیں جن پر میں پہلے دن ہی اپنا دل وار بیٹھا تھا۔ جنہیں دیکھ میں ایک دن بھی انکو یاد کیے بغیر سو نہ پایا۔ مجھے زندگی کا احساس " دلاتی ہیں تمہاری یہ خوبصورت آنکھیں۔ ان میں اپنا عکس دیکھنے کی کتنی چاہ تھی مجھے۔ پر ڈر بھی لگتا تھا کہ کہیں تمہیں کھو نہ دوں میں۔

عادی نے کھوئے لہجے میں کہا تو ٹیشا نے دونوں ہاتھوں سے اسکے ہاتھ تھام لیے۔۔۔۔

"مگر اب تم پر اور تمہارے وجود پر میرا پورا حق ہے۔ تمہاری قربت کے احساس میں، میں بن پیے بہک رہا ہوں۔۔ "

اسنے محبت اور جزبات سے لبریز لہجے میں کہتے اسکی دونوں آنکھوں پر باری باری اپنے لب رکھے اور کئی دیر وہیں رکا رہا۔۔۔۔

ٹیشا کانپ سی گئی تھی اسکی اتنی قربت پر کہاں دیکھا تھا اسکا یہ روپ۔۔۔۔وہ تو اسے ڈرپوک سا لڑکا سمجھتی تھی۔۔۔۔۔اسکا یہ انداز دیکھ کے اسکی دھڑکنیں بڑھی تھیں۔

عادی نے اسکی آنکھوں سے لب ہٹائے تو نظر اسکے بالوں کی لٹوں کی طرف گئی۔۔۔

مجھے آج یہ میری رقیب معلوم ہو رہی ہے جو بڑے استحاق سے تمہارے لبوں کو چھو رہی ہے جنکی نرماہٹ کو جذب کرنے کا حق " صرف میرا ہے"۔۔۔۔

عادی نے ٹیشا کے سرخ رنگ سے سجے لبوں کو انگوٹھے سے سہلاتے کہا۔۔۔۔

اس سے پہلے کے ٹیشا اسکی اتنی بے باکی پر سمبھلتی وہ پوری شدت سے اسکے سرخ لبوں پر جھکا تھا اور ان پر اپنی نئی داستان رقم کرنے لگا تھا۔۔۔۔

ٹیشا کی ساری جان اسکے لبوں میں آٹکی تھی۔۔۔اسنے کس کے عادی کے کرتے کو جکڑا۔۔۔۔اگر عادی نے اسے کمر سے نہ تھام رکھا ہوتا تو وہ یقیناً زمین بوس ہوئی ہوتی۔۔۔۔

کتنے لمحے بیت گئے دونوں ہی اس بات سے انجان تھے کیونکہ دونوں ہی مکمل طور پر ایک mr psycho part 20 & 21 دوسرے میں کھو چکے تھے دنیا جہاں کی خبر بھلائے جنہیں صرف ایک دوسرے سے غرض تھا۔۔۔

اب اور سانس لینا ٹیشا کے لیے مشکل ہو رہا تھا۔ عادی اسکا خیال کرتا آہستہ سے پیچھے ہٹا تو دونوں بھیگے لبوں سے گہرے سانس بھرتے ایک دوسرے سے سر ٹکا گئے۔۔۔۔

ٹیشا اسکی قربت کے رنگ میں رنگتے ایسے سرخ ہوئی تھی. ۔۔جیسے کسی نے سرخ رنگ پھینک دیا ہو۔۔۔

کتنی چاہ تھی مجھے تمہیں اپنے رنگ میں رنگنے کی لیکن پہلے یہ حق حاصل نہیں تھا جو اب محرم بن کر ملا اور دیکھو آج تمہارے چہرے "
پر میری قربت کے رنگ کتنے حسین لگ رہیں ہیں۔۔اسی لیے میں دور رہتا تھا تم سے۔۔۔۔۔دیکھا اب ایک ہو گئے نا ہم۔۔۔۔ہمیشہ
"کے لیے

ہاں۔۔۔۔۔وہ دھیرے سے بولی تھی۔

اور پلٹ کر جانے لگی جب عادی نے اسکا ہاتھ کھینچا جسکے کے باعث اسکی کمر جھٹکے سے عادی کے سینے سے ٹکرائی جس پر دونوں کے دل بے ساختہ دھڑک اٹھے۔۔۔۔

بڑا میٹھا سا احساس تھا ایک دوسرے کی تیزی سے دھڑکتی ہوئی دھڑکنوں کو سننا جو آپ کے محبوب کے ہی نام کا راگ الاپ رہی ہوں۔۔۔۔

"کدھر چلی"

عادی نے ٹیشا کے جوڑے کو آہستہ سے کھولتے کہا جسکے باعث اسکے لمبے بال کسی آبشار کی طرح کمر پر بکھر گئے۔۔۔

عادی نے اسکے بالوں میں منہ گھساتے ایک گہرا سانس کھینچا اور انکی خوشبو کو اندر اتارا۔۔۔

ٹیشا کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں۔۔۔۔

عادی نے آہستہ سے اسکی گردن سے بال ہٹاتے اسکی گردن پر اپنے سلگتے لب رکھے۔۔۔۔جس پر ٹیشا جی جان سے کانپ گئی۔۔۔

اسکے لب گردش کرتے ٹیشا کے نیم عریاں کندھے تک آ پہنچے تھے۔۔۔۔

ٹیشا نے کس کر مٹھیاں بھینچیں۔۔۔۔

عادی تو اس پیاسے کی طرح خود کو سیراب کر رہا تھا جیسے آج ہی صحرا سے لوٹ کر پیاس بجھا رہا ہو جو مٹ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

وہ لوگ ایسے ہی ایک دوسرے میں کھوئے رہتے اور عادی اسکی جان پر بنائی رکھتا اگر دروازہ نہ نوک ہوتا تو۔۔

mr psycho part 20 & 21عادی بابا آپکو بڑے صاحب بلا رہے ہیں۔

ملازم نے اسے باہر کھڑے اطلاع دی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔۔۔آ رہا ہوں میں۔

عادی جواب دیتے پھر سے ٹیشا کی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔

جاؤنا۔۔۔۔تمہارے ڈیڈ بلا رہے ہیں۔

وہ اسکے حصار سے نکلتے ہوئے بولی تھی۔

جا رہا ہوں۔۔۔۔بہانے بنا رہی ہو مجھ سے جان چھڑانے کے۔۔۔۔

میڈم صاحبہ۔۔۔۔پہلے تو میرے لیے دیوانی تھی اب تو کوئی لفٹ ہی نہیں کرواتی ہمیں۔۔۔تمہاری محبت بھری باتیں سن کے تو مجھے لگتا تھا کہ شادی کے بعد رومانس ہی رومانس ہو گا پر یہاں تو کچھ اور معاملہ ہے۔۔۔۔

عادی نے اسکا بازو پکڑتے شرارت سے کہا تھا۔ جس پہ وہ شرماتی اپنا بازو چھڑواتی واش روم کی طرف بھاگی تھی۔۔۔عادی نے قہقہ لگایا تھا۔۔۔۔ٹیشا کو شرماتے دیکھ اسے ہنسی آ رہی تھی۔۔۔۔وہ ہنستے ہوئے روم سے نکلا اور اپنے ڈیڈ کے روم کی طرف بڑھا جو وہاں بیٹھے اسکا ویٹ کر رہے تھے۔

****

پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔۔وہ مسلسل روتی ہوئی اپنے ہاتھ اسکے سینے پہ مارتے اسکے مضبوط حصار سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔پر رمیز کو اسکی مزاحمت سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ اسکی مدہوشی تب ٹوٹی جب اسکا فون بجا۔۔۔۔رمیز کے ماتھے پہ بل پڑے تھے۔۔۔۔

موبائل سکرین کی طرف دیکھا تو احان کی کال تھی۔۔۔اس نے کال کٹ کر دی۔۔۔اور آئلہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھاما۔

بس چپ ہو جاؤ۔۔۔۔کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔۔۔دیکھو تو تمہارا چھوٹا سا ناک کتنا سرخ ہو رہا ہے۔۔۔۔اچھے بچے روتے نہیں ہیں۔۔۔۔

وہ اپنی بھاری آواز میں بہت نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

یہ سکرٹ صرف ہمارے بیچ ہی رہنا چاہیے اوکے۔۔۔

وہ اسکے گال پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا۔ تو آئلہ نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔رمیز کے چہرے پہ جیت کی مسکراہٹ ابھری تھی۔

mr psycho part 20 & 21!گڈ گرل

اوکے اب میں جارہاہوں۔۔۔میری بات یاد رکھنا۔۔۔ورنہ اچھا نہیں ہو گا سمجھی۔۔۔

وہ سائیڈ ٹیبل سے فائل اٹھاتے۔۔۔ سختی سے کہتے روم سے باہر نکلا تھا۔

اسکے جاتے ہی آئلہ نے بھاگ کے ڈور لاک کیا تھا۔وہ ابھی تک کانپ رہی تھی۔اور روئے جارہی تھی۔

****

!کہاں رہ گئے تھے؟اتنی دیر لگادی تم نے

رمیز کو دیکھ کے احان نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا تھا۔

ٹریفک میں پھس گیا تھایار۔۔۔۔۔۔

رمیز چیئر پہ بیٹھتے بولا تھا۔احان فائل لے کے چیک کرنے لگا۔

****

جب احان گھر لوٹا تو آئلہ کے روم کی طرف بڑھا۔۔۔ڈور لاک دیکھ کے کچھ حیران ہوا تھا۔۔۔پہلے تو کبھی لاک نہیں ہوتا تھا۔۔۔

وہ سوچتے ہوئے ڈور نوک کرنے لگا۔۔۔تو آئلہ نے ڈور اوپن کیا۔۔۔احان انٹر ہوتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔

کیا ہوا جانم؟ڈور لاک کیوں تھا؟

آئلہ کے چہرے کا اڑا رنگ دیکھ کر احان کو کچھ عجیب سا لگا تھا۔۔۔پتہ نہیں اسے کیا سوجھی کہ پوچھ بیٹھا۔

ایسے ہی مجھے ڈر لگ رہا تھا۔

!وہ اسکے سینے میں چھپتے ہوئے کہہ رہی تھی۔پہلی بار احان کو آئلہ کی گرفت میں سختی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اسے فکر ہوئی۔۔۔۔۔

جانم! کیا ہوا؟کسی نے کچھ کہا ہے؟آپکے گھر سے کوئی کال تو نہیں آئی تھی؟

mr psycho part 20 & 21وہ اسے خود میں چھپاتے پوچھ رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے بس ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔وہ بے بسی سے بولی تھی۔۔۔ابھی تک اسکے ذہن میں رمیز کی باتیں گونج رہی تھیں۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔ادھر دیکھیں میری طرف۔۔۔۔۔میں آگیا ہوں نا۔۔۔اب جانم کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

وہ اسکے چہرے کو اپنی طرف کرتے کہہ رہا تھا۔۔۔۔ آئلہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔۔

چلیں آجائیں کھانا کھاتے ہیں۔۔۔۔۔وہ اسے لیے روم سے نکلتے ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتے ہوئے بار بار اسکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا احان۔۔۔۔وہ آج چپ تھی۔۔۔۔بالکل

چپ۔۔۔۔۔احان کو بے چینی ہو رہی تھی پر وہ کچھ بتا ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

اسے کھانا کھلانے کے بعد روم میں لاتے بیڈ پہ لٹایا۔۔ کمفرٹر ڈالا۔۔۔۔۔۔جانے لگا تو آئلہ نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔

!مت جائیں۔۔۔۔میرے پاس رہیں مسٹر احان

وہ دھیمی سی آواز میں بولی اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔

اوکے جانم۔۔۔۔۔پریشان نہ ہوں آپ۔۔۔۔ کہیں نہیں جا رہا میں۔۔۔۔یہی ہوں اپنی ہنی بنی کے پاس ہی۔۔۔۔۔ڈریں نہیں

آپ۔

وہ اسکے پاس لیٹتے اسکا نازک سا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامتے اپنے سینے پہ رکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

آئلہ کروٹ بدلتے اسکے گرد بازو حائل کرتے اسکے سینے میں سمٹی تھی۔

احان نے چپ چاپ اسے اپنے حصار میں لیا اور آنکھیں بند کرتے سو گیا۔۔۔۔اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کیا ہوا تھا؟ اور کیا

ہونے والا تھا۔۔

اگلے کچھ دن پر سکون گزرے تھے۔۔۔۔احان نے آئلہ کا ایڈمیشن سکول میں کروا دیا تھا۔۔۔۔اور وہ سکول میں بزی ہو گئی تو رمیز

کی باتیں بھی اسکے ذہن سے نکل گئی تھی کیونکہ اس دن کے بعد دوبارہ رمیز اسے نظر نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔۔

احان اپنے کاموں میں بزی ہو گیا۔۔۔۔زندگی پھر سے نارمل ہونے لگی تھی۔۔۔۔

آئلہ سکول سے واپس آتی۔۔۔۔گیمز کھیلنا۔۔۔۔ٹیسٹ تیار کرنا۔۔۔۔اور احان کا ویٹ کرنا۔۔۔۔اسکے آتے ہی اسکی قربت میں

رہنا۔۔۔۔۔اسے بے حد خوشی ہوتی تھی۔۔۔۔۔۔زندگی مکمل سی لگنے لگی تھی۔

سکول میں آئلہ کی ایک لڑکی سے دوستی بھی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔پہلی بار دوست بنا کے اسے اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اسی کلاس میں ایک بھوری آنکھوں والا، دبلا پتلا انیس سال کا ایک لڑکا بھی پڑھتا تھا جو آج کل آئلہ میں انٹرسٹ لے رہا تھا جبکہ آئلہ اس بات سے بے خبر اپنی مستی میں مگن رہتی تھی۔ کلاس میں کوئی نہیں جانتا تھا کہ آئلہ اور احان کا کیا رشتہ تھا۔

**********mr psycho part 20 & 21**********

بات سنیں؟

وہ سکول کے باہر کھڑی احان کے آنے کا ویٹ کر رہی تھی کہ کسی لڑکے کی آواز سن کے وہ چونکی تھی۔۔۔۔ احان بزی ہونے کے باوجود بھی خود ہی آئلہ کو پک اینڈ ڈراپ کرتا تھا۔

جی؟ وہ بولی۔

میں مائیک۔۔۔۔ آپکا کلاس فیلو۔۔۔۔ شاید جانتی ہوں آپ؟

وہ لڑکا اسکے قریب آتے اسکے برابر کھڑے ہوتے بول رہا تھا۔

ہاں میں جانتی ہوں۔۔۔۔ وہی مائیک ناجس پہ پورے سکول کی لڑکیاں فدا ہیں۔

آئلہ نے اسکی طرف دیکھتے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس پڑا تھا۔

اچھا تو اسطرح جانتی ہیں آپ مجھے۔۔۔ وہ شوخ لہجے میں بولتے اسکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔

آئلہ اسکی بھوری آنکھوں میں دیکھتے ایک پل کو جیسے کھوئی تھی۔۔۔۔ اور وہ آئلہ کی بڑی بڑی کالی آنکھوں میں دیکھتے کھونے لگا تھا۔

کچھ کہنا تھا کیا تم نے؟ آئلہ نظریں چراتے بولنے لگی۔۔۔

ہاں وہ میں۔۔۔۔ میں کہنے آیا تھا کہ اگر ہوم ورک وغیرہ میں کوئی ہیلپ چاہئیے ہو تو مجھے بتانا میں ہیلپ کر دوں گا۔۔۔۔

وہ اپنی بالوں میں انگلیاں پھیرتے کہنے لگا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔ تھینک یو۔۔۔ میں ضرور بتاؤں گی۔۔۔

آئلہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔

اوکے۔۔۔۔ ٹیک کیئر! کل ملتے ہیں پھر۔۔۔۔

وہ اپنا ہاتھ آئلہ کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

!اوکے بائے

آئلہ نے اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔

وہ چلا گیا تو آئلہ نے احان کو ڈھونڈنے کے لیے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو اسے سامنے کھڑے دیکھ کے اسکی طرف بڑھی تھی۔۔۔

mr psycho part 20 & 21!گڈ آفٹر نون مسٹر احان

وہ اچھلتے ہوئے اسکی طرف آتے چہک کر بولی تھی۔۔۔

آفٹر نون۔۔۔ کہتے ہوئے وہ گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔ آئلہ بھی گاڑی میں بیٹھتے اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔ وہ کچھ سنجیدہ سا لگ رہا تھا۔ پورے راستے وہ خاموش رہا تھا۔۔ اسے چپ دیکھ کے آئلہ بھی کچھ نہ بولی تھی اور اپنے فون میں لگی اپنی دوست کو میسج کرنے میں مصروف ہو گئی۔۔۔

احان کا خون کھول رہا تھا۔۔۔ اس نے اس لڑکے کو آئلہ کے ساتھ کھڑے ہنس کے باتیں کرتے دیکھ لیا تھا۔۔۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ جا کے اسکی جان لے لیتا۔۔۔ پر وہ خود پہ قابو پائے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔ اسے لگا تھا کہ آئلہ خود بتائے گی اس لڑکے کے بارے میں اسی لیے احان نے خود سے نہیں پوچھا تھا۔۔۔ پر آئلہ نے تو کوئی بات ہی نہیں کی اس لڑکے کی۔۔۔

وہ بار بار آئلہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔ جو مسکراتی ہوئی اپنی دوست سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

احان سختی سے دانت بھینچے اپنے غصے کو کنٹرول کر رہا تھا۔۔۔۔

گھر پہنچ کے اس نے گاڑی روکی تو آئلہ اپنا سکول بیگ اٹھاتی گاڑی سے اتری۔۔۔

اوکے بائے مسٹر احان! . وہ مسکراتے ہوئے بولی اور گھر میں داخل ہو گئی۔۔۔ پیچھے احان نے غصے سے اپنے بال نوچے تھے۔۔۔۔

!اسے بے حد جلن ہو رہی تھی۔۔۔ بار بار اس لڑکے کی شکل یاد آ رہی تھی۔۔۔۔ ایک کم عمر، ہینڈسم، جوان لڑکا

وہ جس طرح آئلہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ آئلہ کو پسند کرتا ہے۔۔۔۔ اور اگر آئلہ بھی اسے پسند کرنے لگ گئی تو؟. یہی خیال اسکی جان لے رہا تھا۔۔۔۔

گاڑی کو تیز رفتار میں بھگاتے وہ وہاں سے نکلا تھا۔۔۔۔

****

ٹیشا عادی کے گھر میں کافی خوش تھی۔۔۔عادی کے ڈیڈ اپنے بیٹے کو خوش دیکھ کے خاموش ہو گئے تھے۔۔۔۔وہ عادی کو دکھی نہیں کرنا چاہتے تھے ٹیشا سے دور کر کے۔۔۔ mr psycho part 20 & 21

اتنے دنوں میں وہ اچھی طرح جان چکے تھے کہ عادی کی خوشی ٹیشا میں ہے اگر اسے دور کرنے کی کوشش کی گئی تو شاید وہ اپنے بیٹے کو کھو دیتے۔۔۔۔

"اسی وجہ سے اپنے بڑے بھائی کو بتا دیا کہ

"میں عادی کی ساتھ کوئی زبردستی نہیں کر سکتا۔۔۔ آپ کوئی لڑکا دیکھ کے عینی کی شادی کروا دیں اس سے

یہ بات سن کے وہ آگ بگولہ ہو گئے تھے اور خلیل امیر سے ہمیشہ کے لیے تعلق ختم کر دیا۔۔۔۔۔۔

خلیل امیر کو دکھ تو ہوا تھا۔۔۔پر اس بار وہ اپنے بیٹے کی خوشی کے سامنے ہار گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

****

رمیز کام کے سلسلے میں دبئی گیا ہوا تھا۔۔۔۔ہر دن وہ بے چینی سے گزار رہا تھا۔۔۔۔دن میں نجانے کتنی بار وہ آئلہ کی ان تصویروں کو گھنٹوں تک پاگلوں کی طرح تکتا رہتا تھا جو اس نے ٹیشا کی شادی میں چپکے سے بنائی تھیں۔۔۔

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ اڑ کے آئلہ کے پاس پہنچ جائے۔۔۔۔۔۔

اس بار میں کوئی رعایت نہیں کرونگا میری جانم! اس دن تو تمہیں چھوڑ دیا تھا پر اس بار جب ملو گی نا تو جانے نہیں دونگا۔۔۔میں سوچ رہا تھا کیوں نا تمہیں اپنے نکاح میں لے کے ہمیشہ کے لیے اپنا بنالوں۔۔۔۔۔کتنی پیاری ہو تم۔۔۔۔تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے تم کیا ہو؟ نجانے کتنے دل تمہیں دیکھ کے تڑپتے ہونگے۔۔۔۔۔یہ تمہارا نازک دودھ جیسا سفید بدن۔۔۔۔۔۔اسے چھونے کے لیے بہت بے چین ہو رہا ہوں میں۔۔۔۔۔۔

وہ اسکی تصویر سے باتیں کرتے۔۔۔۔تصویر میں نظر آتے اسکے عریاں کندھوں پہ سکرین پہ سے لب رکھے کہہ رہا تھا۔۔۔

وہ مدہوش سا ہو رہا تھا کہ اسکا فون بجا۔۔۔سکرین پہ کیارا کا نمبر دیکھ کے اسکے ماتھے پہ بل پڑے تھے۔۔۔۔۔

کیارا روز روز اسے فون کرتی۔۔۔کئی میسجز کرتی۔۔۔۔۔اور وہ اس سے باتیں کرتا تھا۔۔۔۔کیونکہ اس بار وہ کیارا کو اپنے لیے

تڑپانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔اسی لیے پھر سے اسے اپنا عادی بنا رہا تھا۔۔۔

جبکہ کیارا اس بات سے بے خبر اس کی محبت میں پھر سے ڈوب چکی تھی۔۔۔وہ خوش تھی کہ رمیز پھر سے اسکی زندگی میں آ چکا تھا وہ کافی بار رمیز سے شادی کی بات کر چکی تھی۔۔۔جس پہ رمیز بات بدل دیتا تھا۔۔۔۔

اور وہ بس چپ ہو جاتی یہی سوچ کر کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔۔

****

وہ۔۔۔وہ لڑکا کون تھا؟؟؟

ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھے کھانا کھاتے جب اسکی برداشت سے باہر ہوا تو آخر احان نے پوچھ ہی لیا۔

کونسا لڑکا؟ آئلہ اسکی طرف دیکھتے بولی۔

وہی جو سکول گیٹ کے پاس آپکے ساتھ کھڑا ہنس رہا تھا۔

احان نے دبے دبے غصے سے کہا تو آئلہ نے دانت نکالے تھے۔

دانت کیوں نکال رہی ہیں؟ آپ سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔۔جواب دیں۔

اسے دانت نکالتا دیکھ احان آئلہ کو گھورتے ہوئے کہنے لگا۔

اچھا وہ۔۔۔وہ مائیک ہے میرا کلاس فیلو۔۔۔۔آپکو پتہ ہے مسٹر احان! پورے سکول کی لڑکیاں اس پہ فدا ہیں۔۔۔۔اسکی

 بھوری آنکھوں کی وجہ کے کافی مقبول ہے وہ لڑکیوں میں۔۔۔

آئلہ مسکراتے ہوئے اسے بتانے لگی۔۔۔آئلہ کے منہ سے اس لڑکے کی باتیں سن کے احان کو تپ چڑھی تھی۔۔۔۔۔۔جیلسی اسکے چہرے سے جھلک رہی تھی۔۔۔اس نے مٹھیاں بھینچی تھی۔

اچھا۔۔۔۔آپ سے کیا کہہ رہا تھا وہ؟

احان نے سپاٹ لہجے میں پوچھا تھا۔

وہ کہہ رہا تھا کہ ہوم ورک میں کوئی ہیلپ چاہیئے ہو تو میں اسے کہہ دوں۔۔۔وہ میری ہیلپ کر دے گا۔

آئلہ نے پانی پی کے گلاس ٹیبل پہ رکھتے کہا۔

mr psycho part 20 & 21 تو پھر کیا کہا آپ نے اسے ؟احان نے ایک اور سوال کیا۔

میں نے کہا کہ ٹھیک ہے جب کوئی ہیلپ چاہیئے ہو گی تو میں اسے کہوں گی۔

وہ احان کو بتاتے ہوئے مسکرائی تھی۔۔۔۔پہلی بار احان کو آئلہ کا مسکرانا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

کیوں ؟ہاں کیوں کہا اسے ؟اگر آپکو سٹڈیز میں کوئی ہیلپ چاہیئے تو مجھے بتائیں۔۔۔میں ٹیوٹر کا انتظام کر دوں گا آپکو۔۔۔۔

احان نے سختی سے کہا تھا۔۔۔۔۔اسے غصہ آرہا تھا۔

آئلہ کے چہرے سے مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی تھی۔

نہیں۔۔۔۔اسکی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

. وہ دھیمی سی آواز میں بولتے اٹھتے ہوئے اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔

احان نے ٹیبل پہ زور سے اپنا ہاتھ مارا تو ٹیبل زور سے ہلی تھی۔۔۔۔

وہ جلدی سے اٹھا اور آئلہ کے روم کی طرف بڑھا۔۔۔جب وہ روم میں انٹر ہوا۔۔۔وہ بیڈ پہ بیٹھی۔۔۔۔سکول بیگ سے بک نکال رہی تھی۔احان کو دیکھا اور پھر سے بک کھولے پڑھنے میں مصروف ہو گئی۔۔۔

وہ بیڈ کے پاس کھڑے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بت بنے کھڑا تھا۔۔۔جیسے سوچ رہا تھا کہ بات کہاں سے شروع کرے۔۔۔بات کرے بھی یا نہیں۔۔۔۔

کچھ منٹس ایسے ہی گزر گئے تو آئلہ نے نظریں اٹھا کے احان کی طرف دیکھا۔۔۔۔وہ اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔دونوں کی نظریں ملی۔۔۔ایک پل کو جیسے دونوں کی سانسیں رکی تھیں۔۔۔۔

احان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔۔آئلہ کو کھونے کا ڈر۔۔۔۔۔۔۔اسکے لیے بے پناہ محبت۔۔۔۔۔۔۔بے بسی۔۔۔۔کئی خوف۔۔۔۔اور نجانے کتنے دکھ اسکی آنکھوں میں چھلکتی نمی سے واضح ہو رہے تھے۔۔۔۔

کیا آپ مجھے چھوڑ دیں گی ؟اگر آپکو کوئی آپکا ہم عمر لڑکا پسند آگیا تو ؟تو کیا آپ مجھے چھوڑ کے چلی جائیں گی جانم ؟کیا اکیلا چھوڑ دیں گی مجھے ؟

آج جب اس لڑکے کو آپکے پاس کھڑے دیکھا تو میری جان نکلتے ہوئے محسوس ہو رہی تھی مجھے۔۔۔۔۔یہ تو میں جانتا ہوں کہ میں نے کیسے سنبھالا تھا خود کو۔۔۔۔۔۔میں نہیں بتا سکتا آپکو کہ میرے دل پہ کیا گزری تھی۔۔۔۔پورا دن کس کرب میں گزارا ہے میں نے مجھ سے پوچھیں۔۔۔۔۔

!نہیں رہ سکتا میں آپکے بغیر۔۔۔۔۔۔۔نہیں رہ سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گھٹنوں کے بل کارپٹ پہ بیٹھتا چلا گیا۔۔۔۔آنکھوں سے کئی آنسو کے قطرے گرے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

آپکو ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں آپکو چھوڑ کے چلی جاؤں گی مسٹر احان؟

آپ جانتے ہیں نا آپ میری زندگی میں آنے والے پہلے مرد ہیں۔۔۔۔آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ میں آپ سے پیار کرتی ہوں۔۔۔۔تو پھر آخر کیوں آپ اتنا ڈرتے ہیں؟ کیوں بار بار ایک ہی سوال کرتے ہیں؟ mr psycho part 20 & 21

وہ بیڈ سے اترتے اسکے پاس بیٹھتے اپنے چھوٹے نازک ہاتھوں میں احان کا چہرہ تھامے پوچھ رہی تھی۔

کیونکہ آپ چھوٹی ہیں مجھ سے۔۔۔۔بہت چھوٹی ہیں اور میں عمر میں کافی بڑا ہوں آپ سے۔۔۔۔اسی لیے ڈر لگتا ہے مجھے۔۔۔۔۔میں ڈرتا ہوں کہ کہیں آپ کسی کی باتوں میں آ کے مجھے چھوڑ نہ دیں۔۔۔۔ہیں بھی تو کافی نادان آپ۔۔۔۔۔ڈر لگتا ہے کہیں آپکو کوئی آپکا ہم عمر لڑکا نہ پسند آ جائے۔۔۔۔اگر ایسا ہوا تو ظاہر ہے آپ میرا انتخاب تو نہیں کریں گی نا۔۔۔۔۔۔۔اسکے سامنے تو میں کچھ نہیں لگوں گا نا آپکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھکائے آنسو بہا رہا تھا۔۔۔۔بے شک احان تینتالس سال کا تھا۔۔۔۔پر اس نے اپنی پرسنیلٹی اس طرح بنائی ہوئی تھی کہ وہ تیس۔۔۔۔تینتس کا لگتا تھا۔۔۔۔اسکی وجاہت پہ کوئی بھی لڑکی فدا ہو سکتی تھی۔۔۔۔وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا۔۔۔۔۔لیکن آج پہلی بار اسے اپنا آپ کم تر لگ رہا تھا۔۔۔۔اسے خود میں کئی کمیاں محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔وہ جیلس ہوا تھا۔۔۔۔۔اور خود کا موازنہ اس لڑکے سے کر کے خود کو ہی تکلیف پہنچا رہا تھا۔۔

تو کیا کروں میں مسٹر احان؟ ایسا کیا کروں کہ آپکا یہ ڈر ختم ہو جائے؟

وہ رنجیدہ لہجے میں بول رہی تھی۔۔۔۔احان کا اسطرح بے بس ہونا۔۔۔۔بکھرنا آئلہ سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

!مجھ سے نکاح کر لیں۔میری بیوی بن جائیں۔۔۔۔۔ہمیشہ کے لیے میری دسترس میں آ جائیں جانم

احان آئلہ کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تھا۔

بولیں نا! کریں گی مجھ سے نکاح؟ بنیں گی میری بیوی؟

آئلہ کو چپ دیکھ کے وہ پھر سے پوچھ رہا تھا۔

بیوی! ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آئلہ ہلکے سے بولی۔

!ہاں بیوی! میری ہمسفر! میری شریک حیات! میری زندگی

بولیں۔ویل یو میری می؟

احان نے اسکا ہاتھ اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے بے حد محبت سے کہا تھا۔ جبکہ آئلہ اسے دیکھے جا رہی تھی جیسے اسے سمجھ نہ آ رہا ہو کہ احان کیا کہہ رہا تھا۔۔۔۔

بیوی بن جاؤں گی تو کیا آپکا ڈر ختم ہو جائے گا مسٹر احان؟

آئلہ نے کھوئے ہوئے انداز میں احان سے سوال کرتے اپنا سر اسکے کندھے پہ رکھا تھا۔

ہاں! ایک بار آپ کا مجھ سے نکاح ہو گیا تو میرے سارے ڈر سارے خوف ختم ہو جائیں گے۔۔۔۔۔۔ مجھے میری زندگی کی ہر خوشی مل جائے گی۔۔۔۔۔۔۔ میں مکمل ہو جاؤں گا۔۔۔ مجھے میری جانم کے سوا اور کچھ نہیں چاہیئے کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔

احان نے اپنا سر آئلہ کے سر سے ٹکاتے کہا تھا۔۔۔ اسکے لفظوں سے چاہت چھلک رہی تھی۔۔۔۔

مسٹر احان۔۔۔۔۔۔۔ تو کیا پھر اگر کوئی لڑکا مجھ سے بات کرے گا تو کیا پھر آپ مجھ سے ایسے سوال نہیں کریں گے؟ اگر میں آپ سے شادی کر لوں تو؟

احان کی بات کا جواب دینے کی بجائے وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگی۔

mr psycho part 20 & 21 یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں ہنی؟

احان کو اسکا سوال بہت بے تکہ اور عجیب لگا تھا۔

مسٹر احان! اگر کوئی مجھے ٹچ کرے گا تو کیا آپ مجھے بلیم کریں گے؟ کیا آپ میری جان لے لیں گے؟

آئلہ نے نجانے کیا سوچتے ہوئے رمیز کی کہی ہوئی بات آخر پوچھ ڈالی تھی۔۔۔ اور اگلے ہی پل احساس ہونے پر کہ اس نے کیا بولا

ہے۔۔ آئلہ نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دباتے سختی سی آنکھیں بند کی تھیں۔

یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟ یہ کس قسم کے سوال پوچھ رہی ہیں؟

اگر کسی نے بری نظر ڈالی نا آپ پر تو اسکی آنکھیں نکال لوں گا میں۔۔۔ اسکی زندگی کا آخری دن ہو گا وہ۔۔۔ میں خود اسکی جان لے لوں گا۔۔۔

احان نے اسکے بازوؤں کو اپنے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں لیتے بہت غصے سے کہا تھا۔۔۔ کسی اور کا آئلہ کے قریب آنے کا سوچ کے ہی اسکا دل ڈوبنے لگا تھا۔

اسے طیش میں آتا دیکھ کے آئلہ کانپی تھی اور پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔۔۔

جانم۔۔۔ روئیں مت۔۔۔ پلیز چپ ہو جائیں۔۔۔ تکلیف ہو رہی ہے مجھے۔۔۔ میں یہ برداشت نہیں کر پاؤں گا کہ میرے علاوہ کوئی اور آپکو محبت کی نظر سے بھی دیکھے تو سوچیں میں یہ کیسے سہہ پاؤں گا کہ کوئی آپکے قریب آئے۔۔۔ نہیں ۔۔۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا ایسا۔۔۔ میں نہیں سہہ پاؤں گا جانم۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔! آپکے آس پاس میں کسی کا mr psycho part 20 & 21 سایہ بھی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔

وہ اسے سینے سے لگائے اسکے بال سہلاتے کہے جا رہا تھا۔۔ اور آئلہ یہ سوچ سوچ کے ہلکان ہو رہی تھی کہ رمیز والی بات کیسے بتائے احان کو؟ بتائے بھی یا نہیں؟ پتہ نہیں احان کیا کرے گا؟ آئلہ کا گلا سوکھ رہا تھا۔۔۔ عجیب سی کشمکش کا شکار ہو گئی تھی وہ۔

آپ بس ایک بار میرے نکاح میں آجائیں۔۔۔ ایک بار میری محرم بن جائیں بس! بولیں جانم! بنیں گی میری وائف؟ کریں گی مجھ سے شادی؟

وہ نرمی سے اسے خود سے الگ کرتے اسکی تھوڑی کو اونچا کرتے ائلہ کی چھوٹی سی ناک پہ لب رکھ گیا تھا۔

ہاں! کروں گی آپ سے شادی۔ میں آپکی وائف بننے کے لیے تیار ہوں مسٹر احان!

وہ اسے اپنا فیصلہ سناتے اسے ہاں کہتے احان کو خوشی سے مالا مال کر گئی تھی۔۔۔

تھینک یو! تھینک یو سو مچ جانم۔۔۔ تھینک یو!

وہ اسے اپنے سینے میں بھینچے اسکے بالوں پہ لب رکھتے خوشی سے چور لہجے میں بولا تھا۔ احان کے دل میں سکون کی ایک لہر اتری

تھی۔۔۔وہی آئلہ بھی خوش تھی۔۔۔۔۔احان سے شادی کر کے اس کی محبت کے حصار میں محفوظ رہے گی یہی سوچ کے وہ پر سکون محسوس کر رہی تھی۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی بانہوں میں لپٹے مدہوش تھے۔۔۔اس بات سے انجان کہ آگے کیا ہونے والا تھا۔۔۔۔آنے والا دن کیسے ان دونوں پہ قیامت ڈھانے والا تھا۔۔۔۔اگر احان کو کانوں کان ذرا سی بھی خبر ہو جاتی تو وہ شاید آئلہ کو خود میں کہیں چھپا لیتا۔۔۔۔پر احان کی محبت اسکے یقین۔۔۔اسکے آئلہ سے کیے ہوئے سارے وعدوں اور دعوں کا امتحان ہونے والا تھا۔۔۔اور احان کو بہت مشکل میں ڈالنے والا تھا آنے والا دن۔۔۔۔۔۔۔اب بس یہ دیکھنا تھا کہ اسکی محبت میں کتنی سچائی تھی اور کتنی چاہت تھی آئلہ کے لیے۔۔۔وہ واقعی آئلہ سے محبت کرتا بھی تھا یا بس ایسے ہی اسکی معصومیت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہا تھا۔

**********mr psycho part 20 & 21**********

صبح کافی حسین لگ رہی تھی احان کو۔۔۔ایسے جیسے چاروں طرف پھولوں کی خوشبو پھیلی ہو۔۔۔جیسے خوشیاں ہی خوشیاں ہو۔۔۔۔۔آج اسکی زندگی کا حسین ترین دن تھا۔۔۔۔آج کی صبح اسے کافی الگ اور زندگی سے بھرپور لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے کروٹ بدلی تو اسکی سائیڈ میں آئلہ بے خبر سو رہی تھی۔

تو میری چھوٹی سی جانم آج میری وائف بننے جا رہی ہیں۔۔۔دیکھو تو ذرا میری نیندیں اڑا کے میری ہنی بنی کتنے سکون سے سو رہی ہے۔۔۔۔

!کتنا چھوٹا سا ناک ہے۔۔۔۔کیوٹ سا

وہ اسکی ناک کو ہلکے سے دباتے ہنسا تھا۔آئلہ نے نیند میں اسکا ہاتھ پرے ہٹایا تھا اور کروٹ بدلتے رخ دوسری طرف کیا تو پیٹھ احان کی طرف کر گئی۔۔۔۔

احان ہلکے سے مسکراتے ہوئے۔۔۔اسکے بالوں پہ پیار کرتے بیڈ سے اترا تھا۔۔۔

فریش ہو کے آیا تو ایک نظر آئلہ پہ ڈالی وہ ابھی تک سو رہی تھی۔۔۔احان مسکرایا اور بیڈ کی طرف قدم بڑھائے۔۔

میری چھوٹی چھوٹی، پیاری پیاری ہنی بنی! چلیں جلدی سے اٹھ جائیں۔۔۔۔شام کو ہمارا نکاح ہے۔۔۔شاپنگ نہیں کرنی کیا جانم نے؟

وہ اپنے ٹھنڈے ہاتھ اسکے گالوں پہ رکھتے ہوئے بولا تھا۔

کیا؟ آج شام کو؟ پر میرا ویڈنگ ڈریس کہاں ہے؟

وہ اسکے ٹھنڈے ہاتھ دور ہٹاتی نیم بیداری میں خمار آلود لہجے میں کہہ رہی تھی۔

احان نے ہنستے ہوئے پھر سے اسکے گالوں پہ اپنے ٹھنڈے ہاتھ رکھے تھے۔اب کی بار آئلہ کی نیند اڑی تھی۔۔۔وہ منہ پھلاتی اٹھی تھی اور احان کو گھورنے لگی۔۔۔

ارے دیکھو تو میری جانم کو گھورنا بھی آتا ہے۔۔۔۔سو سویٹ نا۔۔۔۔کتنے پیار سے اپنے جاناں کو گھور رہی ہیں۔۔۔ویری گڈ!

ایسے ہی گھورتی رہیں مجھے۔۔۔پھر آپکو ایک پیارا سا تحفہ دوں گا۔۔۔۔۔

احان دانتوں میں ہنسی دبائے آئلہ کو تنگ کرنے لگا۔۔۔۔۔

کونسا تحفہ؟ وہ جو غصہ کرنے والی تھی تحفے کا سن کے خوشی سے پوچھ بیٹھی۔۔۔۔

!ہائے۔۔۔۔دنیا کی ساری معصومیت ایک طرف اور میری جانم بھی اسی طرف

احان نے اسکی ناسمجھی پہ قہقہ لگایا تھا۔جبکہ آئلہ کو ابھی بھی اسکی بات سمجھ نہ آئی تھی۔

mr psycho part 20 & 21 چلیں اٹھ جائیں نا۔۔۔۔۔۔بعد میں آرام سے سمجھا دونگا آپکو۔۔۔

احان نے اسکا بازو پکڑتے اسے اٹھاتے ہوئے کہا تھا تو وہ بیڈ سے اتری تھی۔۔۔

میں لاؤنج میں ویٹ کر رہا ہوں آپکا۔۔۔آپ جلدی سے فریش ہو کے آجائیں۔۔۔اوکے جانم۔

احان آئلہ کے ماتھے پہ نرمی سے پیار کرتے کہتے ہوئے روم سے باہر نکلا تھا۔۔۔

ہیلو رمیز! تمہیں ایک گڈ نیوز دینی تھی۔۔۔۔آج شام آئلہ اور میرا نکاح ہے۔۔۔تم پہنچ جانا۔۔۔۔۔سمجھے نا۔۔۔۔تمہارا"

"ہونا ضروری ہے میرے بھائی

احان لاؤنج میں صوفے پہ بیٹھے رمیز سے فون پہ بات کر رہا تھا پھر اچانک کال کٹ گئی۔

یہ کیا؟ لگتا ہے نیٹ ورک کا ایشو ہو گا۔۔۔چلو اسے اطلاع تو دے دی ہے۔۔۔ابھی روانہ ہو جائے گا۔۔۔اتنی بڑی خوش خبری ہے بھاگا بھاگا آئے گا۔۔۔

احان نے موبائل کو کوٹ کی جیب میں رکھتے کہا تھا۔

!جانم! چلیں اب جلدی سے آ بھی جائیں نا

وہ صوفے سے اٹھتے ائلہ کے روم کیطرف بڑھنے لگا تھا کہ وہ روم سے باہر نکلتی دکھائی دی۔۔۔

میرون کلر کا لانگ فراک ڈالے، بال کھولے۔۔۔ گلابی لبوں پہ مسکان سجائے وہ بالکل چھوٹی سی ڈول لگ رہی تھی۔۔۔ احان کے لبوں پہ گہری مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

!میری ہونے والی وائف تو بہت پیاری لگ رہی ہیں! کہیں میری نظر ہی نہ لگ جائے جانم کو

وہ محبت سے سرشار لفظوں میں کہنے لگا۔

!آپ ہمیشہ ایک ہی لائن بولتے ہیں مسٹر احان

!کچھ اور لائینیں بھی سیکھ لیں نا

ائلہ نے آنکھیں گھماتے بالوں کو اپنے شانوں سے ہٹاتے کہا تھا۔۔۔ اسکی بات سن کے احان ہنسنے لگا۔۔۔۔

!نکاح شام کو ہے اور بیویوں والی باتیں کرنا میری جانم نے ابھی سے سٹارٹ کر دی ہیں ہونہہ

احان نے اسکے قریب جاتے اسکے سر سے اپنا سر ٹکاتے گھمبیر آواز میں کہا تو ائلہ ہنس پڑی۔

mr psycho part 20 & 21!اچھا نا دور ہٹیں

!میں نکاح تب کروں گی جب مجھے سب سے زیادہ بہت زیادہ خوبصورت ویڈنگ ڈریس ملے گا! سن لیا نا آپ نے

وہ اسے خود سے دور ہٹاتے ہوئے بازو اپنے سینے پہ لپیٹتے ہوئے کہنے لگی۔

اچھا نا میری جانم! میں اپنی ہنی بنی کو بالکل انکی طرح کا بے حد خوبصورت سا ویڈنگ ڈریس دلوا دونگا۔ُ

!اتنا خوبصورت کہ نظریں ہٹیں گی ہی نہیں آپ پر سے

وہ مسکراتے ہوئے اسکی آنکھوں میں جھانکتے. کہہ رہا تھا۔ آئلہ مسکرا دی۔

اور کیا کہہ رہی تھیں آپ۔۔۔ کہ میں ہمیشہ ایک ہی لائن بولتا ہوں آپکی تعریف کرنے کے لیے۔۔۔ تو آپ بتائیں کہ کیسے تعریف کیا کروں اپنی جان کی؟ شاعری سنا کے یا کوئی گانا گا کے؟ ویسے نا میری آواز میں گانا سن کے آپکے یہ چھوٹے نازک سے کان

دکھنے لگیں گے۔۔۔۔۔

وہ آئلہ کے قریب ہوتے اپنے لبوں سے اسکے کان کی لو کو چومتے دھیمے سے شرارت بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

مسٹر احان! وہ اسے دور کرتے اسکا نام لبوں پہ لائی تھی۔

جی جانم! وہ اسی انداز میں کہہ رہا تھا۔

mr psycho part 20 & 21 چلیں نا اب! وہ جھنجھلائی تھی۔

بیڈ روم میں؟ احان نے ہنسی دانتوں میں دباتے ہوئے چہرے پہ سنجیدگی سجائے کہا تو آئلہ نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔۔۔

!ہائے میری چھوٹی سی ہونے والی وائفے

آئلہ کو اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے وہ کھلکھلا کے ہنسا تھا۔ آئلہ کا چہرہ شرم سے سرخ ہوا تھا۔

آجائیں جانم! احان آئلہ کا چھوٹا سا ہاتھ اپنے بڑے ہاتھ میں تھامتے باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

کتنا فرق تھا ان دونوں میں ہر لحاظ سے وہ دونوں مختلف تھے۔۔۔ عمر، قد، ذات، پسند ناپسند، سوچ سمجھ

۔۔۔ آئلہ کو کوئی ایسا شخص چاہیے تھا جو اس سے بے انتہاہ محبت کرے۔۔۔۔۔۔ بے پناہ چاہت۔۔۔۔ کسی ایسے شخص کی چاہ تھی جو اسکو ٹوٹ کے چاہے۔۔۔ اسکے لاڈ اٹھائے اور دنیا کی پرواہ کیے بغیر ہر پل اسکا ساتھ دے۔۔۔۔۔ حالات چاہے جو بھی ہوں۔۔۔۔ چاہے پوری دنیا ہی انکے خلاف ہو جائے۔۔۔ پھر بھی یقین اتنا مضبوط ہو کہ اسے اپنے محبوب کی ہر بات سچ اور دنیا کی !ہر بات جھوٹ لگے۔۔۔۔۔۔

احان کو دیکھ دیکھ اسے یقین ہو چکا تھا کہ احان ہی وہ شخص ہے جو اسے چاہیئے تھا۔۔۔ آئلہ کو اپنا خواب پورا ہوتا دکھائی دے رہا تھا احان کی شکل میں۔۔۔۔ خوشی سے اسکے قدم زمین پہ نہیں ٹک رہے تھے۔۔۔

وہی احان کا تو اس سے بھی زیادہ خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔ اسے ابھی تک سب کچھ ایک خواب سا لگ رہا تھا۔۔۔ یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اسکا آئلہ سے نکاح ہونے والا تھا۔۔۔ اسکی جانم اسکی ہنی بنی اسکی شریک حیات بننے جا رہی تھی۔ وہ بار بار اپنے بے قابو ہوتے دل پہ ہاتھ رکھتے اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا جو خوشی سے اتنا اچھل رہا تھا کہ جیسے ابھی سینے سے باہر نکل آئے گا۔

دل کا خوش ہونا بنتا تھا آخر کو اسے آئلہ کے دل پہ دسترس ملنے والی تھی وہ بھی ایک مضبوط رشتے کی صورت میں۔۔

کافی مالز گھومنے کے بعد آخر آئلہ کو ایک ویڈنگ ڈریس پسند آیا تھا۔ ریڈ فیری لہنگا، سلیولیس ہاف بلاوز جس پہ خوبصورت نگوں کا کام کیا ہوا تھا۔ ساتھ میں لائٹ سا ڈوپٹہ جسکے کناروں پہ ہلکا سا موتیوں کا کام کیا ہوا تھا۔

واؤ! مجھے یہی چاہیئے! وہ خوشی سے احان کی طرف دیکھتے بولی تھی۔ جو آئلہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔

mr psycho part 20 & 21.جی جانم! احان مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

چلیں اب باقی شاپنگ بھی کر لیں۔ وہ آئلہ کو دیکھتے بولا تھا جسکی نگاہیں ابھی تک لہنگے پہ ٹکی ہوئی تھیں۔

ہاں چلیں۔۔۔ احان کے بازو میں بازو ڈالے وہ مسکرائی تھی۔

احان کو آئلہ کا یہ انداز بھایا تھا۔

شاپنگ کرتے کرتے شام کے پانچ بج چکے تھے۔۔۔ وہ تھکے ہوئے گھر داخل ہوئے۔۔۔ لاؤنج میں داخل ہوئے تو سامنے رمیز صوفے پہ بیٹھا شاید انکے آنے کا ویٹ کر رہا تھا۔۔

احان رمیز کو دیکھ کے خوشی سے اسکی طرف بڑھا تھا۔۔۔ رمیز نے بھی گرمجوشی سے اسے گلے لگا کے مبارک باد دی تھی۔۔۔ جبکہ آئلہ بت بنے وہی کھڑی اپنی بے ترتیب ہوتی سانسوں کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔ رمیز کو دیکھ کے اسے وہ سب mr psycho part 20 & 21 کچھ پھر سے یاد آیا تھا اور ڈر سے اسکے جسم میں کپکپاہٹ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

لگتا ہے آئلہ کو میرا یہاں پسند نہیں آیا۔۔۔ رمیز نے آئلہ کو بت بنے دیکھ کے احان کو سرگوشی کی تو احان مسکرایا تھا۔۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ صبح سے شاپنگ کر رہے تھے تو اسی لیے میری ہنی تھک گئی ہے۔۔۔ یہاں آئیں جانم۔

احان آئلہ کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کرتے بولا تھا۔ تو وہ چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتے اسکے پاس گئی۔

کیسی ہو آئلہ؟ تم نے تو اسطرح اچانک فیصلہ کر کے مجھے حیران کر دیا ہے۔۔۔۔

ویسے حیران تو میں بھی ہوا تھا۔۔۔ پر مجھے خوشی بھی بے حد ہوئی تھی۔

رمیز نے آئلہ کے چہرے پہ نظریں ٹکاتے کہا تو احان نے جواب دیا اور وہ چپ کھڑی اپنی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی۔

جانم جائیں آپ کچھ دیر آرام کر لیں۔۔۔ تب تک میں اور رمیز باقی کے انتظام کر لیتے ہیں۔

احان نے آئلہ کا گال تھپتھپاتے کہا تو وہ وہاں سے اپنے روم کی طرف چلی گئی۔ رمیز کی نظروں نے اسکا تعاقب کیا تھا۔

تم گھر والوں کو اطلاع نہیں دو گے کیا؟ رمیز نے احان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں! کوئی تماشا نہیں چاہتا میں۔۔۔۔اسی لیے کسی کو اطلاع نہیں دی۔۔۔۔تم میرے جگری یار ہو اسی لیے صرف تمہیں بتایا۔۔۔۔

احان نے رمیز کے کندھے کو زور سے تھپتھپاتے کہا۔

اور آئلہ کی فیملی؟ رمیز نے سوال کیا۔

انکو بھی نہیں پتا اور اگر پتا چل بھی گیا تو انکو کوئی پرواہ نہیں ہو گی۔۔۔

تم ٹینشن نہ لو۔۔۔۔بعد میں سب سنبھال لوں گا میں۔۔۔۔

احان نے مسکراتے رمیز کو تسلی دی جو فکر مند ہو رہا تھا۔۔

مطلب آج پکا ہے نکاح کرنا؟ رمیز نے خود کو یقین دلانے کے لیے پوچھا تھا۔۔۔۔

mr psycho part 20 & 21ہاں ہاں بھائی۔۔۔۔۔سب پکا ہے۔۔۔۔۔۔میرا نکاح بھی اور رشتہ بھی۔۔۔۔۔۔

احان نے قہقہ لگایا تھا جبکہ رمیز کے چہرے پہ گہری اداسی چھائی تھی۔۔۔۔

جب سے احان نے اسے فون کر کے نکاح کی خبر سنائی تھی تب سے وہ ہلکان ہوا گھوم رہا تھا۔۔۔۔رمیز کے پیروں تلے سے تو جیسے زمین نکل گئی تھی۔۔۔۔۔وہ یہ سب کیسے ہونے دے سکتا تھا۔۔۔۔اس نے تو پلان بنایا ہوا تھا کہ وہ آئلہ سے نکاح کرے گا تو پھر احان کیسے یہ سب کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

!نہیں۔۔۔۔میں یہ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔۔آئلہ سے نکاح میں کروں گا نا کہ احان

!ہمممم۔۔۔۔۔۔بالکل! ہاں وہ میری ہے۔رمیز کی

mr psycho part 20 & 21اب چلو بھی کہاں کھو گئے ہو؟

رمیز کو سوچوں میں گم دیکھ کے احان نے اسے جھنجھوڑا تھا تو وہ ہوش میں آیا۔۔۔

ابھی ہی سفر سے لوٹا ہوں کچھ دیر آرام تو کرنے دو یار۔۔۔

رمیز نے تھکے سے لہجے میں کہا۔

سہی۔۔۔پھر ایسا کرتے ہیں تم کچھ دیر یہی بیٹھ جاؤ۔۔۔تب تک میں باقی کے انتظام دیکھ کے آتا ہوں۔۔۔

احان نے رمیز کو دیکھتے کہا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔رمیز کو احان کی گاڑی ک جانے کی آواز سنائی دی تو وہ اٹھتے ہوئے آئلہ کے روم کیطرف بڑھتے اسکے کمرے میں داخل ہوا اور روم لاک کر لیا۔۔۔

آئلہ چینچ کر کے باتھ روم سے باہر نکلی تو رمیز کو اپنے سامنے کھڑے دیکھ کے اسکی سانس اٹکی تھی۔۔۔ڈر سے اسکے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا تھا۔۔۔

آ۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ یہاں کیا کر۔۔۔رہے ہیں۔۔۔ مسٹر احان۔۔۔۔۔۔۔ک۔۔۔ کہاں ہیں؟م۔۔۔ مسٹر۔۔۔۔۔۔۔

آئلہ کا حلق خشک ہو گیا تھا۔۔۔وہ بول نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔خوف کے مارے کانپ رہی تھی۔۔۔رمیز بہت غصے میں لگ رہا تھا۔۔۔پتہ نہیں وہ کیوں آیا تھا یہی سوچ کے آئلہ کی جان جا رہی تھی۔۔۔۔

رمیز اسکے قریب آیا۔۔۔اسکے بازو کو پکڑے بیڈ کی طرف بڑھا اور اسے بٹھا دیا۔

مس۔۔۔ٹر۔۔۔۔۔ا۔۔۔حا۔۔ن! آئلہ روتے ہوئے مشکل سے بولی تھی۔

ششش خبر دار جو اسکا نام لیا میرے سامنے۔۔۔ورنہ بہت بری سزا دوں گا تمہیں۔۔۔

رمیز نے آئلہ کے نچلے ہونٹ پر اپنی شہادت کی انگلی رکھ کے اسے خاموش کروایا تبھی آئلہ اسکے گرم لمس کو محسوس کرتے ہڑبڑا کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

دور رہیں مجھ سے۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔ مسٹر۔۔۔احان کے پاس جانا ہے۔۔۔۔ آپ برے ہیں۔۔۔

mr psycho part 20 & 21وہ پھوٹ پھوٹ کے روتے ہوئے کہنے لگی۔۔

آئلہ کے منہ سے پھر سے احان کا نام سن کر رمیز کا پارا ہائی ہوا تبھی وہ اسے بیڈ پر دھکا دیں کر اس پر جھکا۔۔۔

پلیز مجھے مجبور مت کرو آئلہ۔۔۔میرے صبر کا امتحان مت لو۔۔۔اب اگر دوبارہ اپنے ان نازک ہونٹوں سے اس کا نام لیا تو اتنا برا حال کرو گا انکا کہ پانی کو بھی ترسو گی ان پر صرف میرا نام ہونا چاہیے صرف رمیز کا۔۔۔۔ سمجھی تم۔۔۔۔۔اب میری ہو تم صرف رمیز کی۔۔

رمیز اسکے نازک سے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ انہیں سہلانے لگا جبکہ آئلہ اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی اسکے نازک سے ہونٹوں کو سہلاتے وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اونچا کیے اپنے سینے سے لگا گیا تبھی آئلہ نے ڈر کر اپنی آنکھیں کھولیں مگر اسکی آنکھیں کھولنے

سے پہلے ہی رمیز اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر چکا تھا آئلہ نے اسے دھکا دینا چاہا مگر رمیز نے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کر لیا اور اپنے عمل کو تیز کر دیا

اس وقت پورے کمرے میں سانسوں کا تبادلہ ہو رہا تھا وہ آئلہ کی سانسوں کو پینے میں اس قدر مصروف تھا کہ وہ اپنے ہوش کھو رہا تھا وہ بھول گیا تھا کہ وہ کیا کر رہا تھا تبھی وہ اپنا ہاتھ جو آئلہ کی کمر پر تھا اس سے گرفت مضبوط کرتے اسکے ہونٹوں کو آرام سے آزاد کرتا اسکی گردن پر جھکا اور وہاں بھی اپنی مہر لگانے لگا۔۔۔ آئلہ نے رمیز کو دور دھکیلنے کی کوشش کہ تو وہ اسے خود میں بھینچتے اس کے mr psycho part 20 & 21 بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتا اسکے کان کے پاس سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

پلیز مجھے غصہ مت دلاؤ۔۔۔ ورنہ ساری حدیں پار کر جاؤں گا میں۔۔۔ تمہاری یہ خوشبو مجھے دیوانہ کر گئی تھی میں نے پہلی ملاقات میں ہی اپنا سب کچھ تمہیں سونپ دیا تھا تمہارا لمس مجھے پاگل کر چکا ہے میں اس لمس کے احساس میں ہر پل گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔ تم سے محبت ہو گئی ہے مجھے۔۔۔۔۔۔ تمہارا نکاح مجھ سے ہو گا سمجھ رہی ہو نا۔۔۔

رمیز مدہوشی کے عالم میں بول رہا تھا۔

تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ یہ اتنے دن کتنی مشکل سے کاٹے ہیں میں نے۔۔۔

مجھے بس تم چاہیے ہو۔۔۔ بس تم مجھے تمہاری سانسوں کی طلب ہے میں تمہیں حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں میں تم سے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں پھر میں یہ کیسے دیکھ سکتا ہوں کہ تم کسی اور سے نکاح کر لو وہ بھی میرے سامنے۔۔۔۔ نہیں آئلہ نہیں مجھے اپنا دیوانہ بنا کے تم کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔۔۔

رمیز اسکے کان کو چومنے لگا جسے محسوس کرتے آئلہ کو اپنے جسم میں کرنٹ لگتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو آزاد کرواتے رمیز کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے زور دار دھکا دیا رمیز جو اس وقت مدہوشی کے عالم میں تھا آئلہ کے دھکا دینے پر وہ سیدھا زمین پر جا گرا۔۔۔

!دور رہیں۔۔۔۔۔ میں مسٹر احان کو بتاؤں گی۔۔۔ مسٹر احان کو بتاؤں گی میں۔۔۔۔ مسٹر۔۔۔ احان

آئلہ روتے ہوئے احان کو پکارنے لگی۔

رمیز نے غصے میں آئلہ کو کندھوں سے پکڑ لیا جبکہ ماتھے کی اس قدر غصہ کرنے پر نبض عیاں ہو رہی تھی

!تو مطلب تم میری بات نہیں مانو گی اچھا

آئلہ روئے جا رہی تھی۔ رمیز کو برا لگا تھا۔ اس نے آئلہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے لیا

سوری میری جانم! میں غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ پلیز مجھے معاف کر دو میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے میں نہیں برداشت کر سکتا کہ تم میری محبت کو یوں ٹھکرا دو۔۔۔۔۔ میں نہیں برداشت کر سکتا کہ تم کسی اور سے محبت کرو میں نہیں دیکھ سکتا تمہیں کسی اور کے ساتھ تم میری بات سنو دیکھو میری آنکھوں میں

رمیز نے آئلہ کا چہرہ اوپر کیا

کیا تمہیں ان آنکھوں میں اپنے لیے محبت نظر نہیں آتی

رمیز کسی دیوانہ وار آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا آنکھیں نم تھی اس قدر تپش تھی کہ آئلہ ابھی اس میں جل کر راکھ ہو جائے اس قدر دیوانگی تھی کہ وہ کچھ پل کے لیے رمیز کی آنکھوں سے نظریں چرا نہ سکی تبھی وہ ہڑبڑا کر اس سے دور ہوئی

میں مسٹر احان سے محبت کرتی ہوں اور آپ جو بھی کہیں میں مسٹر احان کو سب کچھ بتاؤں گی۔ سنا آپ نے۔۔۔۔۔ میں بتاؤں گی مسٹر احان کو۔۔۔۔

آئلہ آنکھوں میں آنسو لیے بول رہی تھی۔

تو ٹھیک ہے تم ایسے نہیں مانو گی تو اب مجھے اپنا طریقہ اپنانا پڑے گا۔ اب تم نے مجھے مجبور کر دیا ہے تو پھر ایسا ہی سہی۔

رمیز آئلہ کا ہاتھ پکڑے اسے باتھ روم میں لے گیا جبکہ آئلہ نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتے اسکے بازو پہ بائٹ کی مگر تبھی رمیز نے اسے شاور کے نیچے لا کر کھڑا کیا اور اپنے ایک ہاتھ کی مدد سے اسکے دونوں ہاتھوں کو اوپر کرتے قید کر لیا اور دوسرے ہاتھ سے شاور کو آن کر دیا شاور کے آن ہوتے ہی دونوں پانی میں بھیگ گئے۔۔۔

اس وقت آئلہ بہت ڈر رہی تھی اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔ اسکی جان جا رہی تھی کہ اب رمیز آگے کیا کرنے والا تھا تبھی اسنے اپنی کمر پر رمیز کے ہاتھوں کو رینگتے پایا اور ہڑبڑا کر بول پڑی۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟؟؟ پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔۔ مسٹر۔۔۔۔۔۔ا۔۔حا۔۔۔۔

ششش خاموش! یہ میری بات نہ ماننے کی سزا ہے۔

رمیز نے اسکے کان کی لو کو کاٹا تبھی آئلہ کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی جسے سن کے رمیز اسکے نیچلے ہونٹ کو اپنے ہونٹوں میں قید کر گیا اور اپنی پیاس بجھانے لگا یونہی کچھ دیر تک رمیز آئلہ کی سانسیں پیتا رہا۔۔شاور کے نیچے رہنے کی وجہ سے اب دونوں پوری طرح بھیگ چکے تھے آئلہ کی مدہم پڑتی سانسیں محسوس کرتے رمیز اسکے ہونٹوں کو آزاد کرتا اپنا رخ اسکی گردن کی طرف کرتا وہاں بھی اپنے جھلستے لب رکھ گیا اور پھر اپنا جھکاؤ اسکے کندھوں کی طرف کرتا وہاں بھی اپنی محبت کی مہر لگانے لگا آئلہ جو ہلکان ہوتی اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی اپنے پیٹ پر رینگتے ہاتھ محسوس کر فوراً سے آنکھیں کھول اسے دھکا دے کر خود سے دور کرتے باہر بھاگنے کی کوشش کی تھی۔تو رمیز نے اسکے بازو سے پکڑتے اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے سینے سے لگاتے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں قید کر چکا تھا جبکہ دوسرا اسکے گیلے بالوں پہ

mr psycho part 20 & 21 تھا۔۔۔رمیز اسکے کان کے پاس سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

میں چاہوں تو ابھی ساری حدیں پار کر سکتا ہو مگر میں ایسا نہیں کرو گا۔۔۔۔میں تمہیں آخری بار سمجھا رہا ہوں۔۔۔۔۔اگر دوبارہ تم نے میری بات نہ ماننے کی غلطی کی تو سزا بہت بری ہو گی۔۔۔۔۔اور تم۔نازک جان۔شاید برداشت نہ کر پاؤں۔۔۔پر میں ذرا بھی رحم نہیں کروں گا۔۔۔

رمیز اسکے ہاتھوں کو آزاد کرتا اسے دور ہوا شاور کو بند کرتے وہ باتھ روم سے نکلا جبکہ آئلہ کو اپنا سر چکراتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔وہ تقریباً گری تھی۔۔۔اور بے ہوش ہو گئی۔

رمیز جو روم سے جانے لگا تھا۔۔۔آواز سن کر واپس باتھ روم کی طرف بھاگا تو آئلہ کو دیکھا جو بیہوش پڑی تھی۔۔۔رمیز بھاگ کر اسے اپنی بانہوں میں اٹھا کر باتھ روم سے نکلا اور اسے بیڈ پر لٹاتے اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں سے تھپتھپانے لگا۔۔۔

آئلہ آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے تمہیں؟؟

رمیز کیسی دیوانے کی طرح کبھی اسکے ماتھے کو چومتا تو کبھی اسکے گال کو وہ اسکے چہرے کے ہر ایک نقش ہر اپنی محبت کی مہر لگا رہا تھا۔۔وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی۔۔آئلہ کے لبوں کو کھلا پا کر رمیز نے انہیں اپنے لبوں میں قید کر لیا وہ یونہی کچھ دیر تک اسے اپنی سانسیں دیتا رہا تبھی آئلہ نے ایک لمبا سانس بھرا جسے محسوس کرتے رمیز نے اسکے ہونٹوں کو آرام سے آزاد کیا

mr psycho part 20 & 21 تم ٹھیک ہو؟

رمیز نے فکر مندی سے پوچھا جبکہ آئلہ رمیز کو اپنے قریب پا کر ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

لیٹی رہو۔۔۔ ٹھیک ہو نا؟

رمیز نے اسکے پاس بیٹھتے کہا جبکہ آئلہ اس سے دور ہوتی بیڈ کے کونے میں چلی گئی۔

آئم سوری۔۔۔ میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔۔ تم کیوں اتنا ڈر رہی ہو مجھ سے۔۔۔ جس سے ڈرنا چاہیئے اس سے محبت کرتی ہو۔۔۔

جائیں یہاں سے۔۔۔۔۔ مجھے آپکی کسی بات پہ یقین نہیں ہے۔۔۔ میں مسٹر احان کو بتاؤں گی آپ نے جو بھی کیا ہے۔۔۔

وہ پھر سے رونے لگی تھی۔۔۔

اتنا سب ہونے کے بعد بھی وہ بس احان احان کیے جا رہی تھی۔۔۔۔۔ رمیز کا دماغ خراب ہو رہا تھا اب۔۔۔

وہ اپنا جھکاؤ آئلہ پر کرتا اپنے ہاتھوں کی مدد سے اسکے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کرنے ہی والا تھا کہ اچانک آئلہ نے اپنا رخ دوسری طرف کیا

چلے جائیں یہاں سے۔۔۔۔۔۔

وہ کانپ رہی تھی۔

کیا بتاؤ گی احان کو یہی کہ ہم۔ دونوں کتنی دیر تک شاور میں بھیگتے رہے ہیں۔۔۔ یا پھر یہ کہ ہم دونوں نے کیسے ایک دوسرے کے لبوں کی گرماہٹ محسوس کی!

اس سے زیادہ کچھ مت بتانا۔۔۔ وہ سہہ نہیں پائے گا۔۔

رمیز نے دوبارہ سے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اسکے بالوں کو پیچھے کیا اور اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

تم احان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔ وہ جیسا دکھتا ہے ویسا بالکل نہیں ہے۔۔۔ بہت خطرناک ہے وہ۔۔۔۔ ایک بار تم سے نکاح ہو گیا تو تمہیں ہمیشہ کے لیے اس گھر میں قید کر لے گا وہ۔۔۔۔ یہ نکاح مت کرو۔۔۔۔۔

آئلہ کے ساتھ اتنی زور زبردستی کرنے اسے ڈرانے کے باوجود بھی جب رمیز کو اپنی چال ناکام ہوتے محسوس ہونے لگی تو اس نے آخری حربہ اپنایا تھا۔۔

مجھے آپ کی کسی بات پہ یقین نہیں ہے سمجھے آپ۔۔۔۔

آئلہ نے کہا اور بیڈ سے اترتے وارڈروب کی طرف بڑھی۔

قاتل ہے وہ۔۔۔۔۔۔سنا تم نے! اسکی باتوں میں مت آؤ تم۔۔۔۔وہ تمہیں یوز کر رہا تھا۔۔۔کوئی پیار نہیں کرتا تم سے۔۔۔

رمیز بھی اٹھتے ہوئے اسکے پاس جاتے اسے اکسانے لگا۔۔

نہیں۔۔۔۔جھوٹ مت بولیں۔۔۔۔۔مسٹر احان ایسے نہیں ہیں۔۔۔۔وہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔۔بہت اچھے ہیں

وہ۔۔۔۔۔

شادی شدہ ہے وہ۔۔۔اور بہت جلد باپ بننے والا ہے تمہارا مسٹر احان! اسکی پہلی بیوی کے بارے میں جانتی ہو تم؟

کیا اس نے اس بارے میں کچھ بتایا تمہیں۔۔۔۔اپنی پہلی محبت کے بارے میں بتایا کچھ؟

رمیز نے آئلہ کو احان کی حمایت کرتے دیکھ کے تپ کے بولا تھا۔۔۔آئلہ کے چہرے کا رنگ اڑا تھا جیسے۔۔۔۔اب اسے رمیز کی

mr psycho part 20 & 21باتوں میں کچھ سچائی نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔جھوٹ۔۔۔۔۔۔یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔۔۔جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم جھوٹ بول

رہے ہو۔۔۔۔۔۔میرے مسٹر احان ایسے نہیں ہیں۔۔۔۔۔مسٹر احان

وہ زور زور سے روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔بالوں کو نوچتے ہوئے زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

رمیز نے ایک نظر اس پہ ڈالی اور روم سے باہر چلا گیا۔۔۔۔شیطانی مسکراہٹ اسکے لبوں پہ پھیلی تھی۔۔۔۔اسے یقین تھا کہ اب

آئلہ احان سے نکاح نہیں کرے گی۔۔۔۔وہ پر سکون ہوا تھا۔۔۔۔۔احان کو فون کرتے اسکے پاس چلا گیا۔۔۔

نکاح کے سارے انتظام کرنے کے بعد احان اور رمیز گھر لوٹے تو رات کے آٹھ بج رہے تھے۔۔۔۔۔

رمیز پر سکون تھا یہ سوچ کر کے نکاح تو ہونے نہیں والا۔۔۔۔پر جب وہ گھر لوٹے تو احان آئلہ کے روم میں گیا تاکہ اسے بلا لائے

نکاح کے لیے۔۔۔۔

آئلہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی خود کو دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔

ریڈ فیری فراک سلیولس، ہاف بلاؤز، ڈوپٹہ سر پہ اوڑھے۔۔۔ڈائمنڈ کا سیٹ پہنے۔۔۔۔۔وہ بالکل ڈول لگ رہی تھی۔۔۔۔۔کسی محل

کی شہزادی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

احان بت بنے اسے دیکھنے میں مست تھا جب آئلہ نے مڑ کے احان کی طرف دیکھا۔۔۔۔ نظریں ٹکرائیں۔۔۔۔۔ دونوں کے لبوں پہ مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔۔ احان نے ایک گہری سانس لی اور آئلہ کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

میری جانم اتنی پیاری لگ رہی ہیں کہ میرا دل چاہ رہا ہے اُپکو کہیں چھپالوں۔۔۔۔۔ کہیں کسی کی نظر نہ لگ جائے اُپکو۔۔۔۔۔ میری ہنی بنی آج میری وائف بن جائیں گی۔۔۔۔ سچ بتاؤں نا۔۔۔ تو جانم مجھے ابھی تک یہ سب ایک خواب سا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔ کہیں یہ خواب تو نہیں ہے نا۔۔۔

mr psycho part 20 & 21 یہ خواب نہیں ہے مسٹر احان۔

احان نے اسکے قریب آتے کھوئے ہوئے سے لہجے میں کہا تو آئلہ نے اسکے ماتھے پہ نرمی سے کس کرتے اسے یقین دلایا۔

!تھینک یو۔۔۔۔۔۔ مجھ پہ یقین کرنے کے لیے جانم

احان نے آنکھوں میں بے پناہ محبت لیے کہا تھا۔۔۔ آئلہ شرماتے ہوئے نظریں جھکائے اتنی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی۔۔۔

!یہ کیا کر رہی ہے۔۔۔۔۔ اتنی نازک سی اتنی پیاری سی انگلیوں پہ ظلم کر رہی ہیں آپ جانم

احان نے اسکی انگلیوں کو اپنے ہاتھ میں تھامتے اپنے لبوں کے پاس کرتے کہا تھا۔۔۔

ظلم تو نہیں کر رہی میں۔۔۔۔ آئلہ نے منہ بنایا تھا۔۔۔۔

یہ ظلم تو ہے۔۔۔۔ یہ چھوٹی سی نازک انگلیاں اس لیے ہیں تا کہ انکو پیار کیا جائے۔۔۔۔ اور آپ ان پہ ستم ڈھا رہی ہیں۔۔۔۔۔ اسکی اجازت نہیں ہے آپکو۔۔۔۔

احان نے اسے اپنے قریب کرتے کہا تھا۔۔۔۔

مسٹر احان! آئلہ نے احان کے سر سے اپنا سر ٹکاتے اسکا نام پکارتے اپنی آنکھیں بند کیں تھیں۔

جی میری جانم! احان نے اُئلہ کی کمر کے گرد نرمی سے بازو حائل کرتے اپنی بھاری آواز میں بولا تھا۔

آپ بہت پیار کرتے ہیں نا مجھ سے؟

!بے حد! خود سے زیادہ۔۔۔۔۔۔

مسٹر احان! کیا آپ ہمیشہ ایسے ہی پیار کریں گے مجھے ؟

میں اپنی آخری سانس تک ایسے ہی اپنی جانم سے پیار کرتا رہوں گا۔۔۔اگر کبھی کوئی تکلیف پہنچاؤں آپکو تو بے شک آپ اپنے ہاتھوں سے میری جان لے لینا۔۔۔میری جانم کو اجازت ہے۔۔۔۔مجھ پہ ہر ظلم کرنے کی بھی اجازت ہے آپکو۔۔۔

وہ مدہوشی میں کہہ رہا تھا۔۔۔

mr psycho part 20 & 21 کیسا ظلم ؟

آئلہ احان کی گردن کے گرد بازوؤں کا گھیرا بناتے لاڈ کرنے لگی۔

ہر ظلم۔۔۔جیسا کہ میرے گالوں بہت زور سے بائٹ کر سکتی ہیں۔۔۔۔میرے ہونٹوں پہ۔۔۔۔۔۔۔

!یہ ظلم تو نہیں ہے یہ تو رومینس ہے نا

احان کی بات بیچ میں کاٹتے وہ منہ بناتے بولی تھی۔۔۔

اچھا تو جانم کو پتہ تھا یہ۔۔۔مجھے تو لگا تھا کہ آپ نہیں جانتی ہونگی کچھ۔۔۔

احان نے سینے پہ بازوؤں کو لپیٹتے ہوئے چونکنے کی ایکٹنگ کرتے کہا تھا۔۔۔

میں کوئی چھوٹی بچی نہیں ہوں۔۔۔مجھے سب پتہ ہے۔۔۔۔

آئلہ نے سر اونچا کرتے فخر سے ایسے کہا جیسے کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔۔۔

اچھا تو کیا کیا پتہ ہے آپکو ؟؟

احان نے آئلہ کے چہرے پہ جھکتے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

م۔۔۔مجھے کچھ نہیں پتہ۔۔۔۔کچھ نہیں پتہ مجھے۔۔۔۔دور ہٹیں نا۔۔۔

احان کی بات پہ آئلہ کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔جبکہ احان نے ہنسی دانتوں میں دبائی تھی۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔۔آپکے مسٹر احان ہیں نا آپکو سب کچھ بتا دیں گے۔۔۔۔چلیں ابھی باہر نکاح کے لیے ویٹ کر رہے ہمارا۔۔۔

احان نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے کہا اور آئلہ کو لیے لاؤنج کی طرف بڑھا۔

احان آئلہ کا بازو اپنے بازو میں لیے لاونج میں آیا۔ جہاں مولوی، رمیز اور چند لوگ بیٹھے تھے۔۔۔

آئلہ کو چہرے پہ مسکان سجائے، احان کے پہلو میں دیکھ کے رمیز کے ہوش اڑے تھے۔۔۔ وہ تو کچھ اور ہی سوچ کے بیٹھا تھا۔۔۔ اسکا دماغ ماؤف ہوا تھا۔۔۔۔ ماتھے پہ پسینے کے کئی قطرے نمودار ہوئے تھے۔۔۔۔ زبان گنگ ہوئی تھی وہ بے یقینی اور mr. psycho part 22 & 23 حیرت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ریڈ لہنگے میں کتنی حسین لگ رہی تھی وہ۔۔۔۔۔۔ ہاف بلاؤز میں سے آئلہ کا نظر آتا سفید عریاں جسم رمیز کا دل زور سے دھڑکا تھا پر اگلے ہی لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ احان کی ہونے جا رہی تھی اور شاید اب وہ آئلہ کو کبھی حاصل نہ کر پائے۔۔۔ اس خیال پہ اسکا دل ڈوبا تھا۔۔۔

آئلہ کو صوفے پہ بٹھاتے احان بھی اسکے برابر بیٹھ گیا۔۔۔

رمیز کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی تھی۔۔۔ مٹھیوں کو بھینچے وہ اپنے جذبات چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ کبھی ہاتھ ماتھے پہ پھیرتا تو کبھی گردن پہ۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیسے ہوا؟

آئلہ کیسے مان گئی؟ اتنا سب ہونے کے بعد بھی آخر کیسے؟ آئلہ کے پہلو میں تو وہ خود کو دیکھنا چاہتا تھا پر احان کو اسکے پاس بیٹھے دیکھ کے وہ بے بس سا محسوس کر رہا تھا خود کو۔۔

آئلہ کو حسرت بھری نظروں سے دیکھتے وہ اپنے خشک ہوتے لبوں پہ زبان پھیرتے انکو تر کر گیا۔۔

احان آئلہ کا چھوٹا سا نرم و ملائم ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھامے بیٹھا تھا۔۔۔۔ خوشی اسکے چہرے پہ رقص کر رہی تھی۔۔۔۔ دل تھا کہ زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ آئلہ بھی بار بار احان کو دیکھتے خود کو خوش نصیب سمجھ رہی تھی۔

لاؤنج میں مدھم آواز میں میوزک گونج رہا تھا۔۔۔ جو ان دونوں کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر رہا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں دونوں کا نکاح ہوا اور وہ ایک مضبوط رشتے میں بندھ گئے۔۔۔۔

بہت ساری دعائیں اور تحفے دینے کے بعد سب روانہ ہو گئے۔

mr. psycho part 22 & 23 رمیز ابھی تک صوفے پہ بیٹھا حیرت میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

سب کو جاتا دیکھ وہ جلدی سے اٹھا اور احان کو گلے لگاتے بے دلی سے مبارک باد دی۔۔۔۔

اپنی چھوٹی بھابی کو مبارک باد نہیں دو گے کیا؟ اب میرے بھائی ہونے کے ناطے تمہارا بھی رشتہ بن گیا ہے نا۔

رمیز جانے لگا تو احان کی بات سنتے پلٹا اور آئلہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

رمیز کی آنکھوں میں تیرتی نمی۔۔۔ٹوٹے خواب کا دکھ۔۔۔۔ملال اور غصے، بدلے، جلن کی تپش آئلہ نے محسوس کرتے نظریں پھیریں تھیں۔۔ جبکہ احان تو آئلہ کو اپنا بنا کے اتنا خوش تھا کہ اس نے نوٹ ہی نہیں کیا تھا کچھ۔۔۔وہ فون بجنے پہ لاونج سے باہر نکلتے فون پہ بات کرنے لگا۔۔

بہت مبارک ہو آپکو۔۔۔۔ایک نئی زندگی۔۔۔ نئی شروعات اور نئے سفر کے لیے بہت بہت مبارک ہو آئلہ۔۔۔۔امید ہے تم mr. اپنے فیصلے پہ پچھتاؤ گی نہیں۔۔۔۔دعا کرونگا کہ تمہارے ان خوبصورت نازک لبوں پہ ایسے ہی مسکراہٹ قائم رہے۔۔۔۔

psycho part 22 & 23

افسوس ہوا کہ تم نے میرا یقین نہیں کیا پر کوئی بات نہیں۔۔۔ایک دن تمہیں یقین آجائے گا اور جب تمہیں لگے کہ میں نے سچ بولا تھا تو تم بلا جھجک میرے پاس چلی آنا آئلہ۔۔۔۔۔۔تم مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی۔۔۔۔۔تمہارے لیے میرے گھر اور میرے دل دونوں کے دروازے کھلے رہے گے۔۔۔ہمیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔ہمیشہ۔۔۔۔۔۔!

رمیز نے آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو ہتھیلی سے صاف کرتے بہت دکھی لہجے میں کہا تھا۔۔۔ آئلہ نے کچھ بھی نہیں بولا اور نظریں فرش پہ ٹکائے بیٹھی رہی۔

کوئی گفٹ بھی لائے ہو یا نہیں؟

احان نے لاؤنج میں داخل ہوتے اونچی آواز میں کہا تو رمیز نے مڑ کے اسے دیکھا۔

گفٹ تو نہیں لایا میں۔۔۔۔آپ جو کہیں لے آؤں گا۔

رمیز نے آئلہ کے چہرے پہ نظریں ٹکاتے کہا۔

mr. psycho part 22 & 23 نہیں۔۔۔مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔

آئلہ نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

!چلو بھئی! تمہاری بچت ہو گئی

احان نے رمیز کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا تو رمیز پھیکی ہنسی ہنسا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں۔۔۔مزید تم دونوں کا ٹائم نہیں لینا چاہتا۔

رمیز نے احان کے گلے لگتا کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

بہت مبارک ہو جانم! احان نے آئلہ کے قریب بیٹھتے اسکے آنکھوں میں جھانکتے کہا۔

!آپکو بھی بہت مبارک ہو مسٹر احان

آئلہ نے دلفریب مسکراہٹ لبوں پہ سجائے کہا تھا۔

خوش ہیں؟وہ اسکے کان کے قریب ہوتے سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔بہت خوش ہوں۔۔۔۔بہت زیادہ! آئلہ نے احان کے کندھے پہ سر ٹکاتے کہا۔۔۔

تو اب میری ہنی بنی میری وائف بن چکی ہیں۔۔۔۔اور میں کتنا خوش اس بات کا اندازہ آپ میری ہارٹ بیٹ سے لگا سکتی ہیں۔۔

احان آئلہ کا ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھ میں لیتے اپنے دل پہ رکھتے اسکی طرف مسکرا کے بولا۔

آپ کا دل تو ڈانس کر رہا تھا۔۔۔آئلہ احان کے دل پہ ہاتھ رکھتے اسکی دھڑکنوں کی رفتار محسوس کرتے آنکھیں سکیڑتے کہنے لگی۔

احان ہنسنے لگا تھا۔

ہاں ڈانس کر رہا ہے خوشی سے۔۔۔اپنی جانم کو پا کے خوشی سے اچھل رہا ہے یہ دل۔۔۔کیا آپکا دل بھی ایسے ہی ناچ رہا ہے ایک منٹ دیکھنے دیں مجھے۔۔۔

احان نے اپنا ہاتھ آئلہ کی طرف بڑھاتے شرارت سے کہا تو آئلہ نے اسکا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔۔

نہیں میرا دل ایسے ڈانس نہیں کرتا۔۔۔ہونہہ۔۔۔

آئلہ نے منہ کے زاویے بگاڑتے کہا تو احان کے لبوں پہ گہری مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔۔

mr. psycho part 22 & 23 سچ کہہ رہی ہوں میں۔۔۔ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں آپ؟

احان کی نظریں خود پہ پاتے وہ کہنے لگی۔

تو کیا ساری رات یونہی صوفے پہ بیٹھے گزاریں گے ہم؟

احان نے آئلہ کے قریب ہوتے کہا تو وہ تھوڑا سے پیچھے ہوئی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ یہ تو چھوٹا سا صوفہ ہے ہم یہاں سو تو نہیں سکتے نا۔۔۔۔

آئلہ نے صوفے کو دیکھتے ہوئے کہا تو احان اسکی معصومیت پہ اپنا نچلا ہونٹ دانتوں میں دباتے بے ساختہ مسکراتے اسے دیکھنے لگا تھا۔

چلیں روم میں چلتے ہیں۔۔۔ آئلہ صوفے سے اٹھتے ہوئے بولی تو احان بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

! چلیں آجائیں میری بانہوں میں

کیوں؟ احان نے اپنی بانہیں کھولتے آئلہ کی طرف دیکھتے کہا تو وہ بولی۔

کیوں۔۔۔۔ کیونکہ یہ رسم ہے۔۔۔۔ شادی کے بعد دلہا اپنی دلہن کو پہلی بار روم میں ایسے ہی لے کے جاتا ہے۔۔۔ چلیں شاباش جلدی سے آجائیں اب۔۔۔ احان آئلہ کے قریب ہوتے بولا تو آئلہ تھوڑا پیچھے کو سرکی تھی۔۔۔

مجھے تو ایسا نہیں لگتا۔۔۔۔ آپ جھوٹ بول رہے ہیں نا۔۔۔ ہیں ناں مسٹر احان۔۔۔۔ مجھے اپنی بانہوں میں لینے کا بہانہ چاہیئے آپکو۔۔۔۔۔۔

mr. psycho part 22 & 23 آئلہ کھلکھلا کے ہنسی تھی تو احان تھوڑا شرمندہ ہوا تھا۔۔۔ دانت بھینچتے آئلہ کو دیکھنے لگا۔۔۔ ہمممم۔۔۔۔۔ پتا چل گیا آپکو۔۔۔۔ تو پھر اب؟

mr. psycho part 22 & 23 احان نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا۔

اب پھر چلیں روم میں۔۔۔۔ آئلہ نے احان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے کہا اور اسے لیے روم کیطرف بڑھی تو احان مسکراتے ہوئے اسکے ساتھ چل پڑا۔

اب آپ یہی رکیں۔۔۔ میں روم میں جاؤں گی پھر آپ دو منٹ بعد ڈور نوک کرتے روم میں آنا اوکے۔۔۔

آئلہ روم ڈور کے پاس پہنچتے ہوئے رکی اور احان کا ہاتھ چھوڑتے کہا۔

کیا مطلب؟ میں روم۔ میں نہ چلوں آپکے ساتھ؟

احان نہ سمجھتے ہوئے بولا تھا۔

اف او۔۔۔۔ مسٹر احان! آپ میرے ساتھ چلیں گے تو وہ اگلا سین کیسے ہو گا پھر۔۔۔

آئلہ اپنے ماتھے پہ ہلکے سے ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔

میں کچھ سمجھ نہیں پا رہا جانم! کونسا سین؟ کیا کہنا چاہتی ہیں آپ؟

احان کو ابھی بھی آئلہ کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔۔

ارے آپ نے موویز میں نہیں دیکھا کیا؟ دلہا کچھ دیر بعد آتا ہے روم میں۔۔۔ دلہن گھونگھٹ ڈالے بیڈ پہ بیٹھی ویٹ کر رہی ہوتی ہے۔۔۔ پھر دلہا روم میں آتا ہے۔۔۔ اور دھیرے دھیرے دلہن کے پاس جاتا ہے اور اسکا گھونگھٹ ہٹاتا ہے پھر اسے گفٹ دیتا ہے۔۔۔ دلہن شرماتی ہے۔۔۔۔

آپکو یہ سب پتہ ہے نا؟ ایسے کرنا ہے اوکے۔۔۔

آئلہ نے چہکتے ہوئے اسے ساری بات بتاتے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

جی جی۔۔۔۔ میں سمجھ گیا جانم۔۔۔ جیسا آپ چاہتی ہیں بالکل ایسا ہی ہو گا۔۔

احان اسکی باتیں سنتے مسکراتے اسے دیکھے جا رہا تھا کہ اسکی بات پہ ہاں میں سر ہلاتے کہا۔

ٹھیک ہے اب میں روم میں جا رہی ہوں پھر آپ آنا اوکے۔۔۔

آئلہ نے احان کی طرف دیکھا اور روم میں انٹر ہو گئی اور پیچھے احان ہنستے ہوئے اپنے روم میں گیا۔۔ وہاں سے ایک فائل اٹھائی اور واپس آئلہ کے روم کیطرف آیا۔۔۔

mr. psycho part 22 & 23ڈور نوک کرتے دھیرے سے روم میں انٹر ہوا اور ڈور لاک کیا۔۔۔

آئلہ بیڈ کے بیچوں بیچ گھونگھٹ چہرے پہ ڈالے بیٹھی تھی۔۔۔ اسکے مسکراتے لب اور سرخ ہوتے گال اسکے باریک ڈوپٹے سے واضح نظر آ رہے تھے۔۔۔ احان اپنے بے ترتیب ہوتے دل کو قابو کرتے مسکراتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے بیڈ کی طرف

بڑھا۔۔

بیڈ پہ بیٹھتے فائل سائیڈ پہ رکھی اور آئلہ کی طرف دیکھا۔۔۔ ہلکے سے اسکا گھونگھٹ ہٹایا۔۔۔ وہ شرماتے ہوئے سر جھکا گئی تو احان مسکرا دیا۔۔

آو تم کو بتائیں کہ تم کون ہو

تمہارے سینے پر موجود تِل وہ نقطہ ہے

جہاں پر شاعر قلم کی نوک رکھ کر رومانوی

نظم کا آغاز کر سکتا ہے

تمہارے بدن کو نظموں میں لپیٹ

کر لافانی دیوان مرتب کر سکتا ہے

تمہاری چھاتیاں چاند اور سورج ہیں

جس کی دھوپ سے میں ہر ابھرا اور چاندنی

سے چمکدار ہوتا رہتا ہوں

تمہاری پنڈلیاں زمین پر ضرب لگاتے

ہوئے چشمے پھوٹنے کا

موجب بنتی جاتی ہیں

گیسوئے یار کے ہوتے ہوئے

مجھے کسی چھت یا آسمان کی ضرورت نہیں

کہ ان کے تلے میں ہمیشہ کا سایہ پاتا ہوں

در و دیوار عرصہ دراز سے تمہاری

mr. psycho part 22 & 23 بانہوں کی باڑ دیکھ کر ساکن ہو گئے ہیں

وہ باڑ جس نے میرے بدن کو ہر موسم

اور ہر جنگ میں محفوظ رکھا

مے فروش تمہارے اُترے لباس

سے خوشبوئیں مستعار لیتے ہیں اور

بہترین مے بنا بنا کر رئیس ہوتے جا رہے ہیں

تم فقط فانی ہونے کے وجہ سے دیوی

کے لقب سے محروم رہ گئی وگرنہ

ابن آدم کشکول پکڑے تمہارے

آگے سرنگوں رہتے

تکمیلِ حسُن حوا سے شروع ہو کر

تم پر ختم ہو گئی اور تمام دیوان وکلام

کا مرکزی استعارہ تم ہو گئی

ابھی سب خدا آئینگے اور حاسدین

بن کر تم کو مجھ سے چھین لے جائینگے

اور مجھ پر تہمتِ شرک لگائینگے

مگر ہم تمہارے ہی گیت گائینگے

تم ہی کو قابلِ ستائش بنائینگے

تم ہی کو اپنا لمس پہنائینگے

اور عبادتخانوں میں تمہارا نام گُنگنائیں گے

مے خانوں میں تمہارے زائقے بتائینگے

فرش میں دھکے کھاتے ہوئے تم

کو عرش پر بٹھائینگے

تمہارے شباب کو قیامت بتائینگے

تمہارے رونے پر قصیدے سنائینگے

mr. psycho part 22 & 23 تمہارے ہسنے پر بہار کھینچ لائینگے

تم کون ہو ہم تم کو بتائینگے

احان نے اُئلہ کے قریب ہوتے اسکے کان میں مدہوشی کے عالم میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

کیا آپ پہلے اردو کے ٹیچر تھے ؟

آئلہ نے جمائی لیتے کہا تو احان اسے تکنے لگا۔۔۔

ک۔۔ کیا مطلب ؟ وہ سنجیدہ ہوا۔۔

تو یہ اتنی مشکل اردو میں کیا کہہ رہے تھے۔۔۔۔ کچھ سمجھ ہی نہیں آیا مجھے۔۔۔۔ آپکی باتیں سن کے مجھے تو نیند آنے لگ گئی۔۔۔۔

آئلہ نے منہ بناتے کہا تو احان بوکھلایا تھا۔۔۔

کیا ہوا ؟ ایسے گھور کیوں رہے ہیں ؟ وہ دانت نکالتے کہنے لگی۔

میں نے اتنی رومینٹک موڈ میں آپکی تعریف کی ہے اور بجائے اسکے کہ آپکا موڈ بھی رومینٹک ہوتا الٹا اُپکو نیند آرہی تھی۔۔۔۔

احان نے مصنوعی اداسی سے کہا تو آئلہ اسے تکنے لگی۔۔۔

تو آپ اُسان لفظوں میں تعریف کر دیتے نا اور صاف صاف کہہ دیتے کہ " جانم ! آپ بالکل پری لگ رہی ہیں۔۔۔۔ میرا موڈ بہت رومینٹک ہو رہا ہے اُپکو دیکھ کے۔۔۔ آپ بھی اب رومینٹک ہو جائیں "۔

mr. psycho part 22 & 23 بس اتنی چھوٹی سی بات تو تھی۔۔۔

آئلہ نے احان کے انداز میں بولتے ہوئے کہا تو احان نے قہقہ لگایا تھا اسے اسطرح اپنی کاپی کرتے دیکھ کر۔۔

دیکھا آپ نے آپکی جانم نے کیسے ایک چٹکی میں آپکا موڈ ٹھیک کر دیا۔۔

آئلہ چٹکی بجاتے چہکنے لگی۔۔

میری جانم! احان آئلہ کے قریب ہوتے اسکے چہرے پہ جھکتے خمار آلود آواز میں بولا تو آئلہ کے جسم پہ جیسے چیونٹیاں رینگی تھی۔۔۔

!یہ آپکا گفٹ

احان نے سائیڈ سے فائل اٹھاتے آئلہ کی طرف بڑھائی تو وہ فائل کو حیرت سے دیکھنے لگی۔۔

یہ کیا ہے؟ آئلہ احان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

!آج سے میں اور میرا سب کچھ آپکے نام ہو چکا ہے

"آج سے میری ساری پراپرٹی، بزنس اور اس دل پہ صرف آپکی حکومت ہو گی۔۔۔۔اب میری جانم ہی میرے لیے سب کچھ ہے

احان نے آئلہ کی گود میں سر رکھتے، اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے آنکھیں بند کی تھیں۔

لیکن آپ نے ایسا کیوں کیا مسٹر احان؟

کیونکہ میرے لیے میری جانم سے زیادہ کچھ بھی اہم نہیں ہے۔۔۔۔۔اب آپ میری ہیں اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے ہو گا مجھے؟

احان نے آنکھیں بند کیے ہی جواب دیا۔۔۔

اور اگر اتنی ساری دولت پا کے میں کہیں اور چلی گئی تو؟

تو بس جانے سے پہلے۔ میری جان لے لیجیے گا۔۔ آپکے بغیر ہر پل موت جیسا ہو گا تو بہتر ہو گا کہ میں اپنی جانم کی بانہوں میں اپنی آخری سانسیں لوں۔۔۔۔

گال سے لگاتے دھیمی سی آواز میں کہا تو آئلہ اسے mr. psycho part 22 & 23 احان نے آنکھیں کھولتے آئلہ کا ہاتھ اپنے تکنے لگی۔۔۔۔

آپ مجھ سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں مسٹر احان؟

وہ کھوئے سے لہجے میں بولتے احان کے ناک کو اپنی انگلی سے چھوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

احان نے خاموشی سے اپنی آنکھیں بند کر لی۔

!آپ۔ ہیں ہی محبت کے قابل! بہت انوسینٹ، بہت پیاری

!ہمم۔۔۔مطلب اگر میں پیاری نہ ہوتی تو محبت نہ ہوتی آپکو

آئلہ نے سوچنے کے انداز میں اپنی تھوڑی پہ انگلی رکھتے کہا۔۔تو احان اٹھتے ہوئے سیدھا ہوا تھا۔

!میری جانم! مجھے آپ سے بے حد محبت ہے۔۔۔آپ الٹی سیدھی باتیں مت سوچا کریں جانم

احان نے آئلہ کا چھوٹا سا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے بہت پیار سے کہا تھا۔۔۔

مجھے بھی آپ سے بہت محبت ہے۔۔۔

آئلہ احان کی گردن کے گرد بازوؤں کا گھیرا بناتے اسکی ناک پہ اپنی ناک رگڑتے بولی تھی۔۔۔

اوکے میں چینج کر کے آتی ہوں۔۔۔آپ بھی تب تک چینج کر لیں۔۔۔۔

وہ بولتے ہوئے بیڈ سے اترنے لگی تو احان نے اسکا بازو پکڑتے اسے روکا۔۔۔

کیا؟وہ نہ سمجھتے ہوئے بولی۔

ابھی میں نے آپکو جی بھر کے دیکھا بھی نہیں اور آپ چینج کرنے جا رہی ہیں۔۔

احان نے نرمی سے اسے اپنی طرف کھینچتے سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

اوکے پھر آپ جی بھر کے دیکھ لیں مجھے۔۔۔۔پھر میں چینج کروں گی۔۔۔نیند آ رہی ہے۔۔۔

آئلہ اسکے سامنے سیدھی ہو کے بیٹھی۔۔۔۔

mr. psycho part 22 & 23 جانم! کوسچ میں نیند آ رہی ہے کیا؟

احان کو وہ تھکی تھکی سی لگی تھی۔۔۔۔اسکے پوچھنے پہ آئلہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

اوکے آپ چینج کر آئیں میری جان! احان نے آئلہ کے گال پہ نرمی سے لمس چھوڑتے کہا تو وہ اٹھی اور اپنا نائٹ سوٹ لیے واش روم چلی گئی۔۔۔۔

میں تو ساری رات جاگنے کا سوچ رہا تھا پر میری ہنی تو شاید آرام کرنا چاہتی ہیں۔۔۔۔اٹس اوکے۔۔۔۔اب تو ساری زندگی ہم نے ساتھ رہنا ہے۔۔احان مسکراتے ہوئے بیڈ پہ لیٹتے آنکھیں بند کر گیا۔

ٹن ٹنان۔۔۔۔۔دیکھیں مجھے! کیسی لگ رہی ہوں میں؟

وہ واش روم سے باہر نکلتے ہوئے اچھلتے ہوئے بیڈ کے قریب آئی تھی۔۔ احان اٹھ کے بیٹھا۔۔۔ اور ہکا بکا آئلہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

وائٹ ٹی شرٹ جس پہ بڑا سا ڈوریمون بنا ہوا تھا اور لائٹ پنک ٹراؤزر جس پہ کافی ساری تیتلیاں تھی اور وہاں بھی چھوٹے سائز کی ڈوریمون کی پکچرز تھیں۔۔۔۔۔

وہ گول گول گھومتے خوشی سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

شاید دنیا کی پہلی لڑکی ہو گی یہ جو اپنی شادی کی فرسٹ نائٹ پہ ایسا نائٹ سوٹ پہنے اپنے شوہر سے پوچھ رہی تھی کہ وہ کیسی لگ رہی ہے۔

اب بھلا اسکو کیا کہوں میں کہ بالکل ایک چھوٹی بچی لگ رہی ہیں۔۔۔۔ جانم نے رونا شروع کر دینا ہے اور ناراضگی الگ۔۔۔۔۔

مبارک ہو احان عباس۔۔۔۔۔ اور مانو اپنے دل کی باتیں۔۔۔۔ سنبھالو اب اس نادان سی لڑکی کو۔۔۔۔

اسکی دو چار سمجھ داری والی باتیں سن کے تم اسے پندرہ سے پچیس سال کی لڑکی سمجھنے لگے تھے۔۔۔۔۔

کئی آوازیں احان کے دماغ میں گونج رہی تھیں۔۔۔۔ آئلہ نے اسکے گال پہ ہاتھ رکھا تو وہ خیالوں سے باہر آیا۔

بتائیں نا۔۔۔۔ کیسی لگ رہی ہوں؟

وہ اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

پیاری۔۔۔۔۔ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔۔ کافی کیوٹ لگ رہی ہیں اس سوٹ میں۔۔۔ لیکن پہلے کبھی نہیں دیکھا یہ سوٹ میں نے!

احان نے آئلہ کے گال سہلاتے کہا۔۔

ہاں کیونکہ یہ میں نے چھپا کے رکھا تھا۔۔۔ میں نے سوچا تھا کہ کسی سپیشل ڈے پہ پہنوں گی۔۔۔۔ آج کا دن بہت خاص تھا نا تو اس لیے mr. psycho part 22 & 23! میں نے یہ پہنا ہے۔۔۔۔۔ بہت اچھا لگ رہا ہے مجھے

وہ اپنا سر تکیے پہ رکھتے بیڈ پہ لیٹتے احان کو بتا رہی تھی۔۔۔ اور احان حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب کیا بولے۔۔۔ اچھا تو چھپا کے رکھا تھا۔۔۔۔ ہمممم۔۔۔۔ ویری گڈ! (اپنے سپیشل دن کے لیے کارٹون والا سوٹ چھپا کے رکھا ہوا تھا جانم نے۔۔۔۔۔ میں نے پہلے کبھی نہیں سنا ایسا کچھ۔۔۔۔۔ جہاں تک مجھے پتہ ہے خاص دن کے لیے تو لڑکیاں کافی قیمتی، مہنگے اور خوبصورت سے

(کپڑے لیتی ہیں۔۔۔۔اف میری جانم بھی نا! ذرا ہٹ کے ہیں دنیا والوں سے۔۔۔۔

وہ دھیمے سے بولا تھا۔

مجھے پتہ نہیں تھا کہ اتنی جلدی مجھے آپ مل جائیں گے اور اتنی جلدی میری شادی بھی ہو جائے گی۔۔۔ورنہ میں آپکے لیے بھی ایک ایسا نائٹ سوٹ لے لیتی۔۔۔پھر ہم دونوں سیم سیم کتنے پیارے لگتے نا!

آئلہ کروٹ بدلے احان کے سینے پہ اپنا سر رکھتے بولی تھی۔۔۔۔آئلہ کی بات پہ احان کی آنکھوں کے سامنے اسکی تصویر آئی تھی جسمیں وہ سیم آئلہ جیسا نائٹ ڈریس پہنے کھڑا تھا۔۔۔بالکل ایک کارٹون لگ رہا تھا۔۔۔احان نے سختی سے آنکھیں بند کرتے کھولی تھیں۔۔۔

نو نو۔۔۔اسکی ضرورت نہیں ہے جانم! میں چھوٹا بچہ نہیں ہوں۔۔۔آپ بے شک اپنے لیے لے لیں پر میرے لیے نہیں۔

احان نے آئلہ کے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے کہا۔

نہیں۔۔۔میں آپ کے لیے بھی لوں گی کیونکہ میں چاہتی ہوں کہ ہم۔دونوں ایک جیسا نائٹ سوٹ پہنیں۔۔۔پھر کپل گوگز بھی تو پورے کرنے ہیں نا ہم نے۔۔۔

وہ اٹھ کے بیٹھی تھی تو احان بھی سیدھا ہوتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گیا۔۔۔

جی ٹھیک ہے میری جان! جو آپ لینا چاہیں۔

احان نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔کہ کہیں رونا نا شروع کر دے آئلہ۔

اچھا مسٹر احان! ہمارا انٹرویو کب ہو گا؟میں بہت اکسائیٹڈ ہوں۔۔۔میں نے سوچ لیا ہے کہ میں کیا پہنوں گی۔۔۔اس دن میں ہائی ہیلز پہنوں گی تاکہ میرا قد کچھ بڑا لگے۔۔۔۔ہماری بہت ساری پکچرز بنے گی نا۔۔۔۔ٹی وی۔۔۔میگزین ہر جگہ پبلش ہو نگی نا۔۔۔مسٹر احان آپ مجھے پہلے بتا دینا کہ کس سوال کا کیا جواب دینا ہے تاکہ کوئی گڑبڑ نہ ہو۔۔۔ٹھیک ہے نا؟ mr. psycho

part 22 & 23

وہ اپنی دھن میں بولتی چلی گئی اور احان اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

ادھر آئیں میرے پاس۔۔۔۔ساری باتیں آج ہی کرنی ہیں کیا؟کچھ کل کے لیے بھی چھوڑ دیں جانم۔۔۔

احان نے اسے اپنی طرف کھینچتے نرمی سے بیڈ پہ لٹایا اور اس پہ جھکتے سرگوشی کرنے لگا۔۔۔وہ آئلہ کے لبوں پہ جھکنے لگا تھا کہ آئلہ اپنے دونوں ہاتھ چہرے پہ رکھتے اپنا چہرہ چھپا گئی۔۔۔

مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔۔اسکی دھیمی سی آواز آئی تو احان فوراسے پیچھے ہٹا تھا۔۔۔۔آئلہ سے تھوڑا دور بیڈ پہ لیٹتے اس نے کروٹ بدلی اور رخ دوسری طرف کر لیا۔۔۔۔

آئلہ نے دھیرے سے ہاتھ ہٹاتے احان کی طرف دیکھا تو اسکی پیٹھ نظر آئی وہ منہ دوسری طرف پھیرے ہوئے تھا۔وہ آہستہ سے اسکے قریب ہوئی۔۔۔پیچھے سے احان کے گرد اپنی بازوؤں کو حائل کرتے بولی۔۔۔

!مسٹر احان! آپ ناراض ہو گئے ہیں؟ اوکے ناراض مت ہوں میں ایک کس دے رہی ہوں آپکو؟ دیکھیں نا

آئلہ احان کو سیدھا کرتے اسکے سینے پہ اپنے ہاتھ رکھتے رونی شکل بنائے بول رہی تھی۔۔۔۔

!ایک نہیں۔۔۔۔۔بہت ساری

احان نے سپاٹ انداز میں کہا۔۔۔۔

اوکے بہت ساری دونگی۔۔۔۔ناراض مت ہوں۔۔۔۔۔

چلیں دیں پھر۔۔۔احان نے کہا تو آئلہ اسکے لبوں پہ جھکی تھی۔۔۔۔اس سے پہلے کہ آئلہ کے لب احان کے ہونٹوں سے ٹکراتے۔۔۔احان نے اسکے بازوؤں کو مضبوطی سے پکڑا،اسکے گال پہ نرمی سے کس کیا اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔۔

سو جائیں جانم۔۔۔۔۔اگر ایک لپ کس کیا تو پھر روکنا مشکل ہو جائے گا خود کو۔۔۔مجھے پتہ ہے آپکو نیند آرہی ہے۔۔۔۔اب تو ہر روز میری باہنوں میں ہونگی آپ۔۔۔۔سکون سے سو جائیں۔۔۔۔

احان نے آئلہ کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے سرگوشی سی کی تھی۔۔۔وہ احان کے سینے میں سمٹتے آنکھیں بند کر گئی۔کچھ ہی دیر میں احان بھی سو چکا تھا۔

****

mr. psycho part 22 & 23

یہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔

پر اب کیا فائدہ؟ اب کیا کر سکتا ہوں میں؟

وہ اب احان کی بیوی بن۔چکی ہے۔۔۔۔۔

! احان۔۔۔۔۔۔۔میرا بھائی۔۔۔۔

میرا دوست۔۔۔۔۔۔ ہمممم۔۔۔۔۔۔تم میرے دوست ہو احان۔۔۔ لیکن تم نے اچھا نہیں کیا یہ۔۔۔۔۔

آئلہ کو اب کبھی نہیں دیکھوں گا میں۔۔۔۔۔وہ تمہارے ہی لائق ہے تمہارے جھوٹ اور فریب کے ہی قابل ہے وہ۔۔۔۔۔بہت پچھتائے گی وہ۔۔۔۔۔۔

مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔

رمیز کارپٹ پہ بیٹھے صوفے سے ٹیک لگائے ہاتھ میں خالی گلاس پکڑے نشے میں بول رہا تھا۔۔۔وہ کافی دیر سے ڈرنک کر رہا تھا اب بالکل ہوش میں نہیں تھا۔۔۔۔

کیارا کو جب پتہ چلے گا تو وہ بھی مجھ سے نفرت کرے گی۔۔۔۔۔میرے پاس کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔میں اکیلا ہوں۔۔۔۔کیوں اکیلا ہوں میں؟

رمیز نے گلاس کو زور سے دور پھینکا تو اسکے ٹوٹنے کی آواز کمرے میں گونجی تھی۔۔۔وہ اپنے بال نوچتے گھٹنوں میں سر دیے آنسو بہانے لگا۔۔۔۔

اس سب میں میرا کیا قصور تھا آخر؟

وہ میرے گلے لگی تھی۔۔۔اسمیں ایسی کشش تھی کہ میں روک نہیں پایا خود کو۔۔۔۔۔۔میں تو بس اسکے آس پاس رہنا چاہتا تھا۔۔۔۔کتنے دن یہی سوچ کے گزارے تھے کہ اسے اپنا بنالوں گا۔۔ mr. psycho part 22 & 23

پر وہ مجھ سے ہمیشہ کے لیے دور ہو گئی ہے اب۔۔۔۔۔اگر احان کو پتہ چلا تو وہ تو مجھے مار ہی ڈالے گا۔۔۔۔۔

نہیں وہ احان کو کچھ نہیں بتائے گی۔۔۔۔آئلہ بہت ڈرپوک ہے اتنی ہمت نہیں کرے گی کبھی۔۔۔۔۔

بے وقوف لڑکی۔۔۔۔

رمیز نے قہقہ لگاتے، کارپٹ پہ لیٹتے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

****

وائفے! اٹھ جائیں اب۔۔۔ صبح کے دس بج رہے ہیں۔۔۔۔ ابھی بھی نیند پوری نہیں ہوئی کیا؟

اگر اسکو جگایا نہیں تو میری جانم نے اگلے چوبیس گھنٹوں تک ایسے ہی سوتے رہنا ہے۔۔۔۔ پتہ نہیں اتنی نیند کیوں آتی ہے انکو۔

احان بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آئلہ کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے اسے جگانے کی کوشش میں تھا پر وہ شاید کچھ دیر اور سونا چاہتی تھی۔

جانم! میں شاور لینے جارہا ہوں۔۔۔ اب آپ جاگ نہیں رہی ہیں تو مجبوراً آپکو اٹھا کے لیکر جانا پڑے گا۔۔ چلیں اب یہ کام بھی میں ہی کر لیتا ہوں۔۔۔

احان آئلہ کو اپنی بانہوں میں بھرتے بیڈ سے اترا تو وہ آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ خود کو اسکی مضبوط گرفت میں پا کے اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں۔۔ مجھے کہاں لے کے جارہے ہیں؟

احان کو گھورتے ہوئے آئلہ نے اسکی گردن کے گرد بازو حائل کیے تھے۔۔

کافی دیر سے آپکا جگا رہا تھا پر آپ اٹھ ہی نہیں رہی تھیں اور ٹائم بھی کافی ہو گیا ہے بہت کام کرنے ہیں اسی لیے ٹائم بچانے کے لیے mr. psycho part 22 & 23 میں نے سوچا کہ دونوں اکھٹے شاور لے لیتے ہیں۔۔

اور کوئی سوال؟

احان نے ابرو اچکائے تو وہ منہ بنا گئی۔۔

مجھے نیچے اتاریں۔ آئلہ نے احان کے سینے پہ اپنے ہاتھوں سے دباؤ ڈالا۔

نو! وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

مسٹر احان! اتاریں مجھے۔ میں بعد میں شاور لوں گی۔

وہ رونی شکل بناتے بولی تھی تو احان نے نرمی سے اسے بیڈ پہ لٹا دیا۔

خوش اب؟ احان نے ناراض سے لہجے میں کہا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

اب اس میں ناراض ہونے والی کیا بات تھی۔۔۔بس اتنا تو کہا کہ مجھے ابھی شاور نہیں لینا۔۔۔میں کوئی دو سال کی بچی ہوں جو یہ خود مجھے شاور دلانا۔چاہتے ہیں۔۔۔مسٹر احان۔بھی نا!

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے موبائل پہ گیم کھیلنے لگی تھی۔۔

باہر کیوں نہیں نکل رہے مسٹر احان؟کافی دیر ہو گئی ہے۔۔۔جا کے دیکھتی ہوں۔۔۔

مسٹر احان! آپ ٹھیک ہیں؟ہیلو؟آپکو میری آواز آرہی ہے؟

وہ باتھروم کا ڈور نوک کرتے بول رہی تھی۔۔

نہیں! کوئی آواز نہیں آرہی مجھے۔

احان نے ہنستے ہوئے کہا۔

آواز نہیں آرہی؟میں نے پوچھا کیا آپ ٹھیک ہیں؟اتنی دیر ہو گئی آپ باہر کیوں نہیں آرہے ہیں؟

احان کی بات سن کے اَئلہ نے اونچی آواز میں کہا تو احان نے قہقہ لگایا تھا اور اگلے ہی پل ڈور اوپن کرتے باہر آیا۔

جی بولیں! کیوں شور مچا رہی ہیں؟

احان باتھ ٹوول لپیٹے چہرے پہ مصنوعی ناراضگی سجائے اپنے بازو سینے پہ باندھتے ہوئے بولا۔

وہ۔۔۔مجھے فکر ہو رہی تھی اَپکی۔۔۔۔دیر لگا دی تھی نا آپ نے تو اس لیے۔۔۔۔

احان کو ناراض سا دیکھ کے وہ دھیمی سی آواز میں بولنے لگی۔۔

mr. psycho part 22 & 23!دیکھ لیا نا اب؟چلیں سامنے سے ہٹیں

احان نے سپاٹ سے انداز میں کہا اور وارڈروب کی طرف بڑھ گیا۔۔۔اور آئلہ منہ بناتی باتھروم میں گھس گئی۔۔۔

ڈور کلوز ہونے کی آواز پہ احان نے مڑ کے دیکھا اور اپنا ماتھا پیٹ گیا۔۔

یہ لڑکی بھی نا۔۔۔۔کتنی ضدی ہے۔۔۔مجھے لگا ابھی میرے گلے آ لگے گی پوچھے گی کہ کیا ہوا؟ناراض کیوں ہیں؟پر یہ تو الٹا خود ناراض ہو گئی لگتا ہے۔۔۔۔

ایسا لگ رہا ہے جیسے اس سے شادی نہ کی ہو بلکہ اڈاپٹ کیا ہو۔۔۔میری جانم کے تو لاڈ ہی نہیں ختم ہو رہے۔۔۔

احان نے ہنستے ہوئے سوچا اور بیڈ پہ بیٹھتے ائلہ کے باہر نکلنے کا ویٹ کرنے لگا۔۔۔

ائلہ کچھ دیر میں باتھ ٹوول لپیٹے باہر نکلی تو احان کو بیڈ پہ بیٹھے دیکھ کے اسکی طرف بڑھی تھی۔

ائلہ کو اپنی طرف آتے دیکھ کے احان کھڑا ہوا جبکہ اسکے دونوں ہاتھ پیچھے کو تھے۔

ائلہ کے قریب آنے پہ احان نے ہاتھ آگے کرتے اسکی طرف گلاب کا پھول بڑھایا تو وہ مسکرائی تھی۔

میری جانم کے لیے! احان نے ائلہ کے قریب ہوتے پھول اسکے ہاتھ میں دیتے سرگوشی کی تھی۔۔۔

!تھینک یو جاناں

ائلہ نے شرماتے ہوئے کہا۔

آئی لو یو! احان نے ائلہ کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے اسے اپنے قریب کیا اور کان میں دھیمی سی آواز میں بولا۔

آئی لو یو مور! ائلہ نے پھول کو احان کے کان پہ ٹکاتے، اسکی گردن کے گرد بازوؤں کا گھیر ابناتے ہوئے بولی تو احان مسکرا دیا۔۔۔کچھ سیکنڈز ایسے ہی وہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

چینج کر لیں؟ ائلہ کی آواز پہ خاموشی ٹوٹی تھی۔۔۔۔

نہیں! احان نے دوٹوک انداز میں کہا۔

کیوں؟ ائلہ نے سوالیہ نظروں سی اسے دیکھا تھا۔

کیونکہ اب آپکی نیند پوری ہو چکی ہے اور کافی فریش بھی لگ رہی ہیں آپ تو رات کو جو کہا تھا آپ نے وہ اب کر دیں۔۔۔

احان ائلہ کے لبوں کو انگوٹھے سے دباتے ہوئے کہنے لگا تو ائلہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔

یاد ہے نا جانم کو؟ احان نے ائلہ کی آنکھوں میں جھانکتے کہا تو ائلہ نے ہاں میں سر ہلایا۔

mr. psycho part 22 & 23 ہاں تو پھر؟

احان نے اسکی کمر کے گرد گرفت مضبوط کرتے اسے اپنے اور قریب کیا تو ائلہ اسکے لبوں پہ جھکتی سختی سے آنکھیں بند کر گئی۔۔۔

ابھی اسکے لمس کو محسوس کرتے احان نے ائلہ کی آنکھیں بند ہی کی تھیں کہ ائلہ پیچھے کو ہٹی۔

کیا ہوا جانم؟ احان نے حیرت سے پوچھا۔

بس ہو گیا کس۔۔۔اب چھوڑیں مجھے۔۔۔

آئلہ نے اپنے گیلے لبوں کو ہتھیلی سے صاف کرتے کہا تو احان ہکا بکا ہوا تھا۔۔۔

میرے ہونٹ ابھی خشک ہیں جانم۔۔۔آئی وانٹ مور۔۔۔

پاس آئیں۔احان نے سختی سے کہتے اسے خود میں بھینچا تو وہ اسمیں سمٹی تھی۔۔۔۔اب کی بار دونوں کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں تھیں۔۔۔

آئلہ نے کچھ کہنے کے لیے لب ہلائے ہی تھے کہ احان نے انکو اپنے سلگتے لبوں کی قید۔میں لیتے آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔۔احان کی گردن کے گرد آئلہ کی بازوؤں کا گھیر اڈھیلا پڑا تھا۔۔۔۔وہ مدہوش سی ہوتی احان میں سمٹی تھی۔۔۔۔کچھ دیر یونہی وہ ایک دوسرے کے لمس کو محسوس کرتے رہے۔۔۔جب سانس لینا محال ہوا تو احان اسکے لبوں کو آزاد کرتے اسکی گردن میں منہ چھپا گیا جبکہ آئلہ ہلکان ہوئی تھی۔۔۔احان نے۔اسے اپنے مضبوط حصار میں سنبھالا ہوا تھا ورنہ شاید وہ گر جاتی۔۔۔

آئلہ نے لمبی سی سانس لی اور اسکے حصار سے نکلنے کی کوشش کی تو احان نے اسکی گردن سے اپنے لب ہٹائے تھے۔۔۔

آئلہ کو نرمی سے بیڈ پہ بٹھاتے۔۔۔اسکے قریب بیٹھا۔۔۔۔اسکے گیلے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے صاف کرتے جانثار نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔وہ تیزی سے سانس لے رہی تھی۔۔۔گال سرخ ہو رہے تھے جبکہ نازک سے گلابی ہونٹ ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے جیسے ظلم ہوا تھا ان پہ۔۔۔

mr. psycho part 22 & 23احان کے لبوں پہ مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

جانم۔۔۔میں چینج کر کے آتا ہوں پھر باہر چلتے ہیں۔۔۔

احان اسکے گال سہلاتے اٹھا اور چینج کرنے چلا گیا۔۔۔

آئلہ نے سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھاتے اپنی مام کو کال کی جو کہ انہوں نے ریسیو نہیں کی۔۔۔کافی کالز کرنے پہ بھی کوئی رسپونس نہ آیا۔۔۔آئلہ نے اداسی سے موبائل کو بیڈ پہ پھینکا تھا۔

احان بلیک شرٹ اور جینز پہنے باہر نکلا تو آئلہ منہ لٹکائے بیٹھی تھی۔۔۔اسکی طرف آیا تو آئلہ نے نظریں اٹھا کے احان کی طرف دیکھا اور اسے تکنے لگی۔۔۔۔اسکے چہرے سے اداسی غائب ہوئی تھی احان کو دیکھ کے اور یہ بات احان نے نوٹ کی تھی۔۔۔

زیادہ ہینڈ سم لگ رہا ہوں کیا؟

آئلہ کو یوں خود پہ نظریں گاڑھے دیکھ کے احان نے شرارتا کہا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

ہاں بہت ہینڈ سم لگ رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔ آپ کافی ڈیشنگ ہیں۔۔۔۔۔۔

!تھینک یو میری جانم

آئلہ نے مسکراتے ہوئے احان کی تعریف کی تو احان مسکرایا تھا۔

کیا ہوا تھا جانم کو۔۔۔۔ اداس کیوں بیٹھی تھیں۔

احان نے آئلہ کی تھوڑی کو اونچا کرتے اسکی آنکھوں میں جھانکتے کہا۔

مام نے میری کال ریسیو نہیں کی وہ مجھ سے بات نہیں

کرنا چاہتی شاید۔۔۔۔۔ مجھے تو لگتا ہے کہ جیسے میں انکی سگی بیٹی ہی نہیں ہوں۔۔۔۔۔ آئلہ نے اداسی سے کہا۔

ایسا نہیں بولتے ہنی۔۔۔۔ بزی ہونگی وہ اسی لیے بات نہیں کر رہی ہونگی۔۔۔۔ اور آپکے ڈیڈ مجھے فون کرتے رہتے ہیں آپکا پوچھتے

رہتے ہیں۔۔۔۔ آپ اداس مت ہوں۔

احان نے اسکا دل بہلانے کے لیے جھوٹ بولا۔

کیا سچ میں ڈیڈ آپکو کال کرتے ہیں؟

آئلہ نے خوشی سے پوچھا۔

جی جی میری جان! احان نے اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا تھا تو آئلہ نے خوشی سے گال پھلائے تھے۔۔۔

چلیں اب چینج کریں اور باہر آجائیں۔۔۔۔ بھوک لگ رہی ہے مجھے۔

احان نے آئلہ کے ماتھے پہ پیار کرتے کہا اور روم سے باہر چلا گیا۔

آئلہ چینج کرنے کے لیے باتھروم کی طرف بڑھ گئی۔۔

**********mr. psycho part 22 & 23

پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے؟ رات سے کالز کر رہی ہوں۔۔۔ کوئی جواب ہی نہیں دے رہا۔۔۔۔ پہلے تو ایسا کبھی نہیں کیا رمیز نے۔۔۔۔

بہت فکر ہو رہی ہے مجھے۔۔۔

کیارا ٹیرس میں کھڑی بار بار رمیز کو کالز کر رہی تھی کوئی ریسپونس نہ ملنے پہ وہ پریشان ہو گئی تھی۔

آئی تھینک مجھے خود جانا چاہیئے۔

کیارا روم سے باہر نکلی تو رمینا بیگم کو سامنے سے آتے دیکھا وہ اسی کے روم کی طرف آ رہی تھیں۔

کیارا میں تمہارے پاس ہی آ رہی تھی چلو آ جاؤ کچن میں میری مدد کرو۔۔۔ آج ٹیشا کو کھانے پہ بلایا ہے میں نے۔۔۔

کچھ کام ہو گیا ہے ابھی کچھ پڑا ہے تم آ جاؤ مل کے سمیٹ لیتے ہیں۔۔۔

رمینا بیگم نے کیارا سے کہا اور کچن کی طرف چلی گئیں۔۔ کیارا نہ چاہتے ہوئے بھی انکے پیچھے چل دی۔۔

اس نے سوچا کہ جلدی سے کام نمٹا کے رمیز سے ملنے چلی جائے گی۔۔۔

دھیان کہاں ہے تمہارا؟ کیارا کو خیالوں میں گم پا کر رمینا بیگم نے اسے گھورا تھا۔ تو وہ ہڑبڑائی تھی۔

دادو۔۔۔ وہ مجھے میری دوست سے ملنے جانا تھا۔۔۔ کافی بیمار ہے وہ۔۔۔ بس اسی کا سوچ رہی تھی۔۔۔

کیارا نے فوراً سے بہانہ گھڑا تھا۔۔۔ اگر اسکی دادو کو پتا لگتا کہ وہ رمیز سے ملنے جا رہی ہے تو شاید وہ اسکا گھر سے نکلنا ہی بند کر دیتی۔۔

اب اگر اتنی بیمار ہے تو ٹھیک ہے جاؤ تم۔۔۔ لیکن تھوڑی دیر میں واپس آ جانا۔۔۔ رات کو ٹیشا اور آئیں گے تو میں نہیں چاہتی کہ کوئی کمی ہو۔۔۔

رمینا بیگم نے سختی سے کہا تو کیارا خوشی سے ہاں میں سر ہلاتے کچن سے نکلی اور گھر سے باہر چلی گئی۔۔۔

****

کیا مصیبت ہے؟ کون ہے یہ جو صبح صبح آ گیا۔۔۔

مسلسل ڈور بیل کی آواز رمیز کے کانوں میں پڑتی اسکی نیند اڑا چکی تھی۔۔۔

وہ غصے سے اٹھا اور دانت بھینچتے دروازے کی طرف بڑھا۔

بنا پوچھے ڈور اوپن کیا تو غصہ حیرت میں تبدیل ہوا تھا۔۔

سامنے صنم کو دیکھ کے وہ چونکا تھا اس دن اتنی باتیں سنائی تھی رمیز نے پھر دوبارہ سے آ گئی تھی وہ۔۔۔

ہائے۔۔۔رمیز کو شرٹ لیس دیکھ کے صنم نے نظریں جھکائی تھیں۔۔۔اس بار وہ دل میں کوئی امید نہیں جگانا چاہتی تھی۔۔۔

اندر آ جاؤ۔۔۔رمیز نے ذرا سائیڈ پہ ہوتے کہا تو وہ چپ چاپ انٹر ہوئی۔۔۔رمیز نے ڈور لاک کیا تھا۔۔۔

آ جاؤ۔۔۔رمیز نے لاونج میں جاتے اسے اپنے پیچھے آنے کا کہا تو وہ چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتے چلنے لگی۔۔۔

بیٹھو۔۔۔رمیز نے اسے صوفے پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ بیٹھ گئی۔۔۔وہ اسکے سامنے پڑے صوفے پہ بیٹھتے نظریں صنم پہ ٹکا گیا۔۔۔

صنم نے نظریں اٹھا کے اسکی طرف دیکھا تو وہ ایسے ہی شرٹ لیس بیٹھا اپنے چوڑے سینے پہ بازو باندھے اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔

mr. psycho part 22 & 23وہ میں۔۔۔کسی کام سے آئی تھی۔۔۔

صنم دھیمی سی آواز میں گویا ہوئی تھی۔

بولو۔۔۔کیا کام؟ رمیز نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔اسکی نگاہیں ابھی بھی صنم کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔دل بہک رہا تھا۔۔۔

میں جس کمپنی میں جاب کرتی تھی وہاں کے باس نے مجھے بلاوجہ نکال دیا ہے۔۔۔میں نے جب بات کی تو کوئی بھی بات نہیں سنی میری۔۔۔اس طرح اچانک جاب جانے کی وجہ سے مجھے کافی پرابلم ہو رہی ہے۔۔۔

میں نے پتہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کمپنی میں احان عباس صاحب کے شیئرز بھی ہیں۔۔۔وہ تو آپکے دوست ہیں نا۔۔۔میں اسی لیے یہاں آئی ہوں۔۔۔آپ میری ہیلپ کر دیں۔۔۔مجھے میری جاب واپس دلا دیں انکو کہہ کے۔۔۔۔

صنم لفظوں کو چباتی اپنے ہاتھوں کی انگلیاں چٹخٹی بول رہی تھی۔۔۔جبکہ رمیز اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو بغور دیکھ رہا تھا جیسے حفظ کر رہا ہو۔۔۔

وہ صوفے سے اٹھا اور صنم کے پاس بیٹھتے اسے دیکھنے لگا۔۔۔اسے اس طرح اپنے قریب پا کر صنم کا دل زوروں سے اچھلا تھا۔۔۔گلا سوکھنے لگا تھا۔۔۔وہ تیزی سے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسائے مڑوڑے جا رہی تھی۔۔۔

پریشان مت ہو۔۔۔تمہیں تمہاری جاب واپس مل جائے گی۔

رمیز نے صنم کے بالوں کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارتے بھاری آواز میں کہا۔۔۔اسکا لمس محسوس ہونے پہ صنم کو جیسے کرنٹ سا

لگا تھا۔۔اسکے ماتھے پہ پسینے کے قطرے ابھرے تھے جو اسکی گال کو چھوتے اسکی گردن پر سے رینگتے ہوئے اسکے سینے کی طرف جا رہے تھے۔۔۔ mr. psycho part 22 & 23 رمیز یہ منظر بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔اسکے ہونٹوں پہ مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

رمیز اپنے انگوٹھے کو اسکی گردن پہ پھیرتے دھیرے دھیرے سہلانے لگا تو صنم کی ٹانگیں کانپنے لگی تھیں۔۔۔۔

رمیز نے ایک ہاتھ اسکے گھٹنوں پہ رکھا اور دوسرا اسکی کمر کے گرد حائل کرتے اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا تھا۔۔۔

جو احسان تم نے اس دن مجھ پہ کیا تھا آج اسکا حساب پورا کر دیتا ہوں۔۔۔۔

کہتے ہی وہ اسکی گردن پہ اپنے لب رکھتے مدہوش ہونے لگا جبکہ صنم کو اس کے جسم پہ جیسے سوئیاں چھبتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔وہ کانپنے لگی تھی۔۔۔۔آواز حلق میں پھنس گئی تھی۔۔۔۔۔

رمیز کافی دیر یونہی اسکی سانسیں بے ترتیب کرتا رہا تھا پھر اسے لیے وہ اپنے روم۔کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔روم میں پہنچتے اسے بیڈ پہ لٹاتے اس پہ جھکا اور پھر سے اپنی اور صنم کی سانسیں بے ترتیب کرتے اسکے لمس کو محسوس کرتے وہ مدہوش ہو گیا۔۔

****

ڈرائیو کیا ہوا؟ کتنی دیر سے رکے ہوئے ہیں ہم۔۔۔کسی اور راستے سے چلیں نا۔۔۔۔

کیارا نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔اسے رمیز کی فکر ہو رہی تھی۔۔۔برے برے خیال دماغ میں گھوم رہے تھے جو اسکی ٹینشن بڑھا رہے تھے۔۔۔۔جلدی گھر سے نکلنے کے باوجود بھی ٹریفک میں پھنسنے کیوجہ سے اسے کافی ٹائم لگ گیا تھا۔۔۔۔

آخر کار مزید دس منٹ گزرنے کے بعد وہ رش سے نکلے تھے اور وہ کچھ ہی دیر میں رمیز کے فلیٹ کے باہر کھڑی بیل بجا رہی تھی۔۔۔

تین چار بار بیل بجانے کے بعد بھی جب دروازہ کھولنے کوئی نہ آیا تو کیارا کی ٹینشن بڑھ گئی۔۔۔دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں۔۔۔

اس نے جلدی سے اپنے پرس میں سے چابی ڈھونڈنے کی کوشش کی جو بہت پہلے رمیز نے اسے دی تھی تا کہ وہ جب چاہے یہاں آسکے۔۔۔

ٹینشن کی وجہ سے اسے چابی بھی نہیں مل رہی تھی۔۔۔۔۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے ایک بار پھر ڈور بیل بجائی تھی اور پھر سے پرس میں ہاتھ مارنے لگی۔۔۔

رمیز اور صنم ایک دوسرے کے لمس میں ایسے ڈوبے ہوئے تھے جیسے صدیوں کے پیاسے ہوں۔۔۔کمرے میں انکی تیز سانسوں کی

آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔وہ اس قدر مدہوش تھے ایک دوسرے میں کہ انہیں ڈور بیل کی آواز بھی سنائی نہ دی تھی۔۔۔

آخر چابی اسکے ہاتھ لگی تو کیارا نے تیزی سے ڈور اوپن کیا اور فلیٹ میں داخل ہو گئی۔۔۔لاؤنج میں کسی کو نہ پا کر اور اتنا سناٹا دیکھ کے

mr. psycho part 22 & 23 اسکے قدم رمیز کے روم کے کی طرف بڑھے تھے جسکا دروازہ ادھ کھلا تھا۔۔۔

وہ جو رمیز کے لیے فکر مند ہوتی روم کی طرف بھاگتے روم میں انٹر ہوئی تھی۔۔۔رمیز کو کسی لڑکی کے ساتھ دیکھ کے کیارا کے ہوش اڑے تھے۔۔۔

رمیز اسکے قدموں کی آہٹ بھی محسوس نہ کر پایا تھا اور ابھی بھی صنم کی گردن میں منہ چھپائے مدہوشی کے عالم میں تھا۔۔۔جبکہ صنم کی نظر کیارا پر پڑی تو اسکی سانس اٹکی تھی۔۔۔اس نے تیزی سے رمیز کو پرے کیا اور اٹھ کے بیٹھتے اپنے کپڑے سہی کرنے لگی۔۔۔رمیز اسکے اس طرح اچانک اٹھنے پہ مدہوشی سے باہر نکلا اور صنم کی نظروں کا تعاقب کرتے دروازے کی طرف دیکھا تو اسکے اوسان خطا ہوئے تھے۔۔۔

کیارا بے یقینی کے عالم میں بت بنے کھڑی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

صنم جلدی سے بیڈ سے اترتے روم سے نکلی اور فلیٹ سے باہر چلی گئی۔۔۔

رمیز دھیرے سے بیڈ سے اترا اور کیارا کی طرف بڑھا۔۔۔اسکے قریب جاتے جیسے ہی اس نے کیارا کے کندھے پہ ہاتھ رکھنا چاہا۔۔۔

ایک زوردار تھپڑ اسکے گال پہ پڑا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ رمیز کیارا کو کچھ کہتا وہ اسے ایک اور تھپڑ رسید کر چکی تھی۔۔۔۔

مجھے تمہاری فکر ہو رہی تھی۔۔۔اتنے برے برے خیال آ رہے تھے کہ پتہ نہیں تمہیں کچھ ہو نا گیا ہو۔۔۔اور تم یہاں اپنے بیڈ روم میں لڑکی کے ساتھ وقت گزار رہے تھے۔

تم نے مجھے چیٹ کیا ہے۔۔۔اتنے گھٹیا کب سے بن گئے تم؟یقین نہیں ہو رہا کہ تم میرے رمیز ہو۔۔۔وہی رمیز جو مجھ سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔۔تم سے تو میری آنکھ میں ایک آنسو بھی برداشت نہیں ہوتا تھا تو تم مجھے اتنی تکلیف کیسے پہنچا سکتے ہو

آخر۔۔۔۔تم کیسے مجھے چیٹ کر سکتے ہو؟

کیارا رمیز کے سینے پہ سر رکھے روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔اسکی آواز دھیمی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔اور اگلے ہی پل وہ بے ہوش

ہو کے رمیز کی بانہوں میں جھول رہی تھی۔۔۔۔

رمیز نے اسے بیڈ پہ لٹایا اور چہرے پہ ہلکا سا پانی ڈالتے اسے ہوش میں لانے لگا تھا۔۔۔۔۔

اپنے گال پہ ابھی بھی اسے کیارا کے مارے گئے تھپڑ کی جلن کا احساس ہو رہا تھا۔۔ کیارا پہ ایک عجیب سی نظر ڈالتے وہ دھیرے سے اٹھا اور روم سے باہر چلا گیا۔۔۔

**********mr. psycho part 22 & 23**********

آپ یہاں بیٹھیں۔۔۔۔ میں اپنے ہاتھوں سے اپنی جانم کو ناشتہ کرواؤں گا۔

احان نے آئلہ کے کندھوں کو پکڑتے اسے چیئر پہ بٹھایا اور خود بھی سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

تو کیا روز آپ مجھے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا کریں گے ؟

وہ کہنیاں ڈائننگ ٹیبل پہ رکھتے دونوں ہاتھوں کا پیالہ بناتے اپنی تھوڑی اسمیں ٹکاتے ہوئے بولی تھی۔

جی بالکل۔۔۔۔۔ ہنی بنی! احان نے گلاس میں جوس انڈیلتے مسکراتے ہوئے کہا تو آئلہ ہنسنے لگی۔۔۔

ہنسی آرہی ہے جانم کو؟. احان نے جوس کا گلاس آئلہ کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تو وہ ہاں میں سر ہلا گئی۔۔

وہ کیوں؟ احان نے سوالیہ نظروں سے آئلہ کی طرف دیکھا۔

سب کو پتا چلے گا تو وہ کیا کہیں گے کہ اتنا بڑا بزنس مین اپنی بیوی کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتا ہے۔۔۔۔ تو یہ ایک بریکنگ نیوز بن جائے گی۔۔۔

ناظرین آج ہم آپکو ایک ایسی نیوز بتانے جا رہے ہیں جسے سن کر آپکے ہوش اڑ جائیں گے۔۔۔۔ آپکے پیرے تلے سے زمین نکل جائے گی۔۔۔ اور اگر آپ ایک خوبصورت حسینہ ہیں تو اپنا دل تھام لیں کیونکہ یہ خبر سننے کے بعد آپکا دل کرچی کرچی ہو جائے گا۔۔۔۔ احان عباس کے نام سے کون واقف نہیں ہے؟ ایک مشہور بزنس مین۔۔۔۔ جنہیں دیکھ کے کئی لڑکیوں کا دل دھڑکتا ہے۔۔۔۔ خفیہ ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ اتنی بارعب، وجاہت بھری شخصیت کا مالک شخص نے اپنے سارے کام چھوڑ کر اپنی بیوی کی خدمت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔ نہ صرف اتنا بلکہ سننے میں آیا ہے کہ وہ اپنی وائف کی اجازت کے بنا ایک قدم بھی گھر سے باہر نہیں نکالتا۔۔۔۔ اور افواہیں گردش کر رہی ہیں کہ وہ نمبر ون رن مرید بننے کے لیے سخت محنت کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

اَئلہ نے بٹر نائف کو مائیک بناتے رپورٹر کی طرح بولتے ہوئے قہقہ لگایا تو احان بھی بے ساختہ ہنس پڑا تھا۔

بہت باتیں بنانے آگئی ہیں جانم کو۔۔۔۔وہ بریڈ پہ ایپل جیم لگاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔جب میں چھوٹی تھی نا تو مجھے رپورٹر بننے کا شوق تھا۔۔۔۔وہ جوس کا سپ لے کے بولی۔۔۔

اور آج یہ شوق پورا ہو گیا ہے نا! احان نے ہنستے ہوئے کہا تو اَئلہ ہاں میں سر ہلاتے مسکرا دی۔

!اب آپ اپنے سارے شوق پورے کر سکتی ہیں جانم

احان نے بریڈ اَئلہ کی طرف بڑھاتے کہا تو اس نے چھوٹی سی بائٹ لی۔۔۔

رئیلی؟ اوکے مجھے نا تھوڑا تھوڑا ماڈل بننے کا بھی شوق تھا۔۔۔۔وہ پیاری پیاری ماڈلز دیکھ کے میرا بھی دل چاہتا تھا کہ میں بھی ایک مشہور ماڈل بنوں۔۔۔۔

mr. psycho part 22 & 23 اَئلہ احان کی طرف دیکھتے کہنے لگی۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔۔اچھا۔۔۔۔۔احان نے کچھ سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

پر جانم ماڈل کیوں بننا چاہتی ہیں؟ احان نے سوال کیا۔۔

کیونکہ مجھے انکے ڈریس۔۔۔میک اپ اور انکا سٹائل بہت پسند ہے۔۔۔۔اور پھر جب میں فیمس ہو جاؤں گی تو ہو سکتا ہے کہ مجھے موویز میں کام کرنے کی آفر ہو جائے۔۔۔۔پھر میں ایک مشہور ایکٹرس بن جاؤں گی۔۔۔۔

وہ اپنے خوابوں کی دنیا میں کھوئی بولے جا رہی تھی جبکہ احان کے ماتھے پہ بل پڑنے لگے تھے۔۔۔۔۔

جانم۔۔۔۔چلیں ناشتہ کریں پہلے باقی باتیں بعد میں کر لیں گے۔۔۔احان نے بات کا رخ بدلا تو وہ ناشتہ کرنے لگی۔۔۔جبکہ احان کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی وہ بغور اَئلہ کو دیکھ رہا تھا جو جوس پینے میں مصروف تھی۔۔۔۔کئی وسوسے احان کے ذہن میں اُنے لگے تھے جنہیں جھٹکتے وہ اَئلہ کے قریب ہوا اور اسکا بازو پکڑتے اسے نرمی سے اٹھایا تو وہ گلاس ٹیبل پہ رکھتے کچھ نہ سمجھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

کیا ہوا مسٹر احان؟ ہم کہاں جا رہے ہیں؟

وہ اسکے ساتھ چلتی اس سے پوچھنے لگی۔

کہیں لے کے جارہاہوں آپکو۔

احان نے ائلہ کے بازو پہ موجود ہاتھ کی گرفت کو مضبوط کرتے کہا تھا۔۔۔اسکی سخت ہوتی گرفت پہ ائلہ نے اپنا بازو چھڑانے کی ناکام کوشش کی۔۔

احان گاڑی کے قریب پہنچتے ائلہ کو فرنٹ سیٹ پہ بٹھاتے خود بھی گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔اب کی بار ائلہ کچھ سہمی تھی۔۔۔

بنا کچھ کہے احان نے گاڑی سٹارٹ کر دی اور کچھ ہی دیر میں کسی روڈ پہ پہنچتے احان نے گاڑی کی رفتار کم کی تھی۔

ڈر لگ رہاہے آپکو؟احان نے ائلہ کی طرف دیکھتے پوچھا جو سہمی ہوئی بیٹھی تھی۔

نہیں۔۔۔ائلہ نے احان کی طرف دیکھے بغیر کہا تو احان کے لبوں پہ گہری مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

تو پھر آپکا دل اتنا شور کیوں مچا رہاہے؟؟؟چپ کرائیں اسے۔۔۔کافی دیر سے میرے کانوں میں آواز گونج رہی ہے۔۔۔

احان نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا تو ائلہ اسے گھورنے لگی۔

گھورلیں۔۔۔آپکا ہی ہوں میں۔۔۔۔احان نے دانتوں تلے لب دبائے تھے۔۔۔

کچھ بولیں بھی؟باہر کیا جھانک رہی ہیں؟باہر پھینک دوں کیا آپکو؟

احان نے گاڑی روکی اور ائلہ کے قریب ہوتے ہوئے شرارتا کہا۔۔

بات کرنے کی کوشش مت کریں۔ائلہ غصے سے بولی۔

اوکے! بات نہیں کرتا! پیار کرلیتاہوں۔۔احان نے کہتے ائلہ کے گال پہ ہلکے سے بائٹ کی تو وہ غصے سے اسے دیکھتے اگلے ہی پل اسکا بازو پکڑتے اپنے دانتوں کو گاڑھتے زور سے بائٹ کر چکی تھی۔احان نے سختی سے آنکھیں بند کرتے اپنی ہنسی دانتوں تلے دبائی تھی۔۔۔

میری چھوٹی سی زومبی،پی جائیں میرا سارا خون۔۔۔

احان نے قہقہ لگاتے کہا تو وہ اسکا بازو دور جھٹکتے اسے گھورنے لگی۔۔۔۔۔mr. psycho part 22 & 23

دیکھو ذرا ایسا لگ رہاہے جیسے کسی چھوٹی سی چوہیا نے کاٹا ہو۔۔۔کتنے تیز دانت ہیں آپکے۔۔۔

احان نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا تو وہ رونے لگی تھی۔۔۔

ارے ارے۔۔۔ رو کیوں رہی ہیں؟ پہلے مجھ پہ ظلم کرتی ہیں پھر خود ہی رونے لگ جاتی ہیں۔۔۔۔

احان نے آئلہ کو اپنے سینے سے لگاتے کہا تو وہ چپ ہو گئی اور احان کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

آپ مجھے کہاں لے کے جا رہے ہیں؟ وہ اپنی ہتھیلی سے گالوں پہ چمکتے آنسوؤں کو صاف کرتے کہنے لگی۔۔۔

آپکو کڈنیپ کر کے بہت دور لے کے جا رہا ہوں۔۔۔۔

وہ سپاٹ انداز میں بولا تو آئلہ جیسے ڈر سی گئی تھی۔

کیوں؟ وہ سوالیہ نظروں سے احان کو دیکھنے لگی۔۔ تو احان سیدھا ہوا اور گاڑی سٹارٹ کرتے بولا۔۔۔

تاکہ میری جانم پہ کسی اور کی نظر نہ پڑے اس لیے۔۔۔۔

احان کے لہجے کی سختی محسوس کرتے آئلہ کو اب سچ میں ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ وہ اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پہ زبان پھیرتے۔۔۔ اپنی انگلیاں چٹخنے لگیتھی۔۔۔ احان نے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔ اسکے چہرے سے خوف واضح ہو رہا تھا۔۔۔ احان کے لبوں پہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔

ایک بار تم اس دنیا میں آجاؤ! پھر میری زندگی آسان ہو جائے گی۔۔۔ بہت کچھ سہا ہے میں نے۔۔۔ اب مزید کچھ نہیں سہوں گی۔۔۔ کچھ بھولی نہیں میں۔۔۔۔ تم سے ایک ایک ظلم کا حساب لوں گی میں احان عباس۔۔۔۔

تمہارے بچے کو بتاؤں گی میں کہ تم کتنے ظالم باپ ہو۔۔۔ ایسا باپ جس نے خود اتنی اولاد کو دنیا میں آنے سے پہلے مروانے کی کوشش کی۔۔۔۔

تم تو سمجھتے ہو گے کہ میں مر چکی ہوں پر تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ کچھ مہینوں بعد تم کتنی اذیت کا شکار ہونے والے ہو۔۔۔

جب تمہیں اس بچے کی پیدائش کا پتہ چلے گا تو باپ بننے کی خوشی کا احساس ہو گا تمہیں تو تم خود اپنے بچے کے لیے میرے سامنے جھکو گے اور مجھے اس دن کا انتظار ہے بس۔۔۔

تم سے بہت جلد ملاقات ہو گی اور اس بار میں کمزور نہیں بلکہ تم سے کہیں زیادہ طاقتور بن کے آؤں گی تمہارے سامنے۔۔۔۔

لینا اندھیرے کمرے میں دیوار سے ٹیک لگائے سوچ رہی تھی۔۔ رمیز نے اسے شہر سے دور کسی علاقے میں چھپا کے رکھا ہوا تھا اور وشرام نے رمیز کے کہنے پہ ہی احان سے جھوٹ بولا تھا کہ وہ لینا کو ختم کر چکا ہے۔۔۔ احان کے مطابق لینا مر چکی تھی پر حقیقت میں

وہ کسی محفوظ مقام پر قیام پذیز تھی اور احان سے انتقام لینے کی سازشیں کر رہی تھی۔۔

_____mr.psycho part 24 & 25 *******

چلیں جانم گاڑی سے باہر آئیں۔

احان نے ایک بڑے سے مال کے سامنے گاڑی روکی۔۔ گاڑی سے نکلتے آئلہ کو بھی اترنے کا اشارہ کیا۔۔

یہ کونسی جگہ ہے؟ کیا ہم شاپنگ کرنے آئیں ہیں؟

آئلہ جو سہمی ہوئی تھی۔ ایک دم سے خوشی سے کھل اٹھی تھی۔

جی جانم! تو کیا آپ سچ میں ڈر گئی تھیں کہ میں کڈنیپ کر کے کہیں دور لے جا رہا ہوں آپکو؟

احان نے آئلہ کی ناک کو چھوتے کہا تو وہ دانت نکالے اسے دیکھنے لگی تھی۔

یہ آپکے چھوٹے تیز دانت بہت خطرناک ہیں۔

وہ اپنے بازو پہ ہاتھ پھیرتے کہنے لگا جہاں آئلہ کے دانتوں کے نشان واضح ہو رہے تھے۔۔ وہ دانت بھینچنے لگی۔

اب چلیں نا۔۔۔ مجھے بہت ساری شاپنگ کرنی ہے۔

احان کا بازو پکڑے وہ بولی تھی۔

ہاں۔۔۔۔ جانتا ہوں میری جانم نے بہت ساری شاپنگ کرنی ہے۔۔۔

وہ آئلہ کو لیے مال میں داخل ہوا۔۔۔

واؤ۔۔۔ کافی بڑا مال ہے یہ تو۔۔۔ وہ چاروں طرف حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔

آجائیں پہلے جانم کے لیے کپڑے لے لیتے ہیں۔۔۔

احان آئلہ کا ہاتھ تھامے بوتیک کی طرف بڑھا تو وہ بچوں کی طرح اچھلتے ہوئے چلنے لگی۔۔۔ اُس پاس کے گزرتے لوگ اسے دیکھتے ہنس رہے تھے۔

جانم۔۔۔ اچھلیں تو نہیں نا۔۔۔ آرام سے چلیں۔۔۔ کہیں گر نہ جائیں آپ۔۔۔ احان نے فکرمندی سے کہا تو وہ ہاں میں سر ہلاتی مسکرا دی۔

جو جو ڈریس جانم کو چاہیئے۔۔۔ سیلیکٹ کرتی جائیں۔۔۔

mr.psycho part 24 & 25 شاباش۔۔۔۔

احان نے آئلہ کا ہاتھ چھوڑتے کہا تو وہ کپڑے دیکھنے لگی۔

آفس سے کال آنے پہ احان فون پہ مصروف ہو گیا۔۔۔ بات کر کے واپس آیا تو وہ سارے ڈریس پیک کرنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔

تو لے لیے اپنے من پسند ڈریس؟ احان نے آئلہ کے قریب جاتے کہا۔ جو کاؤنٹر کی طرف کھڑی تھی۔

یس۔۔۔ دیکھیں۔۔۔ میں نے اپنے سارے فیورٹ ڈریس لیے ہیں مسٹر احان۔۔۔ جیسے میں ہمیشہ سے چاہتی تھی بالکل ویسے۔۔۔ وہ خوشی سے بولی تو احان نے ایک نظر دیکھا اور چونکا تھا۔۔ سارے ویسٹرن ڈریس لیے تھے آئلہ نے۔۔۔ بلاؤز، سمال سکرٹ، سلیولیس شارٹ فراکس، کسی کا بیک ڈیپ تو کسی کا فرنٹ، گھٹنوں تک مشکل سے آتی شاید۔۔۔۔

احان کے ماتھے پہ پسینہ اُنے لگا تھا۔۔۔ وہ چپ چاپ کھڑا دیکھتا رہا بس۔۔۔۔

کافی دیر تک وہ مالز میں گھومتے شاپنگ کرتے رہے تھے۔۔۔ آئلہ نے اپنے لیے کافی کچھ لے لیا تھا۔۔۔ وہ کافی خوش لگ رہی تھی۔۔۔ اسے خوش دیکھ کے احان بھی خوش تھا پر کہیں نہ کہیں اسکے چہرے پہ پریشانی کے آثار نمایاں ہو رہے تھے۔۔۔

بہت تھک گئی ہوں میں۔۔۔ ساری چیزیں اتنی پیاری تھیں کہ انکو دیکھ کے ہی مجھے بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

مسٹر احان۔۔۔ تھینک یو۔۔۔ اتنی ساری شاپنگ کرانے کے لیے۔۔۔

وہ آئس کریم کھاتی خوشی سے بول رہی تھی۔۔ جبکہ احان گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

میری جانم خوش ہے تو میں بھی خوش ہوں۔

وہ آئلہ پہ ایک نظر ڈالتے بولا تھا۔

مام ڈیڈ تو مجھے میری مرضی سے کچھ بھی نہیں لینے دیتے تھے۔۔۔ ہر چیز اپنی پسند کی دلاتے تھے۔۔۔ مجھے کچھ پسند ہے بھی یا نہیں انہیں کسی بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔ پر اب میں بہت خوش ہوں آپ نے مجھے ایک بار بھی نہیں ٹوکا کہ یہ نہ لو، وہ نہ لو۔۔۔ مجھے ساری شاپنگ اپنی پسند سے کرنے دی آپ نے۔۔۔

mr.psycho part 24 & 25 بہت اچھے ہیں آپ۔۔۔۔

آئلہ کے گال خوشی سے پھول گئے تھے۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔ آپ بے فکر رہیں۔۔۔ آپ پہ کوئی روک ٹوک نہیں لگاؤں گا میں۔۔۔ آپ اپنی مرضی کی زندگی گزاریں گی میرے ساتھ۔۔۔

احان نے اسکی چمکتی آنکھوں میں دیکھتے کہا تو اسکے ہونٹوں پہ مسکان ابھری تھی۔

آپ اندر جائیں، میں سامان لے کے آتا ہوں۔۔۔

گھر میں گاڑی داخل کرتے، بریک لگاتے وہ آئلہ کو کہنے لگا۔۔۔

میں آپکی ہیلپ کروں؟

وہ گاڑی سے اترتے ہوئے بول رہی تھی۔

نہیں جانم۔۔۔ آپ اندر جائیں، میں کرلوں گا یہ سب۔۔

احان نے اسکے گال تھپتھپائے تو وہ وہاں سے چلی گئی۔۔

لاؤنج سے ہوتے ہوئے اپنے روم میں داخل ہوئی اور بیڈ پہ تھکے ہارے انداز میں ڈھے سی گئی۔۔۔

کچھ دیر میں شاپنگ بیگز ہاتھوں میں پکڑے احان روم میں آیا تو آئلہ بے سدھ بستر پہ پڑی ہوئی تھی۔۔۔

بیگز صوفے پہ رکھتے وہ بیڈ کی طرف بڑھا۔۔ اسے سیدھا کرتے لٹایا۔۔ اور بیڈ کے پاس پڑے کاؤچ پہ بیٹھتے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

دونوں بازوں کھولے بیڈ پہ پھیلائے، بچوں کی طرح ذرا سے لب کھولے وہ ایسے سو رہی تھی جیسے بہت سخت قسم کی محنت کی ہو۔۔۔۔

اسے مسکراتے ہوئے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

اتنی جلدی کیسے نیند آجاتی ہے آپکو جانم؟ ابھی تو میری ہیلپ کرنے کی باتیں کر رہی تھیں آپ اور اب نیند کے مزے لے رہی ہیں میری ہنی۔۔۔

احان کاؤچ سے اٹھتے بیڈ سے کی سائیڈ پہ بیٹھا آئلہ کے گال سہلا رہا تھا۔۔۔ اسکی نظر صوفے پہ پڑے بیگز پر گئی تو آئلہ کے سیلیکٹ کے گئے ڈریس اسے یاد۔ آئے اور احان کے چہرے پہ پھر سے پریشانی کے سائے لہرائے تھے۔

اپنی گردن پہ کچھ گرم سا لمس محسوس ہوا تو اسکی آنکھیں کھلی تھیں۔۔۔ہلنے کی کوشش کی تو خود کو کسی کے مضبوط حصار میں پایا۔۔۔

کچھ دیر پہلے ہونے والا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا تو وہ ایک جھٹکے سے اسے مضبوط وجود کو دور دھکیلتی اٹھی تھی۔۔۔

ریلیکس! رمیز سیدھا ہوتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے بولا تھا۔وہ ابھی تک شرٹ لیس ہی تھا۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے چھونے کی؟اتنا سب کرنے کے بعد بھی تمہیں ذرا شرم نہیں آرہی؟

کیارا غرائی تھی۔۔۔تیز سانسیں لیتے وہ رمیز کو غصے سے دیکھنے لگی۔۔

ڈرائیور کو واپس بھیج دیا تھا میں نے۔۔۔آرام سے لیٹ جاؤ تم۔

رمیز نے سپاٹ سے لہجے میں کہا اور سائیڈ ٹیبل پہ رکھی پلیٹ اٹھائی جسمیں سیب اور فروٹ نائف تھی۔۔وہ سیب چھیلنے لگا۔

بھاڑ میں جاؤ تم۔۔کیارا آنسو بہاتی بیڈ سے اترنے لگی۔تو رمیز فروٹ نائف اسکے ہاتھ میں پکڑاتے اپنے سینے پہ زور زور سے وار کرنے لگا۔۔۔خون کے فوارے پھوٹے تھے جو چھینٹوں کی صورت میں کیارا کے چہرے پہ جابجا پھیلے تھے۔کیارا نے چیخ ماری تھی۔۔۔

چیٹ کیا ہے نا میں نے تمہیں۔۔۔بہت تکلیف پہنچائی ہے نا۔۔۔مجھے مر جانا چاہیئے۔۔۔مار دو مجھے۔۔۔جان لے لو

میری۔۔۔یہی میری سزا ہے مار دو مجھے مار دو۔۔

وہ پاگلوں کی طرح بولتے خود کو زخم دیے جارہا تھا۔۔۔آنسو آنکھوں سے نکلتے چہرے کو بھگو رہے تھے۔۔۔

!سٹاپ اٹ۔۔۔سٹاپ اٹ! پلیز مت کرو ایسا

کیارا نائف کو دور پھینکتے بولی تو رمیز بے ہوش ہوتے اسکی بانہوں میں جھول گیا۔۔۔

کیارا نے اسے سیدھا لٹاتے، تیزی سے سائیڈ ٹیبل سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا اور کافی ساری کاٹن کو اسکے سینے پہ رکھتے خون روکنے کی

 کوشش کی جو تیزی سے بہہ رہا تھا۔۔۔

اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے اور آنکھیں ٹپ ٹپ کرتے آنسو بہائے جارہی تھیں۔۔۔

رمیز۔۔۔آنکھیں کھولو پلیز۔۔۔۔وہ بینڈیج کرتے، سینے پر سے خون کے چھینٹے صاف کرتے روتے ہوئے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔

سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھاتے رمیز کے چہرے پہ ہلکے ہلکے چھینٹے ڈالے تو وہ دھیرے سے آنکھیں کھولنے لگا۔۔۔

کیوں رو رہی ہو تم میرے لیے کیارا؟ تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے نا! میں نے دھوکہ دیا ہے۔۔۔ سزا دو مجھے۔۔۔۔ مجھے بھی تکلیف پہنچاؤ نا۔۔۔۔

وہ نم آنکھوں سے کیارا کی طرف دیکھتے ہوئے شرمندہ سے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

پہنچا تو چکے ہو خود کو تکلیف تم۔۔۔ اور کتنی تکلیف پہنچاؤ گے ؟ اور تمہیں لگتا ہے کہ اسطرح تم خود کو ہرٹ کرو گے خود کو سزا دو گے تو کیا میری تکلیف کم ہو جائے گی رمیز ؟

تمہیں اسطرح دیکھ کے مجھے اور بھی دکھ ہو رہا ہے۔۔۔۔

کیارا روتے ہوئے اسکے ہاتھ کو پکڑتی اپنی آنکھوں سے لگا گئی۔۔۔ تو رمیز نے سختی سے آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔

******

!دوبارہ ایسے خود کو ہرٹ نہیں کرنا رمیز

کیارا اسکے گال پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی تو رمیز اسے دیکھنے لگا۔۔۔

mr.psycho part 24 & 25 لیٹے رہو پلیز۔۔۔۔۔ رمیز نے اٹھنے کی کوشش کی تو کیارا نے اسے روکا تھا۔

کیوں کر رہی ہو یہ سب؟ جاؤ تم یہاں سے۔ مجھے اکیلا چھوڑ کے چلی جاؤ۔ میں تمہاری محبت کے لائق نہیں ہوں۔۔۔ صحیح کہا تھا تم نے۔۔۔ بہت گھٹیا ہوں میں۔۔۔۔۔ اب میں تمہاری اس کیئر کے قابل بھی نہیں رہا۔۔۔۔ میں تم سے نظریں نہیں ملا پا رہا کیارا۔۔۔۔ مجھے کبھی معاف مت کرنا۔۔۔ کبھی معاف مت کرنا مجھے۔۔۔۔ میں نے تمہارا بھروسہ توڑا ہے تمہیں دکھ پہنچایا ہے۔

رمیز آنکھیں بند کیے بولے جا رہا تھا۔۔۔۔ اسکے لفظوں سے ندامت جھلک رہی تھی۔۔۔ اب نجانے وہ سچ میں اپنی غلطیوں پہ شرمندہ تھا یا بس ناٹک کر رہا تھا۔

ہاں یہ سچ ہے کہ تم نے میرا بھروسہ توڑا ہے۔۔ اور مجھے بہت دکھ دیا ہے۔۔۔۔ پر یہ بھی سچ ہے کہ میں تم سے بے حد محبت کرتی ہوں۔۔۔ تمہیں خود سے زیادہ چاہتی ہوں۔۔۔ میں نے ہر پل تمہیں سوچا ہے اور آنے والا ہر لمحہ تمہارے ساتھ گزارنے کا ہی تصور mr.psycho part 24 & 25 کیا ہے۔۔۔۔ میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتی۔۔۔ تمہارے بغیر جینے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔ اور تم نے جو کیا ہے وہ شاید میں کبھی نہ بھول پاؤں رمیز۔۔۔۔ پر میں تمہیں اس حال میں اکیلا چھوڑ کے بھی نہیں جا سکتی۔۔۔

کیارا نے رمیز کے ماتھے پہ ہاتھ پھیرتے نم آنکھوں سے کہا تھا۔

رمیز کیارا کی آنکھوں میں جھانکنے لگا تھا۔۔۔

ڈاکٹر کو فون کر دیتی ہوں میں۔۔۔وہ آجائیں گے تو پھر چلی جاؤں گی میں۔۔۔

کیارا موبائل پہ نمبر ڈائل کرنے لگی تو رمیز نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھاما تھا۔

نہیں۔۔۔کوئی ضرورت نہیں ہے ڈاکٹر کو بلانے کی، مجھے بس تمہاری ضرورت ہے پلیز تم کہیں مت جاؤ۔۔۔میرے پاس رہو کیارا۔۔۔

رمیز نے نم آنکھوں سے التجا کی۔۔

!ہمم۔۔۔تم پریشان نہیں ہو۔۔۔میں کہی نہیں جا رہی۔۔۔۔ریلیکس رہو تم۔۔۔۔۔

کیارا نے رمیز کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ چھڑاتے نرمی سے کہا تو رمیز نے اسکے چہرے پہ نظریں گاڑھی تھیں۔۔۔

میں ٹیشا کو فون کر دیتی ہوں تا کہ وہ آج نہ آئیں۔۔۔اور دادو کو بھی بتا دیتی ہوں کہ آج گھر نہیں آپاؤں گی میں۔۔

کیارا بیڈ سے اترتے ٹیرس کی طرف بڑھ گئی اور ٹیشا کو کال کرنے لگی۔۔

mr.psycho part 24 & 25ہیلو آپی! کیسی ہیں آپ؟

ٹیشا نے پرجوش ہوتے پوچھا تھا۔۔

میں ٹھیک ہوں ٹیشا۔۔۔ایکچلی مجھے تمہاری کچھ ہیلپ چاہیئے تھی۔۔۔اسی لیے کال کی ہے۔۔۔۔

کیارا کی آواز سے پریشانی جھلکتی محسوس ہوئی تو ٹیشا کو فکر ہوئی تھی۔

کیا ہوا؟سب ٹھیک تو ہے نا؟دادو ٹھیک ہیں؟اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہیں آپ؟

وہ فکرمندی سے بولی تھی۔۔

ہاں دادو ٹھیک ہیں۔۔۔میں اس وقت رمیز کے گھر ہوں۔۔رمیز کو چوٹ لگی ہے تو اسی وجہ سے مجھے یہاں رکنا پڑے گا۔۔۔تو اسی وجہ سے۔۔۔۔۔

کیا ہوا رمیز بھائی کو؟

کیارا کی بات بیچ میں کاٹتے ٹیشا بول پڑی۔ تو کیارا خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

ہیلو آپی! کیا ہوا؟ چپ کیوں ہو گی آپ؟ کیا ہوا ہے رمیز بھائی کو؟ احان بھائی کو بتایا آپ نے؟ اگر زیادہ چوٹ لگی ہے تو بتائیں

mr.psycho part 24 & 25۔۔۔میں ابھی عادی کے ساتھ آجاؤں گی۔۔۔

ٹیشا ایک ہی سانس میں بولے جا رہی تھی۔۔۔ اسے اسطرح فکر کرتے دیکھ کے کیارا کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔۔۔ وہ احان کی طرح رمیز کو بھی اپنا سگا بھائی ہی سمجھتی تھی اسی لیے اتنی پریشان ہو رہی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔ احان بھائی کو نہیں بتایا۔۔۔ تم فکر نہ کرو۔۔۔ زیادہ چوٹ نہیں لگی۔۔۔ میں بس یہاں رک کے اسکا خیال رکھنا چاہتی ہوں۔۔۔ پر دادو نے کہا تھا کہ جلدی گھر آنا کیونکہ آج تم آنے والی تھی نا۔۔۔

اچھا میں سمجھ گئی۔۔۔ آپ فکر نہ کریں۔۔۔ ہم۔ کسی اور دن آجائیں گے۔۔۔ آپ رمیز بھائی کا خیال رکھیں بس۔۔۔

اور ضرورت پڑے تو احان بھائی کو لازمی بتا دیجیے گا۔۔۔ ٹھیک ہے نا آپی۔۔۔

!ٹھیک ہے۔۔۔ بائے

ٹیشا نے کیارا کی بات سمجھتے ہوئے کہا اور فون بند کیا۔۔۔ تو کیارا نے نم ہوتی آنکھیں صاف کی تھیں۔۔۔

کتنا مان تھا ہمیں تم پہ رمیز۔۔۔ کتنی محبت، کتنا اعتبار کیا تم پہ۔۔۔ اگر ٹیشا کو پتہ چل جاتا تو؟ اور احان بھائی وہ تو تمہیں اپنا سگا بھائی سمجھتے تھے۔۔۔

!کسی کا بھی کوئی خیال نہیں آیا تمہیں، ایک بار بھی نہیں

وہ آنسو صاف کرتے روم میں آئی تو رمیز کی طرف دیکھا۔۔۔ اسکی آنکھیں سختی سے بند تھیں۔۔۔ درد کی وجہ سے شاید وہ آنکھیں نہیں کھول پا رہا تھا۔۔۔

وہ اسکے بیڈ کے پاس آئی، سائیڈ ٹیبل سے پین کیلر نکالی اور رمیز کو سہارا دیتے ذرا سا اوپر کیا اور پین کلر کھلائی، واپس سے لٹا دیا۔ اور اسکے قریب ہی بیٹھتے ہوئے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گئی۔۔۔

_____*******mr.psycho part 24 & 25

کیا ہوا؟ کس کا فون تھا؟ اور تم اتنی پریشان کیوں نظر آرہی ہو؟

عادی نے ٹیشا کو پریشان دیکھتے پوچھا۔۔۔

وہ ایکچلی، آپی کی بہت اچھی دوست ہیں ایک۔۔۔ انکی طبیعت کافی خراب ہے تو آپی اسکے پاس رکی ہیں۔۔۔۔ یہی بتانے کے لیے انہوں نے کال کی تھی۔۔۔

ہم کسی اور دن چلیں گے پھر۔

ٹیشا نے صوفے پہ بیٹھتے کہا۔

اوہو۔۔۔۔ تم ٹینشن نہیں لو۔۔۔ پھر کبھی لگالیں گے چکر۔۔۔

عادی ٹیشا کے قریب صوفے پہ بیٹھتے محبت سے کہنے لگا۔۔

ہمممم۔۔۔۔ رات کو کہیں باہر کریں گے ڈنر۔۔۔ کیا کہتے ہو؟

ٹیشا نے عادی کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے پوچھا۔

جیسا آپکا حکم۔۔۔۔! آپ کہیں اور ہم نہ مانیں۔۔۔ اتنی تو ہمت نہیں میری۔۔۔

عادی نے شرارتا کہا تو وہ اسے گھورنے لگی۔۔۔

!کچھ زیادہ ہی فرمانبردار بن رہے ہو آجکل

وہ عادی کا کان کھینچتے بولی تو وہ ایک جھٹکے سے اپنا کان چھڑاتے اس پہ جھکا تھا۔۔۔

تو کیوں نہ کروں فرمانبرداری؟

mr.psycho part 24 & 25!میری سویٹ ہارٹ جو ہو تم

عادی اس پہ جھکے اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

!اچھا اب ہٹو۔۔۔ کہیں بھی شروع ہو جاتے ہو۔۔۔۔ دروازہ کھلا ہوا ہے کہیں کوئی آنہ جائے

ٹیشا عادی کو خود پہ حاوی ہوتا دیکھ کے اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

تمہاری صحبت کا اثر ہے۔۔۔ کافی رومینٹک ہو چکا ہوں میں۔۔۔ اب تم سے ہی رومینس کروں گا نا۔۔۔ اور اگر تم نہیں چاہتی تو ٹھیک ہے میں کسی اور کے ساتھ۔۔۔۔۔

عادی نے ٹیشا کو تنگ کرتے کہا تو ٹیشا نے اسکے لبوں پہ ہاتھ رکھتے اسے خاموش کرایا تھا۔

جان لے لوں گی تمہاری! ٹیشا نے عادی کے لبوں پہ انگلی رکھتے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔۔ اگلے ہی پل اسکی انگلی اپنی انگلیوں میں پھنساتے وہ ٹیشا کے لبوں پہ جھکتے اسکی سانسیں بے ترتیب کر گیا۔۔

ٹیشا نے دونوں بازوؤں کو عادی کی گردن کے گرد حائل کرتے سختی سے اسے خود میں بھینچا تو کچھ دیر تک ایسے ہی وہ دونوں سانسوں کا تبادلہ کرتے رہے، بے قابو ہوتے دل کی دھڑکنوں کو سنتے، گرم سانسوں کی تپش محسوس کرتے رہے وہ ایک دوسرے میں کھوئے رہے اور پھر الگ ہوئے۔

دونوں کی سانسیں پھول گئی تھیں۔۔۔ مسکراتے لبوں سے ایک دوسرے کو دیکھتے وہ پھر سے ایک دوسرے کے لمس کو محسوس کرتے مدہوش ہو گئے۔۔

_____*******

احان فریش ہو کے باہر آیا۔۔ وائٹ کلر کی لوز شرٹ اور ٹراؤزر پہنے، بالوں میں انگلیاں پھیرتے وہ بیڈ کی طرف بڑھا۔ جہاں آئلہ نیند کے مزے لے رہی تھی۔

میری چھوٹی سی جان! چوبیس گھنٹوں میں سے تقریبا انیس، بیس گھنٹے تو سوتی رہتی ہیں۔۔ ایسے تو میری جانم۔ اپنی آدھے سے زیادہ زندگی سوتے سوتے گزار دیں گی۔۔۔ mr.psycho part 24 & 25

اونو! ایسا نہیں ہونے دے سکتا میں۔۔۔ مجھے تو اپنا ہر سیکنڈ میری جان کے لمس کو محسوس کرتے۔۔۔ ہر پل انکی قربت میں گزارنا ہے۔۔ اور اسکے لیے میری ہنی کے سر سے یہ نیند کا بھوت اتارنا ہو گا مجھے۔۔۔۔

احان بیڈ کی سائیڈ پہ بیٹھتے آئلہ کو بغور دیکھتے مسکراتے ہوئے سوچنے لگا۔۔

ہنی۔۔۔۔ میری چھوٹی سی زومبی۔۔۔۔ جلدی سے جاگ جائیں۔۔

وہ آئلہ کے ایک گال پہ اپنا ہاتھ رکھتے اور دوسرے پہ ہلکے سے بائٹ کرتے کہہ رہا تھا۔۔۔

زومبی مت بولیں مجھے۔۔۔ آئلہ نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔ اور کروٹ بدلتے کہنے لگی۔۔

!کیوں نہ بولوں؟ میری چھوٹی چوہیا

وہ آئلہ کو تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔۔

mr.psycho part 24 & 25!مسٹر احان! چوہیا نہیں ہوں میں سمجھے آپ

وہ جھٹ سے اٹھی اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے احان کو گھورنے لگی۔۔۔

تو پھر یہ آپکے دانت ایک دم چوہیا کی طرح اتنے تیز تر ار کیوں ہیں؟

وہ آئلہ کے قریب ہوا اور اسکے جبڑے کو نرمی سے اپنے ہاتھ میں لیتے دبایا تو آئلہ کے دونوں لب کھلے تھے اور اسکے چھوٹے چھوٹے دانت نظر آنے لگے۔۔

اگلے ہی پل وہ اٹھتے ہوئے احان کا ہاتھ جھٹکتے اسکی گردن پہ جھکتے اپنے دانت گاڑھ چکی تھی۔اچانک آئلہ کی اس حرکت پہ احان سنبھل نہیں پایا اور بیڈ پہ پیچھے کی طرف گرا اور آئلہ بھی اسکے اوپر ڈھے گئی۔۔بری طرح اسکی گردن پہ دانتوں کے نشان چھوڑنے کے بعد وہ اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتی اٹھی تھی۔

اب پتہ چلا۔۔۔دوبارہ کبھی مجھے چوہیا مت بلایے گا۔۔۔ورنہ میں سچ میں آپکا خون پی جاؤں گی۔۔۔۔

کمرے میں احان کا قہقہ گونجا تھا۔۔۔جبکہ آئلہ اپنی تیز ہوتی سانسوں کو نارمل کرنے لگی۔۔۔

آیم رئیلی سوری جانم جو میں نے آپکو چوہیا بولا۔۔۔۔

آپ چوہیا نہیں ہیں۔۔۔۔ابھی جو آپ نے کیا ہے نا اس سے مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ آپ واقعی ایک حسین رو مبی ہیں۔۔۔۔میری چھوٹی زو مبی۔۔۔

احان نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا اور ہنسنے لگا۔۔۔

******

وہ رونے لگا۔۔۔کیارا نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں۔لیا اور اپنی طرف کیا۔

ٹھیک ہے میں کر دیتی ہوں تمہیں معاف۔۔۔تم پہ آخری بار یقین کر رہی ہوں میں۔۔یہ تمہارا آخری موقع ہے اگر اگین کچھ کیا تو تم خود ہی دور ہو جانا مجھ سے ہمیشہ کے لیے۔

کیارا نے رمیز کے گال سہلاتے نرمی سے کہا اور اسکے لبوں پہ جھکتی پل بھر میں مدہوش ہو گئی۔

تو کیا میرے لیے کافی سارے گفٹس بھی لیے ہیں آپ نے؟ ********_____

بتائیں؟. وہ احان کی طرف رخ کرتی پوچھنے لگی۔

ہمم۔۔۔وہ تو میں بھول گیا تھا۔۔۔مجھے لگا آپکو گفٹس نہیں چاہیئے ہونگے۔۔۔وہ شرارتا بولا تھا۔

اوکے فائن۔۔۔۔وہ پل بھر میں اداس ہوئی تھی۔

کیا ہوا؟ کیا آپکو گفٹس چاہیئں؟

احان نے ہلکے سے ائلہ کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا۔

نہیں۔۔۔۔اٹس اوکے۔۔۔مسٹر احان۔۔کوئی بات نہیں۔

...

وہ دھیمی سی آواز میں بولی تھی جبکہ ناراضگی اسکے لفظوں سے واضح ہو رہی تھی۔احان نے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا اور مسکرا دیا۔۔۔

کچھ ہی گھنٹوں میں وہ شہر سے کہیں دور کسی خوبصورت سی جگہ پہ پہنچ چکے تھے۔۔۔جبکہ ائلہ سو چکی تھی۔۔

احان نے گاڑی سے اترتے ایک گہرا سانس لیا اور ائلہ کی طرف دیکھا جو نیند میں تھی۔۔۔

گاڑی کا دروازہ کھولتے اس نے ائلہ کو جگانے کی بجائے خود ہی اپنی بانہوں میں بھرا اور چلنے لگا۔۔۔

نجانے یہ کونسی جگہ تھی۔۔۔۔چاروں طرف دور دور پہاڑ تھے اور گھنا جنگل اُس پاس کوئی بندہ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔بس اڑتے ہوئے پرندے اور انکی خوبصورت آوازیں ماحول کو حسین بنا رہی تھیں۔۔۔ mr.psycho part 26 & 27

آحان ایک چھوٹے سے گھر میں داخل ہوا۔۔۔اور ائلہ کو صوفے پہ لٹایا جو ذرا سی ہلی بھی نہیں تھی۔۔

جانم! ہنی مون پہ آئے ہیں ہم۔۔۔۔اب کیا یہ بھی آپ نے نیند میں گزارنا ہے؟

وہ صوفے کی سائیڈ پہ بیٹھتے ائلہ کے چہرے پہ جھکے سرگوشی کر رہا تھا۔۔پر اسکے وجود میں ذرا سی بھی حرکت نہ ہوئی تو احان نے ایک سرد آہ بھری۔۔۔لگتا ہے یہ ایسے نہیں جاگنے والی۔۔۔وہ سوچتے ہوئے ائلہ کے لبوں پہ جھکتا نرمی سے ان پہ اپنا لمس چھوڑنے لگا۔۔۔الگ ہوتے ائلہ کی طرف دیکھا وہ ابھی تک نیند میں ہی تھی۔۔مجال ہے جو ذرا سی بھی حرکت کی ہو۔۔۔احان کو اب غصہ

آنے لگا تھا۔۔

وہ اسکے لبوں پہ جھکتے، اسکے نازک لبوں کو سختی سے اپنے ہونٹوں میں قید کرتے، ان کی مٹھاس اپنے اندر اتارنے لگا۔۔۔ آئلہ جھٹ mr.psycho part 26 & 27 سے اپنی آنکھیں کھول گئی اسکی نیند پل پھر میں غائب ہوئی تھی۔۔۔

احان کی مضبوط چھاتی پہ ہاتھ رکھے اسے دور کرنے کی کوشش کی پر ناکام۔۔۔ وہ اسکی مزاحمت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اسے اپنی قربت کے شدتوں سے ہلکان کیے جا رہا تھا جب احان کی سانس پھولنے لگی تو وہ الگ ہوا تھا۔۔۔

آئلہ کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو بہنے لگے۔۔ جبکہ اسکا چہرہ لال ٹماٹر جیسا لگ رہا تھا۔۔۔ اسکے نرم و نازک سے لب ہلکے ہلکے کپکپا رہے تھے جن پہ خون کا ننھا سا قطرہ ابھرا ہوا تھا۔۔ احان بے ساختہ مسکرانے لگا۔۔ جبکہ آئلہ اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

آپکو جگانے کی کوشش کی تھی پر آپ جاگ ہی نہیں رہی تھی تو مجبوراً مجھے ایسا کرنا پڑا۔۔۔

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے میسنی شکل بناتے بولنے لگا۔

اور ویسے بھی جانم ہم ہنی مون پہ آئے ہیں۔۔۔ نیندیں کرنے نہیں۔۔۔ پورے سفر میں آپ سوتی رہی ہیں۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے mr.psycho part 26 & 27 میں ڈرائیو ہوں آپکا۔۔ بہت بور ہو گیا تھا میں تو۔۔۔

آجائیں۔۔ میں آپکو باہر کا نظارا دکھاتا ہوں پھر آپکا موڈ ٹھیک ہو جائے گا۔

وہ اسکے لب پہ ابھرے ہوئے ننھے سے قطرے کو اپنے انگوٹھے سے صاف کرتے، اسے بازو سے پکڑتے کھڑا کیا اور ٹیرس کی طرف بڑھنے لگا۔ جبکہ آئلہ ابھی بھی منہ پھلائے ہوئے تھی۔۔۔

دیکھیں۔۔۔ یہاں ہم دونوں کے سوا کوئی نہیں ہے۔۔۔ جیسا آپ چاہتی تھیں بالکل ویسا ہی۔۔۔

وہ ٹیرس پہ کھڑے کہہ رہا تھا۔۔۔ آئلہ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا۔۔

واؤ۔۔۔ بہت خوبصورت ہے یہ سب۔۔۔ کتنا سکون ہے یہاں۔۔۔

وہ آنکھیں بند کرتے تازہ ہوا کو اپنی سانسوں میں اتارتے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔ بہت سکون! احان نے پیچھے سے اسکے گرد بازو حائل کرتے اسے خود سے قریب کیا تو آئلہ کی کمر احان کے سینے سے

ٹکرائی تھی۔۔۔وہ اسے خود میں بھینچے اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

بہت اچھا لگ رہا ہے مجھے۔۔۔تھینک یو مسٹر احان۔مجھے یہاں لانے کے لیے۔۔۔

وہ اپنا سر پیچھے کرتی احان کے کندھے پہ ٹکا گئی۔

تو میری جانم خوش ہیں تو مجھے بھی اب خوشی دے دیں تھوڑی سی۔

وہ اسکی گردن پہ لب رکھتے بولا تو آئلہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی۔۔۔

آجائیں روم میں۔۔۔پہلے چینج کر لیتے ہیں۔۔۔وہ آئلہ کا ہاتھ تھامے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا۔۔۔

اوکے آپ چینج کر آئیں۔۔۔

وہ آئلہ کے گال پہ ہلکے سے کس کرتے بولا تھا۔وہ ڈریسنگ روم میں چلی گئی اور احان شرٹ اتارتے صوفے پہ ڈھے گیا۔

کچھ دیر بعد وہ واپس آئی تو احان سیدھا ہوا تھا۔

وہ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے ہوئے تھی۔۔۔احان کو تپ چڑھی تھی۔۔۔وہ جو سوچ رہا تھا کہ نیو ڈریسز میں سے کوئی پہن کے آئے گی پر اسے اسطرح دیکھ کے احان کو غصہ آیا تھا۔۔۔سختی سے مٹھیاں بند کرتے وہ دانت پیسنے لگا تھا۔۔۔شاید وہ جان بوجھ کے احان کو تنگ کر رہی تھی۔۔۔

جانم۔۔۔ابھی رات نہیں ہوئی اور نہ ہی ہم نیند کرنے والے ہیں اسی لیے چینج کر کے آئیں اور جو نیو ڈریس لیے تھے آپ نے ان میں سے کوئی ایک پہن لیں۔۔۔

وہ ایک ایک لفظ چبا کے بولا تھا۔۔۔آئلہ ایک نظر خود پہ ڈالتی پھر سے ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔۔

کچھ دیر میں باہر نکلی۔۔۔ریڈ کلر کی سلیولیس بلاؤذ اور بلیک کلر کی شارٹ سکرٹ پہنے،کچھ زیادہ ہی حسین لگ رہی تھی۔۔۔احان کے

لبوں پہ دلفریب مسکان ابھری تھی۔صوفے سے اٹھتے وہ اسکے قریب گیا۔۔۔

ہارٹ بیٹ فاسٹ ہو رہی تھی اور نظریں تھیں کہ اس نازک وجود کا طواف کیے جا رہی تھیں۔۔۔

جانم! اسکے نزدیک جاتے،اسکی پتلی کمر کو اپنی گرفت میں لیتے،اپنے سینے میں چھپاتے وہ اسکے کان میں مدہوشی کے عالم میں بولنے لگا۔

حد سے زیادہ حسین لگ رہی ہیں آپ۔۔۔آپکا یہ سراپا قیامت ڈھا رہا ہے میرے دل پہ۔۔۔

احان آئلہ کو اپنے آپ میں بھینچے بول رہا تھا اور اسکی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھیں۔۔۔

میں اب مزید ویٹ نہیں کر سکتا اور نہ اب آپکی کوئی بات سنوں گا۔۔۔ اگر اب ایک سیکنڈ بھی رکا نا تو میرے دل نے سینے سے باہر نکل آنا ہے۔۔۔

وہ ایک ہی جھٹکے میں آئلہ کو اپنی بانہوں میں بھرتے بیڈ پہ لٹا چکا تھا۔۔۔

وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اسی پل احان اپنا بھاری وجود اسکے نازک جسم پہ حاوی کرتے اسکی کوشش ناکام بنا چکا تھا۔۔۔ آئلہ نے کچھ بولنے کی کوشش کی تھی تو احان نے اسکے لب اپنے سلگتے لبوں کی قید میں لیتے اسکی یہ کوشش بھی ناکام بنا دی تھی۔۔۔

وہ مکمل طور پر اسکے مضبوط حصار میں قید ہو چکی تھی۔۔۔

اب کی بار وہ اسکی بے ترتیب سانسوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے سلگتے لبوں سے اسکی سانسوں کو پینے لگا تھا۔

اسکی مزاحمت، آنسو کچھ بھی آج احان پہ اثر نہیں کر رہا تھا۔۔۔ آئلہ کے نازک وجود کے ایک ایک پور پہ وہ اپنی چاہت نچھاور کر رہا تھا۔۔۔

اسکی شدتیں بڑھنے لگی تھیں۔۔۔ وہ اتنی جنونیت سے اسے ہلکان کیے جا رہا تھا۔۔۔ شام کے اندھیرے پھیلنے لگے تھے اور وہ اس نازک جان کو اتنی پناہوں میں لیے اسکے لمس کی خوشبو اپنے اندر اتارنے میں محو تھا۔۔۔

دنیا سے بے خبر اپنے محبوب کی قربت میں وہ سکون محسوس کر رہا تھا ایسا سکون جسکی اسے کئی سالوں سے تلاش تھی اور آج وہی سکون اسے اپنے اندر اترتا محسوس ہوا تھا۔ اور اسکے عنابی لبوں پہ ایک گہری مسکراہٹ ابھری تھی۔

پورا ہفتہ ایسے ہی گزرا تھا۔۔۔ جیسے آئلہ نے پلان کیا تھا احان نے سب کچھ کیا۔۔ وہ بے حد خوش تھی۔۔۔۔۔ بے پناہ محبت، اور اسکی قربت میں وہ پھولے نہیں سما رہی تھی اور احان بھی پل پل اسکے لمس کی تپش محسوس کرتے، اسکی خوشبو اپنی سانسوں میں اتارتے بے حد پر سکون دیکھائی دے رہا تھا۔

_____*********mr.psycho part 26 & 27

تم نے مجھے دل سے معاف کر دیا نا کیارا؟

رمیز کیارا کی گود میں سر رکھے آنکھیں میچے کہنے لگا۔۔

ہاں۔۔۔تم بار بار کیوں پوچھ رہے ہو؟

کیارا اسکے گال سہلاتے ہوئے بولی۔

پتہ نہیں۔۔۔ڈر لگتا ہے کہ کہیں تمہارے دل میں میرے لیے نفرت نہ پیدا ہو جائے۔۔اگر کبھی تمہیں میری غلطیاں یاد آئیں تو۔۔

وہ اداسی سے کہہ رہا تھا۔

رمیز پلیز! . اب بس کر دو۔یہ الٹا سیدھا سوچنا چھوڑ دو تم۔۔۔

اب تم بہتر ہو نا! . تو آفس جانا شروع کرو۔۔۔تا کہ تمہارا دھیان بٹے۔۔

وہ اپنے لب رمیز کے ماتھے پہ رکھتے بولی تھی۔

ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔رمیز کا زخم اب تقریبا بھر چکا تھا۔۔۔کیارا روز اسے دیکھنے آتی تھی۔۔کئی گھنٹے اسکے پاس گزارتی،اسکا خیال)

(رکھتی۔اور وہ بس اسے دیکھتا رہتا تھا۔

!تھینک یو

رمیز کیارا کے لبوں پہ ہلکے سے اپنے لب رکھتے بولا تو وہ جلدی سے پیچھے کو ہوئی تھی۔

اوکے فائن! بس اب کافی دیر ہو گئی ہے مجھے۔۔۔اب میں چلتی ہوں۔۔۔دادو پہلے ہی غصہ ہو رہی تھیں کہ روز روز دوست سے ملنے چلی جاتی ہو۔

وہ بیڈ سے اترنے لگی تو رمیز نے اسے بازو سے پکڑتے اپنی طرف کھینچا۔اور اپنی بانہوں میں قید کرتے اسکی لبوں پہ جھکتے اپنے ساتھ ساتھ اسکی سانسیں بھی بے ترتیب کر گیا۔کئی دنوں کے بعد وہ اسکے لمس کو محسوس کرتے پاگل ہونے لگا تھا۔ایک بار پھر وہ دونوں ایک ہو چکے تھے۔۔۔اور ایک دوسرے کی پناہوں میں مدہوش ہوتے اپنے اندر گہرا سکون اترتا محسوس کر رہے تھے۔

_____*****mr.psycho part 26 & 27

احان اور آئلہ ہنی مون سے واپس آ چکے تھے۔۔۔

آئلہ نے پھر سے سکول جانا سٹارٹ کر دیا تھا۔۔۔ احان اپنے آفس میں بزی ہو گیا۔۔

رمیز بھی آفس جوائن کر چکا تھا اب وہ بالکل ٹھیک تھا اور شاید سدھر بھی چکا تھا۔

زندگی پھر سے نارمل ہونے لگی تھی۔ احان آئلہ کو سکول سے پک اینڈ ڈراپ کرتا تھا۔۔۔ لیکن ابھی تک احان اور آئلہ کے نکاح کے بارے میں کسی کو پتہ نہیں تھا۔۔ احان آئلہ کے سکول ختم ہونے کا ویٹ کر رہا تھا تاکہ جب کالج میں ایڈمیشن ہو گا تو پھر وہ اسے اپنی وائف کے طور پر انٹرڈیوس کرائے گا۔

وہ سکول میں بہت مزے کرتی، پڑھائی کم ہی کرتی تھی اور کافی بار پرنسپل احان کو آئلہ کی شکایت کر چکے تھے۔۔۔ پر اس نے ایک بار بھی آئلہ سے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔ وہ بس اسے خوش دیکھنا چاہتا تھا اور اگر موج مستی کر کے وہ خوشی محسوس کرتی تھی تو اس سے بڑھ کر احان کے لیے اور کیا ہو سکتا تھا۔۔

ہر ویک اینڈ پہ وہ آئلہ کو کسی ریسٹورنٹ میں لے جاتا، اسے گفٹس دیتا۔۔۔ احان کی محبت کی وہ دن بہ دن عادی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ اسکی پناہوں میں وہ خود کو بہت محفوظ محسوس کرتی تھی۔۔۔

وقت پر لگا کے اڑتا گیا اور تین مہینے گزر گئے۔۔۔ ان تین مہینوں میں ایک بار بھی رمیز آئلہ کے سامنے نہیں آیا تھا۔۔۔ شاید وہ اب کبھی بھی اسکا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ پتہ نہیں شرمندہ تھا یا کوئی اور وجہ تھی۔۔۔

لینا کا بچہ ہو چکا تھا اور اس نے ایک پیارے سے بیٹے کو جنم دیا تھا جو شکل میں بالکل احان سے ملتا جلتا تھا۔۔ لینا کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔۔۔

اسے یقین ہو گیا تھا کہ اب وہ ایک بہت شاندار زندگی گزارنے والی تھی اپنے بیٹے کی پیدائش کے بعد دولت کے ساتھ ساتھ اسے اب احان کا نام بھی ملنے والا تھا۔۔۔ وہ نام جسے اپنے نام کے ساتھ جوڑنے کے لیے اس نے اتنے مہینے صبر کیا تھا۔

وہ ہوسپٹل میں تھی اور رمیز بھی وہی موجود تھا۔۔۔ وہ بار بار اس ننھے سی جان کو محبت سے دیکھے جا رہا تھا جو ہو بہو احان جیسا لگ رہا تھا۔۔۔۔ چاچو کی جان! یہاں آجاؤ میرے پاس

رمیز اس ننھی جان کو اپنے ہاتھوں میں لیے بے حد محبت سے کہہ رہا تھا۔

یہ تو بالکل احان کی کاپی ہے۔۔۔ رمیز خوشی سے بولنے لگا تو لینا مسکرائی تھی۔

ابھی احان کو نہیں بتانا۔۔ دو تین دن تک ہو سپٹل سے ڈسچارج ہونے کے بعد میں خود جاؤں گی اسکے سامنے، اپنے بیٹے کو دیکھ کے وہ ضرور مجھے اپنالے گا۔۔

لینا نے کہا تو رمیز نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

_____*******

!ارے کوئی اور لڑکی دکھاؤنا

میرا احان بڑا ہی سمجھدار ہے اسکے لیے کوئی سلجھی ہوئی، سگھڑ سی لڑکی چاہیئے مجھے۔۔۔ اسے ضرور پسند آئے گی۔۔۔

رمینا بیگم رشتے والی کو کہہ رہی تھی۔

ٹھیک ہے یہ دیکھو۔ یہ ساری لڑکیاں کافی پڑھی لکھی، بہت شریف اور سگھڑ ہیں۔ ان میں سے ضرور تمہارے پوتے کو کوئی پسند آجائے گی۔

وہ لڑکیوں کی کچھ تصویریں رمینا بیگم کو پکڑاتے ہوئے بولی تھی۔

ہاں۔۔۔ دکھنے میں تو ایسی ہی لگ رہی ہیں۔۔۔ ٹھیک ہے تم یہ تصویریں یہی چھوڑ جاؤ۔۔۔ پھر میں تمہیں بتادوں گی۔۔

رمینا بیگم تصویروں پہ نظریں ٹکاتے بول رہی تھیں۔

اور وہ تمہاری ایک پوتی بھی تو رہ رہی ہے نا۔ اسکے لیے بھی کوئی لڑکا ڈھونڈنا ہے؟

اسکی بات پہ رمینا بیگم کچھ سوچنے لگی۔

ہاں۔۔۔ اگر کسی اچھے لڑکے کا کوئی رشتہ ہو تو ضرور بتانا مجھے۔۔۔

رمینا بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ چلی گئی۔

اسی پل کیارا وہاں آئی تھی۔

یہ کون تھیں؟ وہ صوفے پہ بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

رشتہ والی تھی۔۔۔ تمہارے بھائی کے لیے لڑکی ڈھونڈنے کا کہا تھا میں نے۔۔ تو بس وہی کچھ تصویریں دکھانے آئی تھی۔۔۔ لو دیکھو تم بھی۔۔۔ پھر تمہارے بھائی کو بھی دکھانی ہیں۔۔۔

رینا بیگم نے آدھی بات بتاتے کیارا کو تصویریں پکڑائی تھیں۔ تو وہ دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔۔۔

دادو آپکو کیا لگتا ہے احان بھائی شادی کے لیے مان جائیں گے کیا؟ اب تک تو وہ کبھی نہیں مانے۔۔

کیارا نے رینا بیگم کی طرف دیکھتے کہا تو انکے ماتھے پہ بل پڑے تھے۔۔

ہاں۔۔۔ آج تک اس نے اپنی من مانی ہی تو کی ہے۔۔۔ اب بہت ہو گیا۔۔۔ عمر گزرتی جا رہی ہے اسکی۔۔۔ اور کتنی دیر کرنی ہے اسے شادی میں۔۔۔ کوئی اچھی سی لڑکی دیکھ کے اب ہمیں اسکی شادی کرانی ہی ہو گی۔۔۔

میں بھی اسکے بچوں کو اپنی گود میں کھلانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

رینا بیگم نے دوٹوک انداز میں کہا تو کیارا چپ چاپ انہیں دیکھتی رہ گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ احان اپنی مرضی سے ہی شادی کرے گا نا کہ رینا بیگم کی۔

!مسٹر احان۔۔۔۔ یہ دیکھیں میرے پاس کیا ہے *******_____

آئلہ روم میں انٹر ہوتی احان کی طرف بڑھی جو شرٹ پہن رہا تھا۔۔

دکھائیں مجھے، کیا ہے جانم کے پاس؟

وہ شرٹ پہنتے بازو سینے پہ لپیٹتے بولا۔

آئلہ اپنی بند مٹھیاں احان کے سامنے کرتے انہیں دھیرے سے کھولنے لگی۔۔۔

جیسے ہی اسنے مٹھیاں کھولی ایک چھوٹی سی تتلی تیزی سے اڑی تھی۔۔۔

یہ میں ڈھونڈ کے آئی ہوں آپکے لیے۔۔۔ آپکو پسند آئی۔۔

وہ تتلی کی طرف اشارہ کرتے بولی جو اب دیوار پہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

ہنی بنی" اتنی محنت کیوں کی۔۔۔۔ اور مجھے یہ بہت پسند آئی ہے۔۔۔۔ چھوٹی سی پیاری سی بالکل میری جانم کی طرح۔۔۔ "

احان آئلہ کو اپنے حصار میں لیتے بولا تو وہ ہنسنے لگی۔۔۔۔

میں نے محنت نہیں کی۔۔۔ یہ تو مالی بابا نے پکڑی تھی پھر میں ان سے لے کے آگئی۔۔۔۔۔ میں نے انہیں بولا کہ مسٹر احان کو بٹر فلائے بہت پسند ہے یہ مجھے دے دیں۔۔۔۔ مسٹر احان دیکھیں گے تو خوش ہو جائیں گے۔۔۔ پھر انہوں نے مجھے دے دی یہ چھوٹی

سی تتلی۔۔۔

آئلہ نے خوش ہوتے بتایا جبکہ اسکی باتیں سن کے احان دانت پیسنے لگا تھا۔

اوکے اوکے تھینک یو! . وہ آئلہ کو لیے بیڈ کی طرف بڑھا۔

بیٹھ جائیں یہاں اور مجھے بتائیں کہ سکول میں کیسا چل رہا ہے سب؟

وہ اسے بیڈ پہ بٹھاتے خود سامنے پڑے کاؤچ پہ بیٹھ گیا۔

سب ٹھیک ہے۔ بہت اچھا چل رہا ہے۔۔۔ اب میرے کافی سارے فرینڈز ہیں اور میں بہت مستی کرتی ہوں۔۔۔ مجھے بہت مزا آتا ہے۔۔۔

وہ چہکتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ احان اپنی شہادت کی انگلی کنپٹی پہ رکھے اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

وہ پہلے سے کہیں زیادہ خوبصورت ہوتی جا رہی تھی۔۔ اسکا حسن بڑھتا جا رہا تھا۔۔ بہت جلد وہ سولہ سال کی ہونے والی تھی۔۔۔۔ پر اسکی معصومیت اور شرارتیں ابھی بھی ویسے کی ویسے ہی تھیں۔۔۔

وہی لاڈ کرنا، سیم بچوں جیسی باتیں کتنے مہینے گزر چکے تھے پر ہر پل احان کو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے ابھی ابھی ملی ہے وہ اسے۔۔۔۔

ہر گزرتے دن کے ساتھ وہ اسمیں سماتی جا رہی تھی۔۔۔۔ کبھی کبھی وہ بے یقینی سے گھنٹوں اسے دیکھتا رہتا تھا۔۔۔ کہ وہ واقعی اب اسکی ہو چکی ہے۔۔۔۔ اور سکون کی سانس لیتا تھا۔۔۔

ہر آنے والا نیا دن احان کو زندگی کے خوبصورت ہونے کا احساس دلاتا تھا اور وہ تسلیم کیے جا رہا تھا کہ اپنی جانم کے سنگ ہر سیکنڈ اسے انمول لگتا تھا۔۔۔

مسٹر احان۔۔۔۔ سن رہے ہیں آپ؟

وہ اپنے خیالوں سے باہر نکلا جب آئلہ ہاتھوں کے مکے بناتے ہوا میں لہراتے نجانے کیا بول رہی تھی۔۔۔

جی جی۔۔۔ سن رہا ہوں میں۔۔۔ بولیں آپ۔۔۔

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

مجھے باکسنگ سیکھنی ہے۔۔۔

وہ بالوں کی لٹوں سے کھیلتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

وہ کیوں؟ احان نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔

ایسے ہی کیا پتہ کبھی میری کسی سے لڑائی ہو جائے تو مجھے فائٹ بھی تو آنی چاہیئے نا۔۔۔

وہ معصومانہ انداز میں بہت سنجیدگی سے بول رہی تھی جبکہ احان اس کے نازک سے وجود کو دیکھنے لگا کہ اگر فائٹ کرنے لگی تو کیا ہو گا۔۔۔ وہ بے ساختہ مسکرانے لگا۔

اچھا ٹھیک ہے میں پتہ کرونگا۔۔ کہیں کلاسز ہو رہی ہونگی تو پھر آپکو جوائن کروادونگا میں۔۔۔

.. احان۔۔نے اسکا دل بہلانے کے لیے کہا تو وہ خوشی سے اچھلی تھی۔۔۔ جسے دیکھ وہ ہنسنے لگا تھا۔

گڈ مارننگ! ویک اپ ہنی! . سکول بھی جانا ہے۔۔

اٹھ جائیں۔ میں فریش ہو کے آتا ہوں۔ تب تک اٹھ جائیں آپ۔ ورنہ پھر اپنے طریقے سے جگانا پڑے گا مجھے۔

احان بیڈ سے اترتے آئلہ کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

آئلہ آنکھیں مسلتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔

یہ سکول بھی نا۔۔۔ صبح صبح ہی کیوں کھلتا ہے آخر۔۔۔ کیا ہو جاتا اگر دوپہر میں شروع ہوتا تو۔۔۔ کم سے کم ایسے جلدی اٹھنا تو نہ پڑتا مجھے۔۔۔

وہ جمائی لیتے بولنے لگی۔۔

چلیں خود ہی جاگ گئی آپ۔ ویری گڈ۔

اب جلدی سے فریش ہو کے ڈائننگ ٹیبل پہ پہنچیں۔۔

احان ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے بالوں میں انگلیاں پھیرتے کہہ رہا تھا۔۔ اور اس پہ محبت بھری نظر ڈالتے وہ روم سے چلا گیا۔

کچھ ہی دیر میں آئلہ یونیفارم پہنے باہر نکلی اور ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھی۔۔

جلدی سے آجائیں۔۔ آپکو ناشتہ کرواؤں میں۔ آج تھوڑا لیٹ ہو گئے ہیں ہم۔

احان آئلہ کا دیکھتے گلاس میں جوس ڈالتے بول رہا تھا۔

میرا دل نہیں چاہ رہا سکول جانے کو۔۔

کیا میں آج چھٹی کر لوں مسٹر احان؟

وہ چیئر پہ بیٹھتے معصوم شکل بناتے بولنے لگی۔

نو! جلدی سے ناشتہ کریں اور پھر آپکو سکول ڈراپ کروں میں۔

احان اسے بریڈ کھلاتے ہوئے کہہ رہا تھا تو وہ منہ بنا گئی۔

اسے ناشتہ کروا کے وہ سکول ڈراپ کرنے کے بعد آفس کی طرف جا رہا تھا جب رمینا بیگم کی کال آئی تھی۔

جی دادو! کیسی ہیں آپ؟ میں ابھی ڈرائیو کر رہا ہوں۔ آفس پہنچ کے بات کرتا ہوں آپ سے۔۔

آفس نہیں جاؤ آج۔۔ گھر پہ آؤ ابھی۔۔ کچھ ضروری بات کرنی ہے۔ ابھی مطلب ابھی پہنچو۔

رمینا بیگم نے سختی سے کہا تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہاں کہہ گیا۔ اور کچھ ہی دیر میں روانہ ہو گیا۔ وہ جانتا تھا کہ واپسی شام تک ہی ہو گی یا شاید رات بھی ہو جائے اسی لیے جانے سے پہلے رمیز کو کہہ گیا کہ آئلہ کو سکول سے پک کر لے گا۔

جی دادو! کیا ہوا اتنی ایمرجنسی میں کیوں بلایا تھا آپ نے۔ سب ٹھیک تو ہے نا؟

احان لاؤنج میں داخل ہوتے فکر مندی سے پوچھنے لگا۔

ہاں سب ٹھیک ہے۔ آؤ بیٹھو تم۔

رمینا بیگم جو صوفے پہ بیٹھی تھیں۔ احان کو دیکھ کے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے پر سکون لہجے میں بولی تھیں۔

احان صوفے پہ بیٹھتے سوالیہ نظروں سے انکی طرف دیکھنے لگا۔

یہ کچھ لڑکیوں کی تصویریں ہیں۔ ان میں دیکھو اگر کوئی تمہیں پسند آتی ہے تو بتاؤ۔ اگلے مہینے ہی میں تمہاری شادی کروا دوں گی۔

رمینا بیگم نے ٹیبل پہ پڑی تصویروں کی طرف اشارہ کرتے کہا تو احان کے ماتھے پہ شکنیں ابھری تھیں۔۔

یہ سب کیا ہے دادو؟ آپ نے اس لیے بلایا تھا مجھے؟ اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں کبھی نہ آتا۔

احان صوفے سے اٹھتے غصے سے بول رہا تھا۔

ہاں میں جانتی تھی۔ کچھ ایسا ہی کہوں گے تم۔

لیکن اب تمہاری ایک نہیں چلنے والی۔ میں تمہاری شادی کرواکے ہی رہوں گی۔ اب چاہے تم راضی ہو یا نہ ہو۔

رمینا بیگم نے سختی سے بولا۔

دادو! ۔ آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔ میں شادی نہیں کر سکتا۔

احان کچھ نرمی سے بولا تھا۔

کیوں نہیں کر سکتے شادی؟ آخر کیا وجہ ہے؟

وہ صوفے سے اٹھتے احان کے روبرو آتے پوچھنے لگی۔

ابھی میں کچھ نہیں بتا سکتا اَپکو۔

احان دانت پیسنے لگا۔

اگر تم۔ نہیں بتا سکتے تو ٹھیک ہے پھر۔ میں بھی اب تمہاری کوئی بات نہیں سننے والی۔۔ شادی تو اگلے مہینے ہی ہو گی تمہاری۔

رمینا بیگم نے دوٹوک انداز میں کہا تو احان کو تپ چڑھی۔

نہیں ہو سکتی یہ شادی کیونکہ میں شادی کر چکا ہوں۔

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولا تو وہ حیران ہوئی تھیں۔

کیارا جو لاؤنج میں داخل ہو رہی تھی احان کی بات سنتے وہی رک گئی۔

کیا؟ تم شادی کر چکے ہو؟ مگر کب؟ کس سے؟ اور ہمیں بتایا تک نہیں تم نے۔ چھپ کے شادی کر لی؟ آخر ایسی کیا مجبوری تھی جو ہمیں بتانا بھی گوارا نہیں کیا تم نے۔۔

رمینا بیگم حیرت سے بولنے لگی۔

میں بس سہی وقت کا انتظار کر رہا تھا۔ پھر بتا دیتا آپکو۔

احان کچھ شرمندہ سے انداز میں بولا۔

کون ہے وہ لڑکی؟ کس سے شادی کی ہے تم نے؟ بتاؤ مجھے۔

وہ غصے سے احان کو دیکھنے لگی۔

وہ لڑکی۔۔۔۔

وہ لڑکی میں ہوں۔۔۔ مجھ سے شادی کی ہے انہوں نے اور اب ہمارا ایک بیٹا بھی ہے۔

اس سے پہلے کہ احان اُئلہ کا نام لیتا اور بتاتا کہ وہ نکاح کر چکا تھا اس سے۔۔۔ پیچھے سے کسی کی آواز پہ وہ چونک کے اس طرف دیکھنے لگے۔

لینا چہرے پہ مسکان سجائے بازوؤں میں کسی بچے کو لیے جسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھ ہلتے ہوئے نظر آرہے تھے، چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتے لاؤنج میں داخل ہوئی۔

کیارا اور رینا بیگم ہکی بکی ہوئیں تھیں۔ جبکہ احان کے پیروں تلے سے جیسے زمین نکلی تھی۔۔۔

وہ بے یقینی سے دیکھے جارہا تھا۔ ماتھے پہ پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے۔۔۔ دانت سختی سے بھینچے وہ خونخوار نظروں سے لینا کو دیکھ رہا تھا۔

تو تم بچ گئی تھی۔ تمہاری اتنی ہمت کہ تم میرے گھر تک پہنچ آئی۔۔ بے وقوف کہی کی۔۔۔ اگر تم کسی طرح اپنی جان بچا ہی چکی تھی تو مجھ سے کہیں دور جا کے اپنی زندگی سکون سے گزارتی۔۔ پر تم واپس میرے ہی پاس آگئی۔۔ تو تمہیں لگتا ہے کہ اس بچے کے ذریعے تم مجھ پہ حکومت کرو گی۔۔ یہ تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔۔ اب تمہیں میں خود اپنے ہاتھوں سے تڑپا تڑپا کے ماروں گا۔۔

احان مٹھیاں بھینچے غصے سے لینا کو دیکھ رہا تھا۔ غصے کی وجہ سے اسکے ماتھے کی رگیں واضح ہو رہی تھیں۔

احان نہ چاہتے ہوئے بھی چپ کھڑا رہا کیونکہ اس وقت سب کے سامنے وہ کچھ نہیں کہہ سکتا تھا لینا کو۔

کیا تم؟ تم اسکی بیوی ہو؟ اور بچہ؟ تم دونوں کا بچہ بھی ہو گیا۔۔۔ مطلب ہمارے گھر کا وارث۔۔۔

تم نے اتنی بڑی خوش خبری بھی نہیں بتائی ہمیں۔

رینا بیگم لینا سے اس بچے کو اپنی بازوؤں میں لیتے خوشی سے بول رہی تھیں۔

بے شک انہیں بہت غصہ تھا پر بچہ کو دیکھ کے انکا سارا غصہ ختم ہو گیا۔

دیکھو ذرا بالکل احان جیسی شکل ہے اس کی تو۔۔۔

کتنا پیارا ہے یہ۔۔ ہمارے گھر کا وارث

رمینا بیگم کیارا کو کہنے لگی تو وہ بھی اس بچے کو دیکھنے لگی جو ہو بہو احان کی کاپی لگ رہا تھا۔

ہمیں معاف کر دیں آپ۔کچھ پرابلمز کی وجہ سے ہمیں چھپ کے شادی کرنی پڑی تھی لیکن اب ہم۔مزید یہ بات آپ سب سے اور دنیا والوں سے چھپانا نہیں چاہتے تھے کیونکہ اب ہم مام،ڈیڈ بن چکے ہیں۔۔اور اس خوشی کو آپ لوگوں کے ساتھ ہم۔بانٹنا چاہتے ہیں۔

لینا۔ایک نظر احان پہ ڈالتے بولی۔

ویسے تو تم دونوں سے بہت ناراض ہوں میں۔لیکن اس معصوم سی جان کو دیکھ کے میرا دل خوش ہو گیا ہے اس لیے تم دونوں کو معاف کر رہی ہوں۔

چلو آؤ۔کمرے میں چلو۔وہ لینا کو اشارہ کرتے اپنے روم کی طرف بڑھ گئی لینا بھی انکے پیچھے چل پڑی۔

جبکہ احان لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے جا چکا تھا۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟کیا واقعی احان بھائی کی بیوی ہے یہ۔۔۔لیکن اگر ایسا کچھ ہوا ہوتا تو رمیز ضرور بتاتا مجھے۔۔پر احان بھائی نے بھی کچھ نہیں بولا اسکا مطلب کہ یہ لڑکی سچ کہہ رہی ہے۔

کیارا حیرت میں ڈوبے سوچ رہی تھی۔

آخر کیسے ہوا یہ سب؟بنا کسی کی مدد لیے تو لینا زندہ نہیں بچ سکتی تھی۔۔تو پھر کون ہے وہ جس نے مجھ سے دشمنی مول لی۔۔آخر کس نے لینا کی مدد کی۔۔

جس نے بھی کیا ہے یہ سب۔۔اسے تو میں دیکھ لوں گا۔۔لیکن مس لینا! تمہارے ساتھ اب میں کیا کرتا ذرا دیکھنا تم! پچھلی بار بچے کا واسطے دے دے کے تم نے مجھے روکنے کی کوشش کی تھی نا۔پر اس بار تو تم ایسا بھی نہیں کر پاؤں گی۔۔جس بچے کو مہرا بنا کے تم میرا مقابلہ کرنے آئی ہو نا۔۔سب سے پہلے اس بچے کو تم سے چھینوں گا میں۔

گاڑی میں بیٹھے سٹیئرنگ ویل پہ زور سے ہاتھ مارتے وہ کہہ رہا تھا۔

******

مسٹر احان نظر کیوں نہیں آ رہے آج؟۔وہ سکول گیٹ کے پاس کھڑی ادھر ادھر نظریں گھماتے احان کو ڈھونڈنے کی کوشش

کر رہی تھی جو اسے دور دور تک نظر نہیں آ رہا تھا۔

آئلہ۔ آجائیں گاڑی میں۔ وہ واپس سکول میں جانے لگی تھی کہ ایک گاڑی اسکے پاس رکی اور اسے آواز سنائی دی۔

مڑ کے دیکھا تو رمیز تھا۔ اسے دیکھ کے آئلہ کے ہوش اڑے تھے۔ بے شک اسکے ذہن سے وہ سب نکل چکا تھا لیکن رمیز کو ایک بار پھر اپنے سامنے دیکھ کے۔۔ اسکی سانس اٹکی تھی۔ ابھی تک اسکے دل سے ڈر نہیں نکلا تھا رمیز کا۔

احان کو ایمرجنسی میں گھر سے کال آئی تھی تو اسے وہاں جانا پڑا۔ اس نے ہی مجھے کال کی تھی کہ میں تمہیں پک کر لوں سکول سے۔۔ اسی وجہ سے آیا ہوں میں۔

آئلہ کو چپ کھڑے دیکھ کے رمیز نے اسے بتایا۔ تو وہ گاڑی میں بیٹھ گئی

...

رمیز گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔ وہ سہمی ہوئی کونے میں سمٹی بیٹھی تھی۔ اسے اسطرح خود سے ڈرتے دیکھ کے رمیز کو افسوس ہوا تھا اپنی حرکتوں پہ کہ آخر کیا سوچ کے اس نے اتنا ظلم کیا تھا آئلہ پہ۔

آئلہ ڈرو مت۔ میں کچھ نہیں کہہ رہا آپکو۔۔ آپ آرام سے سیدھی ہو کے بیٹھ جائیں۔

رمیز نے اسکی طرف دیکھے بغیر کہا تو آئلہ نے ایک نظر رمیز پہ ڈالی تھی۔ اور ذرا سی سیدھی ہوئی۔

پورا راستہ خاموشی سے گزر گیا۔ وہ دونوں ہی چپ رہے تھے۔

رمیز اپنے کیے پہ شرمندہ ہونے کیوجہ سے کچھ بول نہیں پا رہا تھا جبکہ آئلہ اس سے ڈری ہوئی تھی اسی لیے چپ بیٹھی تھی۔

گھر پہنچ کے وہ جلدی سے گاڑی سے اتری اور اپنا سکول بیگ تھامے اندر کی طرف بھاگی۔

رمیز نے اسے دیکھ کے ایک سرد آہ بھری تھی۔ اور گاڑی سے نکلتے وہ چلتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوا اور صوفے پہ ڈھے گیا۔

آپکے لیے کچھ لاؤں رمیز سر؟ میری بین نے آتے ہوئے پوچھا۔

ہاں پلیز ایک کپ کافی! وہ کہتے ہوئے اتنا سر پیچھے کرتے صوفے پہ ٹکا گیا اور آنکھیں بند کر لی۔

مسٹر احان کال بھی ریسیو نہیں کر رہے۔نہ میسج کا جواب دے رہے ہیں۔پتہ نہیں کہاں ہیں۔

کچھ دیر بعد ٹرائی کرو نگی۔

وہ موبائل بیڈ پہ پھینکتے ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔

چینج کر کے باہر نکلی تو پھر سے احان کو فون کرنے لگی جو کہ اس نے ریسیو نہیں کی تھی۔

روم سے باہر نکلتے وہ لاؤنج میں انٹر ہوئی۔

مسٹر احان کوئی ریسپونس نہیں کر رہے۔۔ابھی تک آئے نہیں وہ۔۔۔کب آئیں گے اور کیا ہوا ہے انکے گھر میں؟

وہ صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بہت فکر مندی سے پوچھ رہی تھی۔اب اسے رمیز سے اتنا ڈر نہیں لگ رہا تھا کیونکہ میری بین گھر پہ موجود تھی۔

رمیز جو کافی پی رہا تھا اسکی آواز پہ اسکی طرف دیکھا تو ایک پل کو نظریں ٹھہر گئی تھیں۔۔

اورنج کلر کا شارٹ فراک جو مشکل سے گھٹنوں تک آرہا تھا اور ساتھ میں وائٹ جینز پہنے وہ کسی کے بھی دل کو بہکا سکتی تھی۔

رمیز نے نظریں جھکائی تھیں۔

تم پریشان نہیں ہو۔شام تک آجائے گا وہ۔

اور میں نہیں جانتا کہ گھر میں کیا پرابلم ہے۔

وہ کافی کا سپ لیتے بولا تو آئلہ اداس ہوئی تھی۔

رمیز جانتا تھا کہ لینا وہاں گئی تھی اور شاید اب احان ضرور لینا کو سبق سکھانے کی تیاری کرنے میں مصروف ہو گا۔اور اس بار رمیز فیصلہ کر چکا تھا کہ اب وہ لینا کی کوئی مدد نہیں کرے گا۔

کیوں کہ جس بچے کو بچانے کے لیے اس نے لینا کی مدد کی تھی وہ اب صحیح سلامت اپنے باپ کے گھر پہنچ چکا تھا۔اور احان کبھی بھی اس ننھی جان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا تھا۔

مطلب اب وہ لینا کو ہی تکلیف پہنچانے والا تھا اور رمیز جانتا تھا کہ احان کس حد تک لینا کو ٹارچر کرے گا۔پر افسوس کے سوا اب وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا کیونکہ احان کے گھر جانے کا فیصلہ لینا نے خود کیا تھا تو اب اپنا انجام۔بھی وہ خود ہی دیکھے گی

وہ اپنی سوچوں میں گم تھا جب آئلہ وہاں سے اٹھ کے اپنے روم میں جا چکی تھی۔

****

آئی ہوپ کہ سب ٹھیک ہو۔

وہ بیڈ پہ لیٹی چھت پہ نظریں ٹکائے بول رہی تھی۔

مسٹر احان! کہاں ہیں آپ؟ میں بہت مس کر رہی ہوں آپکو۔۔

شام۔ ہونے والی ہے آپ ابھی تک نہیں آئے۔۔۔

بیڈ سے اترتے وہ روم سے باہر نکلی۔ دھیرے دھیرے لاؤنج کی طرف بڑھنے لگی۔

میری بین تو جا چکی تھیں۔ اور لاؤنج میں بھی کوئی نہیں تھا۔ جبکہ احان کے روم سے ہلکی ہلکی آواز آ رہی تھی۔

لگتا ہے مسٹر احان آ گئے ہیں۔۔

وہ احان کے روم کی طرف بھاگتے روم میں انٹر ہوئی۔

مسٹر احان۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔ وہ بولتے بولتے رکی تھی۔

سامنے رمیز کو دیکھ کے وہ ٹھٹکی تھی۔

مسٹر احان نہیں آئے کیا؟ وہ اداسی سے کہنے لگی۔

نہیں ابھی تک نہیں آیا وہ شاید رات دیر تک آ جائے گا۔

تم پریشان مت ہو وہ بالکل ٹھیک ہے۔

رمیز نے آئلہ کی طرف آتے کہا تو وہ ذرا سی پیچھے کو سرکی تھی۔

مجھے لگا تھا کہ شاید وہ ہیں۔۔۔ وہ دھیمے سے بولی اور روم سے باہر جانے کے لیے مڑی۔

آئلہ! رمیز کی آواز پہ وہ رکی تھی۔ وہ اسکے سامنے گیا۔

ایک منٹ! تم سے کچھ بات کرنی تھی مجھے۔۔

رمیز نے بولا تو وہ ہاتھوں کی انگلیاں مڑوڑنے لگی۔

کیابات کرنی ہے آپکو؟اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

آؤبیٹھو آرام۔سے۔بتاتاہوں۔ڈرومت پلیز میں کچھ نہیں کہہ رہا تمہیں۔

آئلہ کو سہماہوا دیکھ کے رمیز نے اسے یقین دلانے کی کوشش کی۔

تووہ ڈرتے ڈرتے صوفے کی طرف بڑھی۔

کیا تمہیں ڈرلگ رہاہے مجھ سے ؟رمیز نے آئلہ کے سامنے پڑے صوفے پہ بیٹھتے کہا۔

آئلہ پلیز کچھ بولو تو سہی۔میں جانتاہوں میں نے بہت غلط کیا تھا تمہارے ساتھ۔۔اور میں بہت شرمندہ ہوں اس سب کے لیے۔۔

کیا تم مجھے۔۔۔معاف کروں گی ؟

رمیز نے آئلہ کو خاموش دیکھ کے افسردہ لہجے میں کہاتووہ اسے دیکھنے لگی۔

مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔وہ صوفے سے اٹھتے ہوئے جانے لگی تو رمیز نے اسکی کلائی پکڑی تھی اور اگلے ہی پل پیچھے کو ہوا۔۔۔

پلیز صرف ایک بار بات سن لو۔رمیز نے منت کی۔

ہمم۔۔۔اوکے ! بولیں۔وہ دھیمے سے بولتے ہوئے صوفے پہ جابیٹھی تھی۔

آئلہ میں تم سے معافی مانگناچاہتاہوں۔۔جو بھی کیا تھامیں نے اس سب کے لیے۔۔تم مجھے جو سزادیناچاہووہ دے دو۔۔پر پلیز مجھے معاف کردواور مجھ سے ڈرنابند کردو۔۔

میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گااور نہ تمہارے قریب آنے کی کوشش کروں گا۔۔

پلیز ایک بار مجھے دل سے معاف کردو۔

وہ نظریں جھکائے شرمندگی سے بول رہا تھا۔

میں کیسے بھروسہ کروں آپ پہ؟

وہ ہلکے سے کہنے لگی رمیز پہ یقین کرنابہت مشکل لگ رہا تھااسے۔۔

میں ایسا کیا کروں کہ تمہیں میری باتوں پہ یقین ہو جائے؟

میں تمہیں بھروسہ دلانے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں۔ تم بس ایک موقع تو دو مجھے۔

رمیز کی باتوں سے سچائی جھلک رہی تھی۔ اسکی آنکھوں میں ندامت واضح ہو رہی تھی۔۔ شاید وہ سچ میں اپنے کیے پہ شرمندہ تھا اور اب پچھتا رہا تھا۔

ٹھیک ہے میں معاف کر دیتی ہوں آپکو۔۔ پر دوبارہ اگر آپ نے ایسا کچھ کرنے کی کوشش کی یا سوچا بھی تو۔۔۔ میں بنا ایک پل دیر کیے مسٹر احان کو بتا دوں گی پھر چاہے جو بھی ہو۔ مجھے اسکی پروا نہیں۔

وہ سنجیدگی سے کہنے لگی۔

!نہیں اب تمہیں مجھ سے کبھی بھی کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔۔ میں ایسی کوئی حرکت نہیں کرونگا۔ تھینک یو سو مچ آئلہ !تھینک یو

وہ خوشی سے بولنے لگا۔ اسکے دل کو جیسے سکون سا مل گیا تھا۔ دل میں جو چھبن تھی وہ ختم سی ہوئی تھی۔۔

آئلہ نے اسے معاف کر دیا اسکا مطلب تھا کہ وہ اب کبھی بھی اس بات کا ذکر احان سے نہیں کرے گی۔۔

اس طرح احان اور اسکی دوستی بھی قائم رہے گی۔۔

یہ بات اسکے لیے واقعی بہت خوشی کی تھی اور اسے کتنی خوشی ہو رہی تھی اسکے چہرے سے صاف صاف جھلک رہا تھا۔

رمیز کو اسطرح خوش دیکھ کے آئلہ کے لبوں پہ ہلکی سی مسکان ابھری تھی۔

میں کچھ لاؤں تمہارے لیے؟ چاکلیٹ یا آئس کریم یا کچھ اور؟

رمیز نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔ وہ دھیمی سی آواز میں بولی تھی۔

اوکے۔۔۔ اور ابھی تمہاری شادی کا تحفہ بھی ادھار ہے مجھ پہ۔۔ کیا چاہیئے تمہیں بتاؤ مجھے۔

وہ دوستانہ انداز میں بولنے لگا۔۔ آئلہ کا ڈر اب ختم سا ہو گیا تھا۔۔ رمیز کا یہ بدلہ رویہ دیکھ کے اسے اب واقعی یقین ہو گیا تھا کہ وہ سچ میں اپنے کیے پہ شرمندہ تھا۔

نہیں مجھے کوئی گفٹ نہیں چاہیئے۔ مسٹر احان نے مجھے سب کچھ دلا دیا تھا۔

وہ مسکراتے ہوئے بولی تو رمیز بھی مسکرا دیا۔

ہاں میں جانتا ہوں کہ احان نے ہر چیز دلا دی ہو گی تمہیں۔۔

پر پھر بھی دوست ہونے کے ناطے میرا بھی حق بنتا نا کہ میں بھی کوئی گفٹ دوں۔

وہ اپنی تھوڑی کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے بولا۔

ہمم۔۔تو آپکی مرضی پھر جو بھی گفٹ دے دیں۔۔

وہ دانت نکالتے ہوئے کہنے لگی تو رمیز ہنس پڑا۔

ویسے میں نے احان کو کہا تھا کہ تمہارے دانت خرگوش جیسے نہیں ہیں۔۔۔پر اگر تم ایسے بار بار دانت نکالو گی تو سچ میں بنی بن جاؤ گی۔

رمیز نے شرارتا کہتے قہقہ لگایا تو آئلہ منہ بنا گئی۔

اچھا اچھا! ائم سوری۔مذاق کر رہا تھا میں۔۔۔ناراض مت ہو جانا۔

رمیز نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

احان شاید ایک گھنٹے تک پہنچ جائے گا۔ آئلہ میں اب چلتا ہوں۔۔مجھے آفس کی کچھ فائلز تیار کرنی ہیں اسی لیے جانا پڑے گا۔۔ورنہ احان کے آنے تک میں رک جاتا۔

وہ گھڑی کی طرف دیکھتے بولا تو آئلہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

اٹس اوکے۔ویسے بھی اب مجھے نیند آرہی ہے۔میں سو جاؤں گی۔

اوکے پھر گڈ نائٹ۔رمیز نے کہا اور روم سے باہر چلا گیا۔

وہ اپنے روم میں جاتی بیڈ پہ لیٹی اور کچھ ہی دیر میں سو گئی۔

****

نجانے رات کا کونسا پہر تھا جب احان گھر آیا۔۔وہ دھیرے سے روم میں انٹر ہوتے آئلہ کے پاس جا کے لیٹ گیا۔

وہ گہری نیند میں تھی جب اسے کسی کی گرم سانسیں اپنے چہرے پہ محسوس ہوئیں تھیں۔۔ تپش اتنی تھی کہ وہ فورا سے جاگ گئی۔

مسٹر۔۔۔۔۔ا۔۔حا۔۔۔ن۔۔۔

آئلہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے کہ

احان کی آنکھوں میں عجیب سا نشہ تھا ایک جنون تھا۔۔۔ دیوانگی تھی وہ سہم کر نگاہیں جھکا گئی۔۔۔

اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے پسلیوں کی مضبوط دیوار توڑ کر باہر کو آنکلے گا۔۔۔

اسے اس وقت احان سے خوف محسوس ہو رہا تھا جو آج ایک عجیب ہی جنون میں تھا۔ ایسا لگ رہا تھا چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ آج اس کی کوئی بات ماننے کو تیار نہیں ہے. آج وہ اپنی کرے گا۔۔۔ وہ اپنے ہوش و حواس میں نہیں لگ رہا تھا۔

احان کو وہ اس وقت کوئی سہمی ہوئی ننھی سی جان لگ رہی تھی۔۔ اس کا سہمنا۔۔۔ اس کا گھبرانا اسے مزید بے قرار کر رہا تھا اسکے قریب ہونے پہ اکسا رہا تھا

مسٹر احان۔۔۔ پلیز دور ہٹیں۔۔۔ یہ کیسی سیمل آ رہی ہے آپ سے۔۔۔ دور ہٹیں پلیز۔۔۔

وہ احان کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرتے بول رہی تھی۔۔ احان جو ڈرنک کر کے آیا تھا۔۔۔ آئلہ کو اسطرح مزاحمت کرتے دیکھ کے اسکی گھنی مونچھوں تلے عنابی لبوں پہ دلفریب مسکراہٹ ابھری تھی۔

احان کی گہری نظر اپنے وجود پر محسوس کرتے ہوئے اسے اپنے اندر تک سرسراہٹ محسوس ہوئی۔ اس کے پورے بدن میں سرد لہریں گردش کرنے لگی۔ اس کا نازک وجود کپکپاہٹ کی زد میں تھا۔ جسے وہ بھرپور حق و استحقاق سے گہری نظروں سے دیکھنے میں مصروف تھا

آج کچھ بھی مت بولنا جانم۔۔۔ میں اب آپکی کوئی بات نہیں سننے والا۔۔۔

میں کوئی غیر نہیں ہوں۔۔ محرم ہوں آپکا۔۔ آپکی محبت۔۔۔ بس بہت بھاگ لیا مجھ سے دور۔۔۔ بار بار نیند کا بہانہ کر کے بہت تڑپا چکی ہیں آپ مجھے۔۔۔ اب اور نہیں۔۔

آئلہ کا جسم سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا وہ اس کے بازوؤں میں قید بری طرح کانپ رہی تھی۔ اس کے جسم و جاں میں عجیب سا شور اٹھ رہا تھا۔

احان نے اسے اپنے نزدیک کیا اسے اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے وہ اس کی گردن میں اپنا چہرہ چھپا گیا۔ اس کے لبوں کو اپنے گردن پر سرسراتے محسوس کرتی وہ خوف سے سمٹی جا رہی تھی۔۔۔

احان ہوش میں نہیں تھا نہ وہ اسکی کوئی بات سن رہا تھا بس اسکے لمس کو محسوس کرتے خود میں سکون اتار رہا تھا۔

جبکہ آئلہ اسے اسطرح دیکھ کے ڈر گئی تھی۔۔۔

اسکی گرفت میں جو سختی تھی وہ پہلے کبھی اسطرح نہ تھی۔۔۔

شاید آج وہ آئلہ کو اپنی بے پناہ شدتوں سے آشناہ کروانے والا تھا۔۔

وہ جانتا تھا کہ وہ نازک جان اسکی جنونیت نہیں سہہ پائے گی اسی لیے اس نے ہمیشہ بہت خیال رکھا تھا اس بات کا پر آج جب وہ ہوش میں ہی نہیں تھا تو کیسے رکتا اور اسکی پرواہ کرتا۔۔

اسکا بھاری وجود خود پہ محسوس کرتے آئلہ کی سانسیں رکنے لگی تھیں۔۔۔

احان۔کے. سینے پہ ہاتھ رکھے اسکے مضبوط حصار سے نکلنے کی کی ناکام۔سی کوشش کرنے لگی وہ۔

وہ اسکے نازک وجود کو خود میں قید کرتے اپنے لبوں سے آئلہ کے لبوں کو بھی قید کر گیا۔۔۔

دونوں کی سانسیں بے ترتیب ہوئی تھیں۔۔۔

وہ کافی دیر تک اسکے لبوں سے اپنی پیاس بجھاتا رہا اور پھر اسکی گردن میں منہ دیے اسکی صراحی دار نازک گردن پہ اپنے دانت گاڑھتے اسکے ہوش اڑا چکا تھا۔۔۔

وہ اسکی گردن۔پہ جابجا دانت گاڑھنے لگا۔۔۔لاکھ کوشش کرتے اسے دور کرنے کی پر آہستہ آہستہ آئلہ کی مزاحمت کمزور پڑتی جارہی تھی۔۔۔اسکی بڑھتی ہوئی شدتوں کو وہ سہہ نہیں پارہی تھی۔۔۔اسکی ہمت جواب دینے لگی تھی۔۔

پر احان بنا۔اسکی پرواہ کیے اسکے پور پور کو اپنی محبت کی تپش سے جھلسائے جارہا تھا۔۔۔۔

پوری رات ایسے ہی وہ اسے اپنی شدتوں سے ہلکان کرتا رہا تھا۔۔۔

رات کے کس پہر نجانے دونوں کی آنکھ لگی تھی۔۔۔

****

صبح آنکھ کھلی تو سر چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا احان۔کو۔۔۔سر کو پکڑتے وہ اٹھتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے۔گہرے سانس لینے لگا تھا۔۔۔

آئلہ پہ ایک نظر ڈالی تو اسے جھٹکا لگا تھا۔۔پل بھر میں نیند غائب ہوئی تھی۔۔۔

اسکے چہرے،نازک لبوں، گردن اور کندھے پہ جابجا دانتوں کے گہرے نشان احان۔کے ظلم کو چیخ چیخ کے بیان کر رہے تھے۔۔۔

وہ بے خبر سوئی ہوئی تھکی تھکی سی لگ رہی تھی۔۔۔۔

احان۔کے۔لبوں پہ گہری مسکراہٹ پھیلی تھی جو اسکی وجاہت کو بڑھا رہی تھی۔۔

یہ تو بالکل ٹھیک نہیں کیا آپکے مسٹر احان نے۔۔۔۔نشے کی حالت میں بہت ظلم کر دیا اپنی ننھی سی جان پہ۔۔۔

اب آپ جاگنے کے بعد پتہ نہیں کیا حال کریں گی اپنے مسٹر احان کا۔۔۔

سوچ کے ہی دل زوروں سے دھڑک رہا ہے۔۔۔

احان نے اپنی ہنسی دانتوں میں دباتے اپنے بے قابو ہوتے دل پہ ہاتھ رکھتے سرگوشی میں بولا تھا۔

لگتا ہے کچھ زیادہ ہی ڈرنک کر لی تھی میں نے۔۔اب اس بات کا بھی جانم کو جواب دینا پڑے گا۔۔۔

کیا کہوں گا میں کہ کیوں ڈرنک کی تھی؟

اف۔۔۔۔پتہ نہیں کیسے ری ایکٹ کریں گی جانم. ۔۔۔

مجھے ایسا نہیں کرنا۔چاہیئے تھا۔۔۔اب کیسے سمجھاؤں گا اپنی ہنی کو کہ کیوں کی تھی ڈرنک۔۔۔

وہ آئلہ کے ماتھے پہ نرمی سے ہاتھ پھیرتے سوچنے لگا۔

وہ جانتا تھا آئلہ ناراض ہو جائے گی۔۔۔پر کہیں یہاں سے جانے کا نہ سوچنے لگ جائے آئلہ۔۔بس یہی خیال اسے بے چین کر رہا تھا۔۔وہ سکون سے سو رہی تھی شاید نیند ابھی پوری نہیں ہوئی تھی اسکی۔۔۔

احان نرمی سے اسکے گال پہ لمس چھوڑتے بیڈ سے اترا اور فریش ہونے کے لیے چلا گیا۔

...

احان فریش ہو کے باہر نکلا اور لاؤنج میں چلا گیا۔۔وہ ابھی صوفے پہ بیٹھا ہی تھا کہ رمیز لاؤنج میں انٹر ہوا۔

گڈ مارننگ احان! وہ احان کے قریب آتے بولا اور اسکے سامنے والے صوفے پہ بیٹھ گیا۔

گڈ مارننگ! میں تمہیں ہی کال کرنے والا تھا۔اچھا ہوا تم خود ہی آ گئے۔

احان نے سنجیدگی سے کہا۔اور میری بین کو کافی لانے کا کہنے لگا۔

ہاں۔۔میں جانتا ہوں تم کیا بات کرنے کے لیے مجھے بلا رہے تھے۔۔

رمیز نے نظریں چراتے کہا۔

کیا مطلب؟ کیا جانتے ہو تم؟ اور تمہیں کیسے پتہ کہ میں کیا بات کرنے والا ہوں؟

احان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

لینا کے بارے میں بات کرنے والے ہو نا تم؟

ہاں! تو تم جان چکے ہو۔

رمیز نے کہا تو احان آنکھیں سکیڑتے اسے دیکھنے لگا۔

ہاں! میں بھی اسی بارے میں تم سے بات کرنے آیا ہوں۔۔

رمیز نے نظریں جھکائے کہا۔

مجھے یہ نہیں سمجھ آرہی کہ لینا بچ کیسے گئی تھی اور وشرام نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا مطلب۔۔مگر کس کے کہنے پر۔۔۔

احان کافی کا سپ لیتے گہری سوچ میں ڈوبا کہہ رہا تھا جبکہ رمیز لفظوں کو جوڑنے کی کوشش کر رہا تھا کہ بات کہاں سے اور کیسے شروع کرے۔

!احان

ہاں بولو۔

رمیز نے صوفے سے اٹھتے ہوئے اسے پکارا تو کافی کا مگ ٹیبل پہ رکھتے وہ رمیز کو دیکھنے لگا۔

!وہ۔۔۔۔وہ میں تھا۔۔۔جس نے وشرام کو کہا تھا تمہیں جھوٹ بولنے کا

رمیز نے سر جھکائے شرمندہ سے لہجے میں کہا تو احان کو بے یقینی سی ہوئی تھی۔

!کیا! " تم نے، مطلب وہ تم ہو جس نے لینا کی مدد کی تھی"

احان غصے میں آگ بگولہ ہوتے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

یار! پلیز مجھے غلط مت سمجھو! ، میں نے یہ سب بس اس بچے کی خاطر کیا تھا۔

رمیز نے دھیمی سی آواز میں کہا۔

!تمہارا دماغ خراب ہو گیا تھا کیا!" تم مجھے اپنا بھائی کہتے ہو اور پھر بھی ایسی حرکت کی تم نے "

وہ رمیز کا گریبان پکڑتے چیخا تھا۔

"احان"

وہ دھیمے سے بولا۔

"!کیا"

احان پھر سے چیخا تھا۔

پلیز! مجھے معاف کر دو! " میرا کوئی غلط ارادہ نہیں تھا یار، میں بس اس بچے کے لیے برا محسوس کر رہا تھا؛ آخر اس معصوم سے بچے کا "

کیا قصور تھا جو اسے اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی تم ختم کرنا چاہتے تھے؛ آخر وہ ہے تو تمہاری اولاد نا، تمہارا خون، تمہارا بیٹا۔

رمیز نے دھیمی سی آواز میں کہا تو احان نے اسکا گریبان چھوڑا۔

تم نے ایک بار بھی سوچا کہ اس سب سے کیا ہو گا؟

کیا تمہیں میری خوشی کا کوئی خیال نہیں آیا؟ تم سب کچھ جانتے ہو؛ لینا کا اسطرح پھر سے میری زندگی میں آنا میرے لیے کتنی مصیبتیں کھڑی کر سکتا ہے۔

احان صوفے پہ بیٹھتے زور سے بولا تھا۔

مجھے لگ رہا تھا کہ اب میری زندگی بہت پر سکون ہونے لگی ہے؛ اب بہت ہنسی خوشی اپنی باقی کی زندگی اتنی جانم کے ساتھ گزاروں گا" لیکن نہیں! " ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے نا۔

وہ انگلیوں سے اپنی کنپٹیاں سہلاتے غصے سے بول رہا تھا۔ اسکے ماتھے کی رگیں تیزی سے پھڑ پھڑاتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔

پلیز احان! سمجھنے کی کوشش کرو۔ تم اب لینا کے ساتھ کچھ بھی کرو، میرا کوئی واسطہ نہیں ہے اس سے، وہ بچہ اب اپنی سہی جگہ پہ "

"پہنچ چکا ہے اسی لیے اب میرا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

رمیز نے صوفے پہ احان کے پاس بیٹھتے کہا۔

!بچہ، بچہ، بچہ!" نہیں ہے وہ میرا بچہ! آخر کیوں نہیں سمجھ آرہی تمہیں میری بات"

"!جھوٹ بول رہی ہے وہ؛ میرا کوئی بچہ نہیں ہے"

احان ٹیبل پہ رکھے کافی کے مگ کو زور سے نیچے پھینکتے چیخا تھا۔

"!مسٹر احان"

مدھم سی آواز پہ وہ دونوں پلٹے تھے۔

آئلہ پریشانی کے عالم میں کھڑی انکو دیکھ رہی تھی۔ شور کی وجہ سے اسکی آنکھ کھل گئی تھی اور وہ لاؤنج کی طرف بھاگی تھی جہاں سے احان کے چیخنے کی آوازیں آرہی تھیں۔

"!جانم!" آپ جاگ گئی"

احان نے ماتھے پہ ابھرتے پسینے کے موٹے قطروں کو ہتھیلی سے صاف کرتے کہا۔

کہیں آئلہ نے اسکی باتیں سن تو نہیں لی؛ یہ سوچ کے ہی اسکا دل ڈوبنے لگا تھا۔ رمیز کے چہرے پہ بھی پریشانی کے سائے لہرائے تھے۔

اچانک اسکی نظر آئلہ کی گردن پہ واضح ہوتے دانتوں کے نشانوں پہ پڑی تو وہ بے ساختہ ہنسنے لگا تھا۔ احان کا دل جوڑ سے کانپنے لگا تھا؛ رمیز کو ایسے دانت نکالتے دیکھ گھورنے لگا۔ اور اگلے پل دھیان آئلہ کی گردن اور گالوں پہ گیا تو وہ شرمندہ سا ہوا تھا رمیز کے سامنے۔

چپ کیوں ہو گئے آپ دونوں؟ کیا آپ دونوں لڑائی کر رہے تھے؟ مسٹر احان آپکی زور زور سے آوازیں آرہی تھیں۔ میں نے کہا پتہ نہیں کیا ہوا؟ اسی لیے دیکھنے آئی تھی آپکو۔

وہ احان کی طرف بڑھتے ہوئے فکر مندی سے بول رہی تھی۔ شاید اس نے نہیں سنا تھا کچھ بھی، یا شاید سن لیا تھا پر انجان بن رہی تھی۔

"!نہیں! کچھ بھی نہیں ہوا! " وہ تو ہم دونوں بس مذاق کر رہے تھے۔ آپ جائیں، روم میں جائیں ہنی"

احان اسکے کندھوں پہ اپنے بازو پھیلاتے نرمی سے بولا۔ جبکہ رمیز ابھی بھی دانتوں میں ہنسی دباتے نظریں ادھر ادھر دوڑا رہا تھا جو کہ

احان نے نوٹ کیا تھا اور دانت پیس کے رہ گیا۔

لیکن آپکی چیخنے کی آواز آرہی تھی مسٹر احان۔

وہ احان کی طرف دیکھتے معصوم سی شکل بناتے کہنے لگی۔

"!میری جان!" آپ پریشان مت ہوں، میں نے کہانا کہ کچھ نہیں ہوا۔ آپ پلیز اپنے روم میں جائیں"

وہ آئلہ کے گال تھپتھپاتے ہوئے محبت سے بولا تو وہ ہاں میں سر ہلاتے اپنے روم کی طرف چلی گئی۔

بہت ہنسی آرہی ہے تمہیں!" ہنس لو جتنا ہنسنا ہے پھر تمہارے دانت توڑتا ہوں میں۔"

احان نے اسے آنکھیں دکھاتے کہا تو رمیز نے قہقہ لگایا تھا۔

تمہیں تو میں بتاتا ہوں۔

احان نے رمیز کی طرف بڑھتے اسکے پیٹ میں مکامارا، رمیز گرتے گرتے بچا تھا، اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھے وہ ابھی بھی قہقے لگا رہا تھا۔

تم ہنسنا بند کروگے یا پھر تمہاری ہڈیاں توڑوں میں؟

احان نے اب کی بار اسے گھورا تھا۔

!اچھا اچھا!" نہیں ہنستا"

وہ صوفے پہ بیٹھتے مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

تم نے جو کیا ہے اس کے لیے میں نے معاف نہیں کیا ابھی تمہیں۔

احان نے خفگی سے اسکی طرف دیکھتے کہا تو رمیز پل پھر میں اداس سا ہوا تھا۔

!احان پلیز! یار معاف کر دونا

وہ اسکے پاس آتے منت بھرے انداز میں بولا تھا۔

!پلیز آخری غلطی سمجھ کے معاف کر دے

وہ منت کرنے لگا۔

ٹھیک ہے اب زیادہ ڈرامے مت کرو۔ جو کرنا تھا کر چکے تم، اب ان سارے مسئلوں سے نکلنے کا طریقہ بتاؤ مجھے۔

احان نے خفگی سے کہاتو رمیز بے ساختہ مسکرایا تھا۔

"!تھینک یو بھائی! آئی پرامس دوبارہ کوئی غلطی نہیں ہو گی"

وہ احان کے گلے لگتے خوشی سے بولا تھا۔ وہ رمیز کا کندھا تھپتھپاتے مسکرایا تھا۔

تم نے ڈرنک کی تھی نارات کو؟

رمیز نے اسکی طرف دیکھتے پوچھا۔

ہمم!" کچھ زیادہ ہی کرلی تھی یار، لینا کی وجہ سے کافی سٹریس ہو رہا تھا مجھے تو اسی وجہ سے کی تھی۔ اور ہوش میں نہ ہونے کی وجہ سے "

آئلہ کو بھی کافی ہرٹ کر دیا میں نے، ابھی تو اس بات کا بھی جواب دینا ہے اسے اور لینا کے بارے میں اگر کچھ پتہ چل گیا تو؟

"!شاید وہ ہمیشہ کے لیے مجھے چھوڑ کے چلی جائے گی اگر ایسا ہوا نا تو میں مر جاؤں گا یار

احان کی آنکھوں میں نمی اتری تھی۔ آئلہ کو پا کے اسے جو سکون ملا تھا۔ اسکے دل سے اسے کھونے کا جو ڈر ختم سا ہو گیا تھا وہ اچانک سے پھر سے سامنے آیا تھا۔

اگر آئلہ کو پتہ چل جاتا کہ احان نے کیا کچھ چھپا رکھا تھا اس سے تو شاید وہ ایک سیکنڈ بھی اسکے پاس نہ رکتی، وہ اپنے مام، ڈیڈ کے پاس واپس چلی تھی۔

کچھ نہیں ہو گا، ہم اس مسئلے کا کوئی حل نکال لیں گے۔

آئلہ تمہیں چھوڑ کے کہیں نہیں جائے گی کیونکہ ہم اسے کچھ بھی پتہ نہیں لگنے دیں گے۔ لینا کا جلد ہی کوئی بندوبست کرنا پڑے گا۔ تم پریشان مت ہو۔

احان کو دکھی ہوتا دیکھ کے رمیز پل بھر میں سنجیدہ ہوا تھا۔

وہ جان چکا تھا کہ احان کے لیے آئلہ کیا معنی رکھتی تھی اور اگر وہ چلی جاتی تو شاید احان مر ہی جاتا۔

رمیز نے ایک سرد آہ بھری تھی

ہاں، کچھ کرو، میری جانم کو اس بات کی کوئی خبر نہیں ہونی چاہیئے۔ وہ یہ سب سہہ نہیں پائے گی، ابھی وہ نہیں سمجھ پائے گی ان سب سازشوں کو اور نہ میں اس چھوٹی سی جان کو سمجھا پاؤں گا۔ تم بس لینا کو اس گھر سے باہر نکالنے کا کوئی طریقہ ڈھونڈو پھر میں اسے خود

دیکھ لوں گا۔

احان نے رمیز کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں کچھ کرتا ہوں، تم جاؤ آئلہ کے پاس، میں ابھی جا کے اسکا بندوبست کرتا ہوں۔

رمیز نے اسے تسلی دی اور اٹھتے ہوئے لاؤنج سے باہر چلا گیا، احان نے ایک گہری سانس لی اور اپنے روم کی طرف بڑھا تا کہ آئلہ کو رات والی بات پہ صفائی دے۔

احان نے دروازے سے کمرے میں جھانکا تو آئلہ نظر نہیں آئی اسے، وہ دھیرے سے کمرے میں داخل ہوا، چاروں طرف نظریں گھما کے کمرے کا جائزہ لیا شاید آئلہ شاور لے رہی تھی۔ ایک گہری سانس لیتے وہ بیڈ پہ لیٹ گیا۔

وہ کیسے ری ایکٹ کرے گی؟ نجانے کیا کیا سوال پوچھے گی؟ زیادہ ناراض ہو گئی تو؟ کیا جواب دوں گا میں؟

وہ آنکھیں میچے سوچے جا رہا تھا۔

لینا سے جان چھڑانے کی ٹینشن اور آئلہ سے دور ہونے کا ڈر اسکے دل کو بری طرح بے چین کیے جا رہا تھا، دھڑکنیں بڑھ رہی تھیں اور لمبے سانس لیتے خیالوں میں گم تھا۔

وہ باتھ روم سے باہر نکلی تو احان کی طرف دیکھا جو آنکھوں پہ بازو رکھے بیڈ پہ لیٹا ہوا تھا۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کے بالوں کو برش کرنے لگی۔ بالوں کی دو چٹیاں بنا کے احان کی طرف دیکھا جو ویسے ہی پڑا ہوا تھا۔ وہ چٹیاں کھول کے پھر سے بالوں میں برش کرنے لگی۔ احان ترچھی آنکھوں سے اسکی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔ وہ غصے میں لگ رہی تھی۔

جانم!" میں برش کر دیتا ہوں آپکے بالوں کو۔"

وہ بیڈ سے اترتے آئلہ کی طرف بڑھتے بولا۔

"نہیں! میں خود کر لوں گی۔"

وہ منہ بناتے بولی۔

ناراض ہیں مجھ سے؟

وہ آئلہ کے قریب جاتے، اسکے کندھوں کو اپنے بازوؤں میں لیتے پوچھ رہا تھا۔

!نہیں

وہ احان کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی تھی۔

آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں؟ غصہ نہیں ہیں مجھ پہ؟

وہ۔۔۔ میں نے جو کیا، اسکے لیے آپ مجھے ڈانٹیں گی نہیں!؟

وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے اسے دیکھنے لگا۔

نہیں مسٹر احان! میں نے سوچا کہ ناراض ہو کے بھلا کیا ہو جائے گا؟ اس سے اچھا ہے کہ بھی یہی سب کر کے آپ سے حساب پورا کر لوں گی۔

آئلہ احان کی گردن کے بازوؤں کا گھیرا بناتے شرارتا بولی۔ اسکی آنکھیں چمک رہی تھیں اور لبوں پہ مسکراہٹ تھی۔

واقعی؟ مطلب؛ سیریسلی!؟

احان اسکی کمر کو اپنی بازوؤں کے حصار میں لیتے خوشی سے کہنے لگا۔ اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ آئلہ ایسا کچھ کہے گی۔

تو پھر کب پورا کر رہی ہیں یہ والا حساب؟

وہ آئلہ کی گردن پہ واضح ہوتے دانتوں کے نشان پہ لب رکھتے معنی خیز نظروں سے دیکھتے بولا۔

جب آپ گہری نیند میں ہونگے تب۔

آئلہ نے دانت نکالتے کہاتو احان نے ایک زوردار قہقہ لگایا تھا۔

مطلب اب مجھے کافی محتاط رہناہو گا کیونکہ کسی بھی وقت میری چھوٹی زومبی مجھ پہ اٹیک کر سکتی ہے۔

وہ قہقہ لگاتے بولا تو آئلہ نے منہ پھلاتے احان کے سینے پہ مکامارا۔

جانم! بہت زور سے ماراہے۔

وہ سینے پہ ہاتھ رکھے بولا تو آئلہ اسے خود سے دور کرتے بیڈ کی طرف بڑھی۔

!جی جانم "!مسٹر احان"

آئلہ کی آواز پہ وہ مڑااور بیڈ کی طرف بڑھا۔

لینا کون ہے؟

وہ اپنے بالوں میں انگلیاں پھسائے ان سے کھیلتے ہوئے کہنے لگی۔

احان کی خوشی پل بھر میں ہواہوئی تھی۔ہارٹ بیٹ بڑھنے لگی اور دماغ ٹوٹے پھوٹے لفظوں کو جوڑ کے کوئی جھوٹی کہانی بنانے لگا۔

"وہ آپ کہہ رہے تھے نا کہ؛"لینا جھوٹ بول رہی ہے۔

جب میں لاؤنج میں آئی تھی تو یہ ایک لائن سنی تھی میں نے۔

احان کو خاموش دیکھ کے وہ کہنے لگی۔

وہ۔۔۔ایکچلی۔۔۔وہ ہمارے آفس کی بات ہے۔کوئی مسئلہ نہیں ہے جانم۔آپ پریشان نہ ہوں۔وہ میں ہینڈل کرلوں گا۔

وہ بات کارخ بدلتے آئلہ کا دھیان ہٹانے کی کوشش کرنے لگا۔

آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپکو کیا گفٹ چاہیئے؟

وہ بیڈ پہ اسکے قریب بیٹھتے اسکے گال تھپتھپاتے بولا۔

گفٹ کس لیے؟

وہ سوالیہ نظروں سے احان کو دیکھنے لگی۔

آپکی سالگرہ آنے والی ہے نا۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"!اوا چھا"

وہ خوشی سے بولی۔

جی! تو بتائیں پھر، کیا چاہتی ہیں آپ؟

میں چاہتی ہوں کہ "آپ ایک بڑی سی پارٹی رکھیں اور سب کو بلائیں، میرے مام، ڈیڈ کو بھی اور پھر سب کو بتائیں کہ ہم دونوں شادی "کر چکے ہیں۔

وہ مسکراتے ہوئے اپنی خواہش کا اظہار کرنے لگی۔

ٹھیک ہے ہو جائے گا، جانم! جیسا آپ چاہتی ہیں ایسا ہی ہو گا، اسکے علاوہ اور کچھ؟

وہ آئلہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے بہت محبت سے کہہ رہا تھا۔

ابھی اور یاد نہیں آرہا، بعد میں بتاؤں گی۔

وہ ہلکے سے مسکراتے ہوئے بولی تھی۔ اسکی بات پہ احان ہنسنے لگا۔

چلیں! بریک فاسٹ کرتے ہیں پھر۔

وہ آئلہ کا ہاتھ تھامے اٹھا اور باہر کی طرف چلنے لگا۔

وہ ڈائننگ ٹیبل پہ ناشتہ کرنے میں مصروف تھے جب احان کے فون پہ کسی کی کال آئی۔

ہیلو! کیا ہوا؟

سکرین پہ رمیز کا نمبر جگمگا رہا تھا۔ وہ کال اٹینڈ کرتے موبائل کان سے لگاتے بولا تھا۔

احان! ٹی وی آن کرو؛ سارے چینلز پہ تمہاری اور لینا کی شادی کی خبر بریکنگ نیوز بنی ہوئی ہے۔ پورے آفس میں بھی بات پھیل چکی ہے۔ اب تو شاید سب کو پتہ لگ چکا ہو گا۔ آئلہ تمہارے ساتھ ہے کیا؟ میں آرہا ہوں، تم گھر پہ ہی رہو۔

رمیز کی بات سنتے احان کے چہرے کا رنگ اڑا تھا۔ دل زوروں سے دھڑکنے لگا، حلق خشک ہو گیا تھا اور میں غم و غصے سے نمی سی اترنے لگی تھی۔

وہ آئلہ کی طرف دیکھ رہا تھا جو جوس پینے میں مصروف تھی۔

احان نے موبائل ٹیبل پہ رکھتے سختی سے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی تھیں۔

کیا ہوا مسٹر احان؟ کس کا فون تھا؟ آپ اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہیں؟ سب ٹھیک ہے نا؟

احان کے چہرے کا رنگ زرد پڑتا دیکھ آئلہ کو فکر ہوئی تھی۔

آپ! آپ پریشان مت ہوں، وہ آفس کا ایک بہت بڑا پراجیکٹ تھا اسمیں کافی نقصان ہو گیا ہے یہی بتانے کے لیے رمیز نے کال کی تھی۔

احان نے پھیکے سی مسکان لبوں پہ سجاتے اسے کہا۔

احان کے ہاتھ کپکپا رہے تھے، آنکھیں لال ہو رہی تھیں، دل کی رفتار اتنی تیز کہ سینہ پھاڑ کے باہر نکل آئے، پورا جسم پسینے سے تر ہونے لگا تھا، وہ ہتھیلیوں سے کبھی ماتھے تو کبھی گردن سے پسینے کے قطرے صاف کرتا، تیز تیز سانسیں لینے لگا، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا، آئلہ کے لب ہلتے ہوئے نظر آرہے تھے احان کو پر اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا کہ وہ کیا بول رہی تھی اور اگلے ہی پل وہ چیئر سے فرش پہ زور سے گرا تھا۔

مسٹر احان!" آئلہ نے زور سے چیخ ماری تھی اسکی آواز سنتے میری بین اور مالی بابا بھاگتے ہوئے آئے تھے۔"

میری بین! جلدی سے ڈاکٹر کو بلائیں۔

وہ احان کے گال تھپتھپاتے زور و قطار روتے ہوئے کہنے لگی۔ احان کے دل کی دھڑکن دھیرے دھیرے کم ہوتی جا رہی تھی۔ وہ پوری طرح پسینے سے بھیگ چکا تھا۔

میری نے بھاگ کے ڈاکٹر کو کال کی تھی۔ اور اسی پل رمیز وہاں پہنچا تھا۔ احان کو فرش پہ بے ہوش دیکھ کے وہ تیزی سے اسکی طرف بھاگا تھا۔

وہ اٹھا کے روم میں لے گئے۔ اور کچھ منٹس میں ڈاکٹر آ گیا۔

میری بین آپ آئلہ کو پانی لا کے دیں۔ میں احان کے روم میں جا رہا ہوں۔

رمیز آئلہ کو دیکھتے احان کے کمرے کی طرف بڑھا۔ اور میری بین آئلہ کو پانی کا گلاس پکڑاتے، چپ کرانے لگی۔

کیا ہوا ڈاکٹر؟ رمیز روم میں انٹر ہوتے فکر مندی سے کہنے لگا۔

رمیز صاحب! میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ انکو سٹریس سے دور رکھیے گا۔ پھر سے پینک اٹیک ہوا ہے انکو، آپ لوگ میری بات کو کیوں میں سمجھ رہے؛ اسطرح انکی صحت پہ بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ آپ انکو سٹریس سے دور رکھیں ورنہ انکو ہارٹ اٹیک بھی ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر نے احان کو چیک کرتے کہا تو رمیز چپ چاپ کھڑا رہا۔

یہ میڈیسن لکھ دی ہیں میں نے، آپ انکا خیال رکھیں اور ٹائم پہ میڈیسن دیں پھر مجھے بتایے گا انکی کنڈیشن کے بارے میں۔

ڈاکٹر نے ایک پرچی رمیز کی طرف بڑھاتے اسے تاکید کی اور روم سے باہر چلا گیا، رمیز بھی اسکے ساتھ باہر آیا۔

!ابھی تک رو رہی ہو بنی

رمیز آئلہ کی طرف آتے مسکراتے ہوئے بولا جو آنسو بہائے جا رہی تھی۔

!مسٹر احان

وہ روتے ہوئے رمیز کی طرف دیکھنے لگی۔

وہ ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر کہہ رہا تھا کہ بہت زیادہ سٹریس لینے کیوجہ سے ایسا ہوا ہے۔

وہ آئلہ کے پاس صوفے پہ بیٹھتے بولا اور ساتھ ہی میری بین کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا۔

میں جا کے دیکھتی ہوں۔

وہ آنسو صاف کرتے اٹھنے لگی تو رمیز نے اسکی کلائی پکڑی۔

بیٹھ جاؤ! وہ ابھی بے ہوش ہے، اور میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ وہ اس حال میں کیسے پہنچا۔

رمیز نے سنجیدگی سے کہا تو آئلہ واپس صوفے پہ بیٹھ گئی۔

آئلہ تم سے کچھ پوچھوں؟

رمیز نے فرش پہ نظریں ٹکاتے کہا۔

پوچھیں! وہ دھیمے سے بولی۔

احان سے کتنی محبت کرتی ہو تم؟

رمیز نے آئلہ کی آنکھوں میں جھانکتے کہا جو ابھی بھی پانیوں سے بھری ہوئی تھیں۔

!بے حد، بہت زیادہ، بہت زیادہ

وہ کھوئے سے انداز میں بولی تھی۔

کتنا یقین کرتی ہو اس پہ؟

اس نے ایک اور سوال کیا۔

کیا ابھی بھی آپ کو یہ سوال پوچھنے کی ضرورت ہے؟

وہ رمیز کی آنکھوں میں دیکھتے بولی تو وہ نظریں جھکا گیا۔ واقعی! بہت اچھی طرح اندازہ ہو چکا تھا اسے کہ آئلہ، احان پہ اندھا اعتماد کرتی ہے۔

احان کی زندگی میں یہ دوسری بار ہے جب اسے پینک اٹیک ہوا، پہلے کبھی ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ بزنس میں بڑے بڑے لوس ہوئے پر احان نے کبھی اتنا سٹریس نہیں لیا تھا، جتنا اب لینے لگا ہے؛ جب سے تم اسکی زندگی میں آئی ہو، اسکا دل کمزور سا ہو گیا ہے، تمہارے معاملے میں بہت حساس ہے وہ، تمہیں کھونے کا ڈر، تم سے دور ہونے کا خوف اسکی جان سولی پہ لٹکائے رکھتا ہے۔

تمہیں پتہ ہے آئلہ ؛جب سے وہ تم سے ملا ہے نا، ایک نئی دنیا میں رہنے لگا ہے۔ تمہارے ساتھ اسکے چہرے پہ جو سکون اور خوشی ہوتی ہے نا وہ میں نے اسکی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

میں جان چکا ہوں کہ تم کتنی محبت کرتی ہو اس سے اور یہ بھی کہ کبھی کسی کی باتوں میں آ کے احان سے دور نہیں جاؤ گی۔

بس تم احان کو اس بات کا یقین دلا دو۔ ایک بار اسے یہ احساس دلا دو کہ تم کتنا اعتماد کرتی ہو اس پہ؛ پھر شاید اسکے دل و دماغ میں چلتی ہوئی جنگ رک جائے گی، سولی پہ اٹکی اسکی جان آزاد ہو جائے گی۔

رمیز نے نظریں فرش پہ ٹکائے کھوئے سے انداز میں کہا۔

ایسا کیا ہے جسے لیکر مسٹر احان اتنا سٹریس لیتے ہیں؟ کیا کچھ ایسا ہے جو میں نہیں جانتی؟ اور وہ ڈرتے ہیں کہ اگر میں جان گئی تو ان سے دور ہو جاؤں گی۔

وہ سنجیدہ سے لہجے میں بولی۔

ایسا بہت کچھ ہے جو احان نے تمہں نہیں بتایا، کافی باتیں جو شاید وہ چاہ کے بھی تمہیں بتا نہیں پائے گا۔

رمیز نے اداسی سے کہا۔

صبح آپ نے فون پہ کیا کہا تھا مسٹر احان کو؟ جسے سن کے وہ اتنے پریشان ہو گئے تھے۔ وہ بات بتائیں مجھے۔

آئلہ سپاٹ سے انداز میں بولی۔

وہ ایک لڑکی ہے۔ وہ احان کی بیوی ہونے کا دعویٰ کر رہی ہے اور ایک بچہ بھی ہے؛ بقول اسکے وہ احان کا بچہ ہے۔

احان کے دوسرے گھر پہ ہے وہ اس وقت اور پورے میڈیا میں یہ بات پھیل چکی ہے۔ ضرور لینا کا ہی کام ہے یہ۔

رمیز نے بولتے ہوئے آئلہ کے چہرے کے تاثرات دیکھے تھے۔

ہمم! اچھا! وہ لاپرواہی سے بولی، رمیز کو جھٹکا لگا تھا۔ وہ تو ایسے ری ایکٹ کر رہی تھی جیسے اس بات سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا اسے۔

وہ احان کی بیوی ہونے کا دعویٰ کر رہی ہے۔

رمیز نے پھر سے بات دہرائی، اسے لگا شاید آئلہ نے صحیح طرح سنا نہیں تھا۔

کیا اسکے علاوہ کوئی اور بات بھی ہے جسے لے کے مسٹر احان پریشان ہوں؟

وہ بے حد سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔

نہیں! بس اسی بات کو لے کر وہ اتنا سٹریس میں تھا۔

رمیز نے دھیمے سے کہا۔

ہمم! وہ سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

میں میڈیسن لے کے آتا ہوں۔

رمیز بھی اٹھتے ہوئے بولا اور لاؤنج سے باہر چلا گیا۔ جبکہ آئلہ کے اس لاپرواہ سے انداز سے وہ حیران ضرور ہوا تھا۔

وہ روم کی طرف بڑھی، دھیرے سے دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہو گئی۔ احان کی آنکھیں بند تھیں شاید وہ ابھی تک ہوش میں نہیں آیا تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتی بیڈ کی طرف چلنے لگی۔

"!مسٹر احان"

اسکے پاس بیٹھتے وہ سرگوشی کے انداز میں بولی تھی۔

****

وہ احان کے پاس لیٹ گئی۔ ایک نظر اس پہ ڈالی، اسکے سینے پہ دونوں بازوں پھیلاتے اپنی تھوڑی ہاتھوں پہ ٹکاتے وہ والہانہ انداز میں اسے دیکھتے مسکرانے لگی۔

"!مسٹر احان! میری جان! جاناں"

وہ دھیمی آواز میں اسے پکارتے ہوئے مسکرائے جا رہی تھی۔

"مجھے پتہ تھا کہ "آپ بہت پیار کرتے ہیں مجھ سے لیکن "اتنا زیادہ!" اس بات کا بالکل اندازہ نہیں تھا مجھے مسٹر احان۔

وہ احان کے گال کو اپنی ہتھیلی سے سہلاتے ہوئے سرگوشی کر رہی تھی۔

میں بھی آپ سے بے حد پیار کرتی ہوں" سنا آپ نے؟"

آپ کیسے سنیں گے؟ ابھی تو آپ ہوش میں نہیں آئے۔

احان کے گال پہ نرمی سے اپنے نازک لبوں کا لمس چھوڑتے وہ بول رہی تھی۔

میں کبھی بھی آپکو چھوڑ کے نہیں جاؤں گی۔ آپ میرے فیورٹ ہیں، آپ میرا فرسٹ لوّ ہیں، میری جان ہیں اور۔۔۔ اور آپ بہت اچھے ہیں، مجھے بہت پیارے لگتے ہیں آپ، ابھی کے لیے اتنا ہے باقی جب آپ جاگ جائیں گے تو بتاؤں گی۔

وہ احان کے سینے پہ بازوؤں کا حصار بناتے، اپنا سر اس پہ رکھتے آنکھیں بند کر گئی۔

چند سیکنڈز بعد سر اٹھا کے احان کو دیکھا، وہ ابھی تک بے ہوش ہی تھا۔

!جاگ جائیں نا! مسٹر احان! جاگ جائیں

آئلہ اسکے چہرے پہ جابجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے بولنے لگی۔

چہرے پہ کسی نرم و ملائم لمس اور گرم سانسوں کی تپش محسوس ہونے لگی تو احان نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تھیں۔

!گڈ مارننگ

احان کو آنکھیں کھولتا دیکھ کے وہ بہت محبت سے بولی۔

!جانم

اسکا نازک وجود کا نرم لمس خود پہ محسوس کرتے، اسکے اندر ایک گہرا سکون اترا تھا۔ وہ بے ساختہ مسکرانے لگا۔ آئلہ کا کھلتا ہوا چہرہ "!دیکھ کے وہ پل بھر میں بھول گیا کہ ہوا کیا تھا۔ یاد تھا تو بس اپنی جانم کا ہنستا مسکراتا معصوم سا چہرہ"

کیسا فیل کر رہے ہیں؟

وہ احان کے گالوں پہ اپنے ہاتھ رکھتے پوچھنے لگی۔

جنت جیسا! یہ آپکا نرم وجود اور اس سے آتی مسحور کن خوشبو، بے حد سکون محسوس کر رہا ہوں، پوری زندگی اسی پل میں گزارنے کا" "دل چاہ رہا ہے۔

وہ آئلہ کی کمر کے گرد نرمی سے اپنی بازوؤں کا حصار بناتے مدہوش کن لہجے میں بول رہا تھا۔

مسٹر احان! ٹھیک ہیں نا آپ؟

وہ اسکے سینے پہ انگلیوں سے دائرے بناتے ہوئے پوچھنے لگی۔

!میں ٹھیک ہوں ہنی

احان دھیمی سی آواز میں بولا۔

آپکے لیے اورنج جوس لاؤں؟

وہ اٹھ کے سیدھی بیٹھی۔

نہیں! کچھ نہیں چاہیئے مجھے۔

احان نے سیدھا ہوتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے، مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اوکے! جب چاہیئے ہو بتا دیجیے گا۔

آئلہ اسکے گال پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔

احان نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھاما اور اسے دیکھنے لگا۔

رمیز نے مجھے بتا دیا ہے کہ آپ کیوں اتنی ٹینشن میں تھے۔

آئلہ دھیمی سی آواز میں بولی تو اسکے ہاتھ پہ موجود احان کے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی۔

کیا!؟ کیا بتایا ہے رمیز نے؟

احان کے چہرے کا رنگ زرد ہونے لگا تھا۔

!پریشان مت ہوں آپ

آئلہ احان کے قریب جاتے اسکے کندھے پہ اپنا سر ٹکاتے ہوئے کہنے لگی۔

مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپکا ماضی کیسا تھا۔ میرے لیے بس یہ بات اہم ہے کہ میرے ساتھ آپکا رویہ شروع سے کیسا رہا۔

آپ نے ہی کہا تھا نا کہ میں آپکا پریزنٹ اور فیوچر ہوں۔

تو پھر آپ نے یہ کیسے سوچ لیا کہ مجھے آپکے پاسٹ سے کوئی فرق پڑے گا۔

احان کے کندھے پہ بازو رکھے اپنی تھوڑی اس پہ ٹکائے وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہہ رہی تھی اور احان اسے حیرت سے دیکھے جارہا تھا۔

میں۔۔۔جانم۔۔۔۔وہ۔۔۔۔

وہ بولنے کی کوشش کررہا تھا پر سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا بولے۔

!کچھ نہ کہیں آپ

مسٹر احان! رمیز نے لینا کے بارے میں بتادیا ہے مجھے۔

وہ میری بیوی نہیں ہے نہ وہ بچہ میرا ہے۔وہ جھوٹ بول رہی ہے۔

آئلہ کی آدھی بات سنتے ہی احان بول پڑا۔

! آپ میرا یقین کریں۔وہ میرا بچہ نہیں ہے۔میں یہ سب بتانے والا تھا آپکو۔جانم! میں۔۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے چپ ہوا اور آئلہ کی گود میں سر رکھتے آنکھیں بند کر گیا۔

آپ کیوں مجھے صفائی دے رہے ہیں؟ اسکی ضرورت نہیں ہے۔مجھے اُپ پہ پورا یقین ہے۔

وہ احان کے ماتھے پہ نرمی سے لبوں کا لمس چھوڑتے بولی تھی۔

مجھے بہت برا لگ رہا ہے۔میں یہ سب بتانا چاہتا تھا آپکو لیکن ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں آپ ناراض ہو کے چلی نہ جائیں یہاں سے۔اسی وجہ سے ہمت نہیں ہو رہی تھی کچھ بتانے کی۔

وہ آنکھیں میچے بول رہا تھا۔

اب پتہ چل گیا ناسب! اب مت ہوں پریشان۔میں یہی ہوں آپکے پاس۔

وہ احان کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے سرگوشی کر رہی تھی۔

آپ ناراض نہیں ہیں مجھ سے؟ غصہ نہیں کرینگی؟ مجھے ڈانٹیں گی نہیں؟

وہ اٹھ کے سیدھا ہوا اور حیرت سے آئلہ کو دیکھتے پوچھنے لگا۔

جب سے میں آپکی لائف میں آئی ہوں کیا آپ نے میرے علاوہ کسی اور لڑکی کے بارے میں سوچا تھا؟ کیا کسی کو پسند کیا یا اس سے محبت ہوئی آپکو؟

میرے ساتھ ریلیشن شپ بنانے کے بعد کیا آپ نے مجھے چیٹ کیا؟ یا ایسا کچھ سوچا؟

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے سکون سے کہنے لگی۔

نہیں! جب سے آپ میری زندگی میں آئی ہیں میں نے کبھی کسی اور کے بارے میں نہیں سوچا۔ آپکو چیٹ کرنا تو دور کی بات میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا کبھی۔"

میں بے حد محبت کرتا ہوں آپ سے، میں تو آپ سے دور ہونے کا تصور بھی نہیں سکتا تو پھر میں ایسا کچھ کیوں کروں گا جس سے آپ کو کھو دوں میں۔"

وہ آئلہ کے چہرے پہ نظریں ٹکاتے بول رہا تھا۔

تو پھر اتنے ٹینس کیوں ہیں؟ جب آپ میرے ساتھ شروع سے لویل رہے ہیں پھر کیوں فکر مند ہو رہے ہیں آپ؟

وہ پر سکون لہجے میں بول رہی تھی۔

آپ کو واقعی کوئی فرق نہیں پڑ رہا؟ مطلب کوئی غصہ، کوئی ناراضگی کچھ نہیں؟

وہ حیرت میں ڈوبے انداز میں کہنے لگا۔

مسٹر احان! وہ آپکا پاسٹ ہے اور میں آپکا پریزنٹ اور فیوچر ہوں۔

اب آپ خود بتائیں آپکے لیے کیا اہم ہے؟

وہ احان کے گلے میں بانہیں ڈالتے محبت سے پوچھنے لگی۔

میرے لیے میرا پریزنٹ اور فیوچر اہم ہے جو کہ آپ ہیں۔ بس اور کچھ اہم نہیں۔

وہ ہلکے سے مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

میں حیران ہو رہا ہوں۔ مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ اپنے اس بات کو اتنی آسانی سے ہینڈل کریں گی۔ مطلب اتنا پر سکون طریقے سے۔ میں تو سوچ سوچ کے ہلکان ہو گیا تھا اور میری جانم نے اتنی سمجھداری سے ساری بات ختم کر دی۔ آخر کیسے؟ کہاں سے سیکھی یہ باتیں؟

وہ حیرانگی سے بول رہا تھا۔

کیونکہ میں" ہمارے رشتے کو لے کے بالکل کلیئر ہوں۔ اور آپ نے ایسا کچھ نہیں کیا کہ میں آپکو چھوڑ کے چلی جاؤں۔ بھلا کیوں؟ میں کیوں کرونگی ایسا؟ کوئی بھی لڑکی آ کے کچھ بھی بولے گی اور میں یقین کر لوں گی؟ بالکل نہیں مسٹر احان! میرے لیے آپکی بات اہم ہے۔ جو آپ کہیں گے میں اس پہ یقین کروں گی۔ اور اگر مجھے لگے گا کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں تو پھر میں ضرور سٹینڈ لوں گی "

اس نے دلفریب مسکراہٹ اپنے گلابی لبوں پہ سجاتے ہوئے کہا۔

مجھے یقین نہیں ہو رہا کہ یہ میری ہنی بنی ہے۔ اتنی سمجھدار کب سے ہو گئی ہیں آپ؟ کہیں میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا نا؟

وہ سر جھٹکتے کہنے لگا تو آئلہ کے اسکے بازو پہ چٹکی بھری۔

یہ کوئی خواب نہیں ہے مسٹر احان! اور یہ ساری باتیں میں نے گوگل اور یوٹیوب سے سیکھی ہیں۔ کیونکہ میں ایک اچھی اور خوشحال زندگی گزارنا چاہتی ہوں آپکے ساتھ۔"

"آپکو کیا لگتا ہے میں موبائل پہ بس گیمز ہی کھیلتی رہتی تھی۔ میں یہ سب بھی سیکھ رہی تھی ساتھ ساتھ۔

وہ چہکتے ہوئے بولے جا رہی تھی اور احان جانثار نظروں سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔

آئم ریئلی سوری جانم! پلیز مجھے معاف کر دیں۔ میں اگین کوئی بات نہیں چھپاؤں گا آپ سے۔

وہ نم آنکھوں سے کہنے لگا۔

اوکے فائن! اب سے نو سٹریس! ڈاکٹر نے سختی سے منع کیا ہے کہ آپکو ذرا سا پہ ذہنی دباؤ نہیں لینے دینا۔ اسی لیے اب آپ ایسا کچھ بھی مت سوچیے گا۔ ٹھیک ہے نا!"

وہ احان کے گالوں پہ ہاتھ رکھتے محبت سے کہہ رہی تھی۔

جیسا آپکا حکم جانم

وہ ہنستے ہوئے بولا تو آئلہ بھی مسکرا دی۔

چلیں اب آپ لیٹ جائیں۔ میں آپکے لیے جوس لے کے آتی ہوں اور ساتھ میں کچھ کھانے کے لیے بھی لاتی ہوں پھر ہم بہت ساری باتیں کریں گے۔

وہ احان کی تھوڑی کو چھوتے ہوئے بولی اور بیڈ سے اترتے روم سے باہر چلی گئی۔ احان نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔ اندر تک سکون اترتا محسوس ہوا تھا اسے۔

میں ایسے ہی ڈر رہا تھا کہ جانم دور ہو جائیں گی مجھ سے، صحیح کہا ہنی نے لینا میرا پاسٹ تھی اور میری ہنی میری پریزنٹ، میرا فیوچر، لینا کی جھوٹی دھمکیوں سے ڈر نہیں سکتا میں اور نہ بلیک میل ہونے والا ہوں۔ لینا کے منہ سے ہی سارا سچ اگلوانا ہو گا مجھے۔

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے خیالوں میں گم تھا جب رمیز روم میں انٹر ہوا۔

کیسے ہو تم احان؟

رمیز روم میں انٹر ہوتے بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

ٹھیک ہوں اب۔

وہ ہلکے سے مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

تم نے تو پریشان ہی کر دیا تھا۔ بڑے ہی کمزور ہو گئے ہو تم، آئلہ کے ساتھ رہتے رہتے تمہارا دل بھی نازک تو نہیں بن گیا نا؟

وہ شرارتا کہنے لگا۔

نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔

وہ بولا۔

میں نے آئلہ کو بتا دیا سب۔

رمیز بیڈ کے ساتھ پڑے کاؤچ پہ بیٹھتے ہوئے کہنے لگا۔

ہمم! پتہ چل چکا ہے مجھے۔

احان نے اسکی طرف دیکھتے کہا۔

مجھے اور کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ تمہاری حالت دیکھ کے مجھ سے رہا نہیں گیا، میں نے لینا کے بارے میں اسے بتا دیا۔

وہ بالوں میں انگلیاں پھیرتے بول رہا تھا۔

رمیز کی بات سن کے احان کے لبوں پہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔

تم مسکرا رہے ہو؛ مطلب آئلہ نے کوئی جھگڑا نہیں کیا تم سے۔

وہ کاؤچ سے اٹھ کے بیڈ پہ احان کے پاس آ بیٹھا۔

ہاں، کوئی جھگڑا، غصہ، ناراضگی کچھ بھی نہیں کہا اس نے تو مجھے، سچ کہوں تو میں ابھی تک حیران ہوں۔

احان کھوئے سے انداز میں کہنے لگا۔

حیرت تو مجھے بھی بہت ہوئی تھی اور ابھی تک میں سوچ میں ہوں کہ آئلہ نے اتنا نارملی ری ایکٹ کیسے کیا؟

اتنی سمجھدار تھی تو نہیں وہ۔

رمیز نے احان کے کندھے پہ اپنا بازو رکھتے کہا۔

صحیح کہا تم نے، میری ہنی نے تو میرے سارے ڈر ختم کر دیے ہیں۔ سچ بتاؤں نا تو میرا دل خوشی سے اچھل رہا ہے۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

وہ تو تمہارے چہرے سے واضح ہو رہا ہے کہ تم کتنا خوش ہو۔ مبارک ہو! تمہارے دل کے سارے ڈر آج ختم ہو گئے۔

رمیز نے لبوں پہ مسکان سجاتے کہا۔

اسی وقت آئلہ ہاتھوں میں ٹرے تھامے روم میں انٹر ہوئی۔

آپ میڈیسن لے آئے۔

وہ بیڈ کی طرف آتے ہوئے رمیز سے پوچھنے لگی۔

جی میں ساری میڈیسن لے آیا ہوں۔ یہ رکھی ہیں۔ آپ ٹائم پہ کھلا دینا احان کو۔

وہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھی میڈیسن کی طرف اشارہ کرتے بول رہا تھا۔

اوکے! میں کھلا دوں گی۔

وہ بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولی تو رمیز کھڑا ہو گیا۔

ٹھیک ہے، میں چلتا ہوں پھر، کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے کال کرنا۔

رمیز احان کو کہتے روم سے باہر چلا گیا۔

mr psycho part 36 & 37 یہ لیں جوس پی لیں۔

وہ جوس کا گلاس احان کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

!تھینک یو

گلاس ہاتھ میں تھامتے وہ مسکرایا تھا۔

سر میں درد تو نہیں ہو رہا نا؟

آئلہ اسکے ماتھے پہ ہاتھ رکھتے فکر مندی سے کہہ رہی تھی۔

نہیں میری جان! کچھ نہیں ہو رہا، میں بالکل ٹھیک ہوں۔

آپ کچھ زیادہ ہی فکر کر رہی ہیں میری۔

جوس کا سپ لیتے وہ آئلہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بول رہا تھا۔

تو نا کروں فکر آپکی؟

کریں۔ آپکے علاوہ اور کوئی ہے میری فکر کرنے کے لیے؟

چلیں آپ جوس پیئں، ایمو شنل نہ ہوں۔

وہ ہنستے ہوئے بولی تو احان بھی ہنس دیا۔

!مسٹر احان

وہ گلاس سائیڈ ٹیبل پہ رکھ رہا تھا جب آئلہ نے اسکا نام لیا۔

جی جانم بولیں۔

mr psycho part 36 & 37 آپکے بال بکھرے ہوئے ہیں۔ میں برش لاؤں؟

وہ احان کے ماتھے پہ آتے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہنے لگی۔

نہیں، برش کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ آپکی پیاری سی انگلیاں ہیں نا، ان سے سنوار دیں میرے بال۔

وہ آئلہ کی انگلیوں کو اپنی انگلیوں میں پھنساتے ہوئے بولنے لگا۔

! اوکے

وہ مسکراتے ہوئے اپنی انگلیاں چھڑاتے اسکے بالوں میں پھیرنے لگی۔

کونسا ہیئر سٹائل بناؤں؟

وہ احان کے بالوں سے کھیلتے ہوئے بولی تو احان ہنس پڑا۔

کوئی بھی بنادیں، جس میں کافی ہینڈسم لگوں میں۔

وہ ہنستے ہوئے کہنے لگا۔

چلیں پھر تو ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ آپ ایسے ہی کافی ہینڈسم لگ رہے ہیں۔

وہ احان کے بالوں کو بکھیرتے ہوئے بولی۔

اچھا تو میں ایسے ہی ہینڈسم لگ رہا ہوں۔ ادھر آئیں ذرا، اب میں آپکا ہیئر سٹائل بناتا ہوں۔

وہ اسکی کمر کو بازوؤں کے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔

مجھے کوئی ہیئر سٹائل نہیں بنوانا مسٹر احان! میں کھلے بالوں میں ہی اچھی لگتی ہوں۔

وہ کھلکھلا کے ہنستے ہوئے کہنے لگی۔

وہ کھلے بالوں میں ہی اچھی لگتی تھی۔ یا پھر اونچی پونی بنائے بے حد حسین لگتی تھی۔

احان کے کھلے بالوں کو دیکھنے لگا جو آئلہ کے شانوں اور کمر پہ بکھرے ہوئے تھے۔

مجھے آپ ہر حال میں ہی پیاری لگتی ہیں، بہت اچھی، بہت حسین لگتی ہیں۔

اسکے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے وہ سرگوشی کرنے لگا۔

کیونکہ میں آپکی جانم ہوں نا اور جس سے ہم پیار کرتے ہیں ہمیں پوری دنیا میں بس وہی ایک ہی سب سے پیارا لگتا ہے۔

وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولی تو احان بے ساختہ ہنسنے لگا۔

زیادہ باتیں بنانے آگئی ہیں جانم کو، آپکا موبائل آپ سے لینا پڑے گا مجھے۔

احان شرارتا بولا تو وہ منہ پھلانے لگی۔

کیوں کیوں؟ آپ میرا فون کیوں لیں گے مجھ سے؟

میں بہت کچھ سیکھ رہی ہوں وہاں سے، ابھی تو اور بھی بہت کچھ سیکھنا ہے۔ میں اپنا فون نہیں دونگی آپکو۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی تو احان نے ہنسی دانتوں تلے دبائی تھی۔

میں نے کہانا، اب آپ فون یوز نہیں کریں گی۔

وہ بناوٹی غصے سے بولا۔

لیکن کیوں مسٹر احان؟ آپ ایسا کیوں چاہتے ہیں؟

وہ رونی شکل بناتے پوچھنے لگی۔

کیوں کہ میں نہیں چاہتا کہ " آپ کو کچھ بھی پتہ لگے، آپ کچھ بھی سیکھیں، میں چاہتا ہوں آپ بے وقوف رہیں، آپکو کسی بھی بارے میں کچھ پتہ نہ ہو، اسی لیے آج سے آپکا موبائل یوز کرنا بند۔"

وہ مصنوعی غصے سے سخت لہجے میں بولا۔ اگلے ہی پل آئلہ کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو بہنے لگے۔

یہ رہی میری جانم! ویلکم بیک ہنی بنی!

کہاں چلی گئی تھی آپ؟ بہت مس کیا آپکو، پتہ نہیں کون تھی وہ سمجھدار سی لڑکی، خود کو میری جانم کہہ رہی تھی۔ مجھے تو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا اس پہ،

اچھا ہوا آپ واپس آگئی۔ میری جانم تو بہت انوسینٹ ہیں، بہت حساس ذرا ذرا سی بات پہ رونے لگ جاتی ہیں۔

وہ اسے چھیڑنے کے انداز میں، اسکے گالوں پہ پھسلتے آنسوؤں کو صاف کرتے کہنے لگا۔

آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں؟ بہت برے ہیں آپ۔

mr psycho part 36 & 37 وہ زور زور سے رونے لگی۔

بس بس روئیں نہیں۔ میں تو تنگ کر رہا تھا آپکو۔

ویسے اتنا برا بھی نہیں ہوں میں۔

اسے اپنے سینے میں چھپاتے احان نے قہقہ لگایا تھا۔

ہاں، ہیں آپ، بہت برے۔

اسکے سینے پہ ہاتھ رکھے وہ کہہ رہی تھی۔

جب میں نیند میں تھا تو کوئی میری سینے پہ سر رکھے، میری تعریفیں کر رہی تھی۔ وہ آپ تو نہیں تھی نا؟

آئلہ کی تھوڑی اونچی کرتے اسکی آنکھوں میں جھانکتے وہ شرارتا کہنے لگا۔

میں بس ایسے ہی کہہ رہی تھی، وہ تو آپ ہوش میں نہیں آرہے تھے تو اسی لیے بولا تھا میں نے۔

وہ معصوم سے انداز میں کہتی نظریں جھکا گئی۔ احان کے لبوں پہ گہری مسکراہٹ پھیلی تھی۔

ٹھیک ہے مان لیتا ہوں۔

اسکے بالوں پہ لب رکھتے وہ بولا۔ اور اسے اپنے سینے میں چھپا لیا۔

_____ *********** _____

کیا ہوا رمیز؟ تم نے اچانک مجھے اپنے فلیٹ میں کیوں بلایا ہے؟

کیارا لاؤنج میں آتے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔

تم سے کچھ بات کرنی تھی۔

رمیز نے سنجیدگی سے کہا۔

mr psycho part 36 & 37 کیا بات؟

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

لینا کے بارے میں اور۔۔۔۔

اور کیا؟

اور آئلہ اور احان کے بارے میں بھی۔

رمیز نے دھیمے سے کہا۔

آئلہ کہاں سے آگئی اس سب میں؟

کیارا حیرانگی سے بولی۔

وہ تو پہلے دن سے تھی۔ بیچ میں تو لینا آئی ہے۔

رمیز نے گہرا سانس لیتے کہا۔

میں کچھ سمجھی نہیں، کیا کہنا چاہ رہے ہو تم؟

وہ نا سمجھتے ہوئے بولی۔

احان آئلہ سے شادی کر چکا ہے۔ اور وہ جب سے پاکستان آئی تھی تب سے احان کے گھر پہ ہی رہ رہی تھی۔

واٹ!؟ احان بھائی نے آئلہ سے شادی کر لی!؟

تو لینا کیوں کہہ رہی ہے کہ وہ احان بھائی کی بیوی ہے اور وہ بچہ؟

میں کچھ سمجھ نہیں پا رہی۔

کیارا کو جھٹکا لگا تھا۔ وہ بے یقینی سے بول رہی تھی۔

کیارا میری بات سنو، لینا احان کی بیوی نہیں ہے اور نہ ہی احان نے اس سے شادی کی تھی، آئلہ احان کی بیوی ہے اور اسی سے شادی کی ہے احان نے۔

تو وہ بچہ؟ وہ بچہ کس کا ہے پھر؟

رمیز کی بات سنتے وہ غصے سے بولی تھی۔

اس بچے کے بارے میں، میں کچھ نہیں جانتا، لینا کے مطابق تو وہ احان کا بچہ ہے لیکن احان کہتا ہے کہ اسکا کوئی بچہ نہیں ہے۔

اب پتہ نہیں کون سچ بول رہا ہے اور کون جھوٹ۔

رمیز نے پریشان سے لہجے میں کہا۔ کیارا اپنا سر پکڑ کے بیٹھ گئی۔

یقین نہیں ہو رہا مجھے، اگر لینا سے شادی نہیں بھی کی اور یہ بچہ بھی انکا نہیں ہے تو پھر بھی وہ آئلہ سے کیسے شادی کر سکتے ہیں؟

اپنی عمر اور اسکی عمر میں کوئی فرق بھی نظر نہیں آیا انکو؟

!بہت ہی شرم کی بات ہے یہ تو

جاری ہوں میں، سر پھٹ رہا ہے میرا، جب سب کو پتہ لگے گا تو کتنی بدنامی ہو گی ہماری، ہم کیا جواب دیں گے لوگوں کو؟

وہ چیخی تھی۔

_____*****

قسط__ 37

ریلیکس کیارا! اتنا ہائپر مت ہو یار۔

تم کیوں دنیا کی فکر کر رہی ہو؟لوگوں کی پرواہ مت کرو تم۔

وہ کیارا کے قریب آتے اسکے کندھوں کو پکڑتے بولا۔

مجھے اس دنیا اور لوگوں سے زیادہ احان بھائی کی فکر ہے، انکی پرواہ ہے مجھے، وہ اتنے سمجھدار ہو کے کیسے ایسی بے وقوفی کر سکتے ہیں، ارے اگر شادی کرنی ہی تھی تو کم سے کم کسی اپنی ہم عمر یا کسی سمجھدار لڑکی سے کرتے،

اس پندرہ سالہ بے وقوف لڑکی سے شادی کر لی۔

جس کو بات تک کرنا نہیں آتی، نہ بولنے کی تمیز ہے نہ پہننے اوڑھنے کی، نہ دنیا کا کچھ پتہ، نہ رشتوں کا ایسی لڑکی کو کون اپنے گھر کی بہو بنانا چاہے گا بھلا۔

وہ غصے میں بولے جا رہی تھی۔

ناؤ، دس از ٹو مچ! تم کچھ زیادہ ہی بول رہی ہو کیارا، وہ بہت پیاری سی، سیدھی سادھی، معصوم سی، صاف دل کی لڑکی ہے۔ اور جہاں تک سیکھنے کی بات ہے تو ابھی کوئی پچیس تیس سال کی نہیں ہو گئی وہ، جو سب کچھ آ جائے گا، ابھی چھوٹی ہے آہستہ آہستہ سب سیکھ جائے گی۔ اور احان اسکے ساتھ خوش ہے تو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے ہمیں؟

وہ نرمی سے اسکے گال چھوتے کہنے لگا۔

تمہیں بڑی ہمدردی ہو رہی ہے اسکے ساتھ؟ کیوں؟ اسکی کم عمری اور خوبصورتی دیکھ کے کہیں تم بھی اسکے دیوانے تو نہیں بن گئے نا؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ تمہارے دل میں بھی لڈو پھوٹ رہے ہیں۔

! کہیں تم بھی اس کو دل تو نہیں دے بیٹھے نا؟ بولو! بتاؤ مجھے

وہ رمیز کا گریبان پکڑتی ہوئی چیخی تھی۔

وٹ دا ہیل! پاگل ہو گئی ہو تم!؟ ہوش میں ہو؟ کچھ بھی بولے جا رہی ہو۔

وہ اپنے کالر سے کیارا کے ہاتھ زور سے جھٹکتے ہوئے بولا۔

تمہاری آنکھوں میں اسکے لیے ہمدردی سے کچھ زیادہ نظر آرہا ہے مجھے، شاید تم بھی اسکا حسن دیکھ کے اس سے پیار کر بیٹھے ہو رمیز۔

کتنی خوش قسمت ہے ناوہ، اتنی سی عمر میں ہی اپنے حسن سے سب کو اپنا دیوانہ بنانے کا ہنر جان گئی ہے،

اب دیکھونا، دو امیر اور خوش شکل مرد اس کے لیے پاگل ہو گئے ہیں۔ مجھے لگتا تھا کہ محبت حسن دیکھ کے نہیں بلکہ دل دیکھ کے کی جاتی ہے پر آج اندازہ ہو گیا کہ

حسین چہرہ زیادہ ضروری ہے حسین دل سے،

اور وہ مجھ کے کافی خوبصورت ہے، شاید بہت زیادہ۔

وہ روتے ہوئے زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔

کیارا! ایسا کچھ نہیں ہے بے بی! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ پلیز، ایسا مت سوچو۔ میری طرف دیکھو، تم نے مجھے دل سے معاف نہیں کیا تھا نا اسی لیے پھر سے شک کر رہی ہو مجھ پہ۔

وہ اسکے پاس بیٹھتے، اسکی تھوڑی اپنی شہادت کی انگلی سے اونچی کرتے بہت پیار سے بول رہا تھا۔

مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا۔

وہ روتے ہوئے رمیز کے سینے میں منہ چھپا گئی۔

سب سمجھ آجائے گا۔ رونا بند کرو پلیز، کچھ نہیں ہوا، سب ٹھیک ہے کیارا، پریشان مت ہو تم۔

وہ اسکے سر پہ ہاتھ رکھے سرگوشی کرنے لگا۔

دادو کو پتہ لگا تو؟. وہ پہلے ہی آئلہ کو پسند نہیں کرتی ہیں۔ بہت ہنگامہ کریں گی وہ۔

وہ رمیز کی طرف دیکھتے بولی۔

وہ تو مجھے بھی پسند نہیں کرتی ہیں۔ انکی وجہ سے ابھی تک ہم۔ ایک نہیں ہو پائے۔ آخر کب تک بڑوں کی بلاوجہ کی ضد اور انّا کی خاطر بچے اپنی خوشیوں کی قربانیاں دیتے رہیں گے؟ کیا ہمیں جینے کا کوئی حق نہیں ہے؟ کیا ہم اپنی مرضی سے اپنی خوشی سے نہیں رہ سکتے؟

آخر کب تک بڑوں کی خاطر اپنی محبت کا گلا گھونٹتے رہیں گے ہم؟

اگر جینا ہے تو فیصلہ بھی کرنا ہو گا اور اپنی مرضی اور خوشی سے کرنا ہو گا نا کہ کسی کے دباؤ یا زبردستی کرنے پہ۔

وہ کیارا کے آنسو صاف کرتے پیار۔سے کہہ رہا تھا۔

لیناوالا مسئلہ حل ہو جائے، پھر میں اپنے گھر والوں کو لاؤں گا ہماری شادی کی بات کرنے کے لیے اور اس بار میں انکار نہیں سنوں گا۔

اسے چپ دیکھ کے وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتے بولا تو کیارا شرماتے ہوئے نظریں جھکا گئی۔

mr psycho part 36 & 37 ٹھیک ہے میں اب جاتی ہوں۔

وہ ہلکے سے مسکراتے ہوئے اٹھنے لگی۔

اسکے گالوں پہ سرخی اترنے لگی تھی۔رمیز دلفریب مسکراہٹ سے اسے دیکھنے میں مگن تھا۔

وہ اٹھی اور لاؤنج سے نکلتی فلیٹ سے باہر چلی گئی۔

رمیز کے لبوں سے مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی تھی۔چہرے پہ ایک عجیب سی الجھن و پریشانی سے سائے لہرانے لگے تھے۔

ایک گہرا سانس لیتے وہ اٹھا اور صوفے پہ بیٹھتے سر پیچھے کو ٹکاتے اس نے آنکھیں موند لیں۔

_____*********_____

جانم اور کتنا کھلائیں گی مجھے؟

صبح سے کبھی کیا کھلا رہی ہیں، تو کبھی کیا۔

میں ٹھیک ہوں۔

وہ منہ بناتے بول رہا تھا۔

مسٹر احان! چپ چاپ منہ کھولیں اور کھائیں یہ۔ڈاکٹر نے کہا تھا کہ آپکا بہت خیال رکھنا ہے۔

وہ سیب کا ٹکڑا احان کے منہ کی طرف بڑھاتی سختی سے کہہ رہی تھی۔

جانم پلیز! میرا پیٹ بھر چکا ہے۔اور یہ فروٹ کھانے کا بالکل دل نہیں چاہ رہا میرا، میں نے کھاؤں گا۔

وہ منہ دوسری طرف پھیرتے ہوئے بولا۔

دیکھیں، مسٹر احان، چپ چاپ کھالیں یہ، ورنہ اور بھی طریقے ہیں میرے پاس، آپ بھولیں مت کہ میں بھی آپکی ہنی بنی ہوں۔

وہ سر اونچا کرتے کہنے لگی۔

جو بھی کرنا ہے کرلیں، میں اب مزید یہ سب نہیں کھانے والا، میری ہنی بنی سن لیں آپ۔

mr psycho part 36 & 37وہ تنک کے بولا۔

اگلے ہی پل آئلہ نے اسکے جبڑے کو پکڑتے دبایا اور سیب کا ٹکڑا اسکے منہ میں ڈال دیا۔

ہاں تو کیا کہہ رہے تھے آپ؟ ذرا پھر سے بولیں مسٹر احان۔

وہ کھلکھلا کے ہنسی تھی۔

اچھا تو میرے طریقے مجھ پہ ہی آزمانے لگ گئی ہے جانم۔

اسے ہنستا دیکھ کے احان نے محبت سے اسے دیکھا تھا۔

میں تو بس آپکا خیال رکھ رہی ہوں مسٹر احان۔

وہ دانت نکالتے بولی۔ ہنسنے کی وجہ سے اسکے گال سرخ ہو رہے تھے اور آنکھیں چمک رہی تھیں۔

بہت شکریہ اتنا خیال رکھنے کا۔

وہ آئلہ کا بازو پکڑتے اسے اپنی طرف کھینچتے، اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے کہنے لگا۔

میں بالکل ٹھیک ہوں اب ہنی۔ میں سوچ رہا تھا کہ آپکو اپنے گھر لے کے چلوں، مجھے لگتا ہے اب وقت آگیا ہے کہ میں سب کو "ہمارے رشتے" کے بارے میں بتادوں۔

اور میری جانم کی دو دن بعد سالگرہ بھی تو آنے والی ہے نا، آپکی سالگرہ کے موقع پہ میں سب کے سامنے بھی اناؤنس کر دوں گا۔ لیکن اس سے پہلے میں گھر میں بتانا چاہتا ہوں۔ چلیں آپ کچھ سامان پیک کرلیں۔ پھر روانہ ہو جائیں گے ہم۔

آئلہ کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے اسکے کندھے پہ لب رکھے بول رہا تھا۔

اوکے مسٹر احان، میں بہت ایکسائیٹڈ ہوں، میں ابھی پیکنگ کرتی ہوں، میری برتھ ڈے آنے والی ہے، میں سکسٹین کی ہونے والی ہوں، بہت بڑی پارٹی ہو گی، مجھے تو سوچ کے ہی بہت خوشی ہو رہی ہے۔

وہ بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہتی ہوئی بیڈ سے اتری اور وارڈروب کی طرف بڑھ گئی۔

احان کے لبوں پہ گہری مسکراہٹ ابھری تھی۔

!میری ہنی بنی

وہ زیر لب مسکراتے دھیمے سے کہہ رہا تھا۔

مسٹر احان، آپ بیٹھے کیوں ہیں؟ جائیں، جاکے فریش ہو جائیں نا، پھر جانا بھی تو ہے، کہیں آپکی mr psycho part 36 & 37

وجہ سے لیٹ نہ ہو جائیں ہم۔

احان کی نظروں کا حصار خود پہ پاتے وہ جز بز سی ہوئی تو مصنوعی غصے سے اسے گھورتے ہوئے کہنے لگی۔

اوکے، اوکے، جیسا آپکا حکم جانم! میں ابھی فریش ہو کے آتا ہوں، میری وجہ سے بالکل بھی لیٹ نہیں ہوں گے ہم۔

آپ جب تک اپنا سامان پیک کر لیں۔

وہ بیڈ سے اترتے بالوں میں ہاتھ پھیرتے واش روم کی طرف چلا گیا۔ اور آئلہ اپنے کپڑے نکالنے لگی۔

وہ فریش ہو کے نکلا تو آئلہ پہ نظر پڑی جو بیڈ پہ کپڑے پھیلائے، انکو دیکھے جا رہی تھی۔

کیا ہوا ہنی؟ یہ کپڑے کیوں پھیلائے ہوئے ہیں؟

وہ بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہی ان میں سے کونسے کپڑے لے کے جاؤں۔

وہ پریشان سی احان کو دیکھنے لگی تو وہ مسکرا دیا۔

اسمیں سوچنے والی کیا بات ہے جانم، سارے کپڑے پیک کر لیں آپ، جو مرضی وہ پہن لیا کرنا۔

وہ اسکے پاس آتے اسکے گالوں کو تھپتھپاتے ہوئے پیار سے کہنے لگا۔

ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ، اوکے میں سارے کپڑے پیک کر لیتی ہوں، پتہ نہیں ہم کتنے دن رکیں گے وہاں۔

وہ بیڈ سے کپڑے اٹھاتے ہوئے بولی۔

ہاں جانم، آپکی سالگرہ تو وہی منانی ہے میں نے۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ آئلہ نے خوشی سے اچھلتے ایک نظر احان ڈالی تو اسکی نظریں خود پہ پا کے شرماتے ہوئے سر جھکا گئی جبکہ احان کے لبوں پہ ایک دلفریب مسکراہٹ ابھری تھی۔

_____*******___

جانم، آجائیں۔

احان گاڑی سے اترتے آئلہ کی طرف کا ڈور اوپن کرتے کہہ رہا تھا۔

مجھے تھوڑا سا ڈر لگ رہا ہے مسٹر احان۔

وہ گاڑی سے باہر نکلتے، احان کا بازو سختی سے پکڑتے ہوئے بولی۔

آپکے مسٹر احان آپکے ساتھ ہیں، کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میری ہنی کو۔

وہ اسکے ماتھے پہ پیار کرتے بولا تو آئلہ مسکرا دی۔

چلیں اب، اندر چلتے ہیں۔

وہ آئلہ کے کندھے پہ بازو پھیلائے گھر میں داخل ہوتے لاؤنج کی طرف بڑھا۔

لاؤنج میں رمینا بیگم صوفے پہ بیٹھی لینا سے کچھ بات کر رہی تھیں۔ جبکہ کیارا ٹی وی دیکھ رہی تھی۔

ہیلو ایوری ون! mr.psycho part 38 & 39

احان نے پرجوش طریقے سے کہا تو سب نے اسکی طرف دیکھا تھا۔

رمینا بیگم اور لینا فورا سے اٹھ کھڑی ہوئیں تھیں جبکہ کیارا نے ناگواری سے آئلہ کی طرف دیکھا تھا۔

اس لڑکی کو پھر سے لے آئے تم۔ اب کیا کرنے آئی ہے یہ۔

رمینا بیگم غصے سے آئلہ کی طرف اشارہ کرتے احان سے پوچھ رہی تھیں۔ انکو غصے میں دیکھ کے آئلہ نے احان کے پیچھے چھپنے کی کوشش کی تو احان نے اسے پکڑ کے اپنے ساتھ کھڑا کیا اپنے برابر میں۔

دادو پلیز، آرام سے بولیں۔ اتنا غصہ مت کریں۔

احان نے سختی سے کہا تو رمینا بیگم حیرت سے اسے تکنے لگی تھیں۔

ہے کون یہ ؟اس لڑکی کی خاطر اپنی دادو سے تم زبان درازی کر رہے ہو۔

وہ چیخی تھیں۔

کوئی عام لڑکی نہیں ہے یہ، میری بیوی ہے، احان عباس کی بیوی ہے یہ، اس گھر کی بہو۔

احان نے مضبوطی سے آئلہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے کہا۔

!کیا!؟بیوی

یہ تمہاری بیوی ہے تو پھر یہ کون ہے ؟یہ بچہ کس کا ہے ؟

mr.psycho part 38 & 39 یہ سب ہو کیا رہا ہے آخر ؟

رینا بیگم لینا کی طرف اشارہ کرتے، اپنا سر پکڑتے صوفے پہ بیٹھ گئیں۔

یہ میری کچھ نہیں لگتی، نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے اور نہ اسکے بچے سے۔

احان نے لینا کی طرف دیکھتے سختی سے کہا۔

جھوٹ بول رہے ہو تم۔ تمہارا بچہ ہے وہ، تم اسطرح مجھ سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے احان۔ اور ویسے بھی اب تو سب کو پتہ لگ گیا ہے اب کیا فائدہ چھپانے کا۔

لینا نے احان کی طرف غصے سے دیکھتے کہا۔

تم لوگوں کی فکر نہ کرو، دو دن بعد انکو بھی سچ پتہ لگ جائے گا کہ میری بیوی کون ہے۔

احان نے بے رخی سے کہا تو لینا دانت پیس سے رہ گئی۔ وہ آئلہ کو کھا جانے والی نگاہوں سے تک رہی تھی۔

دو دن بعد میری ہنی کا برتھ ڈے ہے۔ ایک بہت بڑی پارٹی رکھنے والا ہوں میں، سارا میڈیا بھی موجود ہو گا اور سب کے سامنے میں "

mr.psycho part 38 & 39 "اناؤنس کر دوں گا کہ میری بیوی آئلہ ہے۔

احان نے دوٹوک انداز میں اپنا فیصلہ سنایا۔

لینا کو تو جیسے آگ سی لگ گئی تھی۔

تم میرے بچے سے اس کا حق نہیں چھین سکتے۔

لینا چیخی تھی۔

کون ساحق؟ کیسا حق؟ تم کسی کے بچے کو ایسے اٹھا کے لے آؤ گی اور میرے نام کی فیک رپوٹس بنوا کے مجھے بلیک میل کرو گی۔ تم شاید بھول گئی تھی کہ میں کون ہوں۔

اور تم جس دولت کو حاصل کرنے کے لیے یہ ناٹک کر رہی ہو نا تو سن لو" میں احان عباس اپنی ساری دولت، اپنی زندگی اور اپنا سب کچھ اپنی جانم کے نام کر چکا ہوں۔"

احان کی بات پہ رینا بیگم کو جھٹکا لگا تھا، لینا کے جیسے ہوش اڑے تھے اور کیارا بھی حیرانگی سے کبھی احان کو تو کبھی آئلہ کو دیکھ رہی تھی۔

کیا کہا تم نے؟ تم اپنی ساری دولت اس باہر سے آئی لڑکی کے نام کر چکے ہو؟

رینا بیگم صدمے سے احان کو دیکھ رہی تھیں۔

جی بالکل، سہی سنا آپ سب نے، میرا سب کچھ اب میری جانم کا ہو چکا ہے۔ اور تمہارے پاس دو دن ہیں میری ہنی کی سالگرہ کے بعد تم یہاں نظر نہیں آؤ گی۔ اپنا انتظام کر لینا ورنہ مجبوراً پھر مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا۔

احان نے سخت لہجے میں کہا اور آئلہ کا بازو پکڑتے اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔

خدا غارت کرے اس کم بخت لڑکی، اس نے تو ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا، اس پہ پہلے دن سے ہی شک تھا مجھے، یہ جیسے۔ بے شرمی سے احان کے ساتھ چپکتی رہتی تھی نا، تب سے ہی لگتا تھا مجھے ضرور کوئی نہ کوئی گل کھلائے گی یہ۔

رینا بیگم اپنا سر پکڑے بولے جا رہی تھیں۔ جبکہ لینا غصے میں آگ بگولہ ہوتے وہاں سے اپنے کمرے میں جا۔ چکی تھی۔

اور کیارا حیرت میں ڈوبے سوچ رہی تھی کہ کیا کرے وہ۔

_____mr.psycho part 38 & 39_____******_____

یہ ہمارا روم ہے ہنی۔

احان اسے لیے کمرے میں داخل ہوتے کہنے لگا۔

پیارا ہے۔

وہ کمرے کے چاروں طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی۔

چلیں اب آپ کچھ دیر آرام کریں۔تب تک میں جا کے پارٹی کا ارینجمنٹ کرتا ہوں۔

وہ آئلہ کے گالوں پہ پیار کرتے روم سے باہر چلا گیا۔

احان بھائی! وہ لاؤنج سے باہر جا رہا تھا جب کیارا کی آواز پہ رکتے ہوئے پیچھے کو پلٹا۔

کچھ چاہئیے؟میں باہر کام سے جا رہا تھا۔

mr.psycho part 38 & 39 وہ کیارا سے کہنے لگا۔

نہیں کچھ نہیں چاہیئے مجھے، آپ سے کچھ بات کرنی ہے ذرا میرے روم میں چلیں آپ۔

وہ سنجیدگی سے بولی۔

ابھی؟اسی وقت؟رات کو آ کے بات کرتا ہوں تم سے۔

ابھی لیٹ ہو رہا ہوں۔رات کو آرام کے بیٹھ کے بات کر لیں گے اوکے، بائے۔

وہ کیارا کا گال تھپتھپاتا ہوا لاؤنج سے باہر نکل گیا۔

وہ غصے سے اپنے روم کی طرف بڑھی۔

_____*******_____mr.psycho part 38 & 39

یہ کیا ہو گیا؟آخر یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

احان نے شادی کر لی اور اپنی ساری دولت بھی اس لڑکی کے نام۔کر دی۔

اتنی مشکل سے یہاں تک پہنچی تھی میں، کیا کچھ سوچا تھا پر یہاں تو سب الٹ ہو گیا ہے۔میں یہ سب کچھ ایسے برباد نہیں ہونے دونگی، بالکل نہیں۔

وہ غصے میں چیزیں ادھر ادھر پھینکتے چلا رہی تھی۔

_____*******_____

ہیلو رمیز، تم نے مجھے بتایا نہیں تھا کہ احان بھائی اتنی ساری دولت بھی آئلہ کے نام کر چکے ہیں۔

وہ فون کان سے لگائے بیڈ پہ لیٹے غصے سے پوچھنے لگی۔

کیا مطلب؟ میں کچھ سمجھا نہیں، یہ کس نے کہا تم سے؟

mr.psycho part 38 & 39 رمیز چونکا تھا۔

احان بھائی نے خود سب کے سامنے اعلان کیا ہے، اپنی بیوی صاحبہ کو یہاں لے آئے ہیں وہ۔

کیارا نے بیزاری سے کہا۔

میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا، احان نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی تھی مجھ سے۔ پتہ نہیں یہ سب کب کیا اس نے۔

رمیز نے دھیمی سی آواز میں کہا۔

!پتہ نہیں کیا ہو گا اب، خیر میں بعد میں بات کرتی ہوں تم۔سے، بائے

کیارا نے کہتے ہی کال کاٹ دی۔

احان نے یہ کب کیا؟ مجھے تو کچھ نہیں بتایا اس نے۔

وہ صوفے پہ بیٹھے سوچ رہا تھا۔ چہرے پہ اداسی و پریشانی کے سائے لہرانے لگے تھے۔

مٹھیاں بھینچے وہ سر پیچھے کو کرتے آنکھیں بند کر گیا۔

_____*******_____mr.psycho part 38 & 39

اوہو!" تو شہزادی جی آرام فرما رہی ہیں۔ اگر اجازت ہو تو کمرے میں آجاؤں میں؟

کیارا ڈور سے روم میں جھانکتے آئلہ کو بیڈ پہ لیٹے دیکھ کے طنزاً بولی۔

کیارا آپی! آجائیں، وہ میں۔ ایسے ہی لیٹ گئی تھی۔

وہ اٹھ کے سیدھی ہو بیٹھی۔

شکل سے تو کافی انوسینٹ لگتی ہو ویسے، مجھے ذرا سا بھی اندازہ نہیں تھا کہ اتنی شاطر نکلو گی تم۔

وہ بیڈ کے سامنے پڑے کاؤچ پہ بیٹھتے زہریلے لہجے میں بول رہی تھی۔

آئلہ نہ سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھنے لگی۔

چلو بس کرو اب، یہ معصومیت کا ڈھونگ رچانا بند کرو۔

مجھے لگا تھا کہ تم بے وقوف ہو پر۔۔۔۔میں نے اچھی طرح سوچا تو پھر جا کے سمجھ آیا مجھے کہ اصل معاملہ ہے کیا۔

ایسے اداس مت ہو بے بی، چلو میں تمہیں ایک کہانی سناتی ہوں۔

وہ بیڈ کے قریب آتے آئلہ کے گالوں کو چھوتے ہوئے بولی تھی۔

لندن کے ایک امیر کبیر، مشہور بزنس مین کی اکلوتی بیٹی جو بیچاری والدین کی محبت اور توجہ سے محروم ہوتی ہے۔ماں باپ اسے پسند نہیں کرتے، بیچاری بہت خوبصورت ہوتی ہے پھر بھی اسکی شکل دیکھنا پسند نہیں کرتے وہ، گھر میں قید رکھتے ہیں اس پہ بہت پابندیاں لگاتے ہیں پھر ایک دن۔اسکا باپ سوچتا ہے کیونکہ اس سے ہمیشہ کے لیے جان چھڑا لی جائے اور کسی کو کچھ پتہ بھی نہ لگے۔تو وہ اسے اپنے بزنس پارٹنر کے حوالے کر دیتا ہے۔

جب لڑکی دیکھتی ہے کہ اب وہ اس قید سے نکل چکی ہے تو وہ محبت اور اٹینشن پانے کے لیے اپنے باپ کی عمر کے مرد پہ ڈورے ڈالنا شروع کر دیتی ہے۔وہ سوچتی ہے کیونکہ ایک تیر سے دو شکار کیے جائیں، مطلب کہ اس مرد سے شادی کر کے ماں باپ کا پیار بھی حاصل کیا جائے اور شوہر کی محبت اور دولت بھی۔ mr.psycho part 38 & 39

تو اسطرح وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی ہے۔

تو کیسی لگی کہانی؟

کچھ رہ تو نہیں گیا نا؟

کیا راز ہر آلود نظروں سے آئلہ کو گھورتے ہوئے بولی جو بیڈ شیٹ پہ نظریں جمائے روئے جا رہی تھی۔

رونا آ گیا؟سچ سن کے کون روتا ہے بھلا؟

_____*******_____mr.psycho part 38 & 39

قسط___ 39

سچ نہیں سنا جا رہا تم سے؟کل جب ساری دنیا یہی باتیں کرے گی تو تب کیا کروں گی تم؟

ایسے رونا شروع کر دو گی؟

سچ کو مان لو تم۔ احان بھائی کو سب کچھ سچ سچ بتادو کہ تم کس مقصد سے رکی ہوئی ہو یہاں اور یہ بھی بتانا کہ مقصد پورا ہوتے ہی تم یہاں سے چلی جاؤں گی کیونکہ کوئی محبت تو کرتی نہیں ہو تم بلکہ احان بھائی کے جذبات سے کھیل رہی ہو بس۔

کیارا اسکا جبڑا سختی سے اپنے ہاتھ میں پکڑے غصے سے کہنے لگی۔

تم ان آنسوؤں سے باقی سب کو بے وقوف بنا سکتی ہو پر مجھے نہیں۔ اپنے حسن کا استعمال کر کے مردوں کو بے وقوف بناتی ہو تم، بڑی ہی چالاک ہو تم۔ تو۔

وہ آئلہ کے گال پہ پھسلتے آنسوؤں کو انگلی سے چھوتے ہوئے طنزاً ہنسی تھی۔

بہت ڈھیٹ ہو تم، ایسے نہیں بولو گی کچھ، تم سے تو میں بعد میں پوچھوں گی اور تمہارے منہ سے ہی سارا سچ اگلواؤں گی دیکھنا تم۔

وہ غصے سے پاؤں پٹختی کمرے سے باہر چلی گئی۔

آئلہ زور و قطار رونے لگی۔

_____*******_____mr.psycho part 38 & 39

ہیلو ٹیشا! کچھ پتہ بھی ہے تمہیں کہ کیا کچھ ہو گیا ہے۔

احان بھائی نے آئلہ سے شادی کر لی ہے اور سونے پہ سہاگہ اپنی ساری جائیداد بھی اسکے نام کر چکے ہیں۔

وہ فون پہ ٹیشا کو بتا رہی تھی۔

واٹ!؟

آپ سچ کہہ رہی ہیں؟

او مائی گاڈ! ایسا تو میں نے موویز اور ڈراموں میں ہی دیکھا تھا۔ پتہ نہیں تھا کہ ہمارا اپنا بھائی بھی ہیرو بن۔ جائے گا ایک دن۔

وہ خوشی سے بول رہی تھی۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟

میں اتنی ٹینشن میں ہوں اور تم خوش ہو رہی ہو۔

کیارا غصے سے غرائی تھی۔ ٹیشا کا خوش ہونا اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

آپ اتنا غصہ کیوں کر رہی ہیں؟ احان بھائی کی اپنی زندگی ہے وہ جس سے چاہیں شادی کریں اور ویسے ہی ان دونوں نے اپنی مرضی سے شادی کی ہے تو مجھے نہیں لگتا کہ کسی . کو کوئی اعتراض ہونا چاہیئے۔

اور آئلہ تو ہے بھی کافی کیوٹ اور انوسینٹ، مجھے تو وہ بہت پیاری۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹیشا کی پوری بات سنے بغیر ہی کیارا نے کال کاٹ دی اور فون بیڈ پہ پھینکا۔

تم لوگوں کو پتہ نہیں کہاں سے وہ معصوم لگتی ہے۔جب پتہ چلے گا نا کہ کتنی بڑی شاطر ہے وہ تب دیکھوں گی میں تم لوگوں کے ری ایکشنز۔

وہ اپنی بال نوچتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

mr.psycho part 38 & 39★★★★★★_____

ہاں بولو کیارا، کیا بات کرنی تھی۔

وہ کیارا کے روم کا ڈور نوک کرتے انٹر ہوتے بولا۔

جی بھائی، بیٹھیں۔

وہ صوفے پہ بیٹھتی احان کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے کہنے لگی۔

بولو اب۔

وہ صوفے پہ بیٹھتے بولا۔

آپ نے آئلہ سے شادی کیوں کی؟ جبکہ آپ اسے اچھی طرح جانتے بھی نہیں ہیں۔

وہ سوال کرنے لگی۔

میں محبت کرتا ہوں اس سے۔اور وہ بھی بہت پیار کرتی ہے مجھ سے، اسی لیے ہم نے شادی کی۔

mr.psycho part 38 & 39 احان نے دھیمی سی آواز میں کہا۔

وہ آپ سے کوئی پیار نہیں کرتی، ناٹک کر رہی ہے پیار کا،

اور شادی بھی صرف اس لیے کی ہے تا کہ آپکی محبت اور اٹینشن پا سکے لیکن احان بھائی وہ صرف مجبوری میں آپکے ساتھ رہ رہی ہے۔

اپنا مقصد پورا ہوتے ہی وہ چھوڑ کے چلی جائے گی آپکو۔

کیا بکواس ہے یہ؟ تم ہوش میں ہو؟

کیا کہہ رہی ہو یہ سب؟ کونسا مقصد؟ تم۔ میری ہنی پہ جھوٹا الزام لگا رہی ہو۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا اور چیخا تھا۔ کیارا کا یہ سب کہنا اسے بے حد غصہ دلا گیا تھا۔ وہ کب کوئی بات سن سکتا تھا آئلہ کے خلاف۔

وہ صرف تب تک آپکے ساتھ ہے جب تک وہ اٹھارہ سال کی نہیں ہو جاتی، دو سال تک وہ اٹھارہ کی ہو جائے گی اور پھر چلی جائے اپنی آزاد، من پسند زندگی گزارنے۔

بھائی آپ خود سوچیں ایک پندرہ سالہ لڑکی کیوں اتنی بڑی عمر کے مرد سے شادی کرے گی؟

وہ اپنے گھر میں قید تھی۔ آپ بس ایک راستہ ہو اسکے لیے، اس قید سے ہمیشہ کے لیے نکلنے کے لیے وہ آپکا استعمال کر رہی ہے۔ یہی سچ ہے بھائی۔

کیارا بے بسی سے بول رہی تھی۔ جبکہ احان کے ماتھے کی رگیں تیزی سے پھڑ پھڑاتی ہوئی واضح ہو رہی تھیں۔

اسے شدید غصہ آ رہا تھا۔

وہ مٹھیاں بھینچے خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اتنے الزام، وہ بھی میری جانم پہ، میری معصوم سی ہنی بنی پہ اتنے گھٹیا الزام۔

تمہیں کیا خبر کہ کتنی معصوم ہے وہ، بالکل ایک چھوٹی سی بچی، اسکے تو ذہن و گمان میں بھی ایسا کوئی خیال نہیں آ سکتا اور تم کتنے یقین سے میری بیوی پہ الزام لگائے جا رہی ہو۔ mr.psycho part 38 & 39

اگر تم۔ میری بہن نہ ہوتی تو۔۔۔۔۔۔

میری بات اچھی طرح سن لو تم کیارا؛ یہ پہلی اور آخری بار ہے جو تم نے میری بیوی کے خلاف یہ زہر اگلا ہے۔ میں تمہیں معاف کر رہا ہوں۔ اگر اگلی بار ایسا کچھ کہا نا تو میں بھول جاؤں گا کہ تم میری بہن ہو سمجھی۔

وہ قہر برساتی نگاہوں سے کیارا کو دیکھتے بہت سختی سے کہتے وہاں سے جا چکا تھا۔

ہاں، مت کریں یقین۔ جب خود اپنی آنکھوں سے اپنی معصوم بیوی کے کرتوت دیکھیں گے نا آپ تو پھر ضرور یقین ہو جائے گا

آپکو۔

وہ بیڈ پہ گرتے سختی سے اپنی آنکھیں بند کر گئی۔

★★★★★★★★★★

لائٹ آف کیوں ہے؟

احان دھیرے سے ڈور اوپن کرتے روم۔میں انٹر ہوا تو کمرے میں اندھیرا دیکھ کے بولا۔

لائٹ آن کر کے،ڈور لاک کیا اور بیڈ کی طرف بڑھا۔آئلہ سو چکی تھی شاید۔

وہ دھیرے سے اسکے پاس لیٹ گیا۔ایک نظر اسکے چہرے پہ ڈالی،لبوں پہ مسکراہٹ ابھری،اسکے ماتھے پہ پیار کرتے اسے اپنے سینے سے لگاتے وہ آنکھیں بند کر گیا۔

★★★★★★★

میری ہنی ابھی تک سو رہی ہے۔

وہ بیڈ کی طرف بڑھتے آئلہ پہ نظر ڈالتے بولا۔

(یہ تیسری بار تھا جب وہ اسے دیکھنے آیا تھا۔صبح کے وہ پارٹی کا انتظام کرنے میں بزی تھا،رمیز کو بلا لیا تھا۔)

ہنی بنی" اٹھ جائیں،دوپہر کے بارہ بج رہے ہیں۔برتھ ڈے کے لیے کوئی ڈریس نہیں لینی کیا جانم نے؟"

وہ اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔

آپ لے آئیں نا مسٹر احان،مجھے سونے دیں۔

mr.psycho part 38 & 39 وہ نیم بیداری میں بولی تھی۔

چلیں رہنے دیتے ہیں،میں پارٹی ہی کینسل کر دیتا ہوں کیونکہ میرے لیے پارٹی سے زیادہ جانم کی نیند اہم ہے۔آپ آرام سے کوئی رہیں اور اپنی نیند پوری کریں۔

وہ شرارتا کہنے لگا تو اگلے ہی پل آئلہ نے آنکھیں کھولتے اسے گھورا تھا۔

میں بس اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ آپ بہت برے ہیں۔

وہ بیڈ سے اترتے بولی اور واش روم میں گھس گئی۔ پیچھے سے احان کا قہقہ اسے سنائی دیا تھا۔

******_____******

ہاں، تم سے ایک کام ہے مجھے۔ہاں، ہاں کام کے بدلے جتنے پیسے چاہیئں، مل جائیں گے۔

ایک لڑکی کی تصویر بھیجی ہے اسے غائب کرنا ہے۔مار ڈالو یا کہیں دور پھینک آؤ، کچھ بھی کرو، بس دوبارہ کبھی کسی کو نظر نہ آئے وہ،

اور ڈھونڈنے پہ بھی نہیں ملنی چاہیئے۔

ٹھیک ہے۔کچھ دیر میں پیسے مل جائیں گے تمہیں۔اور اس لڑکی کو پارٹی والی رات غائب کرنا ہے۔تاکہ کسی کا دھیان نہ جائے۔

اوکے اب فون رکھو۔بائے۔

اندھیرے کمرے میں ایک قہقہ گونجا تھا۔

_____*******_____

یہ دیکھیں جانم، آپکا برتھ ڈے ڈریس آچکا ہے۔

وہ آئلہ کو بے بی پنک کلر کا فراک پکڑاتے ہوئے بول رہا تھا

پسند آیا آپکو؟

mr.psycho part 38 & 39 وہ اس سے پوچھنے لگا۔

یس! بہت پیارا ہے یہ، تھینک یو مسٹر احان! مجھے بہت پسند آیا یہ۔

وہ چہکتے ہوئے فراک کو ہاتھ لگاتے کہنے لگی۔اسے بچوں کی طرح خوش ہوتے دیکھ کے احان۔مسکرا۔دیا تھا۔

چلیں آپ ریڈی ہو کے باہر آجائیں پھر، دھیرے دھیرے سارے مہمان بھی آنا شروع ہو گئے ہیں۔

وہ محبت سے اسے دیکھتے بولنے لگا۔

کافی ڈیشنگ لگ رہے ہیں آپ۔

وہ احان کے گال کو چھوتے ہوئے بولی۔

تھینک یو میری جان! اب بس اپنی جانم کو دیکھنے کا ویٹ کر رہا ہوں کہ کیسی لگتی ہیں اس فراک میں۔

وہ اسکے گال پہ پیار کرتے بولا۔

اوکے میں باہر جارہاہوں، آپ ریڈی ہوکے آجائیں پھر۔بے صبری سے انتظار رہے گا آپکا،زیادہ ویٹ کرواکے تڑپایے گامت۔

وہ آئلہ کے کان میں سرگوشی کرتے اسکے کان کی لوپہ ہلکے سے بائٹ کرتے روم سے باہر چلا گیا۔

وہ گال سرخ ہوئے تھے،وہ شرماتے ہوئے ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔

وہ فراک پہنے اپنا جائزہ لے رہی تھی جب ڈریسنگ روم کا دروازہ کسی نے نوک کیا۔

اف او! لگتاہے مسٹر احان ہیں،صبر ہی نہیں ہوتا ان سے تو۔

وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔

مسٹر احان،میں بس تھوڑی دیر میں آرہی ہوں، آپ پلیز باہر جائیں۔

وہ ڈور کے پاس آتے بولی۔اگلے ہی پل کسی نے زور کے دستک دی۔اور زور زور سے دروازو کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔

آئلہ کے پیروں تلے سے زمین نکلی تھی۔ڈر کے مارے اسکے اوسان خطاہوئے، جسم کپکپانے لگا اور سانس تیز ہونے لگی۔

مسٹر احان! mr.psycho part 38 & 39!

وہ کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی اور اگلے ہی پل بے ہوش ہوکے زمین پہ گر پڑی۔اور دستک دینے والا دروازہ توڑ کے ڈریسنگ روم میں آچکا تھا۔

****

اتنی دیر ہوگئی ہے۔ہنی ابھی تک آئی کیوں نہیں۔

وہ رمیز سے کہہ رہا تھا۔

ہاں اب تک تو آجانا چاہیئے تھا۔

رمیز نے احان کی طرف دیکھتے کہا۔

اور اگلے ہی پل دونوں کے چہروں کے رنگ اڑے تھے۔وہ دونوں آئلہ کے روم کی طرف بھاگے۔

"!جانم"

کمرے میں داخل ہوتے احان چلایا تھا۔

وہ ڈریسنگ روم کی طرف بھاگا،دروازہ کھلا تھااور کارپٹ پہ کافی خون پھیلا ہوا تھا۔اسکے قدم لڑکھڑائے تھے۔دل کی دھڑکنیں رکنے لگی تھیں۔

ہنی! ہنی! وہ پاگلوں کی چلاتے ہوئے ڈریسنگ روم کا ایک ایک کونہ چھاننے لگا۔

رمیز کے ہوش اڑے تھے۔دل ڈوبنے سا لگا تھا۔

وہ غائب تھی۔پر کیسے ؟

mr.psycho part 40 & 41اسکا سر چکرانے لگا تھا۔

احان! احان! سنبھالو خود کو۔

میں نے گارڈز کو کہہ دیا ہے وہ پوری گھر کی تلاشی لے رہے ہیں۔پولیس کو بھی انفارم کر دیا ہے۔کچھ نہیں ہو گا اسے۔

پر وہ غائب کیسے ہو گئی؟کس کی اتنی جرات ہوئی آخر کہ احان کے گھر میں گھس کے اسکے کمرے سے اسکی بیوی کو کڈنیپ کر گئے۔

رمیز پریشانی کے عالم میں بول رہا تھا۔جبکہ احان کارپٹ پہ بیٹھے خون کے قطروں کو چھو کے دیکھ رہا تھا۔

یہ خون میری ہنی کا تو نہیں ہے نا رمیز ؟شاید کسی اور کو چوٹ لگی ہو گی۔

وہ صدمہ میں کہنے لگا۔اسکی آنکھوں سے آنسوؤں کی ندیاں بہنے لگی تھیں اور ہاتھ کانپ رہے تھے۔

رمیز نے رنج سے اسے دیکھا۔

احان! ہوش میں آؤ،اگر تم اپنے ہوش کھو بیٹھو گے تو کیسے ڈھونڈو گے اپنی ہنی کو،کوئی لے کے چلا گیا ہے اسکو،ہوش میں آؤ تم،اسے

mr.psycho part 40 & 41ڈھونڈنا ہے ہمیں۔

وہ احان کو کندھوں سے پکڑے جھنجھوڑتے ہوئے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔

چپ ہو جاؤ تم! کوئی نہیں لے کے گیا اسے،وہ میری ہنی ہے کوئی کیسے لے کے جا سکتا ہے اسے۔

وہ رمیز کا گریبان پکڑتے زور سے چیخا تھا اور اگلے ہی پل اسکے گلے لگتے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگا۔

کچھ نہیں ہو گا اسے، ہم واپس لے آئیں گے، تم پلیز خود کو سنبھالو یار۔

وہ غم زدہ لہجے میں کہہ رہا تھا۔

!یہ خون، یہ خون تو میری ہنی کا نہیں ہے نا؟ بتاؤ نا

کسی نے میری جانم کو ہرٹ کیا ہے۔ کس کی اتنی ہمت ہوئی آخر، اگر اسے ایک بھی کھروچ آئی نا تو کسی کو نہیں چھوڑوں گا میں۔

وہ ہتھیلی سے آنسو صاف کرتے غضب ناک لہجے میں کہنے لگا۔

جس نے بھی یہ جرات کی ہے اسکا تو میں وہ حال کروں گا کہ دوبارہ کسی کی ہمت نہیں ہو گی احان عباس کی بیوی کی طرف آنکھ اٹھا کے

mr.psycho part 40 & 41 دیکھنے کی بھی۔

وہ مٹھیاں بھینچے ڈریسنگ روم سے باہر نکلا، رمیز بھی اسکے ساتھ چلنے لگا۔

تم نے سارے کیمرا ز چیک کیے ہیں؟

ہاں چیک کر لیے۔ کچھ بھی نہیں ملا۔ شاید پوری پلاننگ کے ساتھ کیا گیا ہے یہ سب۔

رمیز نے بے بسی سے کہا۔

آج کا دن میری جانم اور میرے لیے بہت خاص تھا اور جس نے بھی یہ دن برباد کیا ہے اسکی تو میں جان لے لوں گا۔

وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔

میں نے سب مہمانوں کو واپس بھیج دیا ہے اور میڈیا کو بھی بڑی مشکل سے روانہ کیا ہے۔

جس نے بھی یہ حرکت کی ہے، شاید تمہیں جانتا نہیں ہو گا، ورنہ جو تمہیں جانتے ہیں وہ تو اتنی ہمت کر ہی نہیں سکتے۔

رمیز نے کہا۔

اسی پل احان کے فون پہ میسج ٹون کی آواز آئی۔ اس نے فورا موبائل جیب سے نکالتے میسج اوپن کیا۔

کسی نے واٹس ایپ پہ کچھ پیکچرز بھیجی تھیں۔

احان کے ہاتھ ایک پل کو کانپے تھے پکچرز کو اوپن کرتے،

اگلے ہی پل موبائل۔اسکے ہاتھ کے گرا تھااور ساتھ ہی وہ خود پہ زمین پہ بیٹھتا چلا گیا۔

کیاہوااحان؟کس کا میسج تھا؟

رمیز نے پوچھااور زمین سے فون اٹھا کے دیکھنے لگا۔

آئلہ کی پکچرز تھیں جسمیں میں وہ بیڈ پہ بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔گردن،بازواور گال پہ خون کے نشان تھے۔بازو پہ کٹ کے نشان واضح ہورہے تھے۔جیسے کسی نوکیلی چیز ماری گئی ہو۔

زمیز کا دماغ سن ہوا تھا ایک پل کو۔

یہ سب کیاہے؟کون کررہاہے یہ سب؟

رمیز احان کے پاس بیٹھتے غصے وصدمے سے بول رہا تھا۔

میری ہنی کو ہرٹ کیااس نے،تکلیف پہنچائی میری ہنی کو،یہ سب برداشت نہیں کر سکتا میں،وہ بہت ڈر رہی ہو گی،رو رہی ہو گی،کتنا بھروسہ دلایا تھامیں نے اسے کہ میرے پاس محفوظ رہے گی وہ،لیکن میں اسکی حفاظت نہیں کر پایا،میری وجہ سے وہ اس حال میں پہنچی ہے۔

کیا کروں میں کیسے ڈھونڈوں اسے!؟

وہ اپنے بال نوچتے زور زور سے روتے ہوئے چلا رہا تھا۔اسکے رونے کی آواز اتنی تیز تھی کہ رمینا بیگم،کیارااور لینا بھی وہاں بھاگ کے آئے تھے۔mr.psycho part 40 & 41

تم فکر مت کرو احان،پولیس نے ڈھونڈنا شروع کر دیا ہے،مل جائے گی آئلہ۔

رمیز اسے گلے لگاتے تسلی دینے لگا۔

رمینا بیگم اور کیارا ہکی بکی ہو کے دیکھے جا رہی تھیں جبکہ لینا گم سم سی بت بنے کھڑی ہوئی تھی۔

لینا پہ نظر پڑتے ہی احان تیزی سے اٹھتے اسکی طرف بڑھا تھا۔

تم نے چھپایا ہے نا ہنی کو،مجھے تکلیف پہنچانے کے لیے کر رہی ہو نا یہ سب،بتاؤ،بتاؤ کہاں چھپایا ہے میری ہنی کو؟تمہیں پیسے چاہیئے نا،" دولت چاہیئے،میں۔۔۔۔میں سب کچھ دے دوں گا تمہیں،تمہیں جو بھی چاہیئے،میں تمہیں دینے کے لیے تیار ہوں،پلیز تم میری

" !جانم واپس دے دو مجھے، پلیز بتاؤ مجھے اسے کہاں چھپا رکھا ہے، لینا پلیز بولو، بولو لینا

خدا کے لیے بول دو، بتادو مجھے، واپس کر دو میری ہنی مجھے، "

کچھ بول کیوں نہیں رہی تم، تم جو بھی کہو گی میں کرنے کو تیار ہوں،

تمہیں جو بھی کرنا ہے نا میرے ساتھ کرو، مجھے ہرٹ کرو، مجھے تکلیف پہنچاؤ، لیکن پلیز میری بنی کو کچھ مت کہو، وہ نہیں سہہ پائے گی،

mr.psycho part 40 & 41 "وہ نہیں سہہ پائے گی۔

وہ لینا کو بازو سے پکڑے جھنجھوڑتے ہوئے زور و قطار روتے اسکی منتیں کرنے لگا۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنے ہوش کھوتے زمین بوس ہوتا، رمیز نے آگے بڑھ کے اسے سہارا دیا۔

کیارا اور رینا بیگم کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔ احان کا یہ روپ پہلا کہاں دیکھا تھا انہوں نے، اس طرح گڑگڑاتے، منتیں کرتے،

ٹوٹتے، بکھرتے پہلی بار دیکھ رہے تھے وہ،

وہ تو احان کو ایک مضبوط اعصاب کا مالک شخص سمجھتے تھے، اسکی دیوانگی، جنونیت اور یہ پاگل پن ناقابل یقین تھا ان کے لیے۔

لینا پل بھر میں وہاں سے غائب ہوتے اپنے روم میں پہنچی تھی۔ تیزی سے ڈور لاک کرتے وہ بیڈ پہ جا گری اور لمبے لمبے سانس لیتے

اپنے بازو پہ ہاتھ رکھ دیے جو احان کی سخت گرفت کی وجہ سے دکھ رہے تھے۔

یہ کیسا پاگل پن تھا، اسکی آنکھوں میں جنونیت تھی وہ بھی اس معمولی سی لڑکی کے لیے، ایسے تڑپ رہا ہے جیسے جان اٹکی ہو اس لڑکی

میں۔

وہ آنکھیں بند کرتے خود کو پر سکون کرنے لگی۔

★★★★★★★mr.psycho part 40 & 41

!مسٹر احان

وہ بمشکل آنکھیں کھولتے ہوئے ہلکے سے بولی تھی۔

جسم میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں اور گردن اور بازوؤں پہ بے حد جلن کا احساس ہو رہا تھا۔

اس نے اٹھنے کی کوشش کی پر بے سود، شاید بے ہوشی کی دوا کی وجہ سے وہ ابھی بھی نیم بے ہوش ہی تھی۔

پورے کمرے خالی تھا۔کمرے کے بیچوں بیچ ایک بیڈ تھا جس پہ وہ لیٹی ہوئی تھی۔شاید کمرے کو باہر سے لاک کیا گیا تھا۔

چھت پہ نظریں ٹکاتی اگلے ہی پل اسکی آنکھیں پھر سے بند ہوئیں تھیں۔

_____*******mr.psycho part 40 & 41

کرنا کیا ہے اس لڑکی کا؟پورے شہر میں پولیس ڈھونڈ رہی اسے،ہم اگر اسے اپنے ساتھ لے کے گئے تو پکڑے جائیں گے،

وہ احان عباس پاگلوں کی طرح چیخ رہا تھا۔اگر ہم تک پہنچ گیا تو ہمارے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا وہ۔

ایک نقاب پوش اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا۔

لگتا ہے غلطی کر دی ہم نے،اب اگر اسے زندہ چھوڑ دیا تو یہ ہمارے بارے میں اسے بتائے گی اور وہ ہمیں مار ڈالے گا۔اس لڑکی کو ہی مار دیتے ہیں۔کھیل ختم! پیسے تو جو ملنے تھے وہ مل چکے ہمیں،اسکا کام تمام کر کے باہر نکل جائیں گے۔بس یہی ایک راستہ ہے ہمارے پاس۔

اسکے ساتھی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو وہ بھی ہاں میں سر ہلانے لگا۔

_____******_____mr.psycho part 40 & 41

پانی پیو،احان پلیز پانی پی لو۔

کتنے گھنٹوں سے تم روئے جا رہے ہو۔سنبھالو خود کو۔

فون ٹریس کیا ہے انہوں نے کچھ دیر میں پتہ لگ جائے گا جگہ کا۔

پلیز تم ایسے پاگلوں کی طرح برتاؤ نہیں کرو۔

رمیز اسے پانی کی بوتل پکڑاتے بولا۔جو اس نے نہیں لی۔

تو کیا کروں میں؟کئی گھنٹوں سے خوار ہو رہا ہوں۔کہیں نہیں مل رہی وہ،

کہاں ڈھونڈوں اسے میں،پتہ نہیں کس حال میں ہو گی میری ہنی۔

ایسے لگ رہا ہے میرا دل کسی نے اپنی مٹھی میں قید کر لیا ہو اور بس ابھی میری جان نکل جائے گی۔

وہ گاڑی کے ڈیش بورڈ پہ سر رکھے بے بسی سے آنسو بہانے لگا۔

,صبح کے پانچ بجنے والے تھے اور وہ دونوں شہر کا چپہ چپہ چھان رہے تھے۔ کہ شاید وہ مل جائے پر بے سود

ہر گزرتے پل کے ساتھ احان جیسے پاگل سا ہوتا جا رہا تھا۔

_____*******_____mr.psycho part 40 & 41

وہ کس حال میں ہو گی یہ سوچ سوچ کے ہی اسکا برا حال ہو رہا تھا۔

احان نے تو کبھی ایسا سوچا ہی نہیں تھا کہ کچھ ایسا بھی ہو گا، بھلا اس معصوم سی جان سے کیا دشمنی کسی کی، وہ تو کسی کو جانتی تک نہیں،

میرے سوا کسی کو کہاں جانتی ہے وہ۔

وہ سیٹ سے ٹیک لگائے سوچنے لگا۔ رمیز لاچاری سے احان کو دیکھ رہا تھا۔ کچھ ہی گھنٹوں میں کیا حالت ہو گئی تھی اسکی، چہرے کا تو جیسے

رنگ ہی اڑ چکا تھا، رو رو کے آنکھیں لال ہو چکی تھیں، پیاس سے ہونٹ سوکھ چکے تھے۔ گالوں پہ آنسوؤں کے خشک ہونے کے نشان

واضح ہو رہے تھے۔

محبت میں کتنا کمزور اور بے بس ہو گیا تھا نا احان عباس۔

موبائل بجنے پہ وہ خیالوں سے باہر نکلا۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے ہم پہنچ رہے ہیں اوکے اوکے!"ا"

رمیز نے جلدی سے فون ڈیش بورڈ پہ رکھتے کار سٹارٹ کی اور فاسٹ ڈرائیو کرنے لگا۔

آئلہ کا پتہ چل گیا ہے، ہم وہی جا رہے ہیں۔

رمیز نے ایک نظر احان پہ ڈالتے کہا۔

اسکا مرجھایا ہوا چہرہ ایک دم سے کھل اٹھا تھا۔

کیا!؟میری جانم! جلدی جلدی چلو۔

وہ خوشی سے بولا۔

_____*******_____mr.psycho part 40 & 41

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔ جب دروازہ کھولے دو نقاب پوش کمرے میں آئے۔

ڈر کے مارے وہ بیڈ کے ایک کونے میں سمٹی تھی۔نازک سے وجود پہ کپکپاہٹ طاری تھی اور دل بے تحاشا شور مچا رہا تھا۔

!مسٹر احان

وہ ڈر ڈر کے بول پائی تھی۔

یہ کس کا نام لے رہی ہے؟

ایک نقاب پوش بیڈ کی سائیڈ پہ بیٹھتے دوسرے کی طرف دیکھتے بولا۔

پتہ نہیں،شاید ہیرو ہو گا اسکا۔

mr.psycho part 40 & 41وہ دونوں قہقہے لگانے لگے۔

مجھے۔۔۔۔مجھے مسٹر احان کے پاس جانا ہے۔

وہ بیڈ سے اترتے دروازے کی طرف بھاگنے لگی تو ایک ساتھی نے آئلہ کے بازو کو پکڑتے اسے واپس بیڈ پہ پھینکا تھا۔

یہاں پر کوئی مسٹر احان نہیں ہے۔

لیکن ہم دونوں ضرور ہیں۔ہم سے بات کرو تم۔

وہ بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے مکروہ ہنسی ہنستے بولے۔

آئلہ نے بیڈ سے اترتے پھر سے بھاگنے کی کوشش کی۔

ان میں سے ایک نے آئلہ کے بالوں کو زور سے اپنے ہاتھوں میں جکڑا تھا۔

کیوں بار بار بھاگنے کی کوشش کر رہی ہو؟

کوئی فائدہ نہیں ہے۔بہت کمزور سی ہو تم،ایک تھپڑ لگایا نا تو عقل ٹھکانے آجائے گی تمہاری۔

وہ غرایا تھا۔

ڈر کے مارے آئلہ بری طرح کانپ رہی تھی۔

دیکھو ذرا،چھوٹی سی سہمی ہوئی چڑیا،کتنی پیاری ہے یہ۔

دوسرے ساتھی نے آئلہ کے وجود پہ حوس زدہ نظریں ٹکاتے کہا۔

اتنا ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس، چل بس جلدی سے کام تمام کر اسکا۔ ہمیں نکلنا بھی ہے یہاں سے۔

پہلا ساتھی بیزاری سے بولا۔

!چلو چڑیا، اب تمہارا وقت ختم ہوا، بائے بائے

دوسرے ساتھی نے ایک ہاتھ کے آئلہ کا جبڑا سختی سے پکڑے، دوسرے ہاتھ میں چاقو لیے کہا۔ آئلہ کی آنکھوں سے پانی بہنے لگا،

mr.psycho part 40 & 41خوف سے رنگ زرد پڑ چکا تھا۔

اب سوچ کیا رہا ہے، پولیس کے آنے کا انتظار کر رہا ہے کیا؟ مار اسکے پیٹ میں چاقو اور ختم کر کہانی۔

پہلا ساتھی چلایا تو دوسرے نے اسی وقت زور سے آئلہ کے پیٹ میں چاقو گھونپا، آئلہ کے منہ سے چیخ نکلی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ اسکے پیٹ سے چاقو نکالتا، پولیس کی گاڑی کی آواز پہ وہ آئلہ کو بیڈ پہ پھینکتے کمرے سے باہر نکلے، جیسے ہی کمرے سے باہر نکلے سامنے پولیس کے دیکھ کے ہوش اڑے تھے۔

احان اور رمیز تیزی سے بھاگ کے انکی طرف آئے۔

احان نے ان دونوں کو مکے مارنا شروع کر دیے، وہ جنونوں کی طرح ان پہ ٹوٹ پڑا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ انکی جان لیتا، کھلے ہوئے دروازے سے نظر کمرے کے بیچوں بیچ پڑے بیڈ پہ گئی جہاں اسے آئلہ کا فراک نظر آیا تھا۔

وہ بھاگ کے اندر گیا۔ بیڈ کی نزدیک پہنچتے ہی اسکی سانسیں اٹکی تھیں۔

آئلہ کے پیٹ میں چاقو گھسا ہوا تھا جہاں سے خون بہے جا رہا تھا۔ سارا فراک خون سے لت پت ہو چکا تھا۔ وہ بمشکل سانس لے پا رہی تھی۔ درد سے کراہتے ہوئے آنکھیں بند ہونے کو تھیں۔ اور گال آنسوؤں سے بھیگ چکے تھے۔

"!جانم! جانم"

وہ آئلہ کو بانہوں میں بھرتے زور سے چلایا تھا۔

رمیز کمرے میں آیا، آئلہ کو خون میں لت پت دیکھ کے اسکے سر پہ جیسے آسمان ٹوٹ پڑا تھا۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا۔ اس حد تک تو سوچا ہی نہیں تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا تھا۔

جلدی چلو، وہ احان کے ساتھ ساتھ باہر کی طرف بھاگتے گاڑی میں بیٹھتے ڈرائیو کرنے لگا۔

پلیز تیز چلاؤ گاڑی، جلدی کرو۔

احان۔چیخا تھا۔

mr.psycho part 40 & 41وہ پاگلوں کی طرح روئے جا رہا تھا۔

رمیز کے اپنے ہوش اڑے ہوئے تھے۔پورا جسم جیسے کانپ رہا تھا اسکا بھی۔

!جانم! جانم! آنکھیں کھولیں پلیز! پلیز! آنکھیں کھولیں

دیکھیں مجھے، پلیز مجھے دیکھیں، میں آپکے سامنے ہوں، کچھ نہیں ہو گا آپکو، میں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔

ہنی! ہنی! آپکے مسٹر احان آپکو کچھ نہیں ہونے دیں گے۔

وہ دیوانوں کی طرح کبھی اسکے ہاتھ چوم رہا تھا تو کبھی اسکا ماتھا اور گال۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی اسکی جان چلی جائے گی۔جیسے ابھی دل غم سے پھٹ جائے گا۔

رمیز نے ہوسپٹل کے سامنے گاڑی اور اگلے ہی پل وہ آئی سی یو کے سامنے کھڑے ویٹ کر رہے تھے۔

احان کی تو جان اٹکی ہی ہوئی تھی رمیز بھی سانسیں روکے بے حال سا لگ رہا تھا۔

وہ ٹھیک ہے نا ڈاکٹر؟

ڈاکٹر کو روم سے نکلتے دیکھ احان اور رمیز دونوں نے بیک وقت پوچھا تھا۔

کافی خون بہہ چکا ہے۔پر زیادہ لیٹ نہیں ہوا اسی لیے انکی جان تو بچ گئی ہے پر ٹھیک ہونے میں کافی وقت لگ جائے شاید۔

ڈاکٹر نے کہا اور چلا گیا۔

دونوں کی اٹکی ہوئی سانس بحال ہوئی تھی۔گہرے سانس لیتے جیسے شکر ادا کیا تھا دونوں نے۔

وہ دونوں زندہ ہیں ابھی تک؟

احان نے قہر برساتی نظروں سے دیوار کی طرف دیکھتے رمیز سے پوچھا۔

ہاں! پولیس اسٹیشن میں ہیں۔

mr.psycho part 40 & 41رمیز نے دھیرے سے جواب دیا تھا۔

انکو میرے پاس لے کے آؤ، میری جانم کو ہوش آنے سے پہلے ان دونوں کی آنکھیں ہمیشہ کے لیے بند ہونا بہت ضروری ہیں۔

احان نے دانت پیس کے کہا تو رمیز چپ چاپ وہاں کے چلا گیا۔

اب احان کی بات ماننے کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا اگر وہ نہ جاتا تو احان نے خود ہی چلے جانا تھا۔ اور اگر وہ چلا جاتا تو سب کچھ تباہ کر کے ہی واپس آتا۔

!میری جانم! آئی ایم سوری! میری ذرا سی بے احتیاطی کی وجہ سے آپکو اتنی تکلیف سہنی پڑی۔ بٹ آئی پرامس آپکے ہوش میں آنے سے پہلے ان لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دونگا میں۔

وہ نرمی سے آئلہ کے ماتھے پہ پیار کرتے سرگوشی کر رہا تھا۔

_____*******____mr.psycho part 40 & 41

Episode 41

سٹور روم میں ہیں وہ دونوں۔

احان کو اپنی طرف آتے دیکھ کے رمیز نے کہا۔

کچھ بتایا یا نہیں۔

احان نے سپاٹ سے انداز میں پوچھا تو رمیز نے نا میں سر ہلایا۔ احان سٹور روم میں انٹر ہوا جبکہ رمیز باہر کی طرف چل دیا۔

تم میں سے کس نے میری ہنی کو چاقو مارا تھا۔

احان نے قہر برساتی نگاہیں ان دونوں پہ گاڑھے کہا۔ وہ خوف کے مارے کانپ رہے تھے، جانتے تھے کہ اب زندہ نہیں بچنے والے۔

"!کچھ پوچھ رہا ہوں میں"

وہ چیخا تھا۔

وہ۔۔۔ وہ اس نے۔۔۔ اس نے مارا تھا۔

ایک ساتھی نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا۔ اور پلک جھپکتے ہی احان نے دوسرے والے کے پیٹ میں چھرا گھونپا تھا۔

ایک زوردار چیخ اسکے منہ سے نکلی تھی۔ اور وہ درد سے کراہنے لگا۔ اس سے پہلے کہ پہلا ساتھی کچھ کہتا احان نے اسکی طرف بڑھتے

اسکے گلے پہ زور سے کٹ لگایا اور فواروں کی شکل میں خون بہنے لگا۔

دونوں درد سے تڑپتے، کراہتے زمین پہ پڑے ہوئے تھے۔

یہی سزا ہے میری جانم کو تکلیف پہنچانے کی، کوئی سوال کوئی صفائی نہیں، نہ کوئی معافی اور نہ ہمدردی میری ہنی کو ہرٹ کرنے کی سزا "

mr.psycho part 40 & 41"! صرف اور صرف موت ہو گی

احان نے چاقو زمین پہ پھینکا اور ان دونوں کو ایسے ہی تڑپتا, بلکتا چھوڑ کے غصے سے آگ بگولہ ہوتے سٹور روم سے باہر نکلا۔

احان، تمہاری واسکٹ پہ خون کے نشان ہیں، تم جا کے فریش ہو جاو، چینج کر لو تب تک آئلہ کو ہوش آ جائے گا۔

رمیز نے سنجیدگی سے کہا۔

ہاں، میں جا رہا ہوں۔ وہ دونوں ایسے ہی پڑے رہیں، تڑپ تڑپ کے خود ہی مر جائیں گے۔ آسان موت تو میں دینے نہیں والا انکو۔

میں جا رہا ہوں، تم آ جانا پھر۔

احان رمیز کا کندھا تھپتھپاتے بولا اور گاڑی کی طرف بڑھ گیا اور رمیز نے ایک سرد آہ بھری۔

_____*******_____

ابھی تک ہوش میں نہیں آئی وہ؟

احان کو پریشان حال دیکھ کے رمیز نے پوچھا۔

نہیں! ڈاکٹر نے کہا ہے جلد ہی ہوش آ جائے گا۔

احان نے فکر مندی سے کہا۔

اتنے پریشان کیوں ہو احان؟ اب تو ٹھیک ہو گیا نا سب، مر چکے ہیں وہ دونوں، اور آئلہ بھی بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی۔

لیکن ابھی تک یہ پتہ نہیں لگا کہ یہ سب کیا کس نے تھا؟

mr.psycho part 40 & 41 آخر کس نے؟

احان نے رمیز کی طرف دیکھتے کہا۔

پولیس کو بھی کوئی ثبوت نہیں ملا جس سے پتہ لگایا جا سکے کہ اس سب کے پیچھے کون تھا۔

رمیز نے بے بسی سے کہا تو احان نے گہری سانس لی تھی۔

آپکی پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔ آپ جا کے مل لیں لیکن ایک بات کا دھیان رکھیے گا۔ وہ ابھی شاک میں ہیں اسی لیے ہو سکتا ہے وہ کچھ نہ بول پائیں، کچھ دن تک آہستہ آہستہ نارمل ہو جائیں گی تب تک آپ کوئی بھی ایسی بات مت کریے گا جس سے وہ سٹریس لیں یا انہیں حادثے سے متعلق کچھ یاد آئے۔

نرس نے روم سے نکلتے احان اور رمیز کی طرف آتے کہا تو وہ دونوں روم میں انٹر ہوئے تھے۔

!جانم! میری ہنی

احان آئلہ کی طرف بڑھتے اسکے ماتھے پہ پیار کرتے محبت بولا تھا۔

اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے وہ اسکے ہاتھوں کو باری باری چومنے لگا۔

رمیز نے ایک نظر آئلہ پہ ڈالی، سکون کی سانس لی اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ وہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ اسکا چہرہ دیکھ کے دل کو تسلی ہو گئی تھی بس اتنا کافی تھا رمیز کے لیے۔

ہنی! میں آپکے پاس ہوں۔

وہ آئلہ کے گالوں پہ پیار کرتے سرگوشی کرنے لگا تھا۔

پر وہ بالکل چپ تھی اور احان کو دیکھ رہی تھی۔

میری جان! آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں گی۔ ڈرنہ نہیں ہے جانم نے، میری ہنی بنی بہت بریو ہے۔

وہ اسکے پاس بیٹھے اسکا دل بہلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پر آئلہ کا سپاٹ سا چہرہ دیکھ کے احان کا دل ڈوبنے لگا تھا۔ بے حد دکھ ہو رہا تھا اسے۔

اسکی ہنی تو کبھی ایسے خاموش نہیں ہوتی تھی، وہ تو ہر پل ہنستی کھیلتی، کھکھلاتی رہتی تھی۔ اتنی اداس و جذبات سے عاری اسکا چہرہ دیکھ کے احان کی آنکھوں میں نمی سی اترنے لگی تھی۔

!میری جان! آپکے لیے چاکلیٹ لاؤں؟ بہت ساری لے کے آؤں گا۔ ہمم

وہ نرمی سے اسکے گال سہلاتے اس سے پوچھنے لگا کہ شاید وہ کچھ بولے یا کم سے کم سر ہی ہلا دے پر اسکے لب نہ ہلے، نہ وہ کچھ بولی بس

mr.psycho part 40 & 41اپنی آنکھیں بند کر لیں آئلہ نے۔

اسے اس طرح دیکھ کے احان کا دل غم سے پھٹنے لگا تھا۔وہ اپنے بے قابو ہوتے دل کو سنبھالتے لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

روم میں ایک طرف پڑے صوفے پہ جا بیٹھا اور آئلہ کو دیکھنے لگا۔

میری نازک سی جان، کتنی تکلیف سہنی پڑی نا تمہیں میری وجہ سے، آئی پرامس ہنی! یہ جس کا بھی کام ہوا نا اسے چھوڑوں گا نہیں میں۔

وہ اپنی کنپٹیوں کو سہلاتے سر گوشی کر رہا تھا۔

_____*******_____

کیسی ہے وہ؟ اور احان بھائی کیسے ہیں؟

کچھ پتہ چلا اس سب کے پیچھے کون تھا؟

کیارا گاڑی میں فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی رمیز سے پوچھ رہی تھی۔

ہوش میں تو آگئی ہے لیکن شاک میں ہے ابھی، ڈاکٹر نے کہا ہے کچھ دن لگیں گے شاک سے باہر آنے میں، احان بہت پریشان ہے آئلہ کے لیے اور کوئی پتہ نہیں لگا کہ یہ سب کس نے کیا اور کیوں کیا۔

وہ افسردگی سے بول رہا تھا۔

ہمم! تم تو اپنا خیال رکھو، احان بھائی تو خود مجنوں ہی بن گئے ہیں۔انہیں تو کوئی ہوش ہی نہیں اپنی بیوی کے سوا کسی اور کا۔

کیارا نے رمیز کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے فکر مندی سے کہا۔

ٹھیک ہوں میں، تم فکر نہیں کرو۔

mr.psycho part 40 & 41رمیز نے زبردستی لبوں پہ مسکراہٹ سجاتے کہا۔

کیسے فکر نہ کروں رمیز، تم اسی طرح دیکھ کے بہت ٹینشن ہو رہی ہے مجھے اور احان بھائی کی الگ فکر ہے۔

زندگی کس موڑ پہ آگئی ہے یوں اچانک سب کچھ بدل گیا ہے۔اور یہ بدلاؤ بالکل بھی اچھا نہیں ہے۔اس سے ہمیں صرف دکھ ہی مل رہا ہے۔

وہ رنجیدہ لہجے میں بولی تو رمیز اسے دیکھنے لگا۔

کیارا! ٹینشن نہیں لو، سب ٹھیک ہو جائے گا۔

وہ اسکے گال کو چھوتے ہوئے بولا۔

اچھا اب مجھے گھر ڈراپ کر دو، دادو ویٹ کر رہی ہو نگی۔ میرا۔

ہاں چلتے ہیں۔

رمیز نے مسکراتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی اور ڈرائیو کرنے لگا۔

_____*******_____mr.psycho part 40 & 41

ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ احان ایک پل کے لیے بھی آئلہ کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوا تھا۔

ہر وقت اسکے پاس بیٹھا رہتا، اس سے باتیں کرتا، اسے پیار کرتا، اسکا دل بہلانے کی کوشش کرتا رہتا۔

پورے ہفتے میں وہ ایک بار بھی ایک بھی لفظ نہیں بولی تھی۔ بس چپ چاپ احان کو دیکھتی رہتی۔

احان کے کان ترس گئے تھے اسکی آواز سننے کو،

ہر روز وہ ڈاکٹر سے پوچھتا کہ میری ہنی کچھ بول کیوں نہیں رہی؟ شاک سے باہر کب آئے گی؟ کب ٹھیک ہو گی؟

ساری رات وہ آئلہ کے سرہانے بیٹھے اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتا رہتا۔

اسکی آواز سنے بنا زندگی بہت اداس سی بہت ادھوری سی لگنے لگی تھی احان۔ کو، اسکی شرارتیں، اسکی بچوں جیسی باتیں وہ بے تابی سے اسکے لبوں کی طرف دیکھتا رہتا کہ شاید اب وہ اپنے لبوں سے اسکا نام لے گی۔

پورا ہفتہ ایسے ہی گزر گیا۔ رمیز دن میں کئی بار چکر لگاتا تھا ہوسپٹل آئلہ کو جی بھر کے دیکھتا اور واپس چلا جاتا، رمینا بیگم، ٹیشا اور کیارا mr.psycho part 40 & 41 بھی ایک بار آئیں تھیں۔

احان کو آئلہ کے لیے تڑپتا دیکھ کے وہ سرد آہ بھر کے رہ گئی تھیں۔

آج اسے ہسپتال سے ڈسچارج کیا جانا تھا۔ اسکا زخم کچھ بھر چکا تھا لیکن ابھی اسے بیڈ ریسٹ کی تاکید کی گئی تھی۔

احان اسے لیے گھر میں آیا۔

اسے بیڈ پہ لٹاتے اسکے پاس ہی بیٹھ گیا۔

آئلہ سے زیادہ تو احان کی حالت خراب لگ رہی تھی۔ شیو بڑھی ہوئی، آنکھیں راتوں کو جاگنے کی وجہ سے سوجی ہوئیں تھیں اور چہرہ بے حد اداس بالکل مرجھائے ہوئے پھول کی طرح، بہت بوجھل اور تھکا تھکا سا لگ رہا تھا وہ پر اسکے دل میں ایک سکون کی لہر اتری تھی اپنی ہنی کو واپس گھر لا کے۔

تم گئی نہیں یہاں سے ابھی تک؟

کچن سے نکلتے ہی احان کی نظر سامنے سے آتی لینا پہ پڑی تو وہ غصے سے کہنے لگا۔

میں کہاں جاوں گی؟

وہ دوبدو ہوتے بولی۔

جہاں بھی جاؤ، اس گھر سے دفع ہو جاؤ بس، اگلی بار نظر آئی تو میں خود گھر سے باہر نکال دونگا تمہیں تو بہتر ہے کہ عزت سے چلی جاؤ۔

وہ دوٹوک انداز میں کہتا اپنے روم کی طرف بڑھا۔ لینا دانت پیستے کچن میں چلی گئی۔

*****

کچھ کھالیں نا ہنی، یہ تھوڑا سا کیک کھالیں آپکا فیورٹ فلیور ہے۔

وہ کافی دیر سے اسے کچھ کھلانے کی کوشش کر رہا تھا پر وہ کچھ نہیں کھا رہی تھی۔

میری جان! کچھ کھائیں گی نہیں تو ٹھیک کیسے ہونگی آپ؟ ضد نہیں کریں نا، آپکے مسٹر احان پہلے ہی بہت پریشان ہیں آپکو لے کر، پلیز بات مان لیں۔

وہ اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھامے محبت سے بول رہا تھا۔

آپ نے مام، ڈیڈ کو بتایا؟ وہ مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئے؟

وہ احان کی آنکھوں میں جھانکتے، دھیمی سی آواز میں بولی تھی۔

اسکی آواز کانوں میں پڑی تو احان کے لبوں پہ مسکراہٹ ابھری تھی۔اس نے والہانہ انداز میں آئلہ کے ماتھے پہ پیار کیا۔

میری جانم! آپکی آواز سننے کو کان ترس گئے تھے میرے،بے حد سکون محسوس ہو رہا ہے اب۔

وہ اسے اپنے سینے میں چھپاتے خوشی سے بول رہا تھا۔

مام،ڈیڈ کو نہیں بتایا تھا کیا آپ نے؟

اس نے پھر سے بات دوہرائی۔

وہ۔۔۔میرا بالکل بھی دھیان نہیں گیا۔اس طرف۔میں کافی اپ سیٹ تھا،ذہن میں خیال ہی نہیں آیا کہ آپکے مام،ڈیڈ کو انفارم کر سکوں۔

احان نے کچھ شرمندگی سے کہا۔

mr psycho by barbie boo part 42ابھی کال کر کے بتائیں انکو۔

وہ سپاٹ سے انداز میں بولی تو احان اسے دیکھنے لگا۔

ہنی، آپ کچھ کھا پی لیں پہلے، پھر ہم انہیں کال کر کے بتا دیں گے۔

احان نے بات کا رخ بدلنے کی کوشش کی۔اور سائیڈ ٹیبل سے جوس کا گلاس اٹھاتے آئلہ کی طرف بڑھایا۔

مجھے نہیں کھانا پینا کچھ بھی۔

وہ منہ دوسری طرف پھیرتے ہوئے بولی۔

ضد مت کریں ہنی! آپکی صحت میرے لیے بہت اہم ہے۔مجھے تنگ نہیں کریں۔چلیں جوس پیئیں۔

احان نے سختی سے کہا اور جوس کا گلاس اسکے منہ سے لگایا۔اسکے لہجے کی سختی محسوس کرتے وہ چپ چاپ جوس پینے لگی۔

گڈ گرل! چلیں،اب آرام سے لیٹ جائیں آپ۔پھر کچھ دیر تک آپکو کھانا کھلاؤں گا۔

اسے لٹاتے وہ نرمی سے اسکا ماتھا سہلاتے کہہ رہا تھا۔

آئلہ کے چہرے پہ ناراضگی کے تاثرات دیکھ کے احان اسکے برابر میں لیٹتے اسے دیکھنے لگا۔

جانم! ناراض نہ ہوں آپ، آپکی فکر ہے مجھے،اسی لیے تھوڑی سختی کرنی پڑی۔پلیز غصہ مت کریں۔

آئلہ کے گلے میں بازو کا حصار بناتے وہ دھیمے سے کہنے لگا۔

چینج کرادوں آپکو؟ آپکے وہ کارٹون والے کپڑے پہنادوں آپکو؟

اسکے پھولے ہوئے منہ کو دیکھتے احان نے شرارتا کہا۔

mr psycho by barbie boo part 42! نہیں

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

ٹھیک ہے۔ میں کچھ کام نمٹا کے آتا ہوں پھر آپکا موڈ ٹھیک کروں گا۔ تب تک آپ آرام کریں۔

وہ آئلہ کے گالوں پہ نرمی سے پیار کرتے بیڈ سے اترتے، روم سے باہر چلا گیا۔

_____*******

کہاں ہو تم؟

آفس میں ہوں۔ اتنے دنوں سے لیولی ہوئی تھی۔ آج آئی ہوں، کافی کام پینڈنگ تھا وہی کر رہی تھی۔ تم بتاؤ کیسے ہو؟ آفس میں ہو؟

کیارا نے فائل بند کرتے فون پہ رمیز سے بات کرتے کہا۔

ہاں، میں بھی آفس میں ہوں، فری تھا تو سوچا تم سے بات کرلوں۔

وہ محبت سے بولا تو کیارا کے لبوں پہ مسکراہٹ ابھری تھی۔

تو مجھے مِس کر رہے تھے تم، ہونہہ؟

کیارا کے لفظوں سے شرارت جھلک رہی تھی۔

کچھ ایسی ہے سمجھو۔

رمیز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تو اگر زیادہ یاد آرہی ہے میری، تو پھر ملنے آجاؤ مجھ سے۔

وہ دھیمی سی آواز میں کہنے لگی۔

ٹھیک ہے۔ میں آتا ہوں کچھ دیر تک پھر کہیں باہر چلتے ہیں۔ بائے۔

رمیز نے کہااور کال کاٹ دی۔ کیارا کے لبوں پہ گہری مسکراہٹ پھیلی تھی۔

_____*******mr psycho by barbie boo part 42

یہ تو پاگل ہی ہو گیا ہے، مجال ہے جو کسی کی کوئی خبر ہو اس کو۔ پتہ نہیں کیا جادو کر دیا ہے اس لڑکی نے میرے پوتے پہ، اپنی مٹھی میں قید ہی کر لیا ہے اس چھوٹی سی لڑکی نے تو، اسکی محبت میں بالکل اندھا ہی ہو گیا ہے یہ تو، کیسے سمجھاؤں میں اس کو۔

رمینا بیگم لینا کے روم میں تھیں اور صوفے پہ بیٹھی بولے جا رہی تھیں۔

اسی طرف احان کمرے میں داخل ہوا۔

میں جانتا تھا تم ایسے نہیں جاؤ گی۔ اتنی آسانی سے کہاں بات ماننے والی ہو تم۔

چلو میں خود چھوڑ کے آتا ہوں تمہیں۔

احان نے لینا کی طرف بڑھتے، اسکو بازو سے پکڑتے باہر کی طرف کھینچ کے جانے لگا تو رمینا بیگم نے اسکے سامنے آتے اسے روکا تھا۔

کیا کر رہے ہو تم؟ کوئی تمیز نہیں رہی تمہیں؟ یہ کیا طریقہ ہے؟ بیوی نہ سہی تمہارے بچے کی ماں تو ہے نا یہ، اس سے عزت سے پیش آؤ۔

رمینا بیگم نے سختی سے کہا، لینا کے بازو پہ موجود احان کے ہاتھ کی سخت گرفت ڈھیلی پڑی تھی۔

دادو پلیز! آپ اس معاملے میں مت بولیں، آپ کچھ نہیں جانتی اس لیے پلیز ہٹیں سامنے سے۔

احان نے دبے دبے غصے سے کہا۔

تم نے سنا نہیں، لینا کہیں نہیں جائے گی، اسی گھر میں رہے گی یہ۔

وہ دوٹوک انداز میں بولی تھیں۔

میری ہنی کو جان سے مروانے کی کوشش کی ہے اس نے، میں اسے زندہ چھوڑ رہا ہوں یہی بہت ہے، مگر اس گھر میں ایک پل بھی برداشت نہیں کروں گا میں اسے۔

احان نے قہر برساتی نگاہیں لینا پہ ڈالتے کہا۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا، میں کیوں اسے مروانا چاہوں گی۔ میرا اس سب سے کوئی تعلق نہیں ہے احان۔

mr psycho by barbie boo part 42 وہ افسردہ ہوتے بولی۔

بس کر دو تم! جھوٹ بولنا بند کرو، بہت اچھی طرح جانتا ہوں میں، اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے تم کسی بھی حد تک جا سکتی ہو اور تم زیادہ خوش نہیں ہونا، تم زندہ اس لیے ہو کیونکہ ابھی میرے پاس تمہارے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے پر جس دن میرے ہاتھ کوئی ثبوت لگا نا پھر اپنا حشر دیکھنا تم۔

احان نے اسکے دونوں بازوؤں کو سختی سے اپنے حصار میں لیتے کہا۔

میں نے کہا نا اس سب میں میرا ہاتھ نہیں تھا۔ پر مجھے خوشی ہوتی اگر وہ مر جاتی تو۔۔۔۔ جان تو چھوٹ جات۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔ لینا کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی احان نے ایک زور دار تھپڑ اسکے گال پہ رسید کیا وہ فرش پہ جا گری تھی۔

خبر دار! میری ہنی کے بارے میں کوئی غلط بات نہیں سنوں گا میں، اور ایسی بات تو ہر گز نہیں،

تم نے سوچا بھی کیسے آخر کہ اپنی جانم کے ساتھ ایسا ظلم ہونے دونگا میں، دوبارہ اگر ایسی کوئی بات تمہاری زبان پہ آئی نا تو میں تمہیں بولنے کے قابل بھی نہیں چھوڑوں گا۔

وہ لینا کے بال مٹھی میں جکڑے اس پہ قہر برسا رہا تھا۔

تم پاگل ہو گئے ہو کیا؟ کچھ ہوش بھی ہے کہ کیا کر رہے ہو تم؟

رمینا بیگم نے احان کا ہاتھ جھٹکتے غصے سے کہا۔

جاؤ یہاں سے، اپنے کمرے میں جاؤ تم۔

وہ احان کو جانے کا اشارہ کرتے بولیں تو احان اٹھ کے باہر کی طرف جانے لگا۔

ہاں میں چاہتی ہوں کہ وہ مر جائے، اسی لائق ہے وہ، میں خود اسکی جان لے لوں گی، مار دوں گی اسے۔

احان دروازے تک پہنچا تھا جب لینا تیزی سے کھڑی ہوئی اور زور سے چیخی۔

احان غصے سے پلٹا اور لینا کی طرف بڑھتے اسکے بازو کو سختی سے پکڑتے اسے زور سے بیڈ پہ پھینکا پر لینا کا توازن بگڑا اور بیڈ پہ گرنے کی بجائے اسکا سر سائیڈ ٹیبل پہ جا لگا اور اگلے ہی پل وہ فرش پہ جا گری۔ اسکے سر سے تیزی سے خون بہنے لگا۔

رمینا بیگم کے ہوش اڑے تھے۔ احان بھی ایک پل کو چونکا تھا۔

دیکھ کیا رہے ہو، اٹھاؤ اسکو اور ہوسپٹل لے کے جاؤ نا۔

احان کو خاموش کھڑے دیکھ کے وہ چلائی تھیں۔

وہ اسے اٹھاتے باہر کی طرف بھاگا اور ہوسپٹل لے گیا۔

احان صاحب! پیشنٹ کے سر پہ گہری چوٹ آئی تھی۔ خطرے سے تو باہر ہیں لیکن کافی خون بہہ گیا ہے اور شاید دو تین مہینے ایڈمٹ رکھنا پڑے گا انکو۔

ڈاکٹر نے احان کو بتایا۔ تو وہ ہلکے سے سر ہلا گیا۔

میری شرٹ خراب ہو گئی ہے۔ اسکو چینج کرنا ہو گا۔

وہ اپنی شرٹ کی طرف دیکھتے بول رہا تھا جس پہ جابجا خون کے نشان تھے۔

اگر جانم نے دیکھ لیا تو ڈر جائیں گی، پہلے ہی اتنی مشکل سے وہ شاک سے باہر نکلی ہے کہیں پھر سے نہ شاک میں چلی جائے، اس بات کا ذکر نہیں کرونگا ہنی سے۔

وہ کار ڈرائیو کرتے سوچتے ہوئے گہری سانس لینے لگا۔

_____*******

کہاں جا رہے ہیں ہم؟

کیارا نے رمیز سے پوچھا جو ڈرائیو کر رہا تھا۔

میں نے سوچا کیوں نا ایسی جگہ جائیں جہاں کوئی ہم دونوں کو ڈسٹرب نہ کر سکے تاکہ ہم تھوڑا سا پیار ہی کر لیں ایک دوسرے سے۔

رمیز نے ذو معنی انداز میں کہا تو کیارا شرمائی تھی۔

اور اسکے لیے میرے فلیٹ سے زیادہ پر سکون جگہ اور کوئی ہو سکتی ہے کیا؟

رمیز نے آنکھوں سے اشارہ کرتے کہا تو وہ مسکرا دی۔

_____*******mr psycho by barbie boo part 42

اب چلیں بھی یا یہی رکنے کا ارادہ ہے؟

کیارا کو دروازے کے پاس کھڑے پا کر رمیز نے شرارتا کہا تو وہ فلیٹ میں انٹر ہوئی۔

تم چلو بیٹھو میں ہمارے لیے کچھ لے کے آتا ہوں، فریج خالی ہے۔ بھوک لگے گی نا ہمیں۔

وہ کیارا کے قریب ہوتے اسکی کمر کے گرد۔ حصار بناتے اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔

اچھا ٹھیک ہے پر جلدی آنا، زیادہ دیر نہیں رک سکتی میں یہاں۔

کیارا نے اپنے سرخ ہوتے گالوں کو چھپاتے ہوئے کہا تو رمیز مسکراتے ہوئے فلیٹ سے باہر نکلا۔

وہ لاؤنج میں جا کے صوفے پہ بیٹھ گئی۔

****

کتنی دیر ہو گئی ہے مسٹر احان آئے ہی نہیں۔

پہلے مجھ پہ غصہ کیا اور اب اکیلا چھوڑ کے چلے گئے مجھے، میں ٹھیک نہیں ہوں، مجھے ضرورت ہے انکی،

اور وہ کس طرح مجھے اکیلا چھوڑ کے چلے گئے اگر پھر سے کسی نے مجھے کڈنیپ کر لیا تو یا مجھے جان سے مار دیا تو۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔

وہ دروازے پہ نظریں ٹکائے احان کی راہ تکتے رونے لگی۔

****

وہ ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی جب ڈور بیل کی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔

لگتا ہے رمیز آ گیا، اتنی دیر لگا دی تھی اس نے تو۔

وہ صوفے سے اٹھتی دروازے کی طرف بڑھی اور پوچھے بغیر ہی مسکراتے ہوئے ڈور اوپن کیا۔

سامنے موجود شخص کو دیکھ کے کیارا کے لبوں سے پل بھر میں مسکراہٹ غائب ہوئی تھی اور پریشانی کے سائے لہرائے تھے۔

!آپ! آپ یہاں

وہ ہکی بکی ہوئی تھی اور بمشکل بول پائی تھی۔

کیارا! تم آفس کی بجائے یہاں رمیز کے فلیٹ میں کیا کر رہی ہو؟

وہ اندر آتے دبے دبے غصے سے پوچھنے لگا۔

وہ۔۔بھائی۔۔۔

اس سے پہلے کہ کیارا کچھ کہتی، اسی وقت رمیز فلیٹ میں داخل ہوا، احان کو سامنے دیکھ کے وہ ٹھٹکا تھا۔

احان تم یہاں اور یہ تمہاری شرٹ پہ خون کیسا ہے؟

کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا؟

اسکی شرٹ پہ لگے خون پہ رمیز کی نظر پڑی تو وہ فکر مندی سے بولا۔

کچھ نہیں، وہ لینا کے سر پہ چوٹ لگ گئی تھی اسی کو ہوسپٹل لے کے گیا تھا۔کافی دیر سے وہی تھا۔سوچا واپس گھر جاؤں، ہنی ویٹ کر رہی ہو گی پر یہ خون کے نشان، ایسے نہیں جا سکتا تھا اسی لیے تمہارے فلیٹ میں آیا تھا تاکہ تمہاری کوئی شرٹ پہن لوں۔

احان نے رمیز کو صورت حال سے آگاہ کیا۔

. کیا کہا ڈاکٹر نے؟ لینا ٹھیک تو ہے نا؟

رمیز نے فکر مندی سے پوچھا۔

خطرے سے باہر ہے اور ڈاکٹر نے کہا ہے کہ گہری چوٹ لگی ہے اسی لیے ایک دو مہینے ایڈمٹ رکھنا ہو گا اسے۔

احان نے لاپرواہی سے کہا۔اسے فکر ہی کب تھی لینا کی وہ جیے یا مرے اسے کونسا فرق پڑتا تھا۔

اب تم دونوں بتاؤ مجھے کہ یہ سب کیا ہے؟

تم دونوں چھپ چھپ کے ملتے ہو ایک دوسرے سے؟

احان نے سینے پہ ہاتھ باندھتے سنجیدگی سے پوچھا۔

کیارا اور رمیز چپ چاپ کھڑے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

اب ایسے ایک دوسرے کو تکتے رہو گے یا میرے سوال کا جواب بھی دو گے؟

احان نے دبے دبے غصے سے کہا۔

کبھی کبھی ملتے ہیں بس۔

رمیز نے نظریں چراتے کہا۔

چھوٹے بچے ہو کیا تم دونوں جو ڈرتے ہو۔

ایک ساتھ رہنا چاہتے ہو تو بولو نا، شادی کرو ایک دوسرے سے اور رہو ایک ساتھ۔

احان نے ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا۔

ہاں، میں اگلے ہفتے گھر والوں کو لانے والا تھا۔

.رمیز نے دھیرے سے کہا۔

اگلے ہفتے کیوں؟ اسی ہفتے لے کے آؤ انکو اور نکاح کرو۔

احان نے دوٹوک انداز میں کہا تو کیارا کے دل میں خوشی سے ہلچل ہونے لگی جبکہ رمیز نے احان کو گلے لگاتے اپنے لبوں پہ مسکراہٹ سجائی تھی۔

بس ٹھیک ہے اب زیادہ خوش نہیں ہو۔ مجھے شرٹ دو کوئی، گھر جانا ہے مجھے۔

احان نے سنجیدگی سے کہا اور رمیز کے ساتھ چلتے اسکے کمرے کی طرف بڑھا۔

آئلہ کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیئے اب تمہیں۔

ایک بار جو ہوا اسکے بعد تو ہر پل محتاط رہنا ہو گا تمہیں۔

رمیز نے فکر مندی سے کہا۔

اب کوئی کچھ نہیں کر سکتا، وہ بالکل سیف ہے۔

ہاں، میں جانتا ہوں ابھی ہنی کو ایک پل بھی اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیئے مجھے پر لینا کی وجہ سے رکنا پڑا مجھے۔

.احان نے شرٹ چینج کرتے کہا۔

لینا ہوسپٹل میں ہے تو پھر بچے کو کون سنبھالے گا؟

رمیز نے متفکر ہوتے کہا۔ اسکا دھیان اس معصوم سی جان کی طرف گیا جو بنا کسی قصور کے نجانے کیا کیا سہنے والا تھا۔

مجھے نہیں پتہ، دادو ہیں اور بے بی سٹر بھی ہے بچے کو سنبھالنے کے لیے۔ تم پریشان نہ ہو۔

احان نے روم سے باہر نکلتے کہا تو رمیز بھی اسکے ساتھ چل پڑا۔

کیارا تم چلو گی ساتھ؟

احان نے لاؤنج میں آتے کیارا سے پوچھا۔

میں ڈراپ کر دوں گا۔

رمیز نے جواب دیا تو احان فلیٹ سے باہر چلا گیا۔

رمیز ڈور لاک کرتے کیارا کی طرف بڑھنے لگا۔

_____*****_____.

احان چاکلیٹس اور آئس کریم ہاتھ میں پکڑے گھر میں داخل ہوا۔ لاؤنج میں رمینا بیگم سامنے صوفے پہ بیٹھی شاید احان کے آنے کا ہی ویٹ کر رہی تھیں۔

اسے آتا دیکھ جلدی سے کھڑی ہوئیں اور احان کی طرف گئیں۔

کہاں ہے لینا؟ ساتھ نہیں لے کے آئے اسے تم؟

وہ فکر مندی سے پوچھنے لگیں۔

وہ ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہے۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کچھ دن تک وہی رہے گی۔

وہ جان چھڑانے کے سے انداز میں کہتا جانے لگا۔ تو رمینا بیگم نے اسے رکنے کا اشارہ کیا۔

تم یہاں کیوں آ گئے؟ وہ ہوسپٹل میں ہے اور تمہیں اس کم عمر بیوی کی فکر کھائے جا رہی تھی جو بھاگ کے آ گئے۔

. وہ نظر ابو لیں۔

دادو پلیز! آپ بار بار ایک ہی بات بول کے مجھے غصہ مت دلائیں۔

مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے لینا کی آپکو اسکی زیادہ فکر ہو رہی ہے تو آپ خود چلی جائیں اسکے پاس۔ میں نہیں جاؤں گا اب وہاں اور ویسے ہی وہاں کافی نرسز ہیں جو اسکا خیال رکھ رہی ہیں۔ بہت مہنگے ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہے وہ، آپ بے فکر رہیں۔

وہ بیزازی سے کہتے اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔

دیکھو تو ذرا اسکو، بس اپنی بیوی کی فکر ہے اسے اور کوئی نظر ہی نہیں آرہا اسکو چاہے کوئی جیے یا مرے کوئی فرق نہیں پڑنا اسکو۔

وہ غصے سے بڑبڑاتے ہوئے صوفے پہ جا بیٹھیں۔

_____*******_____.

وہ ہلکے سے دروازہ کھولتے کمرے میں داخل ہوا۔ڈور لاک کیا۔اور بیڈ کی طرف بڑھا۔

آئلہ سو چکی تھی۔

چاکلیٹس اور آئس کریم سائیڈ ٹیبل پہ رکھے اور وارڈروب کی طرف چلتے ہوئے گیا، آئلہ کے لیے لوز شرٹ دور ٹراؤذر نکالی اور بیڈ کی طرف واپس آیا۔

اسکے پاس دھیرے سے بیٹھ گیا۔وہ

جیسے ہی کمفرٹر ہٹانے لگا اسکی آنکھ کھل گئی۔

چینج کرادوں آپکو۔

احان نے محبت سے اسکے گال چھوتے کہا تو آئلہ نے منہ بناتے کمفرٹر اپنے اوپر ڈالا اور چہرہ چھپالیا۔

. !جانم! ہنی

وہ اسکے پاس لیٹتے سرگوشی کرنے لگا۔

جانم! کسی کام میں پھنس گیا تھا اسی لیے لیٹ ہو گیا میری جان، ورنہ میں اسی وقت واپس آجاتا۔غصہ نہیں کریں نا ہنی۔ابھی تو ٹھیک بھی نہیں ہوئی آپ اور غصہ ہو رہی ہیں۔

وہ کمفرٹر کے اوپر سے ہی اسکے ماتھے پہ ہاتھ رکھے کہہ رہا تھا۔

تو آپکو یہ بات نہیں پتہ کہ میں ابھی ٹھیک نہیں ہوئی؟

وہ کمفرٹر میں منہ گھسائے ہی بول رہی تھی۔

اسکے منہ سے شکوہ سن کے احان کے لبوں پہ گہری مسکراہٹ ابھری تھی۔اسے خوشی تھی کہ کم سے کم وہ بول تو رہی تھی۔

مجھے معلوم تھاناجانم! اسی لیے تو سوری کر رہاہوں نا، پلیز ہنی بنی اپنے مسٹر احان کو معاف کر دیں۔ اب ایک سیکنڈ کے لیے بھی اپنی جان کو اکیلا چھوڑ کے نہیں جاؤں گا، آئی پرامس۔ اب معاف کر دیں اور ہٹائیں اس پردے کو۔

وہ پیار سے بولتے کمفرٹر ہٹانے لگا۔

آپ ہمیشہ ایسے ہی بولتے ہیں بس، اور پھر سے وہی سب کرتے ہیں۔

وہ کمفرٹر سے چہرہ نکالتے ہوئے منہ پھلاتے ہوئے بولی۔

اور آپ بھی تو ہمیشہ مجھے معاف کر دیتی ہیں۔ مجال ہے جو کبھی کوئی سزا دی ہو مجھے۔

احان نے دانتوں تلے ہنسی دباتے کہاتو وہ اسے گھورنے لگی۔

چلیں یہ لاسٹ ٹائم ہے میری جان! دوبارہ نہیں کرونگا۔

. وہ اسکے نرم گال پہ اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے بولا۔

آپکو چینج کرا دیتا ہوں پھر ہم آئس کریم کھائیں گے اور چاکلیٹس بھی، آپ اپنی چاکلیٹ کھانا اور میں اپنی۔

احان نے اسکی کمر کے گرد بازو حائل کرتے اسے سہارا دیتے سیدھا کیا اور اسکے کان میں معنی خیز انداز میں سرگوشی کی۔

اسے چینج کرانے کے بعد سائیڈ ٹیبل سے آئس کریم اٹھا کے آئلہ کو آئس کریم کھلانے لگا۔

ہنی! منہ کیوں غبارے کی طرح پھلایا ہوا ہے؟

احان نے اسکے چہرے پہ نظریں ٹکاتے کہا۔

بولیں نا! ایسے چپ مت رہیں پلیز۔ ایک ہفتہ کیسے گزارا ہے یہ تو بس میں ہی جانتا ہوں۔

وہ اسکے گال پہ پیار کرتے کہنے لگا۔

مام، ڈیڈ کو کال کی آپ نے؟

آئلہ نے احان کی آنکھوں میں جھانکتے سوال کیا۔

احان کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی تھی۔ چہرے پہ سنجیدگی چھائی تھی۔

ہنی، زیادہ سوال نہیں کریں۔ بس چپ چاپ آئس کریم کھائیں پھر میڈیسن بھی کھلانی ہے آپکو۔

احان نے بے حد سپاٹ سے انداز میں کہاتو آئلہ کا چہرہ ایک دم۔ مرجھایا تھا۔

. اور نہیں کھانی۔

وہ منہ دوسری طرف پھیرتے بولی تھی۔ احان نے دانت پیسے تھے۔

ٹھیک ہے ابھی لیٹ جائیں پھر کچھ دیر تک میں میڈیسن کھلاتا ہوں آپکو۔

وہ اسے کندھوں سے پکڑتے لٹاتے ہوئے بولا۔

آپ میرے مام، ڈیڈ کو کیوں نہیں بتارہے؟

آئلہ کی بڑی بڑی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں تھیں۔

آپکو پتہ ہے جانم، ہر روز میں سوچتا تھا کہ میری ہنی ابھی اپنے ان نرم، ملائم گلابی لبوں سے میرا نام پکارے گی۔ پر میرے کان ترس گئے آپکی آواز سننے کو، آپکے منہ سے میرا نام سننے کو اور ابھی بھی آپ نے ایک بار بھی مجھے مسٹر احان کہہ کے نہیں پکارا۔

پلیز بلائیں نا، میرا نام لیں ان نازک لبوں سے۔

وہ آئلہ کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اسکے قریب لیٹے اسکی طرف رخ کیے اسکے ہونٹوں پہ انگلیاں پھیرتے مدہوشی کے عالم میں بول رہا تھا۔ آنکھوں میں کچھ الگ قسم کے جذبات جھلک رہے تھے، ایک عجیب قسم کی بے دردی اور نجانے کیا کیا۔

آئلہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جو اسکے گالوں کو بھگوتے جارہے تھے۔ دل ڈر کے مارے اچھل رہا تھا جیسے کچھ ہونے والا تھا۔

آئلہ کو روتا دیکھ کے احان اسکے آنسو صاف کرنے لگا۔

کیا ہو گیا جانم؟ رو کیوں رہی ہیں؟

اسکے نرم گالوں سے نرمی سے انگلیوں سے آنسو صاف کرتے کہنے لگا۔

آپ مجھے ڈانٹ رہے ہیں اور غصہ کر رہے ہیں۔

. وہ روتے ہوئے بولی۔

آپکو ڈانٹ نہیں رہا ہنی، آپکی فکر ہے مجھے، پلیز رونا بند کریں۔

وہ آئلہ کے ماتھے پہ پیار کرتے بولا۔

آپ مجھے اکیلا چھوڑ کے چلے گئے تھے اور اب کہہ رہے ہیں کہ میر فکر ہے آپکو، مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا، میں نے کتنی بار دروازے کی طرف دیکھا کہ شاید ابھی آجائیں گے آپ پر آپ نہیں آئے۔

وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

ہنی، میں نے بتایانا آپکو کہ کسی کام میں پھنس گیا تھا اسی وجہ سے لیٹ ہو گیا۔ پلیز چپ ہو جائیں، یہ آنسو برداشت نہیں ہوتے مجھ سے۔

وہ اسکے آنسو صاف کرتے کہنے لگا۔

آپ نے میرے مام، ڈیڈ کو نہیں بتایا اگر میں مر جاتی تو پھر بھی نہیں بتاتے کیا انکو؟

!ہنی! بس بہت ہو گیا! اب اور ایک لفظ بھی نہیں بولیں گی آپ

.وہ بہت سختی سے بولا۔

کیا ہو گیا ہے آپکو؟ بتائیں کیا مسئلہ ہے؟ میری بات سمجھ نہیں آرہی آپکو؟ کب سے کہہ رہا ہوں تنگ مت کریں مجھے پر آپ مسلسل ایک ہی بات دوہرا کے مجھے پریشان کیے جا رہی ہیں۔ اور اوپر سے مرنے کی باتیں کر رہی ہیں۔ نہیں جانتی کیا آپ کہ مجھے یہ بات کتنی تکلیف پہنچاتی ہے۔ پر آپکو میری کوئی پرواہ نہیں۔

وہ غصے میں بولنے لگا۔

پر میں نے ایسا کچھ نہیں بولا۔ میں نے تو بس مام، ڈیڈ کا۔۔۔۔

بس! مزید اب کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آنکھیں بند کریں اور سو جائیں۔

احان نے اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی غصے سے کہا۔

لیکن آپ مجھ پہ بلاوجہ غصہ کیوں ہو رہے ہیں؟

.وہ روتے ہوئے بولی۔

بلاوجہ؟ بلاوجہ غصہ ہو رہا ہوں میں؟ آپکو اندازہ بھی ہے میری حالت کا؟ جانم پلیز! پلیز مجھے مزید غصہ مت دلائیں۔ چپ چاپ سو

جائیں بس۔

وہ اپنے غصے پہ قابو پاتے، آئلہ کے چہرے پہ کمفرٹر ڈالتے کہنے لگا۔

آپ کسی اور کا غصہ مجھ پہ نکال رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ میں چپ چاپ سو جاؤں۔ مجھے نہیں سونا۔

وہ کمفرٹر کو اتارتے زور سے بیڈ سے نیچے اچھالتے ہوئے بولی۔

احان نے اسے گھورا اور بیڈ سے اترتے کمفرٹر اٹھایا اور واپس سے آئلہ پہ ڈالا۔

اب اگر اسے اتارا نا تو میں اسی کمفرٹر میں آپکو باندھ کے الماری میں بند کر دوں گا سمجھی آپ۔

وہ سخت لہجے میں کہتے اسکے پاس لیٹ گیا۔

مجھے ڈرانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ میں ڈرتی ہوں آپ سے۔

وہ بولنے لگی جبکہ گھبراہٹ اسکے چہرے سے واضح ہو رہی تھی۔

ٹھیک ہے پھر بند کرتا ہوں میں آپکو، اس الماری کی بجائے سٹور روم میں ڈال آتا ہوں۔ بہت بہادر ہیں نا آپ، اندھیرے سے بھی نہیں ڈرتی نا۔

وہ آئلہ کو بانہوں میں بھرتے روم سے باہر جانے لگا۔

آپ کہاں لے کے جا رہے ہیں مجھے۔

.وہ رونی شکل بناتے کہنے لگی۔

سٹور روم میں لیکے جا رہا ہوں۔ میری بات تو کوئی سن نہیں رہی آپ۔

وہ دبے دبے غصے سے بولا۔ آئلہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے وہ احان کو دیکھنے لگی۔

دوبارہ تنگ کریں گی مجھے ؟

احان نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے پوچھا تو اس نے نہ میں سر ہلایا۔

ٹھیک ہے ایک موقع دے رہا ہوں آپکو، امید ہے اب پریشان نہیں کریں گی آپ مجھے۔

وہ آئلہ کو واپس بیڈ پہ لٹاتے نرمی سے بولا تھا۔

جتنا ظلم کرنا ہے کر لیں، ایک بار ٹھیک ہو جاؤں میں پھر بتاؤں گی آپکو۔

وہ احان کو غصے سے دیکھتے دھیرے سے بولی تھی پر اسکی آواز احان کے کانوں تک پہنچی تھی۔

کیا بتائیں گی مجھے ؟ ہونہہ ؟ کیا کریں گی ؟

وہ اسکے برابر میں لیٹتے سپاٹ لہجے میں بولا جبکہ اسے آئلہ کی بات سن کے ہنسی آئی تھی جو اس نے دانتوں تلے دبالی تھی۔

.جب ٹھیک ہو نگی تو دیکھ لینا آپ۔

وہ کمفرٹر میں منہ چھپاتے ہوئے بولی۔ احان کے لبوں پہ گہری مسکراہٹ پھیلی تھی۔

یہ تو بتادیں کہ کونسے ظلم کر دیے میں نے اپنی جانم پہ۔

وہ نرمی سے اسکے چہرے سے کمفرٹر ہٹاتے کہنے لگا۔

مجھے کوئی بات نہیں کرنی مسٹر احان۔۔۔ سونے دیں مجھے۔

وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔ اور واپس سے کمفرٹر میں چھپ گئی۔

چلیں شکر ہے آپ نے میرا نام تو لیا ورنہ ساری رات نیند نہیں آنی تھی مجھے۔

وہ کمفرٹر کو ہٹاتے سائیڈ پہ کرتے شرارت بھرے لہجے میں بولا۔

ایک بار پھر سے میرا نام لیں نا میری چھوٹی سی جانم۔

وہ اسکے گال پہ پیار کرتے محبت سے کہنے لگا۔

میں نے کہا نا مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔

.وہ منہ پھلاتے ہوئے بولی۔

لگتا ہے آپ ایسے میری بات نہیں مانیں گی۔ ابھی آپکو سٹور روم میں پھینک کے آتا ہوں۔

وہ دانتوں تلے ہنسی دبائے بناوٹی غصے سے کہتے بیڈ سے اترنے لگا۔

نہیں، نہیں مسٹر احان۔ مجھے سٹور روم میں نہیں جانا۔

وہ روتے ہوئے بولی۔

رونا بند کریں، بالکل چپ۔

وہ آئلہ کو اپنے سینے میں چھپاتے مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

آپ بہت برے ہیں، آپ بدل گئے ہیں۔

وہ اسکے سینے میں سمٹتے روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

کیا کروں میں ہنی؟ ذرا سا ڈانٹ دیا تو رونا شروع، پیار کروں تو رونا شروع، دور جاؤں تو رونے لگ جاتی ہیں اور پاس آؤں تو بھی آپکو رونا آجاتا ہے۔ میرے سینے سے لگ کے روتی ہیں اور برا بھی کہتی ھیں مجھے۔

ایسے ہوتا ہے کیا ہونہہ؟

وہ اسکی تھوڑی اونچی کرتے اسکی آنکھوں میں جھانکتے پیار سے کہہ رہا تھا اور وہ آنسو بہائے جا رہی تھی۔

آپ نے اتنا غصہ کیا مجھ پہ اور ایک بار بھی سوری نہیں بولا۔

وہ اسکے سینے پہ سر رکھتے ہوئے ناراضگی سے بولی۔

اوہو! میری "ہنی بنی" اس لیے چپ نہیں ہو رہی کیونکہ میں نے سوری نہیں بولا۔

چلیں مجھے معاف کر دیں میری جانم، مجھ سے نجانے کیا غلطی ہوئی ہے جو آپ اتنا روئے جا رہی ہیں۔ پلیز مجھے معاف کر دیں۔

وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے دونوں کان پکڑے، چہرے پہ سنجیدگی سجائے کہنے لگا۔

نہیں، میں معاف نہیں کرونگی۔

.وہ منہ دوسری طرف پھیرتے ہوئے بولی۔

لگتا ہے معافی مانگنے کا میرا یہ طریقہ پسند نہیں آیا آپکو، چلیں کوئی اور طریقہ اپنانا پڑے گا۔

وہ آئلہ کی کمر کو بازوؤں کے حصار میں لیتے اپنے قریب کرتے سرگوشی کرنے لگا۔

مسٹر احان! چھوڑیں مجھے ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی۔

وہ اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتے دبے دبے غصے کے بولنے لگی۔

میری جان آپ پہلے ہی ناراض ہیں مجھ سے، میں تو آپکی ناراضگی ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

وہ آئلہ کے کان کی لو پہ ہلکے سے بائٹ کرتے مدہوش سی آواز میں کہنے لگا۔

نہیں۔۔۔میں ناراض نہیں ہوں مسٹر احان! چھوڑیں مجھے۔

وہ اسکے حصار سے نکلنے کے لیے بولی تو احان نے گرفت ڈھیلی کی۔

سچ میں؟ آپ ناراض نہیں ہیں مجھ سے؟ جان چھڑانے کے لیے تو ایسے نہیں کہہ رہی نا؟

وہ اسکے چھوٹے سے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے محبت کے بولا۔

ہاں،ہاں، بالکل میں نہیں ہوں ناراض۔

وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ احان جانتا تھا کہ وہ جان چھڑانے کے لیے ایسا بول رہی ہے۔

ویری گڈ! چلیں اب آرام سے سو جائیں۔ گڈ نائٹ۔

وہ اسے لٹاتے، اس پہ کمفرٹر ڈالتے اسکے ماتھے پہ پیار کرتے بولا اور اسکے برابر میں لیٹ گیا۔

وہ کروٹ لیتے اپنا رخ احان کی طرف کرتے اسکی طرف دیکھنے لگی۔

.کیا ہوا؟ نیند نہیں آرہی کیا جانم کو؟

احان نے اسکی کمر کے گرد بازو حائل کرتے کہا۔

آپ نے بہت ڈانٹا نا مجھے اس لیے اب نیند نہیں آرہی۔

آئلہ نے دھیمی سی آواز میں کہا تو احان نے قہقہ لگایا تھا۔

تو آپکی ناراضگی ختم نہیں ہوئی ابھی تک۔

وہ اسکی گردن پہ انگوٹھا پھیرتے پیار سے کہنے لگا۔

وہ احان کی آنکھوں میں جھانکنے لگی۔

میں کیسے سمجھاؤں آپکو کہ کتنی فکر ہے مجھے آپکی۔ میری جان اٹکی ہوئی تھی جب آپکو کسی نے کڈنیپ کرل۔۔۔۔۔

بولتے بولتے وہ رکا، آئلہ کے چہرے کا رنگ زرد پڑتا دیکھ کے اسے یاد آیا کہ ڈاکٹر نے منع کیا تھا کوئی بھی بات دہرانے سے۔ وہ پچھتایا تھا۔

جانم! آپکو فروٹ کیک پسند ہے نا؟

اس نے جلدی سے بات بدلی۔

!ہاں

وہ ہلکے سے مسکرائی۔

ابھی کھانا ہے جانم کو فروٹ کیک؟

وہ اسکے گال سہلاتے محبت سے بولا۔

نہیں، ابھی نہیں کھانا، صبح کھاؤں گی۔

وہ اسکے سینے میں سمٹتے ہوئے بولی۔

اوکے ہنی! صبح کھلا دوں گا آپکو۔

وہ پیار سے بولا۔

اوکے گڈ نائٹ مسٹر احان۔

آئلہ نے دھیمے سے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔

.!گڈ نائٹ جانم گڈ نائٹ میری جان

وہ اسکے بالوں پہ لب رکھتے بے حد محبت سے بولا تھا۔

آئم سوری جانم! میں نے کچھ زیادہ ہی رلا دیا تھا آپکو۔ پر کیا کرتا آپ کی ہر ضد پوری نہیں کر سکتا میں، آپکی ہر بات نہیں مان سکتا میں۔ آپکے لیے کوئی غلط فیصلہ نہیں کرونگا۔ تھوڑی سی سختی تو کرنی ہے پڑے گی مجھے تاکہ آپ بلاوجہ کی ضد نہ کیا کریں۔ اتنا بڑا حادثہ ہوا ہے ابھی تک پتہ نہیں لگا کہ کس نے کیا یہ سب، جب تک مجھے پتہ نہیں لگ جاتا تب تک آپکو آپکے مسٹر احان ایسے ہی بدلے بدلے سے نظر آئیں گے۔ آپکی حفاظت کے لیے مجھے یہ سب کرنا پڑے گا ہنی۔

وہ سوچتے سوچتے نیند میں چلا گیا۔

****

کیاہو گیا؟ منہ کیوں بنایاہوا ہے تم نے ؟

آفس کیبن میں داخل ہوتے، سامنے بیٹھے رمیز کو منہ سوجائے دیکھ کے احان نے پوچھا۔

یار! بہت ٹینشن ہو رہی ہے مجھے۔

وہ گہری سانس لیتے بولا۔

پر ہوا کیا ہے ؟ کس بات کی ٹینشن ہو رہی ہے تمہیں ؟

احان نے فکر مندی سے پوچھا۔

وہ۔۔۔ ایکچلی مام، ڈیڈ نے آنے سے انکار کر دیا ہے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ایک بار رشتے سے منع کر کے ہماری جو انسلٹ کی تھی انہوں نے اب دوبارہ ہم وہاں نہیں جائیں گے۔

. رمیز نے اداسی سے کہا۔

اگر انہوں نے انکار کر دیا ہے تو پھر تم نے کیا سوچا؟ تم کیا کرو گے ؟

احان نے چیئر پہ بیٹھتے پوچھا۔

میں کیا کروں یار ؟ دادو تو گھر والوں کے بغیر میری کوئی بات ہی نہیں سنیں گی نا۔ کچھ سمجھ نہیں آرہا مجھے کہ کیا کروں۔

وہ احان کے سامنے پڑے کاؤچ پہ بیٹھتے بے بسی سے کہنے لگا۔

اس میں اتنا ٹینشن لینے کی کیا ضرورت ہے بھلا؟ تم شادی کرنا چاہتے ہو تو بتاؤ مجھے، میں آج ہی تمہارا نکاح کروادوں گا۔

احان نے پر سکون انداز میں کہا۔

کیا!؟ تم مذاق تو نہیں کر رہے نا؟ کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟ تم میرا اور کیارا کا نکاح کروادو گے ؟

رمیز حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

اتنے حیران کیوں ہو رہے ہو تم ؟ ہاں سچ کہہ رہا ہوں میں۔ بتاؤ پھر آج ہی یہ کام کر دیتے ہیں۔

احان نے کھڑے ہوتے سنجیدگی سے کہا۔

ہاں، بالکل کیونکہ مجھے منظور ہے۔

وہ احان کے گلے لگتے خوشی سے بولنے لگا۔

چلو پھر تیاری کرتے ہیں۔

وہ دونوں کیبن سے نکلتے آفس سے باہر چلے گئے۔

آئلہ کیسی ہے اب؟ وہ ٹھیک تو ہے نا؟

رمیز نے فکر مندی سے پوچھا۔

ہاں وہ کافی حد تک ٹھیک ہے اب۔

احان نے کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

اور لینا اسکی کیا خبر ہے؟ ڈاکٹر سے بات ہوئی تمہاری؟

رمیز نے کار میں بیٹھتے پوچھا تو احان کوئی جواب دیے بغیر ڈرائیو کرنے لگا۔

احان جواب تو دو یار۔

رمیز نے اسکی طرف دیکھتے کہا۔

رمیز تم لینا کا ذکر مت کیا کرو میرے سامنے، ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہے وہ، ٹریٹمنٹ چل رہا ہے اسکا جب ٹھیک ہو گی ڈاکٹر بتا دیں گے۔

وہ ناگواری سے بولا۔

کیا آئلہ کو یہ بات معلوم ہے؟ لیناوالی؟

رمیز نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو احان نے نہ میں سر ہلایا۔

آئی تھینک، تمہیں آئلہ کو بتانا چاہیئے تھا لینا کے بارے میں۔

رمیز نے صلاح دی۔

نہیں، میں ہنی کو پریشان نہیں کرنا چاہتا، وہ ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی، پہلے ہی اتنی مشکل سے وہ بولنے لگی ہے میں نہیں چاہتا کہ کسی بات کو لے کے وہ سٹریس لے۔

احان نے فکر مندی سے کہا تو رمیز ہلکے سے مسکرا دیا۔

_____*********

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟

گھر میں تیاریاں ہوتے دیکھ کے رمینا بیگم نے حیرانگی سے پوچھا۔

کیارا اور رمیز کا نکاح ہے آج شام کو اسی کی تیاری ہو رہی ہے۔

احان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب؟ کس سے پوچھ کے؟

وہ غصے سے بولیں۔

دادو آپکو غصہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیارا اور رمیز کی مرضی سے ہو رہا ہے یہ نکاح اور پلیز کوئی بھی تماشہ کھڑا مت کریے گا اس بار، پہلے ہی آپکی بلاوجہ کی ضد سے اتنے سال سے وہ الگ ہیں۔

احان نے دوٹوک انداز میں کہا اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

اپنی مرضی ہے انکی تو، میری کوئی عزت ہی نہیں رہی انکی نظر میں، نافرمان ہو گئے ہیں یہ تو۔ ابھی جا کے پوچھتی ہوں کیارا سے۔

وہ کیارا کے روم کی طرف بڑھ گئیں۔

_____*******_____.

!ہنی بنی" ابھی تک سو رہی ہیں آپ۔ ویک اپ جانم"

وہ آئلہ کے گالوں پہ پیار کرتے دھیمی سی آواز میں بول رہا تھا۔

چلیں ٹھیک ہے سوئی رہیں۔ کچھ دیر بعد آتا ہوں میں۔

وہ اسکے ماتھے پہ پیار کرتے کمرے سے باہر چلا گیا۔

_____********_____

کیا سن رہی ہوں میں یہ سب؟ تم رمیز سے نکاح کر رہی ہو؟ مجھے کانوں کان خبر تک نہ ہونے دی۔ تم تینوں بہن بھائیوں کو میری کسی

بات کی پرواہ ہے بھی یا نہیں؟

وہ کیارا کے کمرے میں داخل ہوتے غصے سے کہنے لگیں۔

دادو، مجھے بھی ابھی پتہ چلا ہے۔ میں نہیں جانتی تھی۔

کیارا ان کے سامنے جاتے ہوئے بولی۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہیں کچھ پتہ نہ ہو، تمہیں منع کیا تھا اسکے باوجود بھی تم نے رمیز سے رابطہ ختم نہیں کیا تھا نا اور اب نکاح بھی کر رہی ہو۔

وہ تلخ لہجے میں کہنے لگیں۔

دادو پلیز! میں کوئی غلط کام نہیں کر رہی جو آپکو اتنا برا لگ رہا ہے۔ رمیز بہت اچھا ہے کوئی برائی نہیں ہے اس میں تو پھر کیوں نہ کروں میں اس سے نکاح۔

آج تک آپکی وجہ سے ہی چپ رہی تھی میں، پر اب مزید میں چپ نہیں رہ سکتی۔ میں رمیز سے محبت کرتی ہوں اور اپنی مرضی اور خوشی سے یہ نکاح کر رہی ہوں۔

وہ بھی بنا ڈرے بولنے لگی۔ اسے بولتا دیکھ کے رمینا بیگم ہکی بکی رہ گئیں۔

ہاں، ہاں کرو اپنی مرضی، بڑا یقین ہے نا تمہیں اپنے رمیز پہ، مجھے تو وہ ایک نمبر کا فراڈیا لگتا ہے۔ کرو شادی پھر جب خود کی آنکھیں کھلیں گی نا تو روتی ہوئی آنا یہاں پہ۔

وہ کیارا کو گھورتے غصے سے پاؤں پٹختے کمرے سے باہر چلی گئیں۔

_____*******_____

بہت بہت مبارک ہو آپی! آخر کار رمیز بھائی کی محبت نے آپکو ہمت دے ہی دی۔ فائنلی آج آپکا بھی نکاح ہونے جا رہا ہے۔

کیارا کے ساتھ بیٹھی ٹیشا خوشی سے بول رہی تھی۔

ریڈ کلر کے لہنگے میں کیارا بے حد حسین لگ رہی تھی۔ خوشی سے اسکا چہرہ چمک رہا تھا۔

آپی وہ۔۔۔ آئلہ کہیں نظر نہیں آ رہی، اپنے کمرے میں ہے کیا؟

آئلہ کو آس پاس نہ دیکھ کے ٹیشا پوچھنے لگی۔

احان بھائی بتا رہے تھے کہ اسے میڈیسن کھلائی تھی تو وہ سو رہی ہے۔

کیارا نے ناگواری سے کہا اور سامنے سے آتے رمیز پہ نظریں ٹکا لیں۔

بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں وہ کافی ڈیشنگ لگ رہا تھا۔ کیارا کے لبوں پہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔

وہ کیارا کے برابر میں آ بیٹھا۔ اور کچھ ہی دیر میں نکاح کی رسم ادا کی گئی۔

رمینا بیگم نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں موجود تھیں۔ رمیز کی نظروں نے کئی بار آئلہ کو ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی وہ جانتا تھا کہ وہ میڈیسن لے کے سو رہی تھی پر پتہ نہیں کیوں ایک عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی اسے دیکھنے کے لیے جیسے فکر ہو رہی تھی اسے آئلہ کی کہ وہ واقعی ٹھیک ہے بھی یا احان نے ایسے ہی کہہ دیا تھا۔

!مبارک ہو

احان کی آواز سنتے وہ اپنے خیالوں سے باہر نکلا۔

کچھ ہی دیر میں سب سے مل کے وہ وہاں سے روانہ ہو گئے۔

رمینا بیگم منہ بناتے اپنے کمرے میں جا چکی تھیں۔ ٹیشا اور عادی بھی اپنے گھر جا چکے تھے۔

******_____

احان اپنے روم کی طرف بڑھنے لگا تھا جب اسکے فون پہ کسی کی کال آئی۔

!ہیلو

موبائل کان سے لگاتے وہ بولا۔

واٹ! یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ ابھی پہنچتا ہوں میں۔

وہ تیزی سے باہر کی طرف بھاگا، گاڑی میں بیٹھتے تیز رفتار میں کار چلانے لگا اور کچھ ہی دیر میں وہ ہوسپٹل کے سامنے تھا۔

کیسے ہوا یہ سب؟ کس کی اتنی جرات ہوئی آخر؟ اور آپ لوگ کہاں تھے؟ کوئی بھی ایسے روم میں چلا جاتا ہے کیا؟

کوئی گارڈز، کوئی سیکیورٹی کچھ ہے بھی یا نہیں؟

احان چیخا تھا۔

احان صاحب، ہم کچھ نہیں جانتے یہ سب کیسے ہوا؟ ہم تو خود پریشان ہیں، کمیرے میں ریکارڈنگ بھی موجود نہیں ہے۔ ہم نے پولیس کو کال کر دی ہے وہ بس پہنچتے ہی ہونگے۔

ایک ڈاکٹر کہنے لگا۔

لیکن ہوا کیا اسے ؟

احان زور سے بولا۔

سانس بند ہونے کی وجہ سے انکی موت ہوئی ہے اب پتہ نہیں کسی نے جان بوجھ کے کیا ہے یا نیچرل موت ہے۔ ہم ابھی کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہے۔ کیونکہ ایک گھنٹہ پہلے تو وہ بالکل نارمل لگ رہی تھی سانس لے رہی تھی پھر اچانک سے یوں موت ہو جانا ہمیں شک میں ڈال رہا ہے کہ کسی نے انکا آکسیجن ماسک اتارا ہو گا شاید۔

دوسرے ڈاکٹر نے کہا تو احان اپنے بالوں پہ ہاتھ پھیرنے لگا۔ اسکے چہرے پہ پریشانی چھائی تھی۔

ٹھیک ہے آپ جائیں، اب پولیس ہی انویسٹیگیشن کرے گی۔

احان نے کہا اور ہوسپٹل سے باہر نکلا۔ سامنے سے پولیس انسپکٹر آتا دکھائی دیا۔

!ہیلو احان۔ صاحب

وہ احان کے قریب آتے بولا۔

ہیلو، آپکو پتہ تو چل گیا ہو گا کہ کیا ہوا ہے۔ آپ ذرا اس مسئلے کو حل کریں۔ جتنا جلدی ہو سکے۔

احان نے پریشانی۔ کے عالم میں کہا۔

جی بالکل، آپ پریشان نہ ہوں، میں جلد از جلد پتہ لگالوں گا کہ کیا معاملہ ہے۔

انسپکٹر نے کہا اور ہوسپٹل میں داخل ہو گیا۔

احان اپنی گاڑی کی طرف بڑھا، گاڑی میں بیٹھتے ڈرائیو کرنے لگا۔

ایک اور مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے۔ پہلے والے مسئلے ابھی حل نہیں ہوئے اور ایک اور سیاپا۔

افسوس ہوا تمہارے جانے پر لیکن ایک دن سب نے مر ہی جانا ہے۔ کسی نے آج تو کسی نے کل۔ شاید تمہارا اتنا ہی ٹائم تھا اس دنیا میں۔

وہ سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے بول رہا تھا۔

خیر اب مجھے چلنا چاہیئے، شاید ہنی جاگ گئی ہو گی اب تک۔

وہ کار ڈرائیو کرتے کہنے لگا۔

****

میرا سر اتنا بھاری کیوں ہو رہا ہے؟

وہ آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتے اپنے سر پہ ہاتھ رکھے کہہ رہی تھی۔

ابھی رات ہے یا دن ہے؟ کچھ سمجھ نہیں آرہا۔

وہ نیم بیدار آنکھوں سے کمرے کو دیکھنے لگی۔ اسی پل دروازہ کھلا اور احان کمرے میں داخل ہوا۔

آ گیا میں ہنی۔

وہ مسکراتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھا۔

مسٹر احان، صبح ہو گئی ہے کیا؟ میں کب سے سو رہی تھی؟

وہ دھیرے سے اٹھتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے خمار آلود آواز میں بول رہی تھی۔

نہیں جانم! صبح نہیں ہوئی ابھی تو رات ہے۔

احان نے اسکے پاس بیٹھتے اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

تو میں سارا دن سوئی رہی تھی۔ آپ نے مجھے جگایا کیوں نہیں؟

وہ احان۔ کی طرف دیکھتے بولی۔

ہنی آپکی میڈیسن میں سلیپنگ پلز ہو نگی شاید اسی لیے آپ سارا دن سوئی رہی ہیں۔ اٹس اوکے نا، اب نیند پوری ہو گئی نا آپکی۔

وہ اسکے ماتھے پہ پیار کرتے بولا۔

آپ نے سارا دن کیا کیا؟

وہ احان کے کندھے پہ سر ٹکاتے پوچھنے لگی۔

آج رمیز اور کیارا کا نکاح تھا تو سارا دن تیاریوں میں مصروف رہا۔

وہ سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے بولا۔

کیا؟ کیارا آپی کا نکاح تھا آج؟ آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟

وہ حیرت سے اسے تکنے لگی۔

جانم! آپ میڈیسن لے کے گہری نیند میں تھیں۔ آپکی نیند خراب نہیں کر سکتا تھا میں ہنی۔ یہ لیں پانی۔پیئں۔

وہ پانی کا گلاس آئلہ کے ہاتھ میں پکڑاتے کہنے لگا۔

لیکن مسٹر احان، آپ صبح بھی تو بتا سکتے تھے نا مجھے۔ آپ نہیں کھلاتے نا مجھے میڈیسن، شاید آپ چاہتے ہی نہیں تھے کہ میں نکاح میں شرکت کروں۔

وہ سر جھکائے اداسی سے بول رہی تھی۔

آپ شک کر رہی ہیں مجھ پہ؟ میں ایسا کیوں چاہوں گا بھلا کہ آپ نکاح میں شریک نہ ہوں، مجھے کیا مسئلہ ہو سکتا تھا بھلا؟

وہ دبے دبے غصے سے بولا۔

نہیں، میں شک نہیں کر رہی آپ پہ، میں تو بس پوچھ رہی تھی مسٹر احان۔

وہ دھیمی سی آواز میں کہنے لگی۔

اگر آپ صرف پوچھ رہی تھیں ہنی تو میں آپکو جواب دے چکا ہوں۔

احان نے سپاٹ سے انداز میں کہا اور بیڈ سے اترتے باتھ روم کی طرف چل دیا۔

میں نے تو بس پوچھا ہی تھا، مسٹر احان آجکل مجھ پہ زیادہ غصہ کرنے لگ گئے ہیں۔ مجھے بہت ڈانٹنے لگ گئے ہیں۔

وہ رونی شکل بناتے پانی پینے لگی۔

وہ فریش ہو کے باہر نکلا تو آئلہ کی طرف دیکھا وہ منہ پھلائے بیٹھی تھی۔ احان گہری سانس لیتے بیڈ کی طرف بڑھا۔

...

کیا ہوا آپکو؟ اب کیوں منہ بنایا ہوا ہے؟

احان اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔

کچھ نہیں۔

وہ دھیمے سے بولی۔

اگر کچھ نہیں ہوا تو پھر کیوں ایسے غبارے کی طرح منہ پھلا کے بیٹھی ہیں آپ؟

وہ اسکے گال چھوتے ہوئے کہنے لگا۔

آپ بہت بدل گئے ہیں۔

وہ شکایت کرنے لگی۔

جی کافی بدل گیا ہوں میں اور کچھ۔

وہ سنجیدگی سے اسکی۔ طرف دیکھتے بولا۔

. نہیں، کچھ نہیں۔

وہ لیٹتے ہوئے کمفرٹر میں چھپ گئی۔

احان چپ چاپ اسکے برابر میں لیٹ گیا۔

. گڈ نائٹ ہنی۔

وہ اسے اپنے قریب کرتے خود میں بھینچتے ہوئے سرگوشی کے انداز میں بولا۔ آئلہ نے کوئی جواب نہ دیا اور چپ چاپ اسکے سینے کے گرد بازو حائل کرتے اپنا منہ اسکے سینے میں چھپا لیا۔

آجکل کافی پریشان ہوں میں، بہت سارے مسئلوں میں پھنس گیا ہوں، ایک دم۔ سے بہت کمزور محسوس کرنے لگا ہوں خود کو، ایک تو آپ میری کمزوری بن چکی ہیں دوسرا شاید یہ بات سب جان چکے ہیں اور اسی بات کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنے میں لگے ہیں۔

ایک آپ ہی تو ہیں جسے دیکھ کے سکون کا سانس لیتا ہوں میں، اگر آپ بھی اسطرح مجھ سے ناراض رہنے لگیں گی تو پھر کیا بچے گا میرے پاس؟ میرے خود کیسے سنبھالوں گا؟.

آپکو دیکھ کے جیتا ہوں میں لیکن بار بار آپکے آنسو دیکھ کے ٹوٹنے لگتا ہوں میں، آپ کو سمجھانے کی کوشش کروں تو رونے لگ جاتی ہیں آپ، بہت بے بس سا محسوس کر رہا ہوں میں خود کو، پلیز میرے لیے اذیت کا باعث مت بنیں آپ،

میری جانم ہیں میرا سکون بن کے رہیں،

میرے دل کی دھڑکن میرا جنون بن کے رہیں۔

وہ اسے خود میں بھینچے آنکھیں موندے سرگوشی کر رہا تھا۔ پر شاید آئلہ کی آنکھ لگ گئی تھی وہ سو چکی تھی۔ میڈیسن کی وجہ سے وہ زیادہ تر نیند میں ہی رہتی تھی۔

ہمم! لگتا ہے سو گئی ہنی۔

اسکا کوئی جواب نہ پا کر احان نے دھیمے کے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔

_____*****_____.

کیسا لگ رہا ہے؟

وہ اسے اپنی بانہوں میں لیے اسکے ماتھے پہ پیار کرتے کہنے لگا۔

بہت اچھا، بتا نہیں سکتی کہ کتنی خوشی محسوس ہو رہی ہے مجھے، بے حد سکون اور اطمینان ایسے جیسے بس یہی چاہیئے تھا اور وہ مل گیا۔

وہ خوشی سے اسکے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے بولی۔

ہاں، سکون تو مجھے بھی بہت مل رہا ہے تمہیں پا کے، اب زندگی بھر ہم ساتھ رہیں گے ایسے ہی۔

وہ کیارا کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے محبت سے کہہ رہا تھا۔

ہاں، ایسے ہی ایک دوسرے سے محبت کرتے رہیں گے۔

کیارا رمیز کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہنے لگی تو رمیز مسکرا دیا۔

چلو اب سو جاتے ہیں بہت تھکان محسوس ہو رہی ہے۔

رمیز بیڈ پہ سیدھا لیٹتے ہوئے تھکے تھکے لہجے میں بولا۔

ہاں، ٹھیک ہے سو جاؤ آج، ویسے بھی اب تو زندگی بھر کا ساتھ ہے۔

وہ اسکے سینے پہ سر رکھتے بولی تو رمیز نے اسکی کمر کے گرد بازوؤں کا حصار بناتے آنکھیں بند کر لیں۔

_____*******_____.

!ویک اپ ہنی

وہ فرش ہو کے آیا اور آئلہ کو جگانے لگا۔

لاؤنج سے کیارا اور رمیز کی آوازیں آ رہی تھیں تو احان روم سے نکلتے لاؤنج کی طرف بڑھا۔

تم دونوں اتنی صبح صبح آ گئے۔

احان مسکراتے ہوئے بولا تو وہ دونوں ہنس پڑے۔

!گڈ مارننگ بھائی

کیارا مسکراتے ہوئے بولی۔

گڈ مارننگ۔

احان نے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتے کہا۔

.اور میں؟

رمیز نے منہ بسورتے احان کو دیکھا تو وہ رمیز کے گلے لگ گیا۔

تم تو بھائی ہو نا۔

احان نے اسکا کندھا تھپتھپاتے کہا۔ تو رمیز مسکرانے لگا۔

او کے تم۔ اپنی دادو سے باتیں کرو، تب تک ہم آتے ہیں۔

رمیز نے کیارا سے کہا اور احان کے ساتھ لاونج سے باہر نکل گیا۔

کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نا؟ اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہو تم؟

احان کے چہرے پہ پریشانی کے تاثرات دیکھ کے رمیز نے پوچھا۔

کل رات ہوسپٹل سے کال آئی تھی لینا کی موت ہوگئی ہے۔

احان نے سنجیدگی سے کہا۔

کیا!؟ یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟

.رمیز کو شاک لگا۔

سانس بند ہونے کی وجہ سے ہوا یہ۔ اب پتہ نہیں کسی نے جان بوجھ کے کیا تھا یا بس اتنا ہی وقت تھا اسکے پاس۔

احان نے لاپروائی ہے کہا تو رمیز حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

تمہیں کوئی فرق نہیں پڑ رہا؟ ذرا سا بھی دکھ نہیں ہو رہا کیا؟

وہ بے یقینی سے احان کو دیکھنے لگا۔

مجھے کیوں دکھ ہو گا؟

احان نے الٹا رمیز سے سوال کیا۔

احان، ماضی میں تم دونوں کے اچھے تعلقات تھے اور اس نے تمہیں ایک بیٹا بھی تو دیا ہے نا، بیوی نہ سہی تمہارے بچے کی ماں تو تھی نا۔ اس معصوم جان سے اسکی ماں چھین لی تم نے۔

رمیز نے دکھ سے کہا۔

ماضی کی باتیں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور تم لینا کی موت کا ذمہ دار مجھے ٹھہرا رہے ہو؟

.احان نے غصے سے کہا۔

احان پلیز! اب مزید جھوٹ مت بولو مجھ سے، تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں میں، میں سمجھا تھا کہ آئلہ کو اپنی زندگی میں لا کے تم سدھر چکے ہو پر اب تمہارا رویہ دیکھ کے مجھے عجیب سا لگ رہا ہے وہی پرانا احان نظر آ رہا ہے مجھے۔

رمیز اسکی آنکھوں میں جھانکتے کہنے لگا تو احان نے نظریں پھیر لیں تھیں۔

تم نے ہی مارا ہے نا لینا کو؟

رمیز شک بھری نظروں سے احان کو دیکھنے لگا۔

نہیں، میں نے کچھ نہیں کیا، میں تو تمہارے ساتھ تھا کل میں کیسے اسے مار سکتا ہوں۔

احان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

ہاں، کل تو تم میرے ہی ساتھ تھے تو پھر یہ سب کس نے کیا؟ اسطرح اچانک سے یہ سب اتفاق تو نہیں ہو سکتا نا۔

رمیز الجھن کا شکار ہوا تھا۔

یقیناً یہ بات بھی تم نے آئلہ کو نہیں بتائی ہو گی۔

رمیز نے افسوس سے احان کی طرف دیکھا تو وہ نظریں جھکا گیا۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے یار؟ مجھے حیرت ہو رہی ہے اور حیرت سے کہیں زیادہ دکھ ہو رہا ہے۔ اس چھوٹی سی جان کا کیا ہو گا؟

. رمیز نے رنجیدہ لہجے میں کہا۔

کیا ہو گا؟ اب ظاہر ہے وہ یہی رہے گا۔ اور کوئی راستہ تو ہے نہیں تو مجھے ہی پالنا پڑے گا اسے۔

احان نے بیزاری سے کہا۔

بے حس ہونے کا ناٹک نہیں کرو اب، تمہارا بیٹا ہے نا وہ اسی لیے تم نے ہی پالنا تھا اسے۔

اور کوئی بات کریں؟

رمیز کی بات سنتے احان نے ناگواری سے کہا۔

آئلہ کیسی ہے؟ اس سے مل کے آتا ہوں میں۔

رمیز نے پوچھا۔

ہاں میری جانم اب ٹھیک ہوتی جا رہی ہیں اگلے کچھ دن تک بالکل ٹھیک ہو جائیں گی وہ۔ پہلے تو سو رہی تھی شاید اب جاگ گئی ہو گی۔ تم جا کے مل لو، ویسے بھی کل ناراض ہو رہی تھی مجھ سے کہ اسے بتایا کیوں نہیں نکاح کے بارے میں۔

احان نے مسکراتے ہوئے کہا تو رمیز وہاں سے چلتے آئلہ کے روم کی طرف بڑھا اور احان گھر کے باہر نکل گیا۔

_____*******.

!ہیلو، گڈ مارننگ

رمیز ڈور نوک کرتے روم میں انٹر ہوتے مسکراتے ہوئے بولا۔

!گڈ مارننگ

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے مسکرائی تھی۔

جاگ گئی آپ، مجھے لگا کہیں سو نہ رہی ہوں۔

وہ بیڈ کے ساتھ پڑے کاؤچ پہ بیٹھتے ہوئے کہنے لگا۔

ہاں، میں ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اٹھی ہوں۔

وہ جمائی لیتے بولی۔

کیسی ہو؟طبعیت ٹھیک ہے نا؟

وہ فکر مندی کے پوچھنے لگا۔

میں ٹھیک ہوں اور اب کافی بہتر محسوس کر رہی ہوں۔ امید ہے جلد ہی پوری طرح ٹھیک ہو جاوں گی۔

.وہ چہکتے ہوئے بولی۔ رمیز مسکرایا تھا۔

یس! بہت جلد بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی اور پھر کھیلنا کودنا۔

وہ ہنستے ہوئے بولا۔ آئلہ ہنس پڑی۔

آئی ایم سوری! میرے نکاح میں تم شریک نہیں ہو پائی۔

وہ اداس ہوتے کہنے لگا۔

آپ کیوں سوری کہہ رہے ہیں۔ مسٹر احان نے ہی جان بوجھ کے مجھے میڈیسن کھلا دی تا کہ میں سارا دن سوئی رہوں۔ مجھے پتہ ہے انہوں نے یہ جان بوجھ کے ہی کیا تھا۔ جب میں نے پوچھا تو غصہ کرنے لگ گئے مجھ پہ۔

وہ بچوں کی طرح منہ پھلاتے احان کی شکایت کر رہی تھی۔ رمیز مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔

احان کو بہت فکر ہے نا آپکی اسی لیے اس نے ایسا کیا ہو گا۔ اس پہ شک نہیں کرو۔

رمیز نے سنجیدگی سے کہا۔

میں شک تو نہیں کر رہی تھی میں تو بس سوال کر رہی تھی۔

.وہ منہ بناتے بولی۔

!اچھا اچھا اب اداس مت ہو، چھوٹی میٹھی خرگوشنی

رمیز نے قہقہہ لگایا تو آئلہ اسے دیکھنے لگی۔

یہ کیا کہا آپ نے؟

وہ حیرت سے کہنے لگی۔

تمہارے مسٹر احان نے یہی نام دیا ہوا نا تمہیں، ہنی بنی۔

وہ ہنستے ہوئے بولا۔

ہاں وہ مجھے ایسے ہی بلاتے ہیں؛ میری ہنی بنی، میری چھوٹی ہنی بنی۔

وہ احان کی نقل کرتے بولی اور اگلے ہی پل دونوں ہنسنے لگے۔

مسٹر احان ہیں کہاں؟

آئلہ رمیز کی طرف دیکھتے بولی۔

وہ کسی کام گیا ہے کچھ دیر تک آجائے گا۔

رمیز نے مسکراتے ہوئے کہا اور کاؤچ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اوکے، ابھی میں جا رہا ہوں، اگر کوئی بھی بات ہو یا کچھ بھی چاہیئے ہو تو تم دوست سمجھ کے مجھے کال کر سکتی ہو، ٹھیک ہے نا لٹل ہنی۔

وہ بیڈ کے قریب جاتے اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے محبت سے کہنے لگا تو آئلہ نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔

اسی پل کیارا روم میں انٹر ہوئی۔ رمیز کا ہاتھ آئلہ کے گال پہ دیکھ اور ان دونوں کو مسکراتے دیکھ کے کیارا کا خون کھولنے لگا تھا وہ غصے سے پیر پٹختے ہوئے الٹے قدم واپس چلی گئی۔ جبکہ آئلہ اور رمیز نے کیارا کو نہیں دیکھا تھا۔

اپنا خیال رکھنا اوکے۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا اور روم سے باہر چلا گیا۔

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے احان کا ویٹ کرنے لگی۔

_____*********.

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ کل تو ڈاکٹر کچھ اور کہہ رہے تھے۔

احان غصے سے انسپکٹر سے کہہ رہا تھا۔

جی احان صاحب، کل ڈاکٹرز نے بس اپنے تکے ہی لگائے تھے۔ کسی بات کو لے کے شور نہیں تھے وہ اور ہم نے ایک ایک چیز کی تلاشی لی ہے ہمیں کچھ نہیں ملا۔

حالات کو دیکھتے ہوئے ایسا ہی لگ رہا ہے کہ انکی موت سانس رکنے کی وجہ سے ہی ہوئی تھی لیکن انہوں نے ایسا خود کیا تھا۔ انکے آکسیجن ماسک پہ بس انکی انگلیوں کے نشان تھے جو شاید انہوں نے خود ہی اتارا تھا اور وہی انکی۔ موت کا سبب بنا۔

اور کوئی ثبوت کچھ بھی نہیں ہے اور نہ ہی کسی پہ شک کیا جا سکتا جب کہ کوئی انکے روم میں گیا ہی نہیں تھا۔ ہم کسی پہ کوئی الزام نہیں لگا سکتے کیونکہ آپ کو بھی کسی پہ شک نہیں ہے تو یہ کیس یہی پہ کلوز کر دیا ہے ہم نے۔

انسپکٹر نے اسے ڈیٹیل بتائی تو احان کے ماتھے پہ بل پڑے تھے۔

ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔

وہ پولیس سٹیشن سے نکلتے اپنی گاڑی میں بیٹھا اور ڈرائیو کرنے لگا۔

_____*******_____.

اتنے غصے میں کیوں لگ رہی ہو؟

دادو نے تمہارے کان تو نہیں کھینچے نا؟

رمیز ڈرائیو کرتے ہوئے ایک نظر کیارا پہ ڈالتے شرارت سے بولا۔

بہت پیار جتا رہے تھے اسے، کیوں؟ ایک ہی رات میں مجھ سے دل بھر گیا کیا تمہارا؟

وہ جل کے بولی۔

کیا کہہ رہی ہو؟ آج ہماری شادی کا پہلا دن ہے اور تم یہ کیسی باتیں کر رہی ہو یار؟

رمیز نے دبے دبے غصے سے کہا۔

میں بھی تو یہی کہہ رہی ہوں نا کل ہی ہمارا نکاح ہوا اور تم آج اسکے گال چومنے پہنچ گئے۔ اپنی بیوی کافی نہیں ہے کیا جو اسکے پاس پہنچ گئے تھے۔

وہ تلخ لہجے میں بولتی رمیز کو تپ چڑھا گئی تھی۔

کچھ تو شرم کر لو، تمہارا شوہر ہوں میں اور تم مجھ پہ الزام۔ لگا رہی ہو۔

وہ غصے سے بولا۔

الزام لگا رہی ہوں میں؟ تو نہیں گئے تھے کیا تم اسکے کمرے میں؟ اسکے بیڈ کے پاس، اسکے اتنا قریب جھک کے کیا کر رہے تھے؟ اسکی آنکھوں میں کیا جھانک رہے تھے تم؟ اور اسکے گالوں پہ جو ہاتھ رکھا ہوا تھا اس کا کیا؟

یہ سب الزام لگا رہی ہوں میں؟ بولو؟

وہ چیخی تھی۔

اف! میں حیران ہوں کہ تم کیا کیا سوچ لیتی ہو یار، میں آئلہ کے روم میں اسکا حال پوچھنے گیا تھا اور بس پیار سے اسکے گال تھپتھپائے تھے کچھ غلط سوچ کے تو نہیں گیا تھا وہاں۔ دوست سمجھتی ہے وہ مجھے، بس اور کوئی بات نہیں ہے اور تم یہ بات کیوں بھول جاتی ہو کہ وہ احان کی بیوی ہے۔ تمہاری بھابی ہے وہ۔

رمیز تپ کے بولا تو کیارا اسے گھورنے لگی۔

اسکا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی دوبارہ اس سے ملنے جانا۔

وہ ناگواری سے کہنے لگی۔ تو رمیز کچھ کہے بغیر ڈرائیونگ پہ دھیان دینے لگا۔ کیارا بھی منہ بناتے خاموش ہو گئی۔

_____*******.

آ گئے تم، ذرا سنبھالو اسکو، بہت رو رہا ہے شاید اپنی ماں کو یاد کر رہا ہے۔

احان کو لاؤنج میں داخل ہوتا دیکھ کے رمینا بیگم نے اسے آواز دی تو وہ انکی طرف بڑھا۔

بے بی سٹر کہاں ہے؟ وہ نہیں آئی کیا آج؟

احان نے بچے کو اپنی گود میں لیتے پوچھا۔

پتہ نہیں کیا ہوا اسے، بتائے بغیر ہی چھٹی کر لی اس نے، صبح سے اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہی تھی پر مجال ہے جو ایک سیکنڈ پہ چپ ہوا ہو یہ۔

بیچارا اپنے ماں کے بغیر کیسے رہے گا یہ۔

رمینا بیگم رنجیدہ ہوئیں تھیں۔

آپ فکر نہ کریں۔ میں نئی بے بی سٹر کا انتظام کرتا ہوں۔ آپ جا کے آرام کریں تب تک میں سنبھالتا ہوں اسے۔

احان کہتے ہوئے اسے بچے کو لیے اپنے روم کی طرف بڑھا۔

مسٹر احان! آپ آ۔۔۔۔گئے۔۔۔۔۔

احان کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کے وہ خوشی سے بولتے بولتے رکی تھی۔

جی جانم! آگیا میں اور دیکھیں ساتھ میں اس چھوٹے سے شرارتی کو بھی لایا ہوں، اس نے صبح سے رو رو کے دادو کو پریشان کر رکھا تھا۔ اب جا کے جناب کو سکون ملا ہے۔

احان نے بیڈ کی طرف بڑھتے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ لینا کا بچہ ہے نا؟

آئلہ نے سوال کیا۔

.ہاں۔

احان نے سپاٹ سے انداز میں کہا اور بیڈ پہ بیٹھتے بچے کو آئلہ کے برابر میں لٹا دیا۔ وہ احان کو دیکھتے ہوئے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ ہلاتے مسکرا رہا تھا۔

تو آپ اسے یہاں کیوں لے کے آئے ہیں؟

شاید آئلہ کو اچھا نہیں لگ رہا تھا احان کا اس بچے کے ساتھ اسطرح مسکرانا اور محبت کرنا۔

لینا اب اس دنیا میں نہیں رہی، اسی لیے اب ہمیں ہی اس بچے کو پالنا ہو گا۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔ آئلہ کے چہرے کا رنگ اڑنے لگا تھا وہ بے یقینی سے احان کو تکنے لگی۔

یہ سچ ہے ہنی، کل رات کی بات ہے۔ گرنے کی وجہ سے اسکے سر پہ گہری چوٹ لگی تھی، ڈاکٹرز نے بہت کوشش کی اسے بچانے کی پر نہیں بچا پائے۔

احان نے اسے اصل بات نہیں بتائی۔

اوہو! بہت برا ہوا یہ تو۔ مجھے یقین نہیں ہو رہا۔ کتنا جلدی یہ سب ہو گیا۔

آئلہ بہت اداسی سے کہنے لگی۔

آپ سٹریس نہ لیں پلیز۔ جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ بس اب آگے کیا کرنا ہے ہمیں وہ سوچنا ہو گا۔

احان نے آئلہ کو اداس ہوتے دیکھ کر نا گواری سے کہا۔

ہمم! یہ چھوٹا سا بے بی، اپنی ماما کے بغیر کیسے رہے گا؟ مجھے بہت برا لگ رہا ہے مسٹر احان۔

.وہ رونی شکل بناتے بولی۔

تو آپ ہیں نا آپ اسکو تھوڑا سا پیار دے دینا، جیسے مجھے پیار کرتی ہیں ذرا سا پیار اس ننھے سے بچے کو بھی کر لینا۔

احان آئلہ کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

پر مجھے نہیں پتہ کہ چھوٹے بے بی کو کیسے پیار کرتے ہیں۔ میں تو خود بھی چھوٹی ہوں نا۔

وہ بچوں جیسے بولی تو احان مسکرانے لگا تھا۔

ایسے پیار کرنا ہے اور ایسے اور ایسے۔

وہ آئلہ کے قریب ہوتے اسکے چہرے پہ جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے کہنے لگا۔

...

مسٹر احان، اس بچے کی آنکھیں بالکل آپکی آنکھوں جیسی ہیں ایسا کیوں؟

آئلہ بچے کے گال پہ نرمی سے ہاتھ پھیرتے کہنے لگی۔

جانم، اس کو بچہ بچہ کہنا بند کریں، اسکا کوئی پیارا سا نام سوچیں۔

احان نے بات بدلتے آئلہ کا دھیان ہٹایا۔

ہمم۔۔۔ کیا نام رکھیں؟ ٹنکو؟ ٹنکو کیسا رہے گا؟

وہ شرارت بھرے لہجے میں احان کو دیکھتے ہوئے بولی۔

بھلا یہ کیسا نام ہو جانم؟

احان نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

کیوں اچھا نہیں ہے کیا؟ اوکے تو پھر گولو کیسا ہے؟ یا پھر چنٹو؟ یہ کافی پیارا گول مٹول سا ہے تو اسکا نام بھی کیوٹ سا ہونا چاہیئے نا مسٹر احان۔

وہ کھلکھلا کے ہنسی تھی۔

آپ پیار سے ان ناموں سے اسے بلا سکتی ہیں لیکن اسکا نام کچھ اور رکھنا پڑے گا۔ اسکا نام ہو گا عاشر، عاشر احان۔

احان نے بچے کے گال کو چومتے ہوئے محبت سے کہا۔

. مطلب یہ آپکا بیٹا ہے؟

آئلہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

جانم، اب یہ ہماری ذمہ داری ہے تو میرا نام ہے ملے گا نا اسے، اب یہ میرا بیٹا ہے۔

احان نے مسکراتے ہوئے آئلہ کا گال چھوتے ہوئے کہا۔

ہمم، اوکے عاشر پیارا نام ہے۔ ہیلو عاشر میں ہوں آئلہ۔

وہ مسکراتے ہوئے عاشر کے چھوٹے سے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیتے بول رہی تھی۔ احان کے عنابی لبوں پہ مسکراہٹ ابھری تھی۔

چلیں، اب میں اسے دادو کے پاس چھوڑ کے آتا ہوں۔

احان عاشر کو لیے بیڈ سے اترتے ہوئے بولا۔

ابھی تھوڑی دیر یہی رہنے دیں نا، اسے اچھا لگ رہا تھا یہاں۔

آئلہ نے کہاتو احان ہنسنے لگا۔

آج نہیں، آج یہ دادو پاس جائے گا کیونکہ مجھے میری وائف کے ساتھ کافی ٹائم سپینڈ کرنا ہے۔

احان شرارت سے کہتے روم سے باہر چلا گیا۔

_____*********.

رمیز تم اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہو آخر؟ میں نے کھانا لگا دیا ہے آجاؤ، کھانا کھاتے ہیں۔

کیارا رمیز کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے محبت سے کہنے لگی۔

نہیں، مجھے بھوک نہیں ہے۔ تم کھالو۔

وہ خفگی سے بولا۔

رمیز، آئی ایم سوری! میں نے کچھ زیادہ ہی بول دیا تھا غصے میں، میں بہت جیلس فیل کرنے لگتی ہوں۔ بہت انسیکیور فیل کرنے لگتی ہوں آئلہ کو تمہارے آس پاس دیکھ کے ہی۔

وہ صوفے پہ اسکے برابر بیٹھتے ہوئے اداسی سے بولی۔

غصہ نہیں کیا تھا تم نے، تم نے سیدھا سیدھا الزام لگایا تھا مجھ پہ۔

رمیز نے دبے دبے غصے سے کہا۔

پلیز معاف کر دو نا، میں اگین ایسا نہیں سوچوں گی۔

وہ منتیں کرنے لگی۔

یار پلیز، اسطرح معافی مت مانگو اب، بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا مجھے۔ بس خیال رکھا کرو، اب ہم شادی شدہ ہیں۔ ہمارے بیچ بھروسہ ہونا ضروری ہے۔

رمیز کیارا کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے محبت سے کہہ رہا تھا۔

میں خیال رکھوں گی۔

وہ رمیز کے سینے سے لگتے ہوئے بولی تو وہ مسکرا دیا۔

_____**********.

جانم، میری ہنی! صبح آپکو پارک لے جاؤں گا، اب میری بنی کافی بہتر ہو گئی ہیں نا۔

وہ آئلہ کو سینے سے لگایا اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہہ رہا تھا۔

ہاں، مسٹر احان، میں اب کافی بٹر فیل کر رہی ہوں۔

وہ احان کی شرٹ پہ انگلیوں سے گول گول دائرے بناتے ہوئے بول رہی تھی۔

مجھے بھی بہت اچھا فیل ہو رہا ہے اپنی جانم کے پاس رہ کے۔

.وہ آئلہ کے بالوں پہ پیار کرتے بولا۔

مسٹر احان، وہ بے بی مطلب عاشر۔۔۔ آہ! ۔۔۔ کیا وہ۔۔۔ کیا وہ آپکا بیٹا ہے ؟

وہ دونوں ہاتھ احان کے چوڑے سینے پہ رکھتے ان پہ اپنی تھوڑی ٹکائے پوچھ رہی تھی۔

ہنی، وہ اب میرا ہی بیٹا ہے۔ میری ذمہ داری ہے۔

احان نے چہرے پہ مصنوعی سجاوٹ سجاتے کہا۔

نہیں، میرا مطلب تھا کہ۔۔۔ کیا وہ آپکا سگا بیٹا ہے ؟ مطلب لینا اور آپ۔۔۔۔۔ کا بیٹا؟

وہ سوالیہ نظروں سے احان کو دیکھنے لگی۔

میری جان! لینا اب اس دنیا میں نہیں رہی اور اگر آپ چاہتی ہیں کہ عاشر اس گھر میں نہ رہے تو میں اسے یہاں نہیں رکھوں گا اگر آپ۔۔۔۔

نہیں، مسٹر احان، آہ! میرا مطلب وہ نہیں تھا، مجھے عاشر سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وہ تو بہت پیارا چھوٹا سا بے بی ہے۔ میں تو بس یہ پوچھ رہی تھی کہ کیا آپ ہی اسکے ڈیڈ ہیں ؟

وہ احان کی بات بیچ میں کاٹتے ہوئے بولنے لگی۔

جانم! کیا یہ بات آپکے لیے اہم ہے کہ عاشر کا ڈیڈ کون ہے ؟

جواب دینے کی بجائے احان نے الٹا آئلہ سے سوال کیا۔

لیکن اس میں کیا برائی ہے اگر میں جاننا چاہتی ہوں تو؟

.وہ بھی جواباً بولی۔

نہیں، ایسا کچھ نہیں ہے میری جان، آپ زیادہ فکر نہیں کریں۔

وہ آئلہ کو سینے سے لگاتے سرگوشی کے عالم میں بولا۔

وہ اسکے سینے میں چھپتی سکون سے آنکھیں بند کر گئی۔ جبکہ احان کے چہرے پہ پریشانی کے سائے لہرانے لگے تھے وہ کسی گہری سوچ میں گم ہو چکا تھا۔

_____*******_____.

تین مہینے گزر چکے تھے۔ آئلہ نے پھر سے سکول جوائن کر لیا تھا۔ احان اپنے آفس میں بزی ہو چکا تھا۔ رمینا بیگم ابھی بھی آئلہ سے اکھڑی اکھڑی ہی رہتی تھیں۔

آئلہ عاشر سے کافی اٹیچ ہو گئی تھی۔ اسے پیار کرنے لگی تھی۔ سکول سے آنے کے بعد اسکے ساتھ کھیلنا، باتیں کرنا ہی اسکی روٹین بن گئی۔

احان یہ سب دیکھ کے کافی پر سکون تھا۔ زندگی کافی خوشگوار سی ہو گئی تھی۔

کیارا اور رمیز بھی اپنی زندگی میں خوش تھے۔ بہت پر سکون زندگی گزار رہے تھے۔

کیارا کے شکوے شکایتیں سب ختم ہو چکے تھے۔ اب انکے بیچ صرف محبت اور اعتبار تھا جو انکے رشتے کو مضبوط بنائے ہوئے تھا۔ کوئی شک، کوئی غلط فہمی کوئی گلہ شکوہ نہ رہا۔

_____*****.*****.

کتنے مہینے گزر گئے، ڈیڈ نے ایک بار بھی کال کر کے نہیں پوچھا کہ میں کیسی ہوں، وہ تو جیسے مجھے بھول ہی گئے ہیں مام بھی مجھے یاد نہیں کرتی ہو نگی کیا؟

آج سکول میں سب کے پیرینٹس آئے تھے، بس میرے مام، ڈیڈ ہی نہیں تھے وہاں۔

وہ سکول سے آتے ہی اپنے روم میں چلی گئی اور بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹتے کہنے لگی۔

مسٹر احان نے پتہ نہیں میرا فون کہاں رکھا ہے، مجھے تو یوز ہی نہیں کرنے دیتے،

وہ اٹھ کے سیدھی ہو بیٹھی اور سائیڈ ٹیبل کی دراز میں چیک کرنے لگی۔

یہ رہا میرا فون، چلو شکر ہے مل گیا، مسٹر احان تو آفس میں ہیں، ابھی ڈیڈ کو کال کر لیتی ہوں لیکن مسٹر احان نے منع کیا تھا اگر انکو پتہ لگ گیا تو کہیں وہ غصہ نہ ہوں مجھ پہ۔

وہ فون ہاتھ میں پکڑے بیڈ پہ بیٹھی سوچ رہی تھی۔

پر انکو پتہ کیسے چلے گا، میں بتاؤں گی ہی نہیں انکو، ہاں یہ ٹھیک ہے۔

وہ سوچتے ہوئے اپنے ڈیڈ کو کال ملانے لگی۔

ابھی بیل جا رہی تھی کہ کسی نے تیزی سے آئلہ کے ہاتھ سے فون چھینتے ہوئے زور سے دیوار پہ دے مارا۔

وہ چونکتے ہوئے فوراً سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ دل زوروں سے اچھلا تھا۔ احان بے حد غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔ آئلہ کو اپنا حلق سوکھتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

.وہ۔۔۔میں۔۔۔۔مسٹر احان۔۔۔میں۔۔۔۔۔

وہ ڈر کے مارے کانپ رہی تھی سہی طرح بول بھی نہیں پا رہی تھی۔

اپنے ڈیڈ کو کال کر رہی تھیں؟ میرے منع کرنے کے باوجود آپ نے فون اٹھالیا اور کال بھی ملالی تھی۔

احان مٹھیاں بھینچے غصے سے کہنے لگا۔

وہ۔۔۔۔۔وہ میں۔۔۔۔میں مس کر رہی تھی۔۔۔۔اسی لیے بس بات کرنا چاہتی تھی۔

وہ ڈر کے مارے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مڑوڑے جا رہی تھی۔

اگر میں نے منع کیا تھا تو کوئی وجہ ہو گی نا، ایسے تو نہیں روکا تھا آپکو۔ آپ کو میری بات پہ یقین نہیں ہے یا پھر کوئی اور بات ہے؟

وہ آئلہ کے بازوؤں کو نرمی سے پکڑتے بول رہا تھا۔

تو آپ مجھے بتاتے بھی تو نہیں ہیں نا کہ کیا وجہ ہے؟

وہ معصوم سی شکل بناتے ہوئے احان کو دیکھنے لگی جبکہ ڈر کی وجہ سے اسکے چہرے کا رنگ زرد پڑ رہا تھا۔

میری جان میں ہر بات نہیں بتا سکتا آپکو، کچھ باتیں آپ کو پتہ نہ ہی ہوں تو بہتر ہے آپکے، آپ پلیز اپنے احان۔ پہ بھروسہ رکھیں، میں کچھ غلط نہیں کرونگا۔

وہ آئلہ کو ڈرتے دیکھ کر اپنا لہجہ نرم کرتے کہنے لگا۔

لیکن مسٹر احان، اتنے مہینے گزر چکے ہیں، میں ایک بار مام، ڈیڈ سے ملنا چاہتی ہوں۔ آپ مجھے لے جائیں ناوہاں۔

وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔

نہیں! میں کہیں نہیں لے کے جا سکتا آپکو، آپ کا وہاں جانا سیف نہیں ہے، اسلیے آپ اپنے ذہن سے یہ بات نکال دیں۔ اب یہی آپکا گھر ہے اور میں ہی آپکا سب کچھ ہوں۔.

وہ دوٹوک انداز میں بولا تو آئلہ کی بڑی بڑی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

ہنی پلیز! روئیں نہیں، کیوں رو رہی ہیں میری جان؟ میں ہوں آپکے پاس آپکا خیال رکھنے کے لیے آپکو بے حد پیار کرنے کے لیے تو کیوں ضد کر رہی ہیں ان کے پاس جانے کی؟ یہاں کوئی کمی ہے کیا آپکو بتائیں مجھے۔

وہ اسے روتا دیکھ کے اسکے گالوں سے آنسو صاف کرتے پیار سے بولنے لگا۔

لیکن آپ کیوں نہیں ملنے دے رہے مجھے مام، ڈیڈ سے؟ مجھے ایک بار بات تو کرنے دیں پلیز۔

وہ روتے ہوئے بولی۔.

آپ کیوں نہیں سمجھ رہی میری بات آخر؟

اب دوبارہ یہ بات نہیں دوہرانی آپ نے۔ پیار سے سمجھا رہا ہوں جانم، مجھے غصہ مت دلائیں۔

وہ آئلہ کو خود میں بھینچتے ہوئے بول رہا تھا پر وہ روئے جا رہی تھی۔

پلیز مجھے ایک بار مام، ڈیڈ سے بات کرنے دیں۔

وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

کسی سے کوئی بات نہیں کرنی! رونا بند کریں، جائیں جا کے چینج کریں اور میرے ساتھ چلیں آپ، کہیں باہر لے کے چلتا ہوں جانم کو تو اچھا فیل کریں گی۔

وہ آئلہ کو لیے ڈریسنگ روم میں بھیجتے بولا۔ وہ روتے ہوئے اندر چلی گئی۔

جانم! آجائیں اب، اور کتنا ٹائم لگائیں گی ہنی؟

وہ کافی دیر گزرنے کے بعد بھی ڈریسنگ روم سے باہر نہ نکلی تو احان نے ڈور نوک کرتے کہا۔ پر اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔ احان کے ماتھے پہ شکنیں نمودار ہوئیں تھیں۔ اسے غصہ آرہا تھا آئلہ جان بوجھ کے خود کو ڈریسنگ روم میں بند کر کے اسے تنگ کر رہی تھی۔

وہ مٹھیاں بھینچے دانت پیسنے لگا۔

ہنی! ہنی! اوپن داڈور! میری آواز سن رہی ہیں آپ؟ جانم! جانم! دروازہ کھولیں، دیکھیں تنگ مت کریں۔ مجھے، مجھے فکر ہو رہی ہے جلدی سے باہر آجائیں پلیز۔ ہنی!

وہ زور زور سے دروازہ پیٹنے لگا۔ ٹینشن کی وجہ سے اسکے ماتھے کی رگیں تیزی سے پھڑ پھڑانے لگیں تھیں اور پسینہ آنے لگا تھا

ہنی! پلیز باہر آجائیں، کیوں تنگ کر رہی ہیں مجھے؟

وہ دروازہ پہ ہاتھ رکھے بول رہا تھا۔

مجھے کہیں نہیں جانا۔

آئلہ کی آواز آئی۔

اوکے جانم، اگر آپکو کہیں نہیں جانا تو ٹھیک ہے ناہم نہیں جاتے کہیں بھی، چلیں اب آپ دروازہ کھولیں۔

احان نے منت بھرے انداز میں کہا۔

آپ نے میرا فون توڑ دیا۔ مجھے ڈانٹا، غصہ کیا، آپ مجھ سے اب پیار نہیں کرتے۔

اسکی دھیمی سی آواز احان کے کانوں میں پڑی تھی۔

ارے یار! دیکھیں، میری بات سنیں، آپ پلیز میرے سامنے آکے بات کریں جانم، پلیز اوپن داڈور، کیوں اپنے مسٹر احان کو پریشان کر رہی ہیں ہنی؟

وہ اداسی سے کہنے لگا۔

آپ روم سے باہر جائیں پھر میں دروازہ کھولوں گی۔

ٹھیک ہے، جارہاہوں، پہلے کمرے سے باہر نکالیں مجھے، پھر گھر سے اور پھر اپنی زندگی سے بھی باہر نکال دیجیے گا۔ ٹھیک ہے نا! ظلم کرتا ہوں نا میں بہت، کافی پریشان کر رکھا ہے آپکو ہے نا؟

وہ دبے دبے غصے سے بولنے لگا۔ اگلے ہی پل وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکلی۔ احان غصے سے ایک نظر اس پہ ڈالتے بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ بھی چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتی اسکے پیچھے چلنے لگی۔

اب کیوں پیچھے آرہی ہیں میرے؟ جائیں پھر سے بند ہو جائیں وہاں اور پریشان کریں مجھے۔

وہ آئلہ کی طرف مڑا اور کہنے لگا۔ وہ دانت نکالنے لگی۔

بہت بری لگ رہی ہیں، یہ بتیسی دکھانا بند کریں۔

.وہ غصے سے بولا۔

آپ بھی برے لگ رہے ہیں یہ غصے کا ناٹک کرنا بند کریں۔

وہ اسکے روبرو آتے ہوئی بولی۔

ذرا سا بھی احساس ہے آپکو؟ مذاق سمجھتی ہیں ہر بات کو؟ کوئی فکر ہے میری؟

وہ آئلہ کے بازووں کو پکڑتے کہنے لگا۔

تو آپ نے مجھے کیا سمجھا ہوا ہے؟

وہ بھی جوابا بولی۔

کیا مطلب کیا سمجھا ہوا ہے؟ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

وہ سوالیہ نظرون سے اسے دیکھنے لگا۔

آپ نے مجھے روبورٹ سمجھا ہوا ہے کیا جو میں آپکے اشاروں پہ چلتی رہوں۔

وہ احان کو گھورنے لگی۔

واٹ؟ کہاں سے سیکھ رہی ہیں یہ باتیں؟

وہ غراتے ہوئے حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

.میرے بازو چھوڑیں۔

وہ احان کو زور سے دھکا دیتے اسکے حصار سے نکلی۔

تو کیا ایسا نہیں ہے مسٹر احان؟ بتائیں۔

وہ اسے گھورنے لگی۔

ایسا کیا کر دیا میں نے آپکے ساتھ جو ایسی باتیں کر رہی ہیں آپ؟

وہ آئلہ کے قریب جاتے غصے سے کہنے لگا۔ وہ دو قدم پیچھے کو ہوئی تھی۔

تو کیوں ڈانٹتے ہیں مجھے؟ اتنا غصہ کیوں کرتے ہیں؟ کیوں مجھے میرے گھر والوں سے بات نہیں کرنے دیتے؟ آپ نے تو کہا تھا کہ میں اپنی مرضی کی زندگی گزاروں گی آپ سے شادی کرنے کے بعد پر آپ نے تو مجھ پہ پابندیاں لگانا شروع کر دی ہیں۔ میری مرضی کا کوئی خیال نہیں آپکو۔

وہ چیخی تھی۔

پھر سے وہی باتیں، میں پہلے ہی بتا چکا ہوں آپکو کہ ہر وجہ بیان نہیں کر سکتا میں۔

.وہ نرمی سے بولا۔

آپ بہت بدل گئے ہیں، آپ وہ پہلے جیسے مسٹر احان نہیں رہے، بہت بری طرح ٹریٹ کرتے ہیں مجھے۔

وہ رونے لگی تو احان نے اسے نرمی سے اپنے سینے سے لگا لیا۔

نہیں بدلا میں ہنی، میں وہی ہوں آپکا مسٹر احان جو اپنی چھوٹی سی جانم سے بے حد پیار کرتا ہے۔ آپ کیوں ایسا سوچ رہی ہیں۔

وہ آئلہ کے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے نرم لہجے میں کہنے لگا۔

تو مجھے لے جائیں نا مام، ڈیڈ کے پاس مسٹر احان، مجھے ان سے ملوانے کے لیے لے جائیں نا پلیز۔

وہ احان کے چہرے کی طرف دیکھتے التجا کرنے لگی۔

پلیز ہنی! حالات کو سمجھنے کی کوشش کریں، میں سہی وقت آنے پہ ملوا لاؤں گا ان سے اور آپکو ہر بات بتا دوں گا۔

وہ اسکے گال پہ پیار کرتے بولا۔

کب آئے گا سہی وقت؟ اتنے مہینے ہو گئے ہیں مجھے گھٹن ہوتی ہے یہاں اب، مجھے نہیں رہنا یہاں، پلیز مجھے مام، ڈیڈ کے پاس جانا ہے مسٹر احان، مجھے اپنے گھر جانا ہے۔

وہ رونے لگی۔

گھٹن ہوتی ہے یہاں آپکو؟ کسی نے کچھ کیا آپ سے؟ میں گھر چینج کر لیتا ہوں نا، کسی اور بڑے سے گھر میں رہیں گے وہاں گھٹن نہیں ہو گی آپکو۔

وہ آئلہ کے آنسو صاف کرتے محبت سے بولا۔

نہیں، مجھے نہیں جانا نئے گھر میں، مجھے بس اپنے گھر جانا ہے۔

یہی آپکا گھر ہے، میں ہی آپکا سب کچھ ہوں، کیوں نہیں سمجھ رہی آپ میری بات۔

وہ آئلہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہنے لگا۔

نہیں، مجھے یہاں نہیں رہنا۔ آپ اب پہلے جیسے نہیں رہے مسٹر احان، مجھے لگا تھا آپ سے شادی کر کے میں اتنی مرضی کی زندگی گزاروں گی آپ کے ساتھ دنیا گھوموں گی ہم بہت خوش رہیں گے لیکن کیا ہوا؟

ہر روز ایک نیا مسئلہ کھڑا ہو جاتا، کچھ بھی ویسا نہیں ہوا جیسا میں نے سوچا تھا، آپ نے تو مجھے قید ہی کر دیا ہے، سکول سے سیدھا گھر اور صبح سکول پھر گھر، نہ مجھے میری دوستوں سے ملنے دیتے نہ فون دیتے مجھے، نہ انکو یہاں آنے دیتے، نہ مجھے کہیں جانے دیتے یہ قید نہیں تو اور کیا ہے؟ آپکو سمجھ کیوں نہیں آتا کہ آپکی اور میری عمر میں بہت فرق ہے اور آپ اپنی جوانی گزار چکے اب مجھے بھی میری ٹین ایج لائف انجوائے کرنے دیں نا پلیز، مجھے اسطرح قید مت کریں۔

وہ بیڈ پہ جا بیٹھی اور رونے لگی۔

تو اب آپکو احساس ہونے لگ گیا کہ ہماری عمروں میں فرق ہے۔ ہمم! ہماری عمروں میں نہیں ہماری سوچ میں بھی بہت فرق ہے ہنی اور آپ ابھی بہت نادان ہو، ناسمجھ اور اس دنیا سے بے خبر ہو لیکن میں اس دنیا کو اچھی طرح جانتا ہوں یہاں کے لوگوں کو سمجھتا ہوں۔ آپکے لیے کیا سہی ہے اور کیا غلط یہ بات ابھی آپ نہیں جانتی ہیں۔ پلیز اپنے دماغ میں الٹے سیدھے خیال مت لایا کریں ہنی۔ چپ ہو جائیں، روئیں نہیں۔ میں سمجھ رہا ہوں آپکی بات، ہم کچھ دن تک آپکے مام، ڈیڈ سے ملنے چلیں گے اوکے اور ہم دنیا بھی

گھومیں گے جو جو آپ چاہتی ہیں وہ سب کریں گے۔بس آپ یہاں سے جانے کے بارے میں مت سوچا کریں، مجھے چھوڑ کے جانے کی باتیں نہیں کیا کریں جانم۔

وہ بیڈ پہ آئلہ کے برابر بیٹھتے ہوئے اسکا چہرہ اپنی طرف کرتے اسکے آنسو صاف کرتے نرمی سے کہہ رہا تھا۔

سچ میں نا! کتنے دن بعد جائیں گے ؟

وہ ایک دم خوشی کے کھل اٹھی تھی۔

دو سے تین دن تک چلیں گے۔

وہ آئلہ کے ماتھے پہ پیار کرتے بولا تو وہ مسکرانے لگی۔

چلیں اب کھانا کھاتے ہیں۔ آپ منہ دھو کے آئیں پہلے، میں باہر ڈائننگ ٹیبل پہ ویٹ کر رہا ہوں آپکا اوکے۔

وہ آئلہ کے گال تھپتھپاتے روم کے باہر چلا گیا۔

****

مجھے اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے آخر؟ امید ہے سب ٹھیک ہو، آئلہ کافی اپ سیٹ لگ رہی تھی اور احان بھی کافی روڈ بے ہیو کر رہا تھا، نجانے کیا بات تھی؟

وہ بار بار کروٹ بدلتے سوچ رہا تھا۔ایک نظر کیا راپہ ڈالی، وہ سو چکی تھی۔رمیز نے ایک بازو اپنی آنکھوں پہ رکھا اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔

*********____.

آپ کو ذرا سا بھی اندازہ نہیں ہے کہ میں نے کتنی مشکل سے آپکو بچایا تھا۔آپکو حاصل کرنے کے لیے کیا کچھ نہیں کیا میں نے، یہ سب اس لیے نہیں کیا تھا کہ ایک دن آپ مجھے چھوڑ کے چلی جائیں، نہیں! میں ایسا نہیں ہونے دونگا! میں آپکو ہر اس چیز سے ہر اس شخص سے دور رکھوں گا جو آپکو مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا۔میں جانتا ہوں اب آپکو ہمارا ایج ڈیفرینس نظر آنے لگا ہے جس کا صاف مطلب ہے کہ اب آپکا دل بھرنے لگا ہے مجھ سے پر ہنی شاید آپ نہیں جانتی کہ احان عباس سے دور جانا ناممکن ہے آپ کے لیے، جب تک میری سانسیں چلتی رہیں گی تب تک آپ میرے ساتھ ہی رہیں گی، آپ نے زندگی بھر میرا ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا

اب میں پیچھے نہیں ہٹنے دونگا آپکو پھر چاہے اسکے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے۔

وہ آئلہ کو اپنے سینے سے لگائے سوچ رہا تھا۔ وہ سو چکی تھی پر احان کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔ وہ آئلہ کے بالوں میں انگلیاں چلاتے خیالوں میں گم تھا۔

ساری رات وہ ایسے ہی جاگتا رہا اور سوچتا رہا، بار بار آئلہ کے ہاتھوں پہ پیار کرتا اور اسکے چہرے کو تکنے لگتا وہ جانتا تھا اب وہ جو کرنے والا تھا اسکے بعد شاید آئلہ اس سے نفرت کرنے لگے گی پر احان کو منظور تھا اسکی محبت اسکی نفرت سب کچھ بس وہ اسے خود سے دور نہیں جانے دے سکتا تھا کیونکہ آئلہ کی نفرت تو وہ برداشت کرلے گا پر اسکی جدائی نہیں۔

گالوں پہ لبوں کا لمس محسوس ہونے پہ آئلہ کی آنکھ کھلی۔

گڈ مارننگ! جاگ گئی ہنی۔

وہ اسکے گال پہ اپنی ناک رگڑتے ہوئے کہنے لگا۔

!گڈ مارننگ مسٹر احان

وہ نیم بیدار آنکھوں سے احان کو دیکھتے مسکراتے ہوئے بولی۔

اسے مسکراتا دیکھ کے احان کے لبوں پہ مسکراہٹ ابھری تھی جو چند ہی سیکنڈ میں غائب ہو گئی۔

چلیں، میں فریش ہونے جارہا ہوں، آپ بھی اٹھ جائیں تب تک۔

مسٹر احان! آپکی آنکھیں اتنی سوجی ہوئی کیوں ہیں؟ اتنی سرخ ہو رہی ہیں۔ کیا ہوا؟ کیا آپ ساری رات سوئے نہیں؟

وہ اٹھ کے سیدھی ہو بیٹھی اور فکر مندی سے پوچھنے لگی۔

کچھ نہیں ہوا، بس نیند نہیں آئی مجھے تو اسی وجہ سے، خیر چھوڑیں یہ بات، میں فریش ہو کے آتا ہوں۔

وہ بات بدلتے آئلہ کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہتے فریش ہونے چلا گیا۔

مسٹر احان! آئی نو آپ کیوں نہیں سوئے رات بھر۔

وہ سر جھکاتے اداسی سے بولی تھی۔

چلیں ہنی، جلدی سے فریش ہو کے آجائیں آپ پھر کہیں لے کے جانا ہے آپکو؟

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے پرفیوم لگاتے کہہ رہا تھا۔

کیا میں سکول نہیں جاوں گی؟"ہاہو!" آج سکول کی چھٹی ہے۔میں ابھی فریش ہو کے آتی ہوں۔

وہ خوشی سے اچھلتے بیڈ سے اتری اور باتھ روم میں گھس گئی۔احان کے لبوں پہ پھیکی سی مسکراہٹ ابھری تھی۔

کچھ ہی دیر میں وہ تیار ہو کے احان کے سامنے کھڑی تھی۔بلیک کلر کا لانگ فراک پہنے،بالوں کی اونچی سی پونی بنائے،لبوں پہ دلفریب سی مسکراہٹ سجائے وہ بے حد معصوم سی لگ رہی تھی۔احان کی نظریں اس پہ ٹکی ہوئیں تھیں۔

.چلیں اب؟

وہ احان کا بازو پکڑتے بولی تو احان خیالوں سے باہر نکلا۔

جی چلیں۔

وہ اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھے روم سے باہر نکلا۔گھر سے نکلتے وہ کار میں جا بیٹھے اور احان کار اسٹارٹ کرتے ڈرائیو کرنے لگا۔

مسٹر احان،ہم جا کہاں رہے ہیں؟ہم نے بریک فاسٹ بھی نہیں کیا،کیا ہم جہاں جا رہے ہیں وہی پہ ہی ناشتہ کریں گے؟

وہ احان کی طرف رخ کرتے چہکتے ہوئے بولنے لگی۔

جی ہنی۔

اس نے مختصر سا جواب دیا۔

مسٹر احان،کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟آپ غصہ تو نہیں ہیں نا؟میرا مطلب کہ۔۔۔۔وہ کل رات میں نے بہت بولا تھا نا،ایسے ہی کچھ زیادہ ہی بول دیا تھا میں نے،آپکو برا لگا ہو گا نا،مجھے اس وقت تو پتہ نہیں لگا لیکن اب کافی گلٹی فیل کر رہی ہوں میں،مجھے وہ سب نہیں کہنا چاہیئے تھا،میں بہت سلی ہوں ایسے ہی کسی کی بھی باتوں میں آجاتی ہوں۔ایک بار بھی نہیں سوچا کہ آپکو کیسا لگے گا۔

آپ نے بہت پیار سے سمجھایا تھا مجھے اور میری وہ باتیں سننے کے بعد ڈانٹا بھی نہیں تھا مجھے اور ابھی بھی آپ مجھے کہیں گھمانے کے لیے لے کے جا رہے ہیں۔آپ بہت زیادہ اچھے ہیں مسٹر احان۔

وہ بنا رکے بولتی چلی گئی۔احان ڈرائیو کرتے اسکی باتیں سنتا رہا پر بولا کچھ نہیں۔

آئی ایم سوری جاناں! آئی لو یو،پلیز مجھ سے ناراض مت ہونا۔

وہ احان کے گال پہ پیار کرتے بے حد محبت سے بولی تھی۔

احان نے اسی وقت کار کو بریک لگائی تھی۔ آئلہ کے الفاظ اسے کمزور کر رہے تھے اسکی باتیں، اسکی محبت سے احان کا دل پگھلنے لگا تھا۔

اگر اس وقت وہ کمزور پڑ جاتا تو شاید ہمیشہ کے لیے آئلہ کو کھو دیتا اسی لیے اسے کمزور نہیں پڑنا تھا۔

ہنی پلیز، آپ چپ کر کے بیٹھیں، مجھے ڈرائیو کرنے دیں، کچھ دیر میں ہم پہنچ جائیں گے پھر آرام سے باتیں کریں گے۔

وہ آئلہ کی طرف دیکھے بغیر ہی بولا اور کار اسٹارٹ کرتے ڈرائیو کرنے لگا۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں آئلہ کی آنکھوں سے جھلکتی محبت اسکے چہرے کی معصومیت اسے اپنا ارادہ بدلنے پہ مجبور نہ کر دے اور وہ اس بار اپنے کیے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہتا تھا۔

اوکے اوکے۔

وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔ اور کار سے باہر کی طرف دیکھنے لگی۔

****

_____

یہ کیا؟

وہ کار سے باہر نکلتے ہوئے حیرانگی سے بولی۔

.کیا؟

وہ بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

ہم پھر سے پرانے گھر میں کیوں آئے ہیں؟

وہ احان کی طرف دیکھتے کہنے لگی۔

کیونکہ یہاں ہم دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو گا اس لیے۔ میں اپنی ہنی کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا۔

احان آئلہ کا بازو پکڑے گھر میں داخل ہوتے بولا۔

لیکن مسٹر احان۔۔۔

وہ بولتے بولتے رکی تھی۔

لیکن کیا جانم؟ کتنے دن ہو گئے ہم سہی سے وقت ہی نہیں گزار پا رہے ایک دوسرے کے ساتھ، یہاں بس ہم دو ہونگے آرام سے

بہت ساری باتیں کریں گے۔

وہ آئلہ کو لیے روم میں انٹر ہوا اور روم لاک کر دیا۔

کتنی دیر کے لیے رکیں گے ہم یہاں؟

وہ بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھنے لگی اور سائیڈ ٹیبل پہ رکھے جوس کو اٹھا کے پینے لگی۔

جب تک میرا دل چاہے گا۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا جبکہ چہرے سے سنجیدگی واضح ہو رہی تھی۔

.کیا مطلب؟

وہ نہ سمجھتے ہوئے بولی۔

آپکو یقین ہے نا مجھ پہ؟

وہ آئلہ کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

ہاں، مجھے یقین ہے آپ پہ۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟

وہ خالی گلاس سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے کہنے لگی۔

آپکو یاد ہے نا آپ نے کیا کہا تھا مجھ سے، آپ نے کہا تھا کہ آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گی، مجھ سے محبت کرتی رہیں گی چاہے کچھ بھی ہو جائے آپ کبھی بھی مجھے چھوڑ کے نہیں جائیں گی۔

وہ آئلہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اسکی آنکھوں میں جھانکتے کہہ رہا تھا۔

ہاں مجھے یاد ہے مسٹر احان۔ میں پیار کرتی ہوں نا آپ سے اور آپکے ساتھ ہی ہوں۔

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

اور میں کبھی آپ کو خود سے دور جانے بھی نہیں دونگا ہنی، کبھی بھی نہیں، اگر آپ مجھے چھوڑ کے جانا چاہیں گی نا تب بھی نہیں کیونکہ .اپنا کیا وعدہ آپکو ہر حال میں نبھانا ہو گا جانم۔

وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا۔ آئلہ کو اپنے ہاتھ پہ موجود احان کے ہاتھوں کی گرفت سخت ہوتے محسوس ہوئی تھی۔ اسکے لبوں سے

مسکراہٹ غائب ہوئی تھی اور چہرے پہ پریشانی وخوف کے سائے لہرانے لگے تھے۔

میں آپ سے جو بھی پوچھوں گا آپ نے سچ سچ جواب دینا ہے مجھے۔ ٹھیک ہے نا؟

وہ آئلہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے بولا۔

اب میں اچھا نہیں لگتا آپکو؟ دل نہیں چاہتا آپکا مجھ سے بات کرنے کو، مجھے دیکھنے کو، میرے قریب آنے کو؟ مجھے چھوڑ کے جانا چاہتی ہیں نا آپ؟ اپنے مام، ڈیڈ کے پاس جانا چاہتی ہیں نا پھر کسی اپنے ایج فیلو سے ریلیشن شپ بنانا چاہتی ہیں؟ ایسا ہی ہے نا؟

وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔ آئلہ کا چہرہ خوف سے زرد پڑنے لگا تھا۔

ڈریں نہیں ہنی، میں کچھ نہیں کہوں گا آپکو، بتائیں مجھے۔

وہ آئلہ کے ماتھے پہ نرمی سے پیار کرتے کہنے لگا۔

. نہیں! ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ میں آپ سے ہی پیار کرتی ہوں۔

وہ ڈرتے ڈرتے بولی تھی۔

اوکے۔

وہ مسکراتے ہوئے آئلہ کے دونوں گالوں پہ اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے بول رہا تھا۔

. چلیں، آپ یہ چینج کر کے آئیں جانم، تب تک میں آتا ہوں۔

وہ بیڈ کی سائیڈ پہ رکھے ٹی شرٹ، ٹراوذر کی طرف اشارہ کرتے بولا۔

یہ کیوں؟ مسٹر احان، مجھے عجیب لگ رہا ہے۔ چلیں ہم واپس چلتے ہیں۔

وہ احان کا بازو پکڑتے ہوئے رونی شکل بناتے کہنے لگی۔

ہنی! ہم واپس نہیں جا رہے، میرا مطلب ابھی نہیں جا رہے، آپ یہ چینج کر کے آئیں اور میرا ویٹ کریں، میں ابھی آتا ہوں۔

وہ ٹی شرٹ وٹراوذر آئلہ کو پکڑاتے اسے ڈریسنگ روم میں بھیجتے ہوئے بولا۔

آئلہ کو ڈریسنگ روم میں بھیج کے وہ روم سے باہر نکلا اور روم کو باہر سے لاک کرتے لاؤنج کی طرف بڑھ گیا۔

. یہ میں کیا کر رہا ہوں؟ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔

لیکن اگر ایسا نہیں کیا تو وہ مجھے چھوڑ کے چلی جائے گی۔ وہ مجھ سے دور ہو جائے گی۔ میں اسے کبھی دیکھ نہیں پاؤں گا نہ چھو پاؤں گا نہ اسکی باتیں سن پاوں گا نہ اسکی ہنسی، اسکی شرارتیں، اسکی محبت، اسکا غصہ، اسکی بچوں جیسی ناراضگی میں اس سب سے محروم ہو جاؤں گا۔

نہیں! میں ایسا کبھی نہیں ہونے دونگا۔ کوئی بات نہیں وہ مجھ سے نفرت کرے گی نا مجھ سے ناراض ہو گی زیادہ سے زیادہ مارے گی مجھے، میں سب سہہ لوں گا سب سہہ لوں گا لیکن اسکی جدائی نہیں سہہ پاؤں گا۔

کم سے کم میری جانم میرے سامنے تو رہیں گی، میری آنکھوں کے سامنے، میں آپکی ناراضگی ختم کر دونگا ہنی، میں آپکو سمجھانے کی پوری کوشش کرونگا۔ مجھے امید ہے آپ سمجھ جائیں گی اور مجھے معاف کر دیں گی۔

وہ صوفے پہ پیچھے کو سر ٹکائے دونوں ہاتھوں سے بال نوچتے بول رہا تھا۔ اسکی آنکھوں سے آنسو نکلتے اسکے گالوں پہ پھسلنے لگے تھے۔

وہ اٹھا اور گھر سے نکلتے اپنی کار میں بیٹھتے ڈرائیو کرنے لگا۔ بار بار آئلہ کا چہرہ اسکے نظروں کے سامنے آرہا تھا۔ اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔ پر وہ خود پہ قابو پائے ڈرائیو کیے جا رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ اپنے آفس پہنچ چکا تھا۔

ایک گہری سانس لیتے وہ کار سے باہر نکلا اور آفس میں داخل ہو گیا۔

اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہو تم احان؟

رمیز نے احان کے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ وہ جب سے آفس آیا تھا بہت زیادہ پریشان لگ رہا تھا بار بار اپنا فون چیک کر رہا تھا رمیز نے نوٹ کیا تو اس سے پوچھے بغیر رہا نہ گیا۔

.بس کچھ خاص نہیں ایسے ہی۔

احان نے اپنے ماتھے پہ ابھرتے پسینے کے قطروں کو ہتھیلی سے صاف کرتے ہوئے ایک سرد آہ بھرتے کہا۔

تم بہت پریشان لگ رہے ہو آخر بتاؤ تو سہی کیا ہوا ہے؟ سب ٹھیک تو ہے نا؟ آئلہ ٹھیک ہے؟ تم دونوں کی لڑائی وغیرہ تو نہیں ہوئی نا بتاؤں تو مجھے بہت فکر ہو رہی ہے یار۔

رمیز نے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے پوچھا۔

احان کے چہرے سے پریشانی واضح ہو رہی تھی اس کو بھی بہت فکر لاحق ہو رہی تھی اس لیے اس نے دوبارہ سے پوچھا کہ شاید احان بتا دے۔

آئلہ کی وجہ سے بہت پریشان ہوں میں۔ وہ مجھے چھوڑ کے جانا چاہتی ہے۔ میں اسے روم میں لاک کر کے آیا ہوں۔ بہت فکر ہو رہی ہے مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا میں نے ایسا تو نہیں سوچا تھا کہ ایسا کچھ کروں گا۔

احان نے اپنی شرٹ کے اوپر والے دو بٹن کھولتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب ہے؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی۔ کیوں چھوڑ کے جانا چاہتی ہے؟ اس طرح اچانک سے! کیا کوئی بات ہوئی ہے؟ کوئی مسئلہ ہے؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کچھ ہوا تو ہو گا نا۔ تم نے پوچھا اسے کہ وہ کیوں جانا چاہتی ہے؟

احان کی بات سن کے رمیز نے ایک ہی سانس میں سب کچھ بول ڈالا۔ اسے واقعی حیرت ہوئی تھی اس طرح اچانک سے آئلہ کے چھوڑ کے جانے کا سن کے۔ وہ پہلے ہی بہت پریشان ہو رہا تھا اسے آئلہ کی فکر ہو رہی تھی جب اس نے دیکھا کہ احان کا رویہ بدلا ہوا ہے اور آئلہ بھی کچھ پریشان ہے اب اس کا شک یقین میں بدلنے لگا تھا۔

یہ سب اچانک سے نہیں ہوا میں نوٹ کر رہا تھا وہ کچھ بدلی بدلی سی لگ رہی تھی جب سے وہ سکول جانے لگی تب سے کافی عجیب سی باتیں کرنے لگی تھی۔ اسے ہماری عمر کا فرق بہت زیادہ محسوس ہونے لگا وہ مجھ سے بیزار ہو چکی ہے اس کا دل نہیں چاہتا میری شکل دیکھنے کو۔ مجھ سے بات کرنے کو۔ وہ اپنی واپس زندگی میں جانا چاہتی ہے اپنے مام، ڈیڈ کے پاس۔ وہ اپنی عمر کے لڑکے کے ساتھ ہی شادی کر کے زندگی گزارنا چاہتی ہے۔

اس نے کہا ہے کہ وہ خود کو قید محسوس کرتی ہے میرے ساتھ۔ مطلب کہ میں نے اسے قید کر کے رکھا ہوا ہے اسے لگتا ہے کہ میں اس سے پیار نہیں کرتا بلکہ اس پہ پابندیاں لگاتا ہوں اسے تنگ کرتا ہوں وہ ایسا سوچنے لگی ہے میرے بارے میں۔

میں بہت حیران ہوں میں نے یہ سب اس لیے تو نہیں کیا تھا کہ وہ ایک دن یوں مجھے چھوڑ کے چلی جائے ایسا بہت کچھ ہے جو تم نہیں جانتے جو میں نے کسی کو نہیں بتایا لیکن پتہ نہیں کیوں لگتا ہے جیسے اب وقت آگیا ہے سب کچھ بتانے کا۔

میں نے سب کچھ کھو کے اسے پایا ہے میں اسے جانے نہیں دے سکتا مجھے لگا کہ شاید میری محبت میری توجہ پا کے وہ میری ہو جائے گی۔ میں نے اس کا بہت خیال رکھا اسے کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دی لیکن پھر بھی اس کی باتیں سن کے ایسا لگا جیسے اسکے لیے

.میری محبت میری چاہت کوئی معنی نہیں رکھتی۔اسکا دم گھٹتا ہے میرے گھر میں۔وہ گھٹن محسوس کرتی ہے میرے آس پاس اب۔

احان نے بے چینی سے اپنے بال نوچتے ہوئے کہا۔وہ بے حد پریشان لگ رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کرے بے چینی سے وہ ادھر ٹہلنے لگا۔رمیز حیرت و پریشانی سے اسے دیکھنے لگا۔

یہ سب تم کہہ رہے ہو؟میں کچھ سمجھ نہیں پارہا اچانک سے اتنا سب کیسے ہو گیا؟کچھ ہوا ہو گا تم نے ضرور اسے کچھ کہا ہو گا ایسے تو .اچانک سے جانے کا فیصلہ نہیں کر سکتی وہ۔

رمیز ابھی بھی حیرت میں ڈوبا اس سے پوچھ رہا تھا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا اسے احان پر شک ہو رہا تھا وہ سمجھ رہا تھا کہ ضرور احان نے کچھ کہا ہو گا ورنہ آئلہ کیوں ایسے اچانک یہاں سے چلے جانے کا فیصلہ کرے گی۔

تم مجھ پر شک کر رہے ہو؟تم نہیں جانتے کیا کہ میں نے کیا کچھ نہیں کیا اسکے لیے۔کیا تم نے دیکھا نہیں میں نے کتنا خیال رکھا اس کا۔ اسے کسی کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔اور تمہیں لگتا ہے کہ میں نے اس پہ کوئی ظلم یا زیادتی کی ہے جو وہ مجھے چھوڑ کے جانا چاہتی ہے ۔مجھے بے حد افسوس ہے بہت دکھ ہے جو بھی ہو جائے میں نے اسے پیار سے سمجھایا کافی دیر سے سمجھا رہا ہوں اسے۔مجھے لگا کہ شاید وہ سمجھ جائے گی پر نہیں وہ تو ضدی ہے بہت ہی ضدی ہے وہ۔اس کی ضد کے آگے میں گھٹنے نہیں ٹیک سکتا وہ نہیں جانتی کہ وہ کیا کہہ .رہی ہے بہت معصوم بہت نادان ہے وہ میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے اب مجھے زبردستی کرنی پڑے گی۔

وہ نہیں جانتی کہ اس کے بھلے کے لیے ہی ہے یہ سب اس کے لیے ہی کر رہا اس کی حفاظت کرنے کے لئے۔میں نے یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے پر وہ نہیں سمجھ رہی اب نہیں سمجھنا چاہتی تو نہ سمجھے لیکن اس کی ضد و نادانی کے آگے میں اسے کسی خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔

میرے کمرے میں لاک کر کے آیا ہوں ہنی کو۔امید ہے کہ سمجھ جائے گی کہ میری بات نہ ماننے کا کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔امید کرتا ہوں اپنی ضد چھوڑ دے گی۔

احان نے اپنی ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے اسے بتایا۔رمیز کو جیسے جھٹکا سا لگا تھا احان آئلہ کو روم میں لاک کر کے آیا ہے یہ بات سن کے ہی رمیز کا دل ڈوبنے لگا تھا۔

تم آئلہ کو کمرے میں بند کر کے آئے ہو؟

رمیز کا ذہن اس ایک بات پہ اٹک گیا تھا وہ آئلہ کو کمرے میں بند کر کے آیا ہے یہ سننے کے بعد اس نے آگے سنا ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔ وہ حیرت سے اسکو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہوں کہ اس نے جو سنا وہ سچ تھا۔

ہاں صحیح سنا تم نے یہی سچ ہے۔ میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا کیا کرتا میں؟ تم جانتے ہو نا کہ کتنی نہ سمجھ، کتنی ضدی ہے کتنی نادان ہے میری جانم۔ میں اسے خود سے دور نہیں جانے دے سکتا۔ اسے اپنے پاس رکھنے کے لئے میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں۔ اگر پیار سے نہیں مانے گی تو نہ چاہتے ہوئے بھی مجھے زبردستی تو کرنی پڑے گی نہ۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ ہے تمہارے پاس تو بتاؤ مجھے۔

احسان نے پانی کا گلاس اٹھاتے دو گھونٹ بھرے اور رمیز کو دیکھتے ہوئے کہن لگا۔

آف کورس اور بہت راستے ہیں یہ کوئی اچھا طریقہ نہیں ہے جو تم نے کیا ہے۔ تم اسے سب کچھ سچ سچ کیوں نہیں بتا دیتے؟ جو بھی بات ہے جو بھی مسئلہ ہے جو بھی سچائی ہے اسے بتا دو۔ اور ایسی کون سی بات ہے جو میں بھی نہیں جانتا جو تم نے صرف خود تک رکھی ہوئی ہے بتاؤ مجھے کیا راز ہے کیا بات ہے؟ آخر ایسا کیا ہے جس کی وجہ سے تمہیں یہ قدم اٹھانا پڑ رہا ہے؟ بولو ایحان۔

وہ احان کے بازو کو جھنجھوڑتے ہوئے چیخا تھا۔

_____*******_____.

کتنی دیر ہو گئی ہے ابھی تک مسٹر احان نہیں آئے۔

پتہ نہیں کہاں چلے گئے ہیں۔ بتایا بھی نہیں۔

انہوں نے تو کہا تھا کہ میں تھوڑی دیر میں آجاؤں گا لیکن کافی دیر ہو گئی ہے ابھی تک نہیں آئے۔

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سوچے جا رہی تھی۔ سائیڈ ٹیبل پر رکھے پانی کے گلاس کو اٹھاتے اس نے پانی پیا، گلاس واپس رکھا اور بیڈ سے اترتے دروازے کی طرف بڑھی۔

دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو دروازہ نہ کھلا۔

دروازہ کیوں نہیں کھل رہا۔ یہ کیا کسی نے باہر سے لاک کر دیا ہے دروازہ۔ ہیلو کوئی ہے؟ مسٹر احان؟ ہیلو؟ کوئی ہے باہر؟ پلیز دروازہ کھولو! کوئی میری آواز سن رہا ہے؟ دروازہ کھولو، دروازہ باہر سے لاک ہو گیا۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے مسٹر احان کہاں چلے گئے؟ کسی نے باہر سے دروازے بند کر دیا ہے۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔

میرا فون، فون کہاں ہے میرا؟ فون کیوں نہیں مل رہا؟

وہ ڈر کے مارے کپکپاتے ہوئے کمرے میں اپنے فون کو ڈھونڈنے لگی۔ پورا کمرہ چھان مارا لیکن اسے فون نہ ملا۔ ڈر کے مارے اسے پسینہ آنے لگا تھا۔ اس کی۔ سانس پھولنے لگی۔ دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگیں۔ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا یہ کیا ہو رہا تھا۔

وہ روتے ہوئے بیڈ پہ جا کے اوندھے منہ لیٹ گئی۔

مسٹر احان! کہاں چلے گئے آپ؟ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔ میرا فون بھی اپنے ساتھ لے گئے آپ۔ گھر میں تو اور کوئی نہیں تھا تو پھر دروازہ بند کس نے کیا ہو گا مطلب مسٹر احان۔۔۔۔ لیکن کیوں؟ مجھے اس طرح کمرے میں بند کر کے کیوں گئے ہیں؟

وہ زور و قطار رونے لگی۔

_____*******_____.

میں آئلہ کو واپس نہیں بھیج سکتا کیونکہ اسکے ڈیڈ اسے وہاں آنے ہی نہیں دیں گے۔

وہ۔۔۔۔ اصل میں بات یہ ہے کہ۔۔۔ انہوں نے ایک بہت بڑی ڈیل کے بدلے آئلہ کو میرے حوالے کیا تھا۔

احان نے رمیز سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

ڈیل کے بدلے؟ تم کہنا کیا چاہتے ہو آخر احان؟ امید ہے جو مجھے سمجھ آیا ہے وہ میری غلط فہمی ہو گی۔ بتاؤ مجھے۔

رمیز احان کے روبرو ہوتے ہوئے حیرانگی سے اسے تکنے لگا۔ احان صوفے پہ جا بیٹھا۔

جو تم سمجھ رہے ہو ایسا ہی ہے۔

احان نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

تم نے ڈیل کی تھی؟ مطلب تم نے خریدا ہے اسے؟ ہونہہ؟ یہ کہنا چاہتے ہو تم؟

رمیز غم و غصے کی کیفیت میں کہنے لگا۔

میں نے تو سب ہنی کو بچانے کے لیے کیا تھا یہ ورنہ اسکے ڈیڈ کہیں اور کسی اور کے پاس بھیج دیتے اسے۔

احان نے صوفے کو پیچھے کی طرف سر ٹکاتے کہا۔

. کتنے پیسے دیے تھے تم نے اسکے ڈیڈ کو؟

رمیز نے حقارت سے کہا تو احان نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔

میری نیت صاف تھی۔ میں نے صرف اسے بچانے کے لیے کیا تھا یہ وہ تو بعد میں اسکی معصومیت اسکی شرارتوں سے مجھے پیار ہونے لگا اور میں اسے اپنا دل دے بیٹھا۔ میری محبت سچی ہے رمیز اور اس بات کا یقین دلانے کے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔

. وہ نم آنکھوں سے بولا۔

یار! تم اسے کمرے میں بند کر کے آ گئے اور تمہیں لگتا ہے کہ وہ تمہاری بات سمجھے گی۔

اگر اس نے خود کو کوئی نقصان پہنچا دیا تو۔ ایک بار اس بارے میں سوچا؟

وہ احان کے برابر صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہنے لگا۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا، کمرے میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس سے وہ خود کو کوئی نقصان پہنچا سکے اور ویسے بھی وہ ایسا نہیں کرے گی۔

تو تم نے بہت احتیاط برتی ہے مطلب تا کہ وہ ہرٹ نہ کرے خود کو۔

پھر اسکے سینے سے اسکا دل بھی نکال لینا کیونکہ اب جب تمہاری سچائی جان کے اسکا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گا تو ہر ٹکڑا اسے زخمی کر دے گا اتنا زخمی کہ پھر تم بھی اسکے زخم نہیں بھر پاؤ گے۔

کیا کرو گے پھر تم؟ اسکے کتنے زخموں پہ مرہم لگاؤ گے؟

تم خود اسے توڑنا چاہتے ہو اور پھر خود ہی اسے جوڑو گے۔ اتنی اذیت پہنچانی ضروری ہے کیا؟

کیا سیدھی سیدھی صاف صاف بات نہیں ہو سکتی؟

اگر تمہیں واقعی اس سے محبت ہے تو جاؤ اسے سب بتا دو، ہر بات ہر ایک بات جو تم نے اس سے چھپا رکھی ہے۔ پھر دیکھو کہ وہ کیا کرتی ہے اگر وہ سچ میں تم سے محبت کرتی ہو گی تو سچ جاننے کے بعد بھی وہ تمہیں چھوڑ کے نہیں جائے گی۔

. میرا یقین کرو احان، ہر بار زور زبردستی نہیں چلتی، محبت سے بھی بات کی جا سکتی ہے، منوائی جا سکتی ہے۔ تم محبت سے سمجھاؤ اسے۔

رمیز نے احان کی طرف دیکھتے کہا۔

میں ایسا نہیں کر سکتا اور کوئی حل ہے تو بتاؤ مجھے۔

وہ پہلے ہی مجھ سے بیزار ہو چکی ہے اور اگر یہ سب پتہ لگا اسے تو شاید وہ سچ میں خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گی۔

احان نے گردن پہ ہاتھ پھیرتے کہا۔

اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ تمہیں آئلہ کو سارا سچ بتانا ہی ہو گا۔

رمیز نے دوٹوک انداز میں کہا تو احان اسے دیکھنے لگا۔

نہ بتاؤں تو؟

احان نے کندھے اچکائے۔

تو پھر میں جا کے اسے سب کچھ بتا دوں گا۔ ایک ایک بات، ہر چیز اور پھر جو ہو گا تمہیں اس کا سامنا کرنا ہی پڑے گا۔

.رمیز نے سنجیدگی سے کہا۔

تم مجھے دھمکی دے رہے ہو؟ تم جانتے ہو کہ یہ سب جان کے وہ بہت دکھی ہو گی، میں اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔

وہ نم آنکھوں سے رمیز کی طرف دیکھنے لگا۔

احان! احان! تم کیوں نہیں سمجھ رہے آخر؟ تم جتنا وقت لو گے اسے سچ بتانے میں اسے اتنی ہی زیادہ تکلیف ہو گی یار۔

آج سہی موقع ہے تم جا کے اسے سب کچھ بتا دو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم اکیلے نہیں ہو، ہم دونوں مل کے اسے سمجھائیں گے تو وہ سمجھ جائے گی۔

لیکن پہلے اسے بتاؤ تو سہی۔ اسکے بعد جو بھی ہو گا ہم سنبھال لیں گے۔ آئلہ کی مرضی اسکی فیصلہ جاننا بہت اہم ہے۔ جاؤ، اسکے پاس جاؤ .تم۔

وہ احان کے گال تھپتھپاتے ہوئے سمجھا رہا تھا۔

اگر یہ سب جان کے اس نے مجھ سے دور جانے کا فیصلہ کیا تو؟ پھر کیا کروں گا میں؟

کیا تم مجھے گارنٹی دے سکتے ہو کہ تم اسے مجھ سے دور نہیں جانے دو گے۔ بولو، میں ایک ایک بات اسے بتا دوں گا سارے راز سارے .سچ سب کچھ۔

تم مجھ سے وعدہ کرو کہ اسے یہاں سے جانے نہیں دو گے۔

وہ رمیز کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے التجائیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

اگر تم اسکے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کروگے تو میں وعدہ کرتا ہوں میں اسے سمجھاؤں گا اور وہ تمہیں چھوڑ کے کہیں نہیں جائے گی۔

رمیز نے پر اعتماد لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

چلو اب جاؤ تم اور جا کے بات کرو اس سے۔ اگر ضرورت پڑے تو مجھے کال کر لینا ورنہ میں صبح ملنے آؤں گا تم سے۔ اپنی محبت کو ثابت کرنے کا وقت آ گیا ہے احان اب پیچھے نہیں ہٹنا بس۔

رمیز نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ چہرے پہ پریشانی چھائی ہوئی تھی۔

.ٹھیک ہے میں جا رہا ہوں۔

احان روم سے باہر نکلتے آفس سے باہر چلا گیا۔ رمیز صوفے پہ بیٹھتے ہوئے اپنا سر پیچھے کو ٹکاتے، آنکھیں بند کر کے لمبی لمبی سانسیں لیتے خود کو پر سکون کرنے لگا۔

وہ دھیرے سے دروازہ کھول کے کمرے میں داخل ہوا۔

بیڈ کی طرف دیکھا تو وہاں پہ کوئی نہیں تھا۔ نظریں صوفے پہ گئیں جہاں پر آئلہ سو رہی تھی۔ وہ ایک گہری سانس لے کے صوفے کی طرف بڑھا۔ صوفے کے قریب پہنچ کے وہ وہی کھڑے ہو کے آئلہ کو دیکھنے لگا۔ اس کے گال پے آنسوؤں کے نشان واضح ہو رہے تھے۔ مطلب وہ کافی دیر روتی رہی تھی۔ وہ گہری نیند میں تھی۔ کافی دیر تک یونہی احان بت بنے اسے تکتا رہا۔

صوفے کی سائیڈ پہ بیٹھتے ہوئے آئلہ کا ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھوں میں بھرتے وہ اس پہ پیار کرنے لگا۔ اس کا ماتھا اس کے گال اس کے چہرے پر جا بجا پیار کرنے لگا۔

ہنی اٹھ جائیں ہنی۔ دیکھیں آپ کے مسٹر احان آ گئے۔

وہ دھیرے سے اس کے کان کے قریب سرگوشی کرنے لگا۔

احان کی آواز آئلہ کے کان میں پڑی تو اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔

.اسے اپنے سامنے دیکھ کر اسنے سکون کا سانس لیا۔

مسٹر احان آپ کہاں چلے گئے تھے ؟ آپ کہاں چلے گئے تھے مسٹر ریحان ؟

وہ تیزی سے اٹھ بیٹھی اور احان کے گلے لگتے کہنے لگی۔

مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا۔ کسی نے باھر سے دروازہ بند کر دیا تھا۔ میں نے بہت بار دروازہ بجایا بہت آواز دی لیکن کوئی بھی نہیں آیا۔ کسی نے بھی دروازہ نہیں کھولا کسی نے بھی میری آواز نہیں سنی۔ میرا فون بھی نہیں تھا میں بہت ڈر گئی تھی۔ آپ مجھے بتائے بغیر چلے گئے ۔ کیا آپ دروازہ بند کر کے گئے تھے باہر سے ؟ ہاں کیا آپ دروازہ بند کر کے گئے تھے کیا آپ مجھے کمرے میں بند کر کے گئے تھے ؟

وہ احان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

آئی ایم سوری ہنی۔ وہ دراصل ایمر جنسی ہو گئی تھی مجھے جانا پڑا۔ بات کچھ کرنی تھی لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ میں کیسے بات کروں آپ سے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ دروازہ بند کر کے چلا جاتا ہوں تھوڑی دیر میں آجاؤں گا۔ لیکن کچھ زیادہ ہی دیر ہو گئی میں معافی چاہتا ہوں۔

آپ کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا نہ میں چاہتا تھا کہ آپ کو ڈر لگے یا آپ روئیں۔

وہ آئلہ کی چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے پیار سے کہنے لگا۔

مطلب آپ دروازہ بند کر کے گئے تھے لیکن آپ مجھے بتا بھی تو سکتے تھے نا۔ میں بہت ڈر گئی تھی آپ میرا فون کیوں لے گئے اپنے ساتھ ؟ ایک بار بتا ہی دیتے میں اتنا ڈرتی تو نا۔ میں بہت پریشان ہو گئی تھی۔

وہ رونی شکل بناتے ہوئے کہنے لگی۔

آپ کا فون میرے پاس ہے جلدی میں بھول گیا تھا رکھنا۔ پلیز معاف کر دینا مجھے۔ بس اس وقت سمجھ نہیں آئی کہ کیا کروں۔ پتہ نہیں میں نے یہ کیسے کر دیا بہت شرمندہ ہو رہا ہوں اب میں۔ کیا آپ رو رہی تھیں ؟

وہ آئلہ کے گال سہلاتے ہوئے اس کے گال چومتے پیار سے پوچھنے لگا۔

ہاں میں رو رہی تھی کیونکہ مجھے ڈر لگ رہا تھا مجھے لگا شاید آپ مجھے بند کر کے چلے گئے ہیں لیکن میں سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ایسا لگ رہا تھا کہ شاید آپ ہمیشہ کے لئے مجھے یہاں قید کر کے چلے گئے ہیں اور کبھی واپس نہیں آئیں گے۔

وہ احان کے سینے میں چھپتے ہوئے سہمے سے انداز میں بول رہی تھی اس کی باتیں سن کے احان کو برا لگا تھا۔

نہیں ایسا نہیں ہے میں کیوں آپ کو قید کروں گا جب کہ آپ کے بغیر تو میں رہ بھی نہیں سکتا تو میں آپکو اکیلا چھوڑ کے کیسے جا سکتا تھا جانم۔.

اس کے بالوں پہ پیار کرتے وہ دھیرے سے بولا۔

میں آپ کو کچھ بتانا چاہتا ہوں ہنی۔ مجھے لگتا ہے کہ اب صحیح وقت آ گیا ہے کہ میں آپ کو سب کچھ بتا دوں۔ کیونکہ اگر میں نے اور دیر کی تو ہمارے درمیان بہت غلط فہمیاں پیدا ہو جائیگی اور شاید آپ مجھ سے دور ہو جائیں۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ آپ مجھے چھوڑ کے جائیں مجھ سے دور ہو میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ مجھے نہیں پتا کہ آپ کیسے ری ایکٹ کریں گی یہ سب جاننے کے بعد لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ میری نیت میں کوئی کھوٹ نہیں تھا میں نے جو بھی کیا سچے دل سے کیا آپ کے لئے کیا آپ کی حفاظت کرنے کے لئے آپ کی بھلائی کے لئے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے۔

میرے دل میں کوئی بھی غلط ارادہ نہیں تھا میں نے آپ کے بارے میں کچھ غلط سوچا نہ کبھی آپ کو تکلیف پہنچانا چاہی اور نہ ہی کبھی ایسا جان بوجھ کے کچھ کیا۔

وہ آئلہ کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے دھیرے سے کہہ رہا تھا جبکہ آئلہ نہ سمجھنے والے انداز میں احان کے چہرے کو تکے جا رہی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ احان کیا کہہ رہا ہے اور وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔

آپ کیا کہہ رہے ہیں مسٹر احان؟ میں کچھ سمجھ نہیں پا رہی۔ آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا مجھے کچھ بھی نہیں سننا۔

آپ پلیز یہاں سے چلیں مجھے یہاں بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا ہے مجھے یہاں نہیں رہنا آپ واپس چلیں۔

وہ احان کا ہاتھ تھامے کہنے لگی۔

ہاں ہم واپس چلے گئے لیکن ساری سچائی جاننے کے بعد۔ میں آج آپ کو ایک ایک بات بتانا چاہتا ہوں ہر وہ بات جو میں نے آپ سے چھپائی وہ سب کچھ جو آپ نہیں جانتی آپ کا جاننا ضروری ہے۔

احان نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔.

کون سا سچ ہے؟ کون سی باتیں؟ میں کیا نہیں جانتی؟ آپ یہ سب کیا کہہ رہے ہیں؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔ مجھے کچھ بھی نہیں جاننا

مسٹر احان۔ پلیز آپ چلیں یہاں سے یہاں پہ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔

وہ احان کا بازو تھامے اسے اٹھانے کے سے انداز میں کہتے ہوئے بولی۔

جانم! میری ہنی! ہم نہیں جاسکتے میں نے آپ سے کہا نا آپ کا یہ سب جاننا بہت ضروری ہے پلیز آپ ایک دفعہ میری بات سن لیں کہ میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں پھر ہم چلیں گے یہاں سے۔

احان نے آئلہ کے گال سہلاتے کہا۔

نہیں مجھے کچھ نہیں جاننا ابھی۔ سب سے پہلے یہاں سے چلیں۔ آپ کو سمجھ کیوں نہیں آرہی مسٹر احان مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے پلیز چلیں یہاں سے۔ .

وہ رونے لگی۔ احان نے ایک نظر اسے دیکھا اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے اسے اپنے سینے سے لگایا۔

جو میں آپ کو بتانے جارہا ہوں اسے سننے کے بعد شاید آپ کو مجھ سے بھی ڈر لگے گا۔ پر میں کیا کروں اگر آپ کو نہیں بتاؤں گا تو شاید آپ کو کھو دوں اور اگر آپ کو بتا دیا تو شاید پھر بھی آپ کو کھو دوں۔ میں نہیں جانتا کہ آپ کیا کہیں گی آپ کیا فیصلہ کریں گی جو بھی ہو گا میں اس کو بھگتنے کے لئے تیار ہوں لیکن میں مزید یہ سب کچھ چھپا نہیں سکتا کیونکہ اب بات آپکی خوشی کی اور محبت کی ہے، اب بات ہمارے درمیان اعتبار اور ہمارے رشتے کی ہے۔

احان نے اسے اپنے سینے سے لگاتے اس کے کان کے قریب ہوتے ہلکی سی آواز میں کہا۔

آپ کیا بتانا چاہتے ہیں مسٹر احان؟ ایسی کیا بات ہے جو آپ اتنے پریشان ہو رہے ہیں؟ جو آپ مجھے کمرے میں بند کر کے چلے گئے آخر ایسا کیا ہے آپ نے مجھ سے کون سی باتیں چھپائی ہوئی ہیں؟

آئلہ نے احان کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کیا ایک پل کو احان کو اپنے دل کی دھڑکنیں رکتی ہوئی محسوس ہوئیں تھیں۔ وہ عجیب سی کشمکش کا شکار ہو رہا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آئلہ کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھ کے اس کا دل بے ایمان ہو رہا تھا ۔ لیکن اگر وہ نہیں بتاتا تو اس کا ہی نقصان ہونے والا تھا کیونکہ پھر رمیز نے سب کچھ بتا دینا تھا اور شاید آئلہ پھر اس پر کبھی اعتبار نہ کر پاتی اس لئے جو بھی ہو جائے اسے بتانا تو تھا ہی۔

جو میں نے آپ کو بولا تھا کہ وہ بچہ میرا نہیں ہے۔۔۔۔ .

وہ۔۔۔۔۔وہ بچہ میرا ہے میں نے آپ سے جھوٹ بولا تھا لینا اور میرا بچہ تھا وہ۔ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا مجھے نہیں پتہ کہ لینا نے یہ سب کیسے کیا، اس نے یہ بات مجھ سے چھپائی تھی۔ میں بس اتنا جانتا ہوں کہ وہ بچہ میرا ہی ہے۔

پلیز مجھے اس کے لئے معاف کر دیں میں بہت شرمندہ ہوں لیکن میں ڈر گیا تھا کہ کہیں آپ یہ سب جان کے مجھے چھوڑ کے چلی جائیں گی اس وجہ سے آپ کو یہ بات نہیں بتائی اور ویسے بھی وہ چھوٹا سا بچہ ہے وہ ہمارے درمیان نہیں آئے گا کبھی۔ میں بس آپ سے محبت کرتا ہوں میرے لیے سب سے اہم صرف آپ ہی ہیں اور کوئی بھی نہیں۔

احان نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

اب کیا فائدہ بتانے کا اب تو لینا بھی نہیں رہی وہ بچہ آپ کا ہے یا نہیں ہے مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر آپ نے مجھے نہیں بتایا تو اب اس بات کو لے کے کوئی لڑائی نہیں کریں گے ہم۔ آپ نے نظریں کیوں جھکائی ہوئی ہیں آپ ایسے بالکل بھی اچھے نہیں لگ رہے ہیں۔

آپ تو بہت ڈیشنگ ہیں۔ آپ مجھ سے آنکھیں ملا کے بات کریں آپ میرے مسٹر احان ہیں۔ سنا آپ میرے مسٹر احان ہیں ایک ڈیشنگ پرسنیلٹی۔ آپ ایسے نظریں چراتے ہوئے بالکل بھی اچھے نہیں لگ رہے ہیں۔

وہ احان کے چہرے کو اپنے چھوٹے سے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے بول رہی تھی اس کی بات سن کر احان کو اس پہ بے حد پیار آ رہا تھا۔

احان کے عنابی لبوں پہ ایک گہری دلفریب مسکراہٹ پھیلی تھی۔ جسے دیکھ کے آئلہ بھی مسکرانے لگی۔

اب اچھے لگ رہے ہیں آپ۔ آپ کے چہرے پر مسکراہٹ اچھی لگتی ہے آپ ایسے لگتے ہیں بہت ہینڈسم۔

آئلہ نے احان کے گال کو کھینچتے ہوئے کہا۔

صرف یہ بات نہیں ہے جانم کچھ اور بھی ہے جو آپ نہیں جانتیں۔

احان نے آئلہ کو اپنے قریب کرتے ہوئے سرگوشی کے سے انداز میں کہا۔

اور کیا ہے جو میں نہیں جانتی مسٹر احان؟ آپ بتائیں مجھے جو بھی بات ہے آپ پلیز مجھے صاف صاف بتا دیں بول دیں سب کچھ۔

وہ احان کی گود میں بیٹھتے ہوئے، اس کے کندھے پر سر رکھتے اس کی گردن کے گرد بانہوں کا گھیرا بناتے ہوئے بول رہی تھی۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہی آپ کو بتاؤں یا نہیں۔

یہ جان کے آپ کو بہت تکلیف ہو گی اور میں نہیں چاہتا کہ آپ کو تکلیف ہو لیکن میں کیا کروں آپ نے ضد کی ہوئی ہے اگر آپ کو نہیں بتاؤں گا تو شاید آپ سمجھ نہیں پائیں گی اس لیے آپ کو بتانا ضروری ہے تا کہ آپ سمجھیں آپ خود کو اکیلا مت سمجھیے گا اس دنیا میں میں ہوں آپ کا سب کچھ، آپ کا خیال رکھنے کے لئے، آپ سے محبت کرنے کے لئے اور ضرورت پڑی تو آپ کے لیے جان بھی دینے کے لیے۔.

وہ آئلہ کی کمر کو اپنی بانہوں کے حصار میں لیتے اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔

آپ کے مام، ڈیڈ آپ سے کوئی رابطہ نہیں رکھنا چاہتے۔ اس لیے انہوں نے کبھی بھی آپ سے ملنے کر نہیں پوچھا نہ کوئی کال کی اور نہ ہی آپ کے ڈیڈ نے مجھے کبھی کال کی میں نے جو آپ سے بولا تھا وہ صرف آپ کا دل بہلانے کے لیے کہا تھا ہنی۔

آپ کے ڈیڈ نے ایک ڈیل کی تھی اور اس ڈیل کے بدلے انہوں نے آپ کو میرے حوالے کیا تھا میں یہ آپ کو کبھی بھی نہیں بتانا چاہتا تھا لیکن آپ بار بار وہاں جانے کی ضد کر رہی ہیں اس لئے مجبوراً مجھے بتانا پڑ رہا ہے میں نے کافی بار کوشش کی ان سے رابطہ کرنے کی انہیں سمجھایا کہ آپ کو اس بارے میں بتائے بنا وہ آپ سے رابطہ رکھیں اور ملتے رہیں لیکن انہوں نے صاف منع کر دیا اور کہا کہ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے آپ سے اسی وجہ سے میں آپ کو منع کر رہا تھا۔.

آپ کی جب کڈنیپنگ ہوئی تھی اور جب آپ ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھی تو میں نے آپ کے ڈیڈ سے رابطہ کیا تھا میں نے انہیں آپ کے بارے میں بتایا تھا میں نے بہت منتیں کیں تھیں ان کی ان سے کہا تھا کہ ایک دفعہ آپ سے آ کے مل لیں لیکن انہوں نے صاف منع کر دیا تھا انہوں نے کہا کہ اب ان کا کوئی تعلق نہیں ہے پھر چاہے آئلہ جیے یا مرے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

میں آپ کو کبھی بھی یہ بات نہیں بتانا چاہتا تھا پر مجبور ہو گیا ہوں جانم۔ مجھے آپ کو یہ سب بتانا پڑ رہا ہے ورنہ شاید آپ مجھے غلط سمجھنے لگ گئی تھی آپ سمجھنے لگی تھی کہ شاید میں آپ سے جھوٹ بول رہا ہوں اور آپ کے مام، ڈیڈ سے آپ کو ملنے نہیں دے رہا پر دراصل وہ میں نہیں ہوں وہ آپ کی فیملی ہے جو آپ سے ملنا نہیں چاہتی اس لیے پلیز آپ میرے بارے میں کوئی بھی غلط فہمی مت پالیں آپ کے دل میں مجھے لے کہ جو بھی شک ہے جو بھی بات ہے پلیز انہیں کلیئر کر لیں۔

میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں بے حد خود سے بھی زیادہ، مجھے نہیں پتہ کہ میں آپ کو کیسے یقین دلاؤں گا پر میں اتنا جانتا ہوں کہ آپ کے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔

وہ آئلہ کو خود میں بھینچے سرگوشی کر رہا تھا۔

سو میرے ڈیڈ نے۔۔۔۔۔ مطلب مجھے بیچا تھا مطلب آپ نے مجھے پیسوں سے خریدا تھا تو آپ نے پیسے دیئے ہیں میرے، مطلب میں آپ کے غلام ہوں اسی لیے ڈیڈ مجھ سے کوئی رابطہ نہیں رکھ رہے تھے۔

جب آپ نے مجھے پیسوں سے خریدا ہے تو آپ کو مجھ سے پیار کیسے ہو گیا یہ تو مجھے جھوٹ لگ رہا ہے آپ نے مجھے خریدہ کیوں؟ کس لیے؟ بتائیں؟.

وہ احان کے چہرے کی طرف دیکھتے رنجیدہ انداز میں پوچھ رہی تھی اس کے چہرے سے دکھ واضح ہو رہا تھا آنکھیں پانی سے بھر چکی تھی اور وہ بھی یقینی سے یہ احان کو دیکھے جا رہی تھی۔

نہیں جانم، پلیز ایسا مت بولیں یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔ میں نے آپ کو خریدا نہیں ہے میں نے تو صرف آپ کو بچانے کے لیے کیا تھا یہ سب۔ اس کے پیچھے کوئی وجہ کوئی بھی مقصد نہیں تھا میرا۔

میرا یقین کریں میری نیت میں کوئی بھی کھوٹ نہیں تھا میرا ایسا کوئی بھی غلط ارادہ نہیں تھا۔

وہ آئلہ کے ماتھے کو چومتے ہوئے اسے یقین دلانے کے انداز میں کہنے لگا۔

تو پھر آپ نے کیوں خریدا مجھے اگر کوئی بھی مقصد نہیں تھا؟ تو پھر آپ نے ایسا کیوں کیا اگر آپ کی کوئی غلط نیت نہیں تھی کوئی غلط ارادہ نہیں تھا تو آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ آپ نے اتنے مہینے یہ چھپا کے رکھا۔ ہاں میں سمجھ گئی آپ نے یہ سب اسی لئے نہیں بتایا نا کیونکہ پہلے آپ مجھے اپنا دوست بنانا چاہتے تھے اور آپ چاہتے تھے کہ مجھے آپ سے پیار ہو جائے تاکہ پھر میں آپ سے دور نہ جا سکوں کیونکہ مجھے آپکی عادت ہو جائے گی۔ ہیں نا اس لئے کیا نہ آپ نے؟ یہ سب پلان کیا تھا۔ ہاں بالکل یہ ساری پلاننگ تھی آپ کی کیونکہ میں بہت بے وقوف ہوں نا مجھے تو کچھ بھی پتہ نہیں چلتا آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے آپ مجھے یہ سب کیوں بتا رہے ہیں اب؟ آپ کو مجھے یہ سب بتانے کی ضرورت نہیں ہے جب آپ نے مجھے خریدا ہی ہے تو آپ مجھے بتا دیتے ہیں مسٹر احان پھر بس آپ کا حکم مانتی میں۔ اپنی مرضی نہیں بتاتی کبھی آپ کو کیونکہ میرے گھر والوں نے تو مجھے بیچ دیا تو پھر میں اب ہوں ہی کیا؟ کچھ بھی نہیں ہوں میں کسی کے لیے بھی۔.

ٹھیک ہے آپ نے مجھے یہ سب بتا دیا بہت شکریہ آپ کا۔

آپ جیسا کہیں گے میں ویسا ہی کروں گی۔اب کے بعد کبھی بھی اپنے مام،ڈیڈ کے پاس جانے کی بات نہیں کروں گی۔

ایم سوری آپ مجھے معاف کر دیں جو میں نے اپنی ضد میں آپ کو اتنا پریشان کیا کہ آپ کو مجھے کمرے میں بند کرنا پڑا۔

میں دوبارہ ایسا کوئی بھی کام نہیں کروں گی کہ آپ کو مجھے کمرے میں بند کرنا پڑے۔میں آپ سے کچھ بھی نہیں کہوں گی کہ آپ کو غصہ ہے یا آپ کو برا لگے۔

وہ فرش کو تکتے ہوئے کھوئے ہوئے انداز میں بولے جا رہی تھی۔احان کا دل کرچی کرچی ہوا تھا۔اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی ۔اس نے سختی سے آنکھیں بند کر کیں اور ایک گہرا سانس لے کے آئلہ کو دیکھنے لگا۔

یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں؟میں نے کہا نا میں نے آپ کو نہیں خریدا میری غلام نہیں ہیں آپ۔آپ میری وائف ہیں میری ہنی بنی میری جانم میری بیسٹ فرینڈ میرا سب کچھ ہیں آپ۔

آپ جو چاہے کہہ سکتی ہیں مجھے۔میں نے کبھی آپ کی بات کا برا نہیں مانا کبھی بھی آپ کی بات کسی بات پہ آپ کو غصہ نہیں کیا۔بس اس بات پر میں مجبور ہو گیا تھا یہ کچھ ایسا تھا کہ آپ کو بتائے بغیر رہا نہیں جا رہا تھا اور آپ کی ضد کے آگے مجھے گھٹنے ٹیکنے پڑے اور آپ کو بتانا ہی بڑا سچ۔

آپ پلیز ایسی باتیں مت کریں۔

وہ نرمی سے آئلہ کے گال چھوتے ہوئے کہنے لگا۔

مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سننی۔میں جانتی تھی کہ وہ مجھ سے پیار نہیں کرتے لیکن مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ مجھے پیسوں کی خاطر بیچ دیں گے۔

وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں میرے ساتھ آخر کیسے انہوں نے ایک بار بھی نہیں سوچا کیا اتنا تنگ تھے مجھ سے؟

تو مجھے پیدا ہی کیوں کیا تھا انہوں نے شاید میں ان کی غلطی تھی اور اب غلطی کو واپس سدھار چکے ہیں۔میں ان کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی یہ بہت افسوس کی بات ہے بے حد دکھ کی بات ہے یہ۔مجھے بہت برا لگ رہا ہے۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے اس کے گال پہ پھسلتے جا رہے تھے۔ایحان اپنی انگلیوں سے اس کے گال سے آنسو صاف کر رہا

تھا۔اور اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہا تھا۔

روئیں نہیں چپ ہو جائیں میں ہوں نا آپ کے ساتھ آپ کیوں رو رہی ہیں پلیز جانم اپنے آنسو ضائع مت کریں۔

ادھر دیکھیں، میری طرف دیکھیں ہنی، چپ ہو جائیں بس، بس چپ ہو جائیں۔

میں ہوں آپ سے بے حد پیار کرنے کے لئے، میں ہوں آپ کے لیے، میں ہوں یہاں آپ کے ساتھ، میں آپ کو سب سے زیادہ چاہتا ہوں۔

وہ اس کے آنسو صاف کرتے اسے اپنے سینے سے لگاتے پیار سے بولنے لگا۔

اس کے سینے میں چھپتے وہ رونے لگی۔

کیوں رو رہی ہیں پلیز چپ ہو جائیں نا ہنی۔ وہ آئلہ کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے پیار سے بولا۔ آئلہ اٹھتے ہوئے جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔ احان بھی اس کے پیچھے اٹھتے اس کے پاس جا بیٹھا۔

ہنی پلیز چپ ہو جائیں۔ احان نے آئلہ کی طرف ہاتھ بڑھاتے کہا تو آئلہ نے اس کے ہاتھ زور سے دور جھٹکا۔

مجھے ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔ اب جائیں یہاں سے اور بند کر دیں مجھے ویسے ہی جیسے پہلے کمرے میں بند کر کے گئے تھے اب دوبارہ سے کمرہ بند کر کے چلے جائیں یہاں سے۔

وہ روتے ہوئے بولی۔

میں جانتا ہوں کہ آپ کو مجھ پر بہت غصہ ہے آپ بہت ناراض ہے آپ کا پورا حق بنتا ہے مجھ پر غصہ کرنے کا۔

آپ ڈانٹیں مجھے غصہ کر لے چیخیں چلائیں لیکن پلیز اس طرح روئیں نہیں میں آپ کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔

پلیز چپ ہو جائیں ہنی۔

احان بیڈ کے ساتھ بڑے کاؤچ پر بیٹھتے ہوئے دھیمی سی آواز میں بولا۔

نہیں مجھے کوئی غصہ نہیں کرنا مجھے نہیں کہنا کچھ بھی آپ کو اب یہاں سے چلے جائیں۔

وہ دونوں گھٹنوں کے بیچ سر رکھے آنسو بہائے جا رہی تھی۔ وہ اس وقت بالکل بھی اس حالت میں نہیں تھی کہ احان کی کسی بھی بات پہ بھروسہ کریں وہ بے یقینی کے عالم میں بس روئے جا رہی تھیں اپنے مام ڈیڈ کو تو وہ جانتی تھی اس لئے اس بات کا زیادہ دکھ نہیں تھا لیکن

احان وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے یہ بات اس کو دکھ پہنچا رہی تھی۔

احان جانتا تھا کہ وہ اس وقت بہت تکلیف میں ہے اسے بہت برا لگ رہا تھا اس کی آنسو اسے اپنے دل پہ گرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے پر وہ کیا کرتا اس کے علاوہ اور کوئی راستہ بھی نہیں تھا مزید زیادہ دن تک وہ چھپا بھی نہیں سکتا تھا آج نہیں تو کل تو اسے بتانا ہی تھا یہ سب اور اگر نہ بتاتا تو رمیز نے سب کچھ بتا دینا تھا۔

وہ اپنے بال نوچتے سر جھکائے سوچے جا رہا تھا۔

سائڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے وہ اٹھ کے آئلہ کی طرف بڑھا۔

یہ لیں ہنی پانی پی لیں پلیز، چپ ہو جائیں رونا بند کریں میری طرف دیکھیں۔ وہ آئلہ کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے کہنے لگا۔

مجھے نہیں پینا پانی مجھے آپ سے بات نہیں کرنی آپ جائیں یہاں سے۔

وہ سسکیوں میں روتے ہوئے بولنے لگی۔

چپ ہو جائیں نہ پلیز! آپ کے آنسو برداشت نہیں ہو رہے مجھ سے۔ آپ مجھے جو بھی سزا دینا چاہیے دے دیں لیکن پلیز اس طرح روئیں نہیں مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے جانم۔

احان سائیڈ ٹیبل پر گلاس واپس رکھتے ہوئے آئلہ کے قریب بیٹھتے ہوئے رنجیدہ لہجے میں بولا۔

آپ کو کیوں تکلیف ہو رہی ہے۔ آپ کو تو خوش ہونا چاہیے نا۔ مجھے آپ کی باتوں پر یقین نہیں ہو رہا اب۔ مجھے آپ بہت برے لگ رہے ہیں۔ میں آپ کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی میں آپ کی آواز نہیں سننا چاہتی پلیز آپ یہاں سے چلے جائیں، چلے جائیں یہاں سے۔ .اپنے بالوں کو نوچتے وہ چیخی تھی۔

ادھر دیکھے میری طرف، ہنی سنبھالیں خود کو ادھر دیکھیں پلیز۔

احان اسے بازوؤں سے پکڑتے اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے کہنے لگا۔

وہ مسلسل روئے جا رہی تھی وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔

میں جانتا ہوں کہ میرا قصور ہے اور میں معافی مانگ رہا ہوں اپنی غلطی مان رہا ہوں میری غلطی یہ ہے کہ میں نے آپ کو یہ سب نہیں بتایا جبکہ میرا کوئی بھی غلط ارادہ نہیں تھا اب میں آپ کو اس بات کا یقین کیسے دلاؤں بنی آخر کیسے آپ کو یقین دلاؤں میں؟

میں نے صرف آپ کو بچانے کے لیے کیا تھا یہ وہ تو بعد میں آپ کے ساتھ رہ کے آپ کی ہنسی آپ کی مسکراہٹ آپ کی شرارتیں دیکھ کے مجھے آپ سے پیار ہو گیا۔ میں آپ سے سچ میں بہت پیار کرتا ہوں میری محبت جھوٹی نہیں ہے۔ آپ پلیز میری محبت پہ ایسے شک مت کریں۔.

بے شک میں نے بہت غلط کام کیے بے شک میں نے بہت غلطیاں کیں لیکن میں نے آپ سے کوئی بھی جھوٹی محبت نہیں کی کوئی جھوٹا وعدہ نہیں کیا کوئی ایسی حرکت نہیں کی جس سے آپ کو تکلیف پہنچے پھر بھی نہ جانے کیوں ہر بار ہمیشہ میری کسی نے کسی غلطی کی وجہ سے آپ ہرٹ ہو جاتی ہیں۔

وہ آئلہ کے بالوں میں انگلیاں جلاتے سرگوشی کر رہا تھا۔

آہستہ آہستہ اس کی سسکیوں کی آواز کم ہونے لگی۔ وہ ایسے ہی کافی دیر تک بیٹھا رہا۔

ایم سوری مجھے معاف کر دیں میں جانتا ہوں آپ کو اس سے بہت تکلیف پہنچی ہے لیکن اور کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا یہ تکلیف زیادہ دیر کے لئے نہیں ہو گی یہ کچھ دن بعد ختم ہو جائے گا۔

مجھے آپ کو مضبوط بنانا ہو گا۔ وہ آئلہ کے بالوں میں انگلیاں گھماتے ہوئے خیالوں میں گم تھا۔ ایک نظر اس کی طرف ڈالی وہ سو چکی تھی۔ دھیرے سے اسے بیڈ پہ سیدھا کر کے لٹایا اس پہ کمفرٹر ڈالا اس کے چہرے پر آتے بالوں کی لٹوں کو ہٹاتے وہ اسے دیکھنے لگا اس کے گال ابھی بھی آنسوؤں سے بھیگے ہوئے تھے۔

نرمی سے اس کے گالوں کو صاف کرتے اس کے ماتھے پے پیار کرتے وہ دھیرے سے بیڈ سے اترا اور گیلری کی طرف بڑھا۔

اپنا موبائل فون نکالا اور رمیز کو کال کی۔

کیا ہوا سب ٹھیک ہے تم نے بتا دیا اسے؟

.رمیز نے فون کان سے لگاتے پوچھا۔

ہاں میں نے بتا دیا اسے اس بچے کے بارے میں اور اس کے مام، ڈیڈ کے بارے میں بھی۔ وہ بہت دکھی ہوئی تھی وہ بہت زیادہ رو رہی تھی۔ روتے روتے سو چکی ہے۔

مجھے بہت فکر ہو رہی ہے کہیں وہ اس بات کا بہت زیادہ سٹریس نہ لے لیں۔ شاید مجھے نہیں بتانا چاہیے تھا اسے میں پچھتا رہا ہوں اسے بتا

کے اسے اس حال میں نہیں دیکھ پا رہا ہوں میں۔

احان نے بے بسی سے کہا۔

نہیں تم نے بالکل ٹھیک کیا اسے بتا کے کہ اب جو بھی ہو گا ہم سنبھالیں گے تم ٹینشن نہ لو۔ میں صبح آؤں گا تم سے ملنے تم پریشان مت ہو آئلہ کے پاس رہو۔

فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم اسے سمجھا دیں گے وہ سمجھ جائیں گی۔ ٹھیک ہے نا او کے چلو میں فون رکھتا ہوں۔

رمیز نے فون بند کر کے جیب میں رکھا اور کچھ سوچنے لگا۔

احان واپس کمرے میں آتے بیڈ کی طرف بڑھا اور آئلہ کے پاس جا کے لیٹ گیا۔

کافی دیر ایسے ہی اسے تکتا رہا۔ اور اس کے گرد بانہوں کا حصار بناتے آنکھیں بند کر گیا۔

_____*******_____.

صبح احان کی آنکھ کھلی تو بیڈ پر آئلہ کو نا پا کے وہ پریشانی سے اٹھ بیٹھا۔ ایک پل کو جیسے اس کے ہوش گم ہوئے تھے پورے کمرے میں چاروں طرف دیکھنے کے باوجود آئلہ کہیں بھی نظر نہ آئے۔ اس کے دل کی دھڑکن بڑھنے لگی تھیں۔ ماتھے پہ پسینے کے قطرے ابھرنے لگے وہ تیزی سے بیڈ سے اترا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا لیکن وہاں بھی کوئی نہ تھا باتھ روم کی طرف گیا لیکن وہاں پے بھی وہ نہ تھی وہ جلدی سے کمرے سے باہر کی طرف بھاگا۔

وہ لاونج میں آیا ہی تھا کہ کچن سے آواز آئی تو وہ اسطرف بڑھا۔

کچن میں داخل ہوتے ہی اسے آئلہ نظر آئی۔ وہ شاید کچھ بنا رہی تھی اسے دیکھ کے احان کی جان میں جان آئی تھی۔ اس نے ایک سکون بھرا سانس لیا اور دھیرے سے کچن میں داخل ہو گیا۔

جانم آپ یہاں کیا کر رہی ہیں صبح صبح۔ کیا بنا رہی ہیں کچھ چاہیے تھا آپ کو مجھے بتائیں۔

وہ آئلہ کے قریب آتے اس سے پوچھنے لگا۔

مجھے بھوک لگ رہی تھی ناشتہ بنا رہی ہوں۔

دھیمی سی آواز میں احان کی طرف دیکھے بغیر بولی وہ۔

اس کی ضرورت نہیں ہے ابھی تھوڑی دیر میں میری بین آجائے گی وہ بنادے گی آپ کو جو کھانا ہے ہٹ جائیں اگر آپ کو بھوک لگی ہے تو میں آپ کو بنا کے دیتا ہوں۔ آپ کچھ مت کریں کہیں آپ کا ہاتھ نہ جل جائے آپ کو تو نہیں آتا کچھ بنانا۔

وہ آئلہ کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کر کے کہنے لگا۔

کوئی بات نہیں میں سیکھ لوں گی۔

وہ نظر جھکا کے بولی۔

احان نے اس کی تھوڑی کو شہادت کی انگلی سے اوپر کی طرف کیا اور اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔

آپ کو ضرورت نہیں ہے سیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں اتنی محنت کرنے کی۔

میں ہوں نہ میں بنالوں گا بتائیں کیا کھانا ہے آپ کو آملیٹ گی؟ بریڈ جیم یا فریش جوس پئیں گی؟ چلیں جلدی سے بتائیں مجھے جو بھی ناشتہ کرنا ہے آپ کو میں آپ کو بنا کر دوں گا۔

وہ آئلہ کے گال پر پیار کرتے مسکراتے ہوئے بولا۔

نہیں میں خود بنالوں گی۔

وہ سپاٹ سے لہجے میں بولی تو احان اسے دیکھنے لگا۔

کیا ہوا ہنی؟ ادھر دیکھیں میری طرف بتائیں مجھے۔

آئلہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے وہ محبت سے بولا۔

میں نے کہا نہ آپ کو یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ میری ہنی ہیں، میری چھوٹی سی جانم، میں ہوں آپ کا خیال رکھنے کے لیے۔

چلیں اب سائیڈ پہ ہو جائیں ہنی، میں آپکے لیے ناشتہ بناتا ہون۔

آئلہ کو سائیڈ پر کرتے وہ آملیٹ بنانے لگا۔ وہ چپ چاپ سائیڈ پہ کھڑی اسے دیکھتی رہی۔

میں جانتا ہوں آپ ناراض ہیں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ بہت دکھی ہیں میں سمجھ سکتا ہوں آپ کے لیے یہ آسان نہیں اس بات کا یقین کرنا۔ میں نے بہت غلطیاں کی ہیں اور میں بہت شرمندہ ہوں ان سب کے لئے لیکن پلیز آپ کچھ بھی کہہ لیں میری محبت بے

شک مت کیجئے گا کیونکہ میری محبت سچی ہے۔

میں کچھ بھی کر سکتا ہوں لیکن کبھی بھی اپنی جانم کو دھوکا نہیں دے سکتا۔

آپ کو اتنا تو یقین ہے نا اپنے مسٹر احان پے؟

احان نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو وہ نظریں جھکاتے فرش کو تکنے لگی۔ احان نے افسردگی سے اسے دیکھا تھا

آپ ڈائننگ ٹیبل پہ جائیں میں ناشتہ لے کے آتا ہوں۔

احان نے آئلہ کی طرف دیکھتے ہوئے نرمی سے کہا تو وہ ایک نظر احان پر ڈالتے کچن سے باہر چلی گئی۔

پتا نہیں کب یہ سب ٹھیک ہو گا آپ پریشان نہ ہوں۔ میں زیادہ دیر تک آپ کو ناراض نہیں رہنے دوں گا۔

وہ آملیٹ بناتے ہوئے دھیرے سے بولا۔

وہ ناشتے کی ٹرے لے کے کچن سے باہر نکلا اور ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔

یہ رہا آپ کا ناشتہ ہنی۔

ناشتے کی ٹرے کو آئلہ کے سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے احان پیار سے بولا۔

تھینک یو۔

وہ دھیرے سے کہتے ناشتہ کرنے لگی۔

وہ اس کے برابر پڑی کرسی پہ بیٹھ گیا اور اسے دیکھنے لگا۔

آپ ٹھیک ہیں نا؟ وہ آئلہ پہ نظر ڈالتے پوچھ رہا تھا۔

آئلہ نے کوئی جواب نہ دیا اور وہ ناشتہ کرتی رہی۔

کیا آپ مجھ سے بات نہیں کریں گی ایسے ہی ناراض رہیں گی؟ روٹھی رہیں گی مجھ سے؟ میری طرف دیکھیں گی بھی نہیں کیا؟

اس نے آئلہ کے ہاتھ پر نرمی سے اپنا ہاتھ پھیرتے کہا۔

اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ آپ کو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور میں آپ سے ناراض نہیں ہوں آپ کو اتنے پیار سے

بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھ سے۔ میں ٹھیک ہوں۔

وہ احان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے

دھیمی آواز میں بول رہی تھی۔

دیکھیں ہنی جو بھی ہوا وہ اچھا نہیں ہوا لیکن اب اس اس کے بارے میں سوچ کے اداس ہو کے خود کو دکھی کر کے رو کے کچھ بھی نہیں ہونے والا تو بہتر ہے کہ آپ اس سب کو اپنے ذہن سے نکال دیں اور بھولنے کی کوشش کریں۔

دیکھیں میں ہوں آپ کے ساتھ آپ کو کبھی بھی کسی بھی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دوں گا۔

آپ ایسے اداس مت ہوں مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا آپ کو ایسے دیکھ کے آپ مسکراتی ہوئی ہنستی کھیلتی اچھی لگتی ہیں شرارتیں کرتے ہوئے۔

آپ سن رہی ہیں نا میری بات؟

وہ آئلہ کے گال کو نرمی سے چھوتے ہوئے پیار سے کہہ رہا تھا تو اس نے ہلکے سے ہاں میں سر ہلایا۔

ویری گڈ! میری ہنی بہت بہادر ہے۔ اپ نے کمزور نہیں پڑنا او کے۔

میری چھوٹی سی ہنی، بہت پیاری اور بہت زیادہ بہادر ہے۔

چلیں اب ایسا کریں آپ ناشتہ کر لیں پھر ہم واپس گھر چلتے ہیں۔ وہ چھوٹا بے بی آپ کو مس کر رہا ہو گا۔ آپ کو اس کے ساتھ کھیلنے کا دل چاہ رہا ہو گا نا۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ وہ ترچھی نظرون سے احان کو دیکھتے نظریں جھکا گئی۔

کیا ہوا کچھ بولیں گی نہیں؟ آپ نے مس نہیں کیا کیا اس کو۔ چلیں کوئی نہیں آئی ایم شور کہ اس نے آپ کو ضرور مس کیا ہو گا۔

وہ آئلہ کے گال پہ چٹکی بھرتے ہوئے بولا۔

اسی پل رمیز لاؤنج میں آتے ان کی طرف بڑھا۔

گڈ مارننگ کیسے تم دونوں؟ میرے بغیر ہی ناشتہ ہو رہا ہے۔ چلیں کوئی نہیں اب میں آ گیا ہوں تو مل کے ناشتہ کرتے ہیں۔

رمیز مسکراتے ہوئے چیئر پر بیٹھے ہوئے بولا۔ آئلہ نے خفگی سے رمیز کی طرف دیکھا تو رمیز نے نظریں چرا لیں۔

کیاہوا کہاں جارہی ہیں آپ ہنی ؟ناشتہ تو کر لیں۔

آئلہ کو اٹھ کے جاتا دیکھ کے احان نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اس سے پوچھا۔ کوئی جواب دیئے بغیر اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑاتے وہ وہاں سے نکلتے کمرے میں چلی گئی۔

کیا ابھی تک ناراض ہے ؟تم نے اس کو سمجھانے کی کوشش نہیں کی کیا؟

رمیز نے احان کو سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

کیسے سمجھاؤں کچھ ؟ابھی رات کی ہی تو بات ہے اور وہ بہت ناراض لگ رہی ہے شاید مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتی۔ وہ تو شاید میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی مجھے آئلہ کی فکر ہو رہی ہے اس کے بات نہ کرنے سے مجھے بہت بے چینی ہو رہی ہے۔

اب تم ہی بتاؤ میں نے سب کچھ بتا دیا اسے اب کیا کروں کیسے سنبھالوں اس سب کو۔

میں زیادہ دیر تک یہ سب برداشت نہیں کر سکتا میں زیادہ دیر تک اس کو اس طرح اداس نہیں دیکھ سکتا مجھے جلد ہی اس کو نارمل حالت میں لانا ہو گا۔ بتاؤ تم کیا کروں؟

احان رمیز کو سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

اس کا خیال رکھو اس کے آس پاس رہو بس۔ اس کو اپنی محبت سے یقین دلاؤ کہ تم ہمیشہ اس کے ساتھ ہو۔ وہ بہت نادان ہے تم اسے پیار سے سمجھاؤں گے تو ہر بات سمجھ جائیگی تھوڑی سے ناراض ہے دکھی ہے کوئی بات نہیں تم اسے مناؤ وہ مان جائے گی۔

رمیز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

بات کرے گی تو مانے گی نا۔ نہ کسی بات کا جواب دے رہی نہ میری طرف دیکھ رہی ہے مناؤں بھی تو کیسے ؟مجھے یہ سب پہلی بار بہت مشکل لگ رہا ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں میری باتیں سن کے وہ اور نہ مجھ سے بیزار ہو جائے۔

بس اسی لئے مجھے فکر ہو رہی ہے۔

وہ پریشانی کے عالم میں بولا تو رمیز اسے دیکھنے لگا۔

اگر اتنی ہی پرواہ تھی اسکی اتنی فکر تھی تو تم نے یہ سب کیا ہی کیوں تم نے یہ سب کچھ چھپایا ہی کیوں اس سے ؟

اب جو بھی ہونا تھا وہ ہو چکا ہے بہتر ہے کہ تم اس کو سدھارنے کی کوشش کرو۔

اسے منانے کی کوشش کرو وہ مان جائے گی اور بس پھر سکون سے زندگی گزارنا اور بہتر ہے کہ دوبارہ ایسا کچھ بھی مت کرنا۔

رمیز نے پانی پیتے ہوئے آرام سے کہا۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو میں اگین ایسا کچھ بھی نہیں کروں گا۔ جس سے مزید ہمارے درمیان کوئی غلط فہمی پیدا ہو۔

وہ ہلکے سے مسکراتے ہوئے بولا۔

تو پھر میں جا کے بات کروں؟ ہو سکتا ہے تمہاری کوئی مدد ہو جائے؟

رمیز نے احان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں جاؤ تم بات کر کے دیکھو۔ ہو سکتا ہے وہ کچھ سمجھ جائیں۔

اس کی بات سنتے ہی رمیز چیئر سے اٹھا اور آئلہ کے کمرے کی طرف چلا گیا۔

کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ وہ دروازے میں سے کمرے میں جھانکتے ہوئے بولا۔

آئلہ نے ہاں میں سر ہلایا تو وہ کمرے میں داخل ہو گیا۔

ہاں تو لٹل ہنی ناراض ہے؟ بہت غصے میں لگ رہی ہے۔

ناراض ہونا بھی چاہیے۔ لیکن ایسے اداس اچھی نہیں لگ رہی۔ تم نا مسکراتے ہوئے اچھی لگتی ہو۔

وہ آئلہ کے قریب جاتے مسکراتے ہوئے بول رہا تھا وہ اسے گھورنے لگی۔

ایسے گھور کیوں رہی ہو کیا مجھ پہ بھی غصہ ہے مجھ سے بھی ناراض ہو کیا؟

اسے گھورتے دیکھ کے وہ معصوم شکل بناتے ہوئے بولا۔

مجھے آپ سے بھی بات نہیں کرنی۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی اور صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔

مجھ سے بھی بات نہیں کرنی کیا؟ لیکن کیوں؟ میں نے کیا کیا ہے مجھ سے کیوں ناراض ہو رہی ہو ہنی۔

اس کے پیچھے جاتے وہ اسکے سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے بولا۔

آپ نے بھی مجھ سے جھوٹ بولا۔ آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا یہ سب کچھ؟

وہ منہ بناتے ہوئے شکوہ کرنے لگی۔

میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ مجھے کچھ نہیں معلوم تھا اس بارے میں یہ تو کل مجھے احان نے بتایا تھا تو مجھے معلوم ہوا۔ اگر میں کچھ بھی جانتا ہوتا تو میں ضرور تمہیں بتا دیتا۔

رمیز نے صفائی دیتے کہا۔

مجھے اب یقین نہیں ہے مجھے تو لگ رہا ہے اب آپ جھوٹ بول رہے ہیں اور ویسے بھی آپ مجھے کیوں بتاتے وہ تو آپ کا بیسٹ فرینڈ ہے نا ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کو پتہ نہ ہو آپ کو تو سب کچھ پتہ ہوتا تھا اب بھی آپ جھوٹ بول رہے ہیں مت بولیں جھوٹ مجھے بتا دے سب کچھ اچھا۔

وہ اس کو گھورتے ہوئے بولی تو رمیز نے کندھے اچکائے۔

مجھے سچ میں نہیں معلوم تھا۔ تم یقین کرو۔ اگر میں کچھ بھی جانتا ہوتا تو تمہیں بتا چکا ہوتا پہلے ہی۔

رمیز نے اپنی تھوڑی کو اپنے ہاتھوں کا پیالہ بناتے اسمیں ٹکاتے ہوئے کہا۔

جو بھی ہو مجھے بات نہیں کرنی۔

وہ غصے سے منہ پھیرتے ہوئے بولی۔ رمیز کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

تم غصے میں بھی پیاری لگ رہی ہو۔ ویسے مسکراتے ہوئے زیادہ پیاری لگتی ہو لیکن غصے میں بھی کچھ کم پیاری نہیں لگ رہی۔ ویسے اس وقت تمہارا چہرہ بالکل لال ٹماٹر جیسا ہو رہا ہے ایک دم سرخ۔ ویسے اور کتنی دیر تک اسے ٹماٹر بنے رہنے کا ارادہ ہے تمہارا؟

میرا مطلب تھا کہ بس ویسے ہی پوچھ رہا ہوں۔

رمیز نے شرارتاً کہا تو آئلہ اسے گھورنے لگی۔

اتنے غصے سے بھی مت دیکھو مجھے تھوڑا سا ڈر لگ رہا ہے۔

وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔

مجھ سے مذاق کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور میں بالکل بھی موڈ میں نہیں کسی کی کوئی بھی بات سننے کے اس لیے آپ یہاں سے چلے جائیں۔

اب کی بار وہ رونی شکل بناتے ہوئے کہنے لگی تو رمیز اٹھتے ہوئے اس کے پاس گیا۔

; میں سمجھتا ہوں آئلہ دیکھو میری بات سنو

جو بھی ہوا وہ بہت برا تھا لیکن آخر کب تک اس سب کو لے کے تم اداس رہو گی ایسے دکھی رہو گی؟

آج نہیں تو کل تمہیں پتا تو چلنا تھا نا تو بہتر ہے کہ تمہیں پہلے پتہ چل گیا۔

دیکھو تم جتنا چاہے غصہ کر لو بے شک ناراض ہو لو بات نہیں کرنی تو نہ کرو لیکن تم احان کی محبت پہ شک بلکل نہیں کرنا وہ تم سے سچ میں بے حد پیار کرتا ہے اس کا کوئی بھی غلط ارادہ نہیں تھا اس نے کچھ بھی ایسا نہیں سوچا تھا وہ بالکل سچ کہہ رہا ہے اس نے واقعی تمہیں بچانے کے لئے یہ سب کیا تھا۔

اس کا کوئی پلان یا کوئی بھی ایسی غلط نیت نہیں تھی۔

تم اس کے بارے میں کوئی بھی غلط فہمی مت پالنا اپنے دل میں۔

وہ تمہیں تکلیف میں دیکھ کے خود بھی بے حد ٹوٹ گیا ہے وہ تمہیں کبھی بھی یہ سب نہیں بتاتا میں نے اسے کہا تھا میں نے اسے فورس کیا تھا کہ تم کو سب سچ بتا دے کیونکہ تمہارا حق تھا یہ سب جاننے کا آخر تم سے یہ سب کب تک چھپا کے رکھتا وہ۔ اس لیے اس نے تمہیں بتایا وہ تمہیں تکلیف میں دیکھے وہ خود بھی بے چین ہے۔

اگر تمہیں لگتا ہے کہ صرف تم ہرٹ ہوئی ہو تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے تم سے کہیں زیادہ وہ ہرٹ ہوا ہے وہ اس وقت تکلیف میں ہے اذیت میں ہے وہ۔

پلیز تم سمجھنے کی کوشش کرو اسے غلط مت سمجھو اس سب میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔

تم خود ایک بار سوچنے کی کوشش کرو اس میں احان کا کیا قصور ہے۔

سوچو ایک دفعہ کوشش تو کرو یاد کرو کیا احان نے کبھی تم سے کوئی غلط بات کی کیا کبھی کچھ غلط کیا؟ کیا تم نے کبھی بھی اس کی محبت میں کوئی کمی محسوس ہوئی کیا اس نے کبھی کچھ ایسا کیا کہ تمہیں لگا کہ یہ سب جھوٹ ہے؟

اگر تمہیں کبھی بھی ایسا محسوس نہیں ہوا تو تمہیں اس پر شک کرنے کا کوئی حق نہیں بنتا ہاں تم اس سے ناراض ہو جاؤ وہ تمہیں منا لے گا اس پہ غصہ کرو اس کو ڈانٹو، اس پہ چلاؤ پر ایسے خاموش رہ کہ تم اپنے ساتھ ساتھ اس کو بھی تکلیف پہنچاؤ گی۔

اس میں تمہارا نقصان ہے اور سب سے زیادہ احان کا نقصان ہے۔ ویسے میری بات مانو تو جاؤ اس سے بات کرو۔

چلو کم سے کم اس کی ایک دفعہ بات تو سن لو اسے موقع تو دو بولنے کا۔

اسے منانے کا ایک موقع تو دو۔ اتنا تو حق بنتا ہے نا اس کا اب تم اتنی ناراض تو نہیں ہو سکتی نا؟

تم تو بہت سویٹ بہت پیاری ہو بہت اچھی ہو۔ اور تم یہ نہیں چاہو گی کہ تمہاری وجہ سے وہ تکلیف میں ہو ہے نا؟ تم بھی تو اس سے بہت پیار کرتی ہو نا کیا تم اسے تکلیف میں دیکھ سکتی ہو؟

وہ آئلہ کے قریب صوفے پہ بیٹھ کے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے پیار سے اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا آئلہ اسے تکے جا رہی تھی۔

پر مجھے یہ سب بہت برا لگ رہا ہے وہ مجھے پہلے بھی تو بتا سکتے تھے نہ انہوں نے ایسا کیوں کیا؟

وہ سوالیہ نظروں سے رمیز کو دیکھنے لگی۔

دیکھو جو بھی ہونا تھا ہو گیا۔ اس نے یہ سب کیوں کیا کس لیے کیا اب ان سب باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تو بس اتنا جان لو کہ اس میں تمہاری بھلائی تھی یہ سب تمہاری حفاظت کے لیے کیا تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا تمہیں کوئی اس نے اس لیے یہ سب کیا پلیز ایک دفعہ تو خود سمجھنے کی کوشش کرو تمہیں سب سمجھ آ جائے گا تمہاری غلط فہمی دور ہو جائے گی پلیز ریلیکس ہو کے خود سوچو ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ جب تم خود دیکھو گی نا تو تمہیں پتہ چل جائے گا۔

وہ آئلہ کے گال پی نرمی سے چٹکی بھرتے ہوئے بولا۔

تم محبت کرتی ہوں نا احان سے ہے نا؟ یقین ہے یا نہیں اس پہ تمہیں بتاؤ مجھے؟

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

ہاں میں محبت کرتی ہوں اور مجھے یقین ہے ہاں میں یہ بات مان لوں گی کہ انہوں نے جو بھی کیا وہ میرے بھلے کے لیے کیا۔ وہ میرا برا نہیں چاہتے لیکن پھر بھی مجھے یہ سب بہت برا لگ رہا ہے میرے لئے بہت مشکل ہو رہی ہے اس سب کو قبول کرنا۔ کم سے کم مجھے بتانا چاہیے تھا۔

وہ اداس ہوتے ہوئے بولی۔

بار بار ایک ہی بات مت کرو اس نے تمہیں نہیں بتایا کیونکہ اس کے پیچھے وجہ تھی تمہیں بتا چکا ہوں نا تو یہ بات آپ اپنے دماغ سے نکال دو بھولنے کی کوشش کریں۔ چلو شاباش اچھے بچوں کی طرح اب اداسی کو چھوڑو اور مسکراؤ اور جاؤ جا کے احان سے بات کرو۔ چلو اگر بات نہیں کرنی ہے تو تم مت جاؤ جب وہ تم سے بات کرنے آئے گا تو تمہیں منائے گا تو پلیز زیادہ غصہ مت کرنا زیادہ دیر ناراض مت رہنا مان جانا ٹھیک ہے نا۔

اس کے بدلے اگر تمہیں چاکلیٹ چاہیے تو میں تمہیں ڈھیر ساری چوکلیٹس لا دوں گا بتاؤ مجھے کیا تمہیں چاکلیٹ چاہیے ؟

وہ شرارت سے بولا تو آئلہ اسے گھورنے لگی۔

نہیں مجھے کوئی چاکلیٹ نہیں چاہیے مجھے لالچ دینے کی ضرورت نہیں آپ کو۔ میں کوئی چھوٹی بچی نہیں ہوں۔

وہ ناراض ہوتے ہوئے بولی تو رمیز مسکرانے لگا۔

ویسے ہو تو چھوٹی بچی بس تھوڑی سی بڑی ہو گئی ہو اب ہے نا۔ اور تھوڑی سی سمجھدار بھی ہونے لگی ہو ساری باتیں سمجھنے لگی ہو کافی سمارٹ ہوتی جا رہی ہو تم۔ ویسے تمہارا نام بھی لگتا ہے چینج کرنا پڑے گا۔

وہ سوچنے کے سے انداز میں بولا۔ آئلہ کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

چلو فائنلی کم سے کم تھوڑا سا ہی سہی تم مسکرائی تو ویری گڈ بہت اچھی بات ہے اب بالکل بھی نہیں رونا اوکے ہنستی رہو، مسکراتی رہو اور اپنے مسٹر احان کو بہت تنگ کرتی رہو۔

وہ آئلہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

آئلہ مسکرانے لگی۔ رمیز نے اسے مسکراتے دیکھ کے ایک سکون کا سانس لیا۔

ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں اوکے کوئی بھی بات ہو تو مجھے فون کر دینا ٹھیک ہے نا اپنا بہت خیال رکھنا اور اداس بالکل نہیں ہونا ایسے ہی رہنا اور اگر تم کہو تو میں احان کو تھوڑا سا ڈانٹتا جاتا ہوں کیا کہتی ہو ؟

وہ آئلہ کو تنگ کرتے ہوئے بولا۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں آپ کو کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ سنجیدہ ہوتے ہوئے بولی۔ رمیز نے اپنی ہنسی دانتوں تلے دبائی تھی وہ جانتا تھا کہ وہ کچھ ایسا ہی کہے گی۔

کیوں اتنا سب کچھ کیا اس نے تھوڑا سا ڈانٹنا تو بنتا ہے نہ بلکہ تم کہو تو میں اسے ایک دو پنچ لگاتا ہوں اور اس کے عقل ٹھکانے لگا دیتا ہوں نہ تاکہ دوبارہ وہ کچھ بھی نہ چھپائے تم سے۔

وہ سینے پہ ہاتھ باندھے آئلہ کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔

نہیں میں نے کہا نہ اس کی ضرورت نہیں ہے آپ جائیں آپ کچھ بھی نہ کہیں، میں خود کہہ لوں گی جو بھی کہنا ہو گا۔

وہ رمیز کے روبرو ہوتے ہوئے بولی۔

اوکے میں سمجھ گیا بہت فکر ہے تمہیں تم نہیں چاہتی کہ کوئی اور اسے کچھ بھی کہے نا۔

ہاں بالکل۔

رمیز نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

اوکے بائے اپنا خیال رکھنا اور اس کا بھی خیال رکھنا۔

وہ مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر کی طرف چلا گیا۔

لاؤنج میں داخل ہوتے ہی وہ احان کی طرف بڑھا جو کہ صوفے پر بیٹھا کچھ سوچنے میں مصروف تھا۔

کن سوچوں میں گم ہو؟ اسے منانے کے طریقے سوچ رہے ہو کیا بتاؤں مجھے۔

وہ احان کے برابر صوفے پہ بیٹھتے ہوئے سنجیدہ انداز میں بولا۔

ہاں سوچ رہا تھا اسے کیسے مناؤں؟

احان پریشان ہوتے ہوئے بولا۔

بھول جاؤ اسے، نہیں مانے گی وہ۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ ایک سیکنڈ بھی تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اور میری بات مانو تو اسے جانے دو۔ وہ بہت زیادہ ناراض ہیں تم سے، وہ تم سے بات بھی نہیں کرنا چاہتی ہے نہ تمہاری شکل دیکھنا چاہتی ہے میرا نہیں خیال کہ اب تم لوگ ایک ساتھ رہ سکتے ہو۔

رمیز نے بہت سنجیدہ انداز میں کہا اس کی بات سن کے احان کے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آنے لگے۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو کچھ کہا کیا اس نے بتاؤ مجھے۔

وہ اپنے ماتھے پر ابھرتے پسینے کے قطروں کو اپنی ہتھیلی سے صاف کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

ہاں اس نے کہا یہ سب کچھ۔ اس نے کہا کہ تم اس کے سامنے مت آنا کہیں وہ کچھ کہہ نہ دے ایسا جس سے تمہیں تکلیف پہنچے اور ویسے بھی اس نے فیصلہ کر لیا ہے اب تم سے بات بھی نہیں کرنا چاہتی نہ کوئی تمہارے پاس رہنا چاہتی ہے وہ بس یہاں سے جانا چاہتی ہے۔

تو بتاؤ کیا کرو گے تم؟

رمیز نے اپنی ہنسی دانتوں میں دباتے بہت سنجیدگی سے کہا جب کہ احان کے چہرے کی ہوائیاں اڑ چکی تھیں اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ وہ اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پہ زبان پھرتے، اپنے ماتھے پر ابھرتے پسینے کے قطرے کو صاف کرنے لگا جو کہ تیری سے بہتے جا رہے تھے۔

کیا ہوا اتنے پریشان کیوں ہو رہے ہو کیا تمہیں پتہ نہیں تھا کہ یہ سب ہو گا۔

اس کے ہوش اڑتے دیکھ کر رمیز نے کہا۔

تم نے کہا تھا اسے یہ سب بتانے کے لئے، دیکھا اب کیا ہو گیا میں یہ سب نہیں ہونے دے سکتا یہاں سے نہیں جانے دے سکتا میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر۔

تم نے کہا تھا نا بتانے کے لئے اب تمہیں کچھ کرنا ہو گا اسے روکو اسے سمجھاؤ پلیز اسے کہو کہ میں اس سے معافی مانگ رہا ہوں نا، میں بہت شرمندہ ہوں میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں میں دوبارہ نہیں کروں گا میں وعدہ کروں گا میں دوبارہ سے کوئی غلطی نہیں کروں گا تم اسے سمجھاؤ اسے کہو کہ مجھے ایک موقع دے دے میں دوبارہ سے ایسا کچھ نہیں کروں گا جس سے وہ ہرٹ ہو میں کچھ نہیں پ چھپاؤں گا پلیز اسے کہو کہ وہ مان جائے مجھے چھوڑ کر نہ جائے۔

وہ رمیز کی منتیں کرنے لگا۔

اتنے پریشان مت ہو اوکے اوکے فائن کہیں نہیں جا رہی وہ، کہیں نہیں جا رہی ریلیکس۔

میں تو بس مذاق کر رہا تھا تم سے۔ اس نے کچھ بھی نہیں کہا تھا مجھے، میں تو بس تمہیں تنگ کر رہا تھا آئی ایم سوری تم اتنے سیریس ہو جاؤ گے مجھے اندازہ نہیں تھا۔

احان کو بے حال ہوتا دیکھ کے رمیز نے حقیقت بتائی۔

کیا!؟ کیا مطلب ہے کہ تم مذاق کر رہے تھے مطلب اس نے ایسا کچھ نہیں کہا ابھی جو تم مجھ سے کہہ رہے تھے۔

احان غصہ ہوتے ہوئے زور سے اس کے کندھے پہ مکا مارتے ہوئے بولا۔

اچھا نہ آئی ایم سوری، میں تو بس تنگ کر رہا تھا میں تو دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا حالت ہوتی ہے تمہاری۔

وہ اپنے کندھے کو سہلاتے ہنستے ہوئے بولا تو احان دانت پیس کے رہ گیا۔ تم دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ پہلے میں اتنی ٹینشن میں ہوں اور تم نے تو کہا تھا میری ہیلپ کرو گے تم تو الٹا مجھے اس حال میں دیکھ کے مزے لے رہے ہو۔

وہ غصہ ہوتے ہوئے بولا۔

میں تو تم دونوں کو ہی اس حال میں دیکھ کے مزے لے رہا ہوں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ویسے مجھے ایک بات کا اندازہ تو ہو گیا ہے تم دونوں واقعی ایک دوسرے سے بے حد محبت کرتے ہو اتنی ناراض ہے وہ تم سے غصہ بھی ہے لیکن پھر بھی یہ برداشت نہیں ہو رہا تھا اسے کہ میں تمہیں کچھ کہوں۔ واقعی مجھے لگتا ہے تم دونوں ایک دوسرے کے لئے ہی بنے ہو۔

ویسے مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے اور تمہیں اس حال میں دیکھ کے مزہ بھی آ رہا ہے۔

میرے خیال سے کافی دن تک تم ایسے ہی بے چین رہنے والے ہو بالکل اسی حال میں، اتنی آسانی سے نہیں ماننے والی وہ۔

بلکہ میں اسے جاتے ہوئے کہہ جاؤں گا کہ کم سے کم ایک ہفتہ تو تمہیں اسے تڑپا کے رکھے۔

تاکہ تم دوبارہ ایسی کوئی غلطی نہ کرو۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا اور ہنستے ہوئے بولا تو احان اسے گھورنے لگا۔

بہتر ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تمہارا قتل کر دوں۔

وہ غصے سے آگ بگولا ہوتے اسے دیکھتے ہوئے بولا تو رمیز نے اسے دانت دکھائے۔

ہاں اگر تم ایسا کرو گے تو ہو سکتا ہے میں نے ابھی جو کہا تھا وہ سچ میں ہو جائے گا پھر تو تم بھول ہی جانا اپنی چھوٹی سی ہنی شنی کو۔ چلو شاباش اٹھو اب جلدی سے میرا قتل کرو۔

وہ ہنستے ہوئے بولا تو احان نے اٹھتے ہوئے اس کے پیٹ میں ایک مکا مارا۔

زیادہ تنگ مت کرو مجھے ایسا نہ ہوں کہ میں اپنا سارا غصہ تم پہ نکال دوں تم جاؤ آفس جاؤ۔

احان اس کا کان کھینچے ہوئے بولا۔

ہاں ہاں اب سارے ظلم مجھ پہ کر لو اسے کچھ کہہ نہیں سکتے نا تو میں ہی ملا ہوں تمہیں۔ جا رہا ہوں میں، جاؤ تم جا کے مناؤ اس کو کیونکہ تمہاری زندگی کا سب سے اہم کام تو یہی ہے نا اور تو کچھ تم نے کرنا نہیں ہے مجنوں صاحب۔

وہ احان کو چھیڑتے ہوئے بولا۔ اور تیزی سے وہاں سے نکلتے گھر سے باہر چلا گیا۔ احان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئے۔

حد ہو گی یہ نہیں سدھرے گا میری حالت ایسی ہو گئی ہے اور اس کو مزے لینے کی پڑی ہے۔ وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

اب جاؤں تھوڑی دیر بعد جاؤں؟ پتہ نہیں کیا ہو گا؟ وہ مجھے کمرے میں آنے بھی دے گی یا نہیں؟ اگر اس نے مجھے کمرے سے باہر نکال دیا تو میری عزت خاک میں مل جائے گی۔

ایک عجیب سی کشمکش کا شکار ہو گیا ہوں میں، سمجھ نہیں آ رہی کیا کروں، ایک چھوٹی سی لڑکی سے ڈر لگ رہا ہے مجھے، کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایسا دن بھی آئے گا کہ مجھے میرے کمرے میں جانے سے ڈر لگے گا۔

چلو کوئی نہیں زیادہ سے زیادہ کیا ہو جائے گا؟ بس اتنا نا کہ میری ہنی مجھے روم سے باہر نکال دے گی نا یہاں پہ کوئی ہے تو نہیں کسی کو پتہ کیسے چلے گا؟ ہاں بالکل تھوڑا سا تو سہہ ہی سکتا ہوں میں چلو کوئی بات نہیں۔

زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا کمرے سے باہر نکال دیں گی نہ یا کمرے میں آنے ہی نہیں دے گی بس اب گھر سے باہر تو نہیں نکالے گی مجھے

۔

اب یہاں کوئی ہے بھی نہیں جو یہ دیکھے گا۔ اب جو بھی ہو جائے منانا تو ہے اس کو اور منانے کے لئے کچھ بھی کرنا پڑے مجھے کرنا ہی ہو گا چلو احان عباس ہمت کرو اور جاؤ کمرے میں جا کے اسے مناؤ، بار بار ایک ہی بات رپیٹ کرنے سے کچھ نہیں ہو گا۔

وہ ایک گہری سانس لیتے چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتے ہوئے کمرے کی طرف چلنے لگا۔ دروازے کے قریب پہنچ کے روم کا دروازہ کھول کے کمرے میں جھانکا اور پھر کمرے میں داخل ہو گیا۔

پورا کمرہ خالی تھا چاروں طرف نظر دوڑائی وہ کہیں بھی نظر نہیں آ رہی تھی۔

وہ لمبی سانس بھرتے بیڈ کی طرف بڑھا اور جا کے بیٹھ گیا۔ وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو مروڑے جا رہا تھا۔

اسے ڈر لگ رہا تھا کہ پتا نہیں وہ کیا کہے گی۔

وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکلی تو سامنے احان کو دیکھ کے ایک پل کو وہی رکی تھی وہ اس کی طرف دیکھ کے اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹی شرٹ اور ٹراوزر پہنے بال کھولے اور چہرے پہ سنجیدگی سجائے وہ کافی ناراض لگ رہی تھی۔

چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتے وہ بیڈ کی طرف بڑھنے لگی ایک نظر احان پر ڈالی اور آرام سے بیڈ کی ایک سائیڈ پہ بیٹھ گئی۔ وہ بھی چپ چاپ اس کے برابر بیٹھ گیا۔

دونوں نظریں جھکائے کافی دیر تک خاموش بیٹھے رہے۔

وہ۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔دراصل۔۔۔۔میں کہنا چاہتا تھا کہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔اصل میں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ میں کیا کہوں میرا مطلب ہے کہ۔۔۔۔۔۔میں کہنا چاہتا ہوں لیکن کہہ نہیں پا رہا پتہ نہیں آپ سمجھیں یا نہیں مجھے بہت عجیب سا لگ رہا ہے مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں آپ۔۔۔۔۔پتا نہیں کیا کہیں گی آپ مجھے۔۔۔میں پاگل ہو رہا ہوں۔

ٹوٹے پھوٹے جملوں میں بولتے ہوئے وہ اپنے بال نوچنے لگا۔

کیا مطلب ہے کہ آپ کو ڈر لگ رہا ہے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں کہ میں ڈراؤنی لگ رہی ہوں؟

اس کی بات سن کے وہ احان کو گھورتے ہوئے بولی۔

نہیں۔۔۔۔نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔میں یہ نہیں کہہ رہا۔۔۔۔۔۔دراصل مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں آپ مجھے کمرے سے باہر نہ نکال دیں۔

وہ ایک سانس میں بول گیا۔

کیا!؟میں کیوں آپ کو کمرے سے باہر نکالوں گی آپ کیا کہہ رہے ہیں یہ؟

وہ حیرانگی سے اسے تکنے لگی۔

کیونکہ آپ مجھ سے ناراض ہیں، بہت غصہ ہیں نا، میری شکل نہیں دیکھنا چاہتی، نا مجھ سے بات کرنا چاہتی ہیں تو مجھے لگا کہ شاید آپ مجھے کمرے سے باہر نکال دیں گی۔

وہ نظریں جھکاتے ہوئے شرمندہ سے لہجے میں بولا۔

ہاں اگر میں ایسا کر بھی دوں تو کیا ہو جائے گا۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

کچھ نہیں ہو گا کیا ہو جائے گا بس میں کمرے سے باہر چلا جاؤں گا چپ چاپ۔

آئلہ کی طرف دیکھتے ہوئے وہ رنجیدہ لہجے میں بولا۔

ہاں تو ٹھیک ہے پھر جائیں آپ یہاں سے جائیں کمرے سے باہر جائیں۔

وہ سپاٹ لہجے میں بولی تو احان اسے تکنے لگا۔

مطلب میں کمرے سے باہر چلا جاؤں یہی چاہتی ہیں آپ۔

اس کی بات دہراتے ہوئے وہ بولا جیسے پھر سے سننا چاہتا ہو۔

ہاں بالکل یہی چاہتی ہوں میں جو بھی آپ نے سنا بالکل میں یہی چاہتی ہوں کہ آپ کمرے سے باہر چلے جائیں۔

وہ دوٹوک انداز میں بولی۔

مطلب آپ مجھ سے بات نہیں کریں گی اور ناراض رہیں گی؟

وہ آئلہ کے تھوڑا قریب ہوتے ہوئے بولا۔

ہاں بالکل مجھے بات نہیں کرنی اور میں ناراض ہی رہوں گی۔

وہ اپنے چہرے پہ آتے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی۔

مجھے ایک بار موقع تو دے بات کرنے کا، ایک بار میری بات سن لیں۔

وہ منت بھرے لہجے میں بولا۔

کیا بات کرنی ہے آپ کو بولیں جو بھی بات کرنی ہے ایک دفعہ کریں اور پھر جائیں یہاں سے۔

وہ بیڈ شیٹ پر اپنی انگلیوں سے گول دائرے بناتے ہوئے بولی۔

کیا آپ مجھے معاف نہیں کر سکتی؟ میرا مطلب ہے کہ میں بہت شرمندہ ہوں مجھے بہت برا لگ رہا ہے میں اپنی غلطی مان رہا ہوں کیا

آپ مجھے ایک موقع نہیں دے سکتی میں وعدہ کرتا ہوں کہ دوبارہ ایسا کچھ نہیں کروں گا میں دوبارہ کوئی بھی بات آپ سے نہیں چھپاؤں گا پلیز مجھے ایک موقع دے دیں۔ میں کوئی بھی سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ مجھے جو سزا دینا چاہیے وہ دے دیں میں ٹھیک ہے تیار ہوں اس کے لیے بھی لیکن پلیز آپ مجھ سے اس طرح ناراض مت ہوں مجھ سے بالکل برداشت نہیں ہو رہا آپ مجھ سے بات کریں۔

آپ سے بات کئے بغیر مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا، دل بہت اداس ہے اور بہت بے چینی ہو رہی ہے، ایسا لگ رہا ہے جیسے جینے کی وجہ ہی ختم ہو گئی ہے۔

ایک دفعہ میری طرف دیکھیں تو سہی اسے مت کریں میں برداشت نہیں کر پا رہا یہ۔

آپ کی خاموشی مجھے بہت تکلیف پہنچا رہی ہے۔ پلیز کچھ بولیں چلیں مجھے ڈانٹ دیں غصہ کر لیں مجھ پہ چیخیں چلائیں بے شک مجھے مار لیں۔

وہ آئلہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے اپنے گال پہ مارتے ہوئے بولا۔

میں کیوں ماروں گی آپ کو؟

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

کوئی بھی سزا دے دیں مجھے لیکن پلیز مجھ سے ناراض مت ہوں، مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں آپ کو منانے کے لیے ایک بار بولیں تو سہی میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں۔

وہ منت بھرے انداز میں بولا۔ آئلہ کے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گالوں پر رکھتے وہ اسے دیکھے جا رہا تھا۔

مجھے کوئی بھی سزا نہیں دینی آپ کو اور میں آپ کو سزا دے کے کیا کروں گی؟ کیا آپ کو سزا دینے سے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا مجھے یہ سب بہت برا لگ رہا ہے مجھے نہیں سمجھ آ رہا کہ میں کیا کروں۔

وہ سر جھکاتے ہوئے بے حد اداسی سے کہنے لگی۔

میں سمجھ سکتا ہوں آپ کی حالت۔ لیکن آپ اداس مت ہو آپ خود کو اکیلا محسوس مت کریں میں ہوں آپ کے ساتھ۔ میں ہمیشہ آپ کے پاس ہوں میں کبھی آپ کو اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔ کسی بھی حالت میں کچھ بھی ہو جائے کبھی بھی آپ کو میں کسی بھی چیز کی

کمی محسوس نہیں ہونے دوں گا۔

وہ آئلہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بہت محبت سے کہنے لگا۔وہ اس کے چہرے پہ تکنے لگی۔

آپ کو رونا آرہا ہے ؟اگر آپ رونا چاہتے ہیں تو رو سکتے ہے لیکن پلیز مجھ سے کوئی امید مت رکھیے گا کیونکہ مجھے چپ کرانا نہیں آتا۔

وہ اپنے گالوں سے احان کے ہاتھوں کو ہٹاتے ہوئے اسکی نم ہوتی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی۔وہ ہلکے سے مسکرانے لگا۔

ہاں رونا تو چاہتا ہوں لیکن آپ کے گلے لگ کے۔کیا آپ اجازت دیں گی مجھے اپنے گلے لگنے کی؟

احان اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہنے لگا۔

نہیں بالکل بھی نہیں آپ آرام سے جائیں اور اس صوفے پہ بیٹھ کے رولیں۔

وہ سائیڈ میں پڑے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تو احان ہنسنے لگا۔

صوفے پہ کیوں کیا آپ کے پاس نہیں بیٹھ سکتا کیا؟یا پھر آپ کو میرے رونے سے تکلیف ہو گی اس لیے کہہ رہی ہیں آپ ؟

نہیں ایسی بات نہیں ہے بس مجھے اچھا نہیں لگتا کوئی روئے تو یونو نا میں کتنی سوفٹ ہارٹ ہوں بس اس لئے۔

احان کی بات سن کے وہ منہ پھلاتے ہوئے بولی۔

ہاں میں جانتا ہوں میری جانم بہت نرم دل ہے۔

پلیز مجھے معاف کر دیں۔ایک بار گلے لگنے دیں۔

وہ آئلہ کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے آپ مجھ سے دور رہیں میں نے آپ سے بات کر لی تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں آپ سے ناراض نہیں ہوں یا میری ناراضگی ختم ہو گئی ہے میں ابھی بھی آپ سے ناراض ہوں اور میں ناراض رہوں گی مجھے بات نہیں کرنی آپ سے۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور دبے دبے غصے سے کہنے لگی۔احان بھی اٹھ کھڑا ہوا اور اسکے سامنے جاتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔

ادھر دیکھیں میری طرف پلیز! آئی ایم سوری! پلیز مجھے معاف کر دیں،اتنا ناراض مت ہوں مجھ سے،پلیز مجھے معاف کر دیں میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہو،آپ سزا دیں مجھے۔

وہ آئلہ کو اپنی طرف کرتے ہوئے اس کے ہاتھ پکڑتے اپنے چہرے پر مارنے لگا۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ میں کیوں سزا دون آپ کو میں ایسا نہیں چاہتی، چھوڑیں میرا ہاتھ مجھے برا لگ رہا ہے۔

وہ ایک جھٹکے میں اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی۔

تو پھر کیا کروں میں ؟ بتائیں مجھے اس طرح ناراض تو مت ہوں مجھ سے یہ نہیں سہا جا رہا کوئی اور سزا دے دیں مجھے، یہ بتائیں مجھے میں کیسے مناؤں آپ کو لیکن پلیز آپ مجھ سے ناراض مت ہو اوکے چلیں واپس گھر چلتے ہیں، آپ نہیں رہنا چاہتی نا یہاں یا کہیں اور جانا چاہتی ہیں آپ ؟ بتائیں مجھے میں آپ کو وہی لے جاؤں گا۔

وہ آئلہ کے ہاتھوں کو پھر سے اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا۔

نہیں مجھے کہیں نہیں جانا، مجھے کہیں بھی نہیں جانا۔

وہ دھیمی آواز میں بولی۔ احان اسے تکنے لگا۔

تو کیا آپ یہی رہنا چاہتی میرے ساتھ۔ یا پھر یہاں بھی نہیں رہنا چاہتی آپ۔

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

بس ٹھیک ہے اوکے میں یہی رہ لوں گی۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

اوکے ٹھیک ہے کوئی بات نہیں آپ ناراض ہو مجھ سے میں آپ کو منالوں گا آپ یہاں پہ میرے ساتھ رہیں گی میرے لیے یہی بہت ہے تھینک یو سو مچ میرے ساتھ رہنے کے لئے مجھے ایک موقع دینے کے لیے مجھ پہ پھر سے بھروسہ کرنے کے لئے۔

آپ غصہ ہیں لیکن پھر بھی مجھ سے بات تو کر رہی ہیں میری بات سن رہی ہیں مجھے اچھا لگ رہا ہے اور میں اپنی جانم کو منالوں گا آپ فکر نہ کریں، زیادہ دیر ناراض نہیں رہنے دوں گا میں اپنی ہنی کو۔

وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔

ٹھیک ہے اب چھوڑیں مجھے۔ وہ احان کے حصار سے نکلتے ہوئے بولی۔

اوکے اوکے ٹھیک ہے ٹھیک ہے آئم سوری۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ میری چھوٹی سی جانم میری ہنی بنی آئی لو یو سو مچ۔کاش میں آپ کو بتا سکتا کہ میں آپ سے کتنی محبت کرتا ہوں کتنا چاہتا ہوں میں آپ کو میری تو جان ہی نکل گئی تھی مجھے لگا کہ شاید آپ مجھے چھوڑ کے چلی جائیں گی، میں سمجھ رہا تھا کہ شاید آپ مجھے کمرے میں بھی نہیں آنے دیں گی پر آپ نے مجھے روم میں آنے دیا اور میری بات بھی سنی۔اب بے حد سکون محسوس کر رہا ہوں میں۔

وہ اپنے بالوں میں انگلیاں گھماتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ہاں کیونکہ آپ پاگل ہونے لگ جاتے ہیں۔پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے آپکو۔

وہ اپنے سینے پہ بازو باندھتے ہوئے منہ پھلاتے ہوئے کہنے لگی۔

ہاں میں پاگل ہونے لگتا ہوں آپ سے دور جانے کا سوچ کیا ہے۔

وہ اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔

زیادہ قریب آنے کی ضرورت نہیں ہے شاید آپ بھول گئے کہ میں آپ سے ناراض ہوں ابھی مانی نہیں ہوں میں، تو دور ہی رہیں تو بہتر ہے۔

وہ احان کو دور ہٹاتے ہوئے بولی تو احان کے لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

ہاں میں جانتا ہوں کہ آپ ناراض ہیں میری جانم۔اور آپ کو کیسے منانا ہے وہ بھی جانتا ہوں میں۔

وہ آئلہ کی کمر کو اپنی باہوں کے حصار میں لیتے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

کیسے منانا ہے؟

وہ اسکے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے دھیمی آواز میں بولی۔

یہ تو ایک راز ہے کچھ دیر میں کھل جائے گا پھر آپ جان جائیں گے۔

وہ اس کی کمر پہ گرفت مضبوط کرتے ہوئے اس کی کان کی لو پر ہلکے سے بات کرتے ہوئے مدہوشی کے عالم میں بولا۔

اس کے لمس کی تپش محسوس کرتے اس کے بدن میں سنسناہٹ ہوئی تھی۔وہ اس کے بازوں کو اپنی کمر سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔

چھوڑیں مجھے میں ناراض ہوں آپ سے۔

وہ منہ بناتے ہوئے احان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

ہاں میں جانتا ہوں آپ مجھ سے ناراض ہے تو میں بھی تو بس آپ کو منانے کی تھوڑی سی کوشش کر رہا ہوں۔

اب اتنا ناراض مت ہو کہ مجھے اپنے قریب ہی نہ آنے دیں ویسے میرے خیال سے کافی ٹائم ہو گیا آپ کو پیار کے ہوئے۔

آپ مس نہیں کرتی کیا مجھے ؟میرا مطلب کہ میرے لمس کی تپش کو؟

وہ آئلہ کی گال پہ اپنے ہونٹوں کو رگڑتے ہوئے سرگوشی کر رہا تھا۔

مسٹر احان۔

وہ ہلکی سی آواز میں اس کا نام پکارتے ہوئے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

او کے ٹھیک ہے کیونکہ ابھی آپ مجھ سے ناراض ہے تو اس لیے پہلے میں آپ کو مناؤں گا پھر ہم ڈھیر سارا پیار کریں گے۔

وہ محبت سے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیتے ہوئے بولا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

****

کہاں گے تھے آپ میں کب سے کھانا لے کر آئی ہوں اور آپ کا ویٹ کر رھی ہوں۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ سامنے ہی چکر کاٹتی دیکھائی دی۔۔

ٹیبل پر کھانا لگا کر شاید اس کا ویٹ کر رھی تھی۔۔۔

سوری ہنی، آپکے لیے ایک سرپرائز پلین کر رہا تھا اسی لیے تھوڑا لیٹ ہو گیا۔ آپکی ناراضگی بھی تو ختم کرنی ہے نا۔

تو میں نے سوچا کہ کیونکہ آپکو پیرس لے جاؤں شاید آپ مان جائیں۔ وہاں کے حسین نظارے دیکھنے کے بعد شاید آپکا غصہ ختم ہو جائے۔

احان مسکراتے ہوئے بولا۔

رئیلی!؟ آپ سچ کہہ رہے ہیں؟

وہ خوشی سے اچھلتے ہوئے کہنے لگی۔

جی میری جان! سچ کہہ رہا ہوں۔

!تھینک یو سو مچ مسٹر احان

وہ بھاگ کر اس کے سینے سے لگی اور اپنی نازک بانہوں سے اس کی مضبوط کمر کو جکڑ لیا۔۔

احان نے اس کا بازو پکڑ کر اسے خود سے دور کیا۔۔

اب زیادہ رومینٹک مت ہو جائیں۔ یہ رومانس وہاں جا کے کریں گے۔

اس کی بات پر وہ منہ بسور کر رہ گئی۔۔۔

چلیں کھانا کھاتے ہیں۔

مجھے بھوک نہیں۔۔

نہیں مجھے نہیں کھانا، میں ناراض ہوں آپ سے۔

وہ منہ پھلاتے ہوئے بولی۔ احان کے لبوں پہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔

اچھا تو پھر ناراض ہونے کے باوجود بھی آج پہلی بار میری ہنی نے میری لیے کھانا لگایا اور میرا ویٹ کر رہی تھی کیوں؟

وہ شرارت سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

وہ تو بس۔۔۔ میں بور ہو رہی تھی تو سوچا کوئی کام کر لوں۔

اسکی بات سن کے احان اسکے بازو کو پکڑتے اسے اپنے سینے سے لگاتے اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔

آپکو بھوک نہیں لگ رہی تو ٹھیک ہے مت کھائیں کھانا لیکن مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے اور میرا ارادہ۔۔۔۔۔۔

وہ آئلہ کے گال پہ ہلکے سے بائٹ کرتے مدہوش کن لہجے میں بولا۔

اوکے اوکے، مجھے بھوک لگ رہی ہے میں کھانا کھا رہی ہوں آپ کا تو بس نہیں چلتا کہ مجھے ہی کھا جائیں۔۔

اس کی بات سن کر وہ دھیرے سے مسکرایا

بس تو چلتا ہے لیکن میں ابھی بس چلانا نہیں چاہتا ورنہ آپکے لئے مشکل ہو جائے گی۔۔۔

آئلہ کا منہ میں جاتا نوالہ رکا وہ اس کی بات کا مطلب سمجھ کو سر تا پیر سرخ ہو گئی۔

ہاہ! کیسی عجیب باتیں کرتے ہیں آپ۔

منہ سے ٹیڑھے میڑھے زاویے بنا کہ اسکے منہ سے بس یہیں القاب نکلے۔۔۔

عجیب بن کر دیکھاؤں ؟؟؟؟

نہیں نہیں آپ کھانا کھائیں میں سونے لگی۔۔۔

وہ جلدی سے اٹھی اور بیڈ پہ جاتے کمفرٹر اپنے اوپر تان لیا۔

احان کے لبوں پہ گہری مسکراہٹ پھیلی تھی۔

کتنے طریقے ڈھونڈتی ہیں مجھ سے دور بھاگنے کے، چلیں کوئی نہیں جانم ابھی آتا ہوں میں آپکے پاس پھر دیکھتا ہوں کیسے دور ہوتی ہیں۔

وہ دانتوں تلے ہنسی دبائے اٹھا اور بیڈ کی طرف بڑھتے اسکے برابر میں لیٹ گیا۔

ہلکے سے اسکے چہرے سے کمفرٹر ہٹاتے وہ اسے محبت سے دیکھنے لگا۔وہ سو چکی تھی۔

کتنی جلدی نیند آجاتی ہے آپکو" ہنی بنی" میری چھوٹی سی زومبی کتنے دنوں سے ہم دور ہیں۔ایک دوسرے کی قربت کو محسوس نہیں کر پا رہے۔

فائنلی ساری مشکلیں اب آسان ہو چکی ہیں۔طوفان آکے جا چکا ہے۔اب ہمارے بیچ کوئی غلط فہمی کوئی دوری نہیں ہو گی۔

اب ایک پل بھی آپ سے دور نہیں رہوں گا میں۔اب سے آپکا ہر ایک سیکنڈ میری محبت، میری قربت، میری چاہت کی شدتوں کی تپش میں گزرے گا۔

اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا وہ اس کے کانوں میں سرگوشیاں کر رہا تھا اور وہ ان سب سے انجان نیند کی وادیوں میں گم تھی۔۔۔

ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر اسے اپنے سینے پر گرا کر دھیرے سے اس کے گلابی لبوں کو اپنی لبوں میں جکڑا۔۔۔

اس کے لمس سے وہ جاگ تو چکی تھی مگر آنکھیں کھولنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔

قطرہ قطرہ اس کی سانسیں اپنے سینے میں انڈیل کر اپنے اندر جلتی آگ کو مٹانے کی کوشش کر رہا تھا مگر طلب تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

مزید اس کی کمر کو اپنے مضبوط بازوؤں میں جکڑ کر اس کے لبوں پر گرفت اور سخت کی۔۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی برسوں کے پیاسے کو میٹھا سمندر مل گیا ہو جس سے وہ سیر اب ہی نہیں ہو رہا۔۔۔

اس کے گلابی لبوں کو اپنے شدتوں سے سرخ کر چکا تھا۔۔۔

وہ اس کے سینے پر لیٹی اس کی پناہوں میں کپکپا رہی تھی۔۔۔

اس کا کپکپانا اسے محسوس ہو رہا تھا مگر وہ خود کو روک نہیں پا رہا تھا۔۔

کروٹ لے کر وہ اس کے اوپر آ چکا تھا۔۔۔

اس کے ہونٹوں کو چھوڑ کر اب اگلا نشانہ اس کی نازک صراحی دار گردن تھی۔۔۔

اپنی گردن پر اس کے دہکتے لبوں کا لمس محسوس کر کے اس کی جان ہوا ہو رہی تھی مگر وہ ظالم تھا کہ ظلم کر رہا تھا۔۔۔

اس کی لب اس کی شفاف گردن کا طواف کر رہے۔۔

وہ دھیرے دھیرے نیچے کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔

زرا سا اوپر ہو کر اس کی شرٹ کے بٹن کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

اس کے بالوں میں انگلیاں الجھا کر اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں لیا اور اس کے لمس میں کھونے لگا۔۔۔

وہ اس کے سینے میں چھپ کر پناہ تلاش کر رہی تھی مگر وہ اس میں کھونے لگا تھا۔۔۔

دونوں ہاتھوں سے اس کے ہاتھ جکڑ کر اس کے دل کے مقام پر لب رکھے تو وہ چلا اٹھی۔۔۔

!مسٹر احان

!احان

وہ اسکا نام لینے لگیا

مگر وہ ان سب سے بے خبر اس کے سینے پر شدتیں لٹا رہا تھا۔۔۔

وہ بھول گیا تھا ہر بار کی طرح اس بار بھی کہ وہ ابھی اس قابل نہیں کہ اس کو اپنے وجود پر برداشت کر سکے وہ بھول گیا تھا کہ وہ کتنی چھوٹی ھے ابھی یہ سب اس کے بس کی بات نہیں۔۔۔

اس کے پیٹ گردن سینے پر اپنی جنونیت کی نشان واضح دیکھ رہا تھا وہ۔۔

وہ آنکھیں بند کئے سسکیوں میں رو رہی تھی۔۔۔

شاید اس ظالم کو ترس آگیا اس پر جو اس کے وجود کو آزاد کر کے اس کے برابر میں لیٹ گیا۔۔۔۔

!جانم

اسکے گال پہ نرمی سے لبوں کا لمس چھوڑتے وہ بولا۔

آپ ہمیشہ میری نیند خراب کرتے ہیں۔

وہ گالوں سے آنسو صاف کرتے شکوہ کناں نظروں سے احان کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

اور آپ بھی تو میری نیندیں اڑا کے میرے سینے سے لگ کے سو جاتی ہیں۔اب آپکے اس نازک وجود کی نرمی مجھے بے چین کر دیتی ھے تو اس میں میرا کیا قصور ہے جانم۔

احان اسے اپنے بازو پر لٹا کر اس کی کمر سہلانے لگا۔۔۔

اپنے بازو احان کے سینے کے گرد لپیٹ کر اسکے سینے میں ہی منہ چھپایا۔۔۔

!مسٹر احان

ہوں۔۔۔۔

آپ بہت برے ھیں۔۔۔

وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلا کر اسے پر سکون کر رہا تھا۔۔۔

مجھے پتا ھے۔۔۔بہت زیادہ برا ہوں میں، اب آپ آرام سے سو جائیں اس سے پہلے کہ برے والا مسٹر احان پھر سے جاگ جائے۔

وہ احان کو گھورنے لگی۔

آنسوؤں سے تر آنکھیں کھولے، پھولے سے گلابی گال جنہیں وہ اپنی مونچھوں سے سرخ کر چکا تھا سرخ ہوتی شفاف گردن پر گلابی نشان جنہیں دیکھ کر وہ دھیرے سے مسکرایا اور اسے اپنی بانہوں میں سمیٹا۔۔۔

سو جائیں جانم ورنہ پھر سے مجھے کچھ ہونے لگ جانا۔

اسکی بات سنتے وہ منہ بناتے اس کی بانہوں میں چھپ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

****

صبح اپنے اوپر بوجھ کو محسوس کر کے اسکی آنکھ کھلی تھی

اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا۔احان اسے مکمل اپنے حصار میں لئے بڑے آرام سے اسکے سینے پہ سر رکھے سو رہا تھا

نیند میں بھی اسکی پکڑ آئلہ پر مضبوط تھی جیسے اسے نیند میں بھی ڈر تھا کہ کہیں وہ اسکو چھوڑ کر نہ چلی جائے

آئلہ کتنے ہی لمحے بس اسکو دیکھتی رہی جو اس وقت سوتے ہوئے کسی معصوم بچے کی طرح لگ رہا تھا۔

اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ احان اسکے لیے کتنا پاگل ہے۔وہ کس طرح اسے منانے کے لیے اسکی منتیں کر رہا تھا۔رو رہا تھا اس سے معافیاں مانگ رہا تھا۔اپنی غلطیاں مان کے وہ کوئی بھی سزا بھگتنے کے لیے تیار تھا۔

وہ واقعی آئلہ سے بے حد محبت کرتا تھا۔

وہ چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ لئے بہت محبت سے اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتی ہوئی اپنی سوچوں میں گم تھی اس بات سے بے خبر کہ احان کی نظریں اسی کے چہرے پر جمی ہوئی تھی۔

"" اگر آپ اسی طرح میرے بالوں میں ہاتھ چلاتی رہی نہ تو مجھے رات والا وہ برا مسٹر احان بقول آپکے بننے میں دیر نہیں لگے گی ""

اسکی خمار آلود آواز آئلہ کی سماعت سے ٹکرائی تو اس نے بے ساختہ نظر اٹھا کر احان کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں بے پناہ تپش لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا احان کے بالوں میں چلتا اسکا ہاتھ یکدم رک سا گیا تھا دھڑکنیں یکدم سے تیز ہوئیں تھیں۔

ویسے وہ اتنا برا بھی نہیں ہے جتنا آپکو لگتا ہے ہے نا؟ ""

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا تھوڑا سا اوپر ہوا تھا اس وقت اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی کچھ نیند کا خمار تھا کچھ آئلہ کی قربت کا جو وہ رات بھر جاگ کر اسکے نرم وجود کو بانہوں میں سمیٹے اسکے لمس کی تپش محسوس کرتے اسکے بدن کی خوشبو اپنی سانسوں میں اتارتا رہا تھا۔

جبکہ اسکی بات اور اسکے خطرناک ارادے جان کر آئلہ نے گھبرا کر اسے اپنے ہاتھوں سے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی مگر بے سود احان اسکی دونوں کلائیوں کو تھام کر اسکے چہرے پہ جھک گیا تھا

دونوں کے چہرے کے درمیاں کا فاصلہ انچ بھر کا تھا۔ ہمیشہ کی طرح وہ اسکی قربت سے گھبرا رہی تھی

اس نے اپنی کلائی آزاد کروانے کی کوشش کی تو وہ اسکے چہرے پہ جھک کر باری باری اسکے گال چومنے لگا

اسکے لمس میں اتنی شدّت تھی کہ آئلہ بوکھلا گئی تھی

آپکی یہ گھبراہٹ مجھے مزید گستاخی کرنے پر اکسا رہی ہے ہمیشہ کی طرح"۔ ""

وہ اسکے کان کی طرف جھک کر خمار بھری سرگوشی کرنے لگا اور اسکی کان کی لو کو اپنے دانتوں میں لیکر ہلکا سا دبایا۔

اسکے اس عمل پر آئلہ نے اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو قابو کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ احان آئلہ کے دل کی دھڑکنوں کو اچھے سے محسوس کر سکتا تھا اسکی خود کی دھڑکنیں بھی معمول سے زیادہ دھڑک رہی تھی

وہ آئلہ کی پھولی ہوئی سانسوں کی حدت اپنے ہونٹوں پہ کسی نرم گرم ہوا کی صورت میں محسوس کر رہا تھا

اسکی لرزتی پلکیں کپکپاتے گلابی لب شرم سے سرخ پڑتا چہرہ اسے پھر سے گستاخی کرنے پہ آمادہ کر رہا تھا

پتہ نہیں کیوں اتنی حسین ہیں آپ، خود پہ قابو رکھنا بالکل ناممکن ہے آپکے سامنے۔

وہ خمار آلودہ نگاہوں سے اسکی انکھوں میں جھانکتے ہوئے اسکے لبوں پر اپنے دہکتے لب رکھ چکا تھا

مکمل اسکی قربت کے نشے میں چور وہ آہستہ آہستہ اسکی سانسوں کی خوشبو کو خود میں اتار رہا تھا

ایک ہاتھ سے آئلہ کے چہرے کو تھامے دوسرے ہاتھ سے اسکی کمر پہ اپنی گرفت سخت کرتا وہ مکمل اسکے وجود کو اپنے حصار میں لے چکا تھا

آئگہ کو لگ رہا تھا وہ شاید اسکے ہونٹوں کو آزادی نہیں دیگا مگر شاید اسے اس پر رحم آگیا تھا وہ اس سے جدا ہوتا آئلہ کے ایک ایک نقش پر اپنا لمس چھوڑنے لگا

آئلہ کا سانس سینے میں ہی کہیں اٹک سا گیا تھا جب احان کے ہونٹوں کا لمس اسے اپنے سینے پر محسوس ہوا

!مسٹر احان

وہ اپنی بے ترتیب سانسوں کے درمیاں اسے پکار اٹھی تھی وہ جو اسکی قربت میں مدہوش ہوا جا رہا تھا آئلہ کی کانپتی آواز پر اپنا چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا

"جی جانم، بولیں۔"

وہ نرمی سے اسکے نچلے لب کو سہلاتا ہوا بولا اور گہری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا جو شرم کی وجہ سے اسے دیکھنے سے گریز کر رہی تھی کیونکہ وہ اس وقت بغیر شرٹ کے تھا۔

"""مسٹر احان۔۔۔۔وہ۔وہ۔۔مجھے بھوک لگ رہی ہے۔رات کو کھانا سہی طرح نہیں کھایا تھا نا تو اس لیے """

وہ اپنا نچلا لب دباتی بمشکل بول پائی تھی کیونکہ وہ اسکو اپنی نظروں کے حصار میں لئے ہوئے تھا

بھوک تو مجھے بھی بہت لگ رہی ہے اور بالکل بھی برداشت نہیں ہو رہا۔پہلے میں اتنی بھوک مٹالوں پھر آپکو کچھ کھلاتا ہوں۔"

وہ معنی خیز لہجے میں بولتا اسکے اوپر سے کمفرٹر کو ہٹانے لگا۔

کیا مطلب؟

وہ نا سمجھی سے اسکو دیکھتی ہوئی بولی جبکہ اسکی معصومیت پر احان کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا

"میری بھوک مٹانے کا۔۔۔مطلب یہ ہے """

وہ اسکے اوپر سے کمفرٹر کو مکمل ہٹا کر ایک بار پھر اسکے اوپر جھکا اور اپنے لب اسکی صراہی دار گردن پہ رکھ دئے تھے۔

وہ اسکی گردن پر جابجا اپنا لمس چھوڑتا رات والے موڈ میں آچکا تھا۔

اسکی بڑھتی جسارتوں سے گھبرا کر آئلہ نے اسکے چھوڑے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنا چاہا مگر وہ اسکے نازک ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیکر باری باری اسکی نازک انگلیوں کو چومنے لگا اور ساتھ ہی اسکی ایک انگلی کو اپنے منہ نے لیکر اتنی زور سے دبایا کہ آئلہ کے منہ سے کراہ سی نکلی تھی

"" آپ مجھے کھائیں گے کیا؟ ""

وہ اپنی انگلی میں اٹھتی تکلیف کو محسوس کر کے اس بار اسکی طرف دیکھ کر بولی تھی جبکہ اسکی بات پر احان سوالیہ نظروں سے اسکو دیکھنے لگا

جی جانم، میں آپکو کھانے والا ہوں آج۔ آپ بہت سویٹ ہیں اور مجھے سویٹ بہت پسند ہے۔

وہ اسکے اوپر جھکا دلچسپی سے اسکے چہرے کو دیکھتا اس سے کہہ رہا تھا

نہیں، مجھے مت کھائیں مجھے پین ہو رہا ہے مسٹر احان۔

وہ اپنی انگلی کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی جس پر احان کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔

آپ جو مجھ سے دور بھاگتی رہتی ہیں۔ اپنی قربت کے لیے کتنا ترساتی ہیں مجھے تو کیا کروں میں اتنا تڑپائیں گی مجھے تو پھر ایسا ہی ہو گا نا جانم۔

اس بار وہ اسکی شہ رگ کو چومتا ایک بار پھر اسکے لبوں کو اپنا نشانہ بنا چکا تھا

مسٹر احان! اوکے میں اگین آپ سے دور نہیں بھاگوں گی اور آپکو بالکل بھی نہیں ترساؤں گی لیکن پلیز ابھی مجھے چھوڑیں بہت بھوک لگ رہی ہے۔

وہ اسکے لبوں پر جھکا اپنی تشنگی مٹانے لگا جب آئلہ کو اسکے ہاتھ اپنی شرٹ کے بٹنز کھولتے ہوئے محسوس ہوئے تو اس نے پھر سے احتجاج کیا جس پر وہ اسکی دونوں کلائی کو اپنی گرفت میں لیتا اسکی کوششوں کو ناکام بنا چکا تھا

"جانم! بس تھوڑی دیر اور پھر بس"

وہ اپنے ہونٹ اسکی گردن پر رکھتا پھر سے خود کو سیر اب کرنے لگا اس وقت وہ اسکی سننے کے موڈ میں ہر گز نہیں تھا۔

آئلہ نے ایک دو بار پھر سے اسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ اپنی پکڑ اس پر سخت کرتا پھر سے اسکو روک چکا تھا اب آئلہ میں مزید ہمّت نہیں بچی تھی اسکو روکنے کی وہ خود کو اسکے سپرد کر کے اسکی شدتوں میں خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کرنے لگی تھی۔

****

رمیز! کتنی دیر سے ویٹ کر رہی تھی آپکا۔

کہاں رہ گئے تھے آپ۔ دیکھو تو موسم کتنا پیارا ہو رہا ہے۔

ابھی ابھی بارش رکی ہے۔

میں نے کافی انجوائے کیا بارش کو۔ آپ نے مس کر دیا۔

خیر اگلی بار دونوں مل کے انجوائے کریں گے۔ بس آپ تھوڑا جلدی آجانا۔

آجکل کچھ زیادہ ہی بزی نہیں رہنے لگ گئے آفس میں۔ میں نظر نہیں آتی کیا آجکل؟

وہ اس کے آتے ہی دروازہ بند کر کہ نان اسٹاپ شروع ہو گئی۔ کافی دیر سے اسکا انتظار کر رہی تھی اور وہ اب آیا تھا۔

شارٹ سلیولس بھیگی فراک میں اس کا بھیگا سراپا بے حد خوبصورت معلوم ہو رہا تھا۔۔ اسکا بھیگا بدن رمیز کو بے تاب کر رہا تھا۔

"جی جی ڈانٹ لیں مجھے بیگم صاحبہ۔ لیکن اس وقت آپ مجھے بہکانے کے موڈ میں لگ رہی ہیں۔ شاید اسی لیے یہ بھیگے بھیگے سے کپڑے چینج کرنے کی بجائے آپ میری راہ تک رہی تھی۔

رمیز نے قریب آکر اپنا ایک ہاتھ اس کے پیٹ سے گزارتے ہوئے اس کی نازک کمر کو پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی کمر سے " گیلے بکھرے بال ہٹائے تھے۔

کیارا کی سانس یک دم مدھم ہوئی تھی "وہ میں بس چینج کرنے والی تھی کہ ڈور بیل بجی اور آپ آگئے۔

وہ رمیز کا دھیان بٹا رہی تھی کہ جب اسے رمیز کے لب اس کے برہنہ بازو پہ محسوس ہوئے۔

رمیز۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔میں۔۔۔ چینج کر لیتی ہوں پھر چاہے بنا دیتی ہوں آپکے لیے۔

اس نے ایک بار پھر بولا۔ کیونکہ اسے اپنے دل کی رفتار بہت تیز معلوم ہو رہی تھی۔

نہیں" یک لفظی جواب آیا۔"

"آپ کام کر کے تھک گئے ہونگے آرام کر لیں"

کیارا کے اس طرح بوکھلانے پر اس کے بازو پہ رکھے لب مسکرائے تھے۔

"تھکن ہی اتار رہا ہوں ڈسٹرب نہیں کرو"

مگر۔۔" وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی جب رمیز نے لمحے میں اس کا رخ اپنی جانب کیا اور اس کے کچھ بولتے لبوں کو ساکت کر دیا۔ اب " رمیز کے دونوں بازو اس کی کمر کے گرد حائل تھے اور لب اس کے لبوں کو بہت نرمی سے چوم رہے تھے۔

تقریباً ایک منٹ گزرنے کے بعد رمیز نے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید سے آزاد کیا اور وہ کھانستی ہوئی اس کے سینے سے لگ گئی۔

آئی لو یو کیارا" اس نے جھک کر کیارا کے کان کے قریب یہ الفاظ کہہ کر اسکے عریاں کندھے پہ اپنے لبوں سے اسکی نرماہٹ محسوس " کی۔ کیارا نے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑا۔۔ اب رمیز کے ہاتھ کیارا کی کمر پر سرک رہے تھے۔ اس کی انگلیوں کا لمس اپنی کمر پہ محسوس کر کے کیارا نے اس کی شرٹ مزید مضبوطی سے جکڑ لی۔۔

رمیز۔۔۔ آپ آفس سے تھکے ہارے آئے ہیں میں آپ کے لئے کھانا لگا دیتی ہوں" کیارا نے اس کے سینے سے لگے ہوئے ہی " گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے کہا۔۔

یو نو نہ بے بی تم سے زیادہ مزے کی ڈش دنیا میں اور کوئی نہیں" وہ کہتا ہوا اسے بانہوں میں بھرے بیڈ روم میں لے گیا اور بہت نرمی " کے ساتھ اسے بیڈ پر لٹا دیا۔ اب وہ اس کے کان کے قریب جھک کر کہہ رہا تھا۔

"ویٹ آمنٹ مائے بے بی"

اسے کہتے وہ اپنی شرٹ اتارنے لگا۔

تم بھی چینج کر لو یا میں کرواؤں؟

وہ جو اپنے آپ کو چھپانے کی جدوجہد کر رہی تھی۔ رمیز کی بات سنتے ہی تیزی سے اٹھی اور ڈریسنگ روم میں گھس گئی۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ باہر نکلی۔ رمیز نظر نہ آیا تو وہ جلدی سے بیڈ پہ جاتے کمفرٹر میں گھس گئی۔

رمیز واشروم سے باہر نکلا اور اسے کمفرٹر تانے دیکھ کے بیڈ کی طرف بڑھا۔

۔"نہ نہ بے بی" وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا اور کمفرٹر کھینچ کر سائڈ پر کر دیا۔ اور اس پہ جھک کر اپنی تھکن اتارنے لگا۔
******** تھوڑی ہی دیر بعد وہ اسکی محبت کی تپش میں پگھلنے لگی تھی۔

.....

تمہارے لب صدی کا سب سے دل آویز فتنہ ہیں
تمہاری سانولی گردن سوا دو سو برس سے بھی پرانی وائن کی بوتل کے جیسی بیش قیمت ہے
تمہاری نیند میں ڈوبی ہوئی آنکھیں ہزاروں مے کدوں کے بند ہونے کی خبر دینے کو کھلتی ہیں
تمہاری زلف میں گھومے ہوئے ہاتھوں کے چھونے سے کسی بھی چیز میں کافور کی تاثیر آجائے

تمہارے ہاتھ جس کے ہاتھ لگ جائیں وہ دنیا فتح کر جائے

تمہارے اجلے پاؤں سے نکلتی دودھیا کرنیں کسی بھی دن چٹانوں کو جلا کر اک نئی تلمیح کی بنیاد رکھ دیں گی

تمہاری چھاتیاں ناران کے اجلے پہاڑوں کی طرح مسحور کرتی ہیں

تمہاری پنڈلیاں دریائی مچھلی سی پھسلتی ہیں

تمہاری صندلیں رانیں کسی شاہی شبستاں کے عظیم الشان دروازے کی طرح عام لوگوں پر نہیں کھلتیں

تمہارے آتشیں کولہوں میں انڈونیشیا کے زلزلے والے جزیروں سی حرارت ہے

تمہاری ناف جنت کی بشارت ہے

تمہارے تیسرے تل تک جو پہنچے وہ سکندر ہے

منوڑہ سے کھڑے ہو کر سمندر دیکھنے والے سمجھتے ہیں تمہارے سانس لینے سے تمہارا پیٹ ہلتا ہے تو کیا محسوس ہوتا ہے

میں اس سے قبل سیّارے پہ بس حیران پھرتا تھا

تمہارا جسم دنیا سے مرا پہلا تعارف تھا۔

احان اسے کافی دیر سے منانے کی کوشش کر رہا تھا پر وہ کسی طرح ماننے کو تیار نہ تھی۔ کبھی اسکے گال چھوتا کبھی اسکا ہاتھ تھامتا اور وہ منہ بنائے روٹھی بیٹھی تھی۔ صوفے سے اٹھتی وہ ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔

احان اٹھتے اسکے پیچھے جانے لگا تو اس نے ڈور لاک کر دیا۔

وہ بالوں پہ ہاتھ پھیرتے وہی دروازے کے پاس ٹھہر گیا۔

کتنا مشکل کام ہے جانم کو منانا، انکی ناراضگی تو ختم ہی نہیں ہو رہی، نہ قریب آنے دے رہی ہیں نہ کوئی پیار و یار۔

میری ہنی بنی کتنا تڑپاتی ہیں آپ مجھے، کوئی نہیں آپکی قربت میں رہنے کے لیے آپکے مسٹر احان سب سہہ لیں گے۔ آپکے سارے لاڈ، سب نخرے بہت پیار سے اٹھاوں گا میں۔

وہ دیوار سے ٹیک لگائے سوچ رہا تھا۔ اسی پل وہ ڈور اوپن کرتے باہر نکلی۔

شارٹ فراک میں وہ کسی چھوٹی سی بچی کی طرح لگ رہی تھی۔ وہ احان کی جانب آئی اور بنا سوچے سمجھے اپنے پیروں کو اونچا کر کہ اسکا

چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لے کر اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لے لیا، اسکی خوبصورت آنکھوں میں اب ناراضگی کی جگہ شدید محبت تھی، شاید آئلہ نے یہ حرکت اسے یہی احساس دلانے کے لئے کی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سرخ چہرہ لیے پیچھے ہوئی اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دوبارہ وہی عمل دوہرایا۔

احان اب کی بار کچھ حیرت سے اسے دیکھنے لگا لیکن جلد ہی اپنی حیرت ہر قابو پا کر اپنے ہاتھ بڑھاتے ہوئے اسکی کمر پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لگالیا اور اس کا ساتھ دینے لگا، کچھ دیر بعد وہ پھر سرخ چہرہ لیے سانس لینے کو پیچھے ہوئی۔

اس بار احان نے اس کی گردن سے ہاتھ گزار کر اس کے بالوں کو پکڑا اور اس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔ آئلہ کے ہونٹ تھے ہی اتنے نرم، ملائم و دلکش کہ ہر بار کی طرح احان کو نشہ سا طاری ہو گیا۔ آئلہ کا ایک ہاتھ اس کے بازو پر تھا اور ایک ہاتھ اس کے بالوں میں، وہ اسے دیوار کے ساتھ لگا کر اس کے ہونٹوں سے اپنی پیاس بجھانے میں مگن تھا وہ بھی اس کا ساتھ دے رہی و تھی، ہونٹوں سے ہونٹ الجھے ہوئے تھے، چاند کی چاندنی مسکا رہی تھی۔ آئلہ کی پھولتی سانس نے اسے مزید منمانی کی اجازت نہ دی تو اس نے احان کی شرٹ جھٹکتے ہوئے اسے دور کیا اور سرخ چہرے سے کھانستے ہوئے سانس بحال کرنے لگی۔

اسکے سرخ ہوتے چہرے سے لطف لیتے وہ اس کے خوبصورت لبوں کو ایک بار پھر اپنی قید میں لے چکا تھا اور اب اسے اپنے ایک ہاتھ سے اس کی کمر کو سہلا رہا تھا پھر اس کے بازوؤں کو نہایت نرمی سے سہلانے لگا اس کے ہونٹ آزاد کرتا اب وہ اس کی گردن پر محبت بھری چھاپ چھوڑ رہا تھا اس کی شفاف گوری گردن کو چومتے چومتے اس نے وہاں اپنی مہر لگانا لازمی سمجھا اور لو بائٹ کی چھاپ اس کی گردن پر پورے استحقاق سے اس طرح چھوڑی جیسے عمر بھر یہ نشان اس کی گردن پر اپنے ہونے کا احساس دلاتا رہے گا۔

اس کے ہونٹ آئلہ کے گورے بازوؤں پر اپنا لمس بکھیر رہے تھے۔ اور وہ آنکھیں بند کیے سکون محسوس کر رہی تھی۔ وہ آئلہ کی گردن پہ اپنے سلگتے ہونٹ رکھ گیا۔

وہ تڑپ اٹھی تھی اس کی سانسیں تیز تر ہو گئی تھیں۔

احان نے اسکی بے قابو ہوتی دھڑکنیں محسوس کر کے اس کے ہونٹوں کو دوبارہ چومنا شروع کیا اس کے ہونٹ انتہا کہ نرم تھے اور احان تو ان میں مکمل کھو چکا تھا اس کی انگلیاں آئلہ کی کمر پر گردش کر رہی تھی اور اب اس کی فراک کی زپ میں الجھ رہیں تھیں۔

وہ اسکی کمر سہلانے لگا تھا اور پھر آئلہ کے ہونٹوں کو آزاد کر کے اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلیاں پھیریں اور اس کے ہونٹوں کے

کناروں پر وقفے وقفے سے کس کی اور بھاری ہوتی مخمور سانسوں سے آئلہ کو اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے اسکے وجود سے آتی بھینی بھینی خوشبو اپنی سانسوں میں اتارنے لگا۔

نرمی سے اسے اپنی مضبوط بانہوں میں بھرتے وہ اسکو اٹھائے بیڈ کی طرف بڑھا اور اسے لٹاتے اسکے برابر میں لیٹ گیا۔ اسکے سلگتے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے وہ ہلکے سے مسکرا رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں میں وہ اسکی پناہوں میں چھپتی نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

****

Download for More Urdu Novels Search on Google Urdu Novels Ghar or urdunovelsghar.pk

احان آئلہ کے ساتھ پیرس جا چکا تھا۔ آفس کا سارا کام رمیز ہی سنبھال رہا تھا۔ بہت مصروف ہونے کی وجہ سے وہ کیارا کو ٹائم نہیں دے پا رہا تھا جس کا اسے بخوبی اندازہ تھا۔

بہت مشکلات کے بعد جا کے اب احان اور آئلہ پھر سے خوش تھے۔ وہ احان کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

میٹنگز اٹینڈ کرنے کے بعد اسنے کیارا کو کال ملائی وہ بے چین ہو رہا تھا اور مس کر رہا تھا۔

کوئی ریسپونس نہ ملا۔ اس نے دوسری بار کال ملائی پھر تیسری بار پر نو ریسپونس۔

رمیز نے سختی سے آنکھیں میچی تھیں وہ جانتا تھا کہ کیارا ناراض ہو گئی تھی شاید تبھی بات نہیں کر رہی تھی۔

رمیز نے میسج ٹائپ کیا اور اسے سینڈ کر دیا۔

وہ موبائل ہاتھ میں پکڑے بیٹھی تھی کہ ایک میسج ٹون پر اس نے فون کو گھورا۔

اس نے میسج کھولا تو اندر ایک غزل تھی

کوئی ایسا جادو ٹونا کر

میرے عشق میں وہ دیوانہ ہو

یوں الٹ پلٹ کر گردش کی

میں شمع وہ پروانہ ہو

ذرا دیکھ کے چال ستاروں کی

کوئی زائچہ کھینچ قلندر سا

کوئی ایسا جنتر منتر پڑھ

جو کر دے بخت سکندر سا

کوئی ایسا چلہ کاٹ کہ پھر

کوئی اس کہ کاٹ نہ کر پائے

کوئی ایسا دے تعویز مجھے

وہ مجھ عاشق ہو جائے

کوئی فال نکال کرشمہ گر

میری راہ میں پھول گلاب آئیں

کوئی پانی پھوک دے ایسا

وہ پیئے تو میرے خواب آئیں

کوئی ایسا کالا جادو کر

جو جگمگ کر دے میرے دن

وہ کہے مبارک جلدی آ

اب جیا نہ جائے تیرے بن

کوئی ایسی راہ پہ ڈال مجھے

جس رہ سے وہ دلدار ملے

کوئی تسبیح دم درود بتا

جسے پڑھوں تو میرا یار ملے

کوئی قابو کر بے قابو جن

کوئی سانپ نکال پٹاری سے

کوئی دھاگا کھینچ پراندے کا

کوئی منکا اشکاداری سے

کوئی ایسا بول سکھا دے نہ

وہ سمجھے خوش گفتار ہوں میں

کوئی ایسا عمل کرا مجھ سے

وہ جانے جانثار ہوں میں

کوئی ڈھونڈ کے وہ کستوری لا

اسے لگے میں چاند کے جیسا ہوں

جو مرضی میرے یار کی ہے

اسے لگے میں بلکل ویسا ہوں

کوئی ایسا اسم اعظم پڑھ

جو اشک بہا دے سجدوں میں

اور جیسے تیرا دعوہ ہے

محبوب ہو میرے قدموں میں

پر عامل رک اک بات کہوں

یہ قدموں والی بات ہے کیا؟

محبوب تو ہے سر آنکھوں پر

مجھ پتھر کی ہے اوقات کیا

اور عامل سن یہ کام بدل

یہ کام بہت نقصان کا ہے

سب دھاگے اس کے ہاتھ میں ہیں

جو مالک کل جہاں کا ہے

موبائل کی سکرین پر جگمگاتی غزل کو پڑھ کر اس کا غصہ کہیں دور جا سویا تھا کہ اسی کے ساتھ ایک دفع اور موبائل کی بپ بج کر اسے اپنی طرف متوجہ کر گئی تھی اب کی بار بھی میسج ہی تھا

یہ تو ہوئی تمہارے ٹائپ کی اب میرے رومانوی اور

پر خلوص خیالات اور جذبات بھی سن لو بلکہ پڑھ لو

لبوں کی شرارت سے بدن کے چور ہونے تک

میں تجھ کو اس طرح چاہوں کہ میری سانس رک جائے

خطاؤں پر خطائیں ہوں نہ ہو کچھ بات کہنے کو

میں تجھ میں یوں سما جاؤں کہ میری سانس رک جائے

نہ ہمت تجھ میں ہو باقی نہ ہمت ہو مجھ میں باقی

مگر اتنا قریب آؤں کہ میری سانس رک جائے

میں اپنے لب یوں رکھ دوں تیرے لبوں پر

یا تیری پیاس بجھ جائے یا میری سانس رک جائے

پہلی غزل پر جو مسکراہٹ اس کے لبوں پر رقصاں کر رہی تھی اب وہ بلکل غائب ہو گئی تھی اس کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا تھا اتنی رومانٹک غزل پر اس کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔

آئی نو کہ تمہیں یہ غزل پڑھ کر مجھ پر بہت پیار آ رہا ہو گا اور تمہارے دل میں بھی کچھ کچھ ہو رہا ہو گا مجھے بھی ہو رہا ہے اس لیے یہ پیار میرے آفس سے آنے کے بعد کے لیے رکھ لو صرف اور صرف اپنے شوہر کے لیے اور آگے کس والا ایموجی تھا۔

وہ دانت پیس کے رہ گئی۔

دوسری طرف اسے لال پیلا کر کے اب وہ خود سکون سے سر چیئر کی پشت سے ٹکا کر خیالوں میں اسے سموئے مسکرا رہا تھا کہ سیکرٹری کے ناک کرنے پر بدمزہ ہوتا وہ اسے اندر آنے کی اجازت دے گیا تھا۔

****

وہ گھر لوٹا تو خاموشی دیکھ کے ٹھٹکا۔ کیارا کو نظریں ڈھونڈنے لگیں۔ ڈور لاک کرتے وہ اپنے روم میں گیا تو چہرے سے پریشانی کے آثار سکون میں تبدیل ہو گئے۔

وہ بیڈ پر بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی کہ کلک کی آواز کے ساتھ کسی کے اندر آنے پر وہ چونکتے ہوئے خیالوں کی دنیا سے باہر آئی۔

وہ دلکشی سے مسکراتا اس کے سامنے بیڈ پر آ لیٹا۔ اسے کچھ دیر یونہی دیکھنے کے بعد وہ اٹھا کیارا نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

رمیز نے کھڑے ہو کر اسے گود میں اٹھایا تھا کہ وہ اس کے یوں اٹھانے پر بوکھلائی تھی

کہاں لے کر جا رہے ہو؟"شششش!" اس نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کروایا تھا۔

رمیز! اتارو مجھے ابھی اسی وقت۔

وہ غصے سے بولی تو رمیز نے واپس سے اسے بیڈ پہ بٹھایا۔ اور خود اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔ کیارا نے ہڑبڑا کر پیچھے ہونا چاہا کہ اس نے مسکرا کر اس کے گرد بازو حائل کر دیے۔

میں جانتا ہوں میری بے بی ناراض ہے مجھ سے۔ آئم سوری کچھ زیادہ ہی بزی ہو گیا تھا کاموں میں لیکن بس اب سارے کام ختم کر لیے ہیں اب مزید لیٹ نہیں آیا کروں گا۔ اب اپنی بے بی کو بہت سارا وقت دوں گا۔

رمیز نے اسکے ہونٹوں کو اپنی انگلی سے ٹریس کیا اور پھر جب اس کے گلے میں کانٹے سے چبنے لگے تو وہ اپنے لب اس کے ہونٹوں پر رکھ کر اپنی پیاس بجھانے لگا وہ خود کو صحرا کی مانند پا رہا تھا اس کی پیاس بجھنے کی بجائے بڑھ رہی تھی لیکن وہ اپنی جان کو بھی زیادہ دیر تکلیف نہی دے سکتا تھا اس لیے اس نے نرمی سے اس کے ہونٹوں کو آزاد کیا اور اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکا لیا دونوں کا سانس پھولا ہوا تھا۔

کیارا تو شرم سے اپنی آنکھیں بند کر گئ تھی رمیز اس کے شرم سے سرخ چہرے کو دیکھ کر مسکرایا اور اٹھ کر سہی سے لیٹا اور اس بھی اپنے پہلو میں گرایا اور اس کے ایک ایک نقش کو چومنے لگا

کیارا کا تنفس پھول رہا تھا لیکن وہ اسے روکنا نہیں چاہتی تھی کیونکہ وہ بھی اسکی قربت، اسکے لمس کی تپش مس کر رہی تھی۔ اس لیے اس نے اسے خود سپردگی کے طور پر اس کے گرد بازوں حمائل کر دیے تھے اس کی خود سپردگی پر رمیز اپنے اور اس کے درمیان سے سارے پردے ہٹاتا گیا اور اس پر اپنے رنگ اپنی محبت کی چھاپ چھوڑنے لگا۔

اور وہ اسکے لمس کو محسوس کرتی مدہوش ہوتی اس میں سمٹی جا رہی تھی۔

****

دو ہفتوں بعد وہ واپس آ چکے تھے۔ دونوں کافی خوش تھے۔ سارے گلے، شکوے ساری غلط فہمیاں دور ہو چکی تھیں۔ دوبارہ کبھی نہ جدا ہونے کے لیے وہ دونوں ایک ہو چکے تھے۔

احان نے واپس سے آئلہ کو اسی گھر میں ہی رکھا۔

رمینا بیگم نے لاکھ کوششیں کی کہ آئلہ کو وہ الگ گھر میں نہ رکھے پر وہ انکی ایک بات نہ مانا۔

اسکا بیٹا بھی اسکے ساتھ ہی تھا۔ اس طرح ایک مکمل فیملی بن چکی تھی۔

بچے کے لیے احان نے بے بی سٹر رکھی ہوئی تھی۔

آئلہ پھر سے سکول جوائن کر چکی تھی۔ اور احان اپنے آفس کے کاموں میں مصروف ہو گیا۔

کیارا اور رمیز بھی ایک خوشحال زندگی گزار رہے تھے۔

ٹیشا اور عادی اپنی سٹڈیز کمپلیٹ کرنے کے لیے امریکہ چلے گئے تھے۔

ہر کوئی اپنی زندگی اپنی مرضی اور خوشی سے گزار رہا تھا۔

ایسے ہی چھ مہینے گزر گئے۔ آئلہ بچے سے کافی مانوس ہو چکی تھی۔ احان ایک پر سکون زندگی گزار رہا تھا۔ وہ زندگی جسکی ہمیشہ سے اس نے خواہش کی تھی۔

****

جانم! اتنی دیر کیوں لگادی آپ نے؟

آئلہ جو سکول سے ابھی ابھی واپس آئی تھی لاؤنج میں سے گزرتے ہوئے احان کی آواز پہ اسکی طرف پلٹی تھی۔

وہ دوستوں نے پارٹی رکھی تھی تو اسی لیے دیر ہو گئی مسٹر احان، آپ پریشان مت ہوا کریں نا، یونو نا اب بڑی ہو گئی ہوں میں۔

وہ احان کی طرف جاتے، کندھے سے سکول بیگ اتارتے ہوئے صوفے پہ رکھتے، مسکرا کے بولی۔

کتنی بڑی ہو گئی ہیں؟ بھولیں نہیں ابھی سترہ کی بھی نہیں ہوئی آپ، اس لیے تھوڑی محتاط رہا کریں۔

احان نے صوفے سے اٹھتے آئلہ کی طرف جاتے اسکے گال کو نرمی سے چھوتے ہوئے کہا جبکہ فکر مندی اسکے چہرے سے واضح ہو رہی تھی۔

جی جی میں سمجھ گئی۔ اب جاؤں میں؟

وہ منہ پھلاتے ہوئے بولی۔

فکر ہو رہی تھی مجھے، جانتی ہیں نا کیا حالت ہو جاتی میری۔

وہ آئلہ کی کمر کے گرد بانہوں کا حصار بناتے اسکے چہرے پہ جھکتے مدہوشی کے عالم میں کہنے لگا۔

اسی پل بچے کے رونے کی آواز آئی تو وہ جلدی سے اسکے حصار سے باہر نکلی۔

سنا آپ نے بے بی رو رہا ہے۔ میں جا کے دیکھتی ہوں۔

وہ تیزی سے کہتی وہاں سے فرار ہوتے اپنے روم کی طرف بھاگی تھی۔

احان کے عنابی لبوں پہ گہری مسکراہٹ پھیلی تھی۔

صوفے پہ پڑے آئلہ کے بیگ کی طرف دیکھتے اسکے چہرے پہ پریشانی و خوف کے سائے لہرانے لگے تھے۔ دل ایک بار پھر سے مچلنے

لگا تھا۔ دل کے کسی کونے میں سوئے ہوئے کئی دکھ پھر سے جاگنے لگے تھے۔ اسے چبھن کا احساس ہو رہا تھا۔ کسی طرح خود پہ قابو پاتے،

ایک گہری سانس لیتے اس نے صوفے سے سکول بیگ اٹھایا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھا اسکی قربت میں سارے خوف مٹانے اور اسے اپنی محبت میں بھگونے۔

ایک وہ ہی تھی جو احان کے سارے خوف، ساری بے چینیاں مٹا کے اسے سکون پہنچاتی تھی۔ اسکے نازک وجود کا لمس، اسکے بدن کی بھینی بھینی خوشبو احان کو اس دنیا کے سارے غموں سے آزاد کر دیتی تھی۔

تیری آہٹ کسی کے لیے

اس قدر جاں فزا، اس قدر خاص ہے

جیسے میدان میں ہارتی فوج کو

اک کُمک کی دھمک حوصلہ بخش دے

تیرے پیغام کو کوئی مردہ دلی سے نبرد آزما

چھت کے پنکھے سے نظریں ہٹا کر پڑھے

تو تخیل میں کھلتے ہوئے

سرخ پھولوں کی تصویر بُننے لگے

اور مصور بنے

تو جسے دیکھ لے

وہ کئی سال آئینہ تکتا رہے

اور پھر ایک دن

فلسفہءِ انا الحق سمجھنے لگے

تو کسی سخت پتھر کو بھی چوم لے

تو وہ پگھلے ہوئے موم جیسا بہے

اور برفیلے موسم میں بھی نہ جمے

تو کسی پھول کو سونگھ لے

تو وہ تا بہ ابد بس مہکتا رہے پھر کبھی نہ مرے

تو بغاوت پہ اترے تو سارے خدا

اس جہاں میں پناہیں تلاشیں

مگر ان کو چھپنے کی کوئی جگہ نہ ملے

تو نے کتنے کھرب آدمی

اپنی چاہت میں اس درجہ پاگل کیے

کہ انہیں تیرے بن زندگی زندگی نہ لگی

تو میسر نہ تھی

تو یہی سوچ کر

تو کہیں تو ملے

بعض جنت کی خواہش میں جل کر مرے

پھر کبھی نہ جیے

کتنے بنجارے تجھ کو نگاہوں میں لے کر

بھٹکتے رہے

تنگ گلیوں میں دُکھتے گلوں سے

صدائیں لگاتے رہے

مدتوں ریت میں ریت ہوتے رہے

پھر کہیں دشت میں گم ہوئے تو ٹھکانے لگے

تو مرے ساتھ ہے

تو مرا ہر قدم

بس قدم ہی نہیں ہے

بڑی جست ہے

ایک تو ہے کہ جو

اپنے ہونے نہ ہونے کے اثرات سے بے خبر،

بس محبت کے سازوں میں کھوئی ہوئی ہے

اور اپنی ہی دھن میں کہیں مست ہے

****

!!ختم شد